بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

یقیناً تمہاری زندگیوں کے لئے رسولِ کریم کی زندگی بہترین نمونہ ہے

261

شاہنامہ اسلام (پنجابی)

حصہ اوّل و دوئم

سوانح حیات سرکارِ دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ش شاہ | جس کو احقر العباد خادمِ قوم و ملت ملک غلام سرور خاں گگھڑ ذئی مصنف جناب محمد رسول اللہ کا جیون چرتر، محمد صاحب کی جیونی بزبانِ ہندی۔ نمازِ مسلم و مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ

بزبانِ اُردو، ساکن کنجاہ ضلع گجرات پنجاب نے اہلِ پنجاب کے لئے بزبانِ پنجابی منظوم کیا۔

ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منزل بل روڈ لاہور

Marfat.com

۲۹۷۰۹۹۲۱
ع ۲۸۴
۱۸۱۲۱

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

تعداد ______ ۲۰۰۰
قیمت ______ [illegible] روپے
مطبع ______ دین محمدی لاہور
ناشر ______ ملک محمد عارف

ربیع الاول ۱۳۷۲ھ مطابق دسمبر ۱۹۵۲ء

Marfat.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
فہرست مضامین	۳
نعت شریف	۶
گذارش	۷
عزت مآب وزیر تعلیم پنجاب کی چٹھی	۸
پیش لفظ	۹
نذرِ عقیدت	۱۰
ذکر اولادِ ابراہیم و اسماعیل	۱۸
تباہی بنی اسرائیل مصر میں	۱۹
بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ	۲۰
گمراہی بنی اسرائیل	۲۱
نصرانی راہبوں کی بدکاری	۲۲
عیسائیوں یہودیوں کا گمراہ اور مغلوب ہونا	۲۳
۱ ذکر اسماعیل علیہ السلام ۲ ابراہیم کا معہ ہاجرہ سفرِ مکہ	۲۴
حضرت ہاجرہ کو مکہ میں چھوڑتے ہوئے ابراہیم کی دعا	۲۵
حضرت ابراہیم کے بعد ہاجرہ کا حال	۲۶
۱ حضرت ہاجرہ کی بے تابی تلاش آب میں ۲ چشمۂ آبِ زمزم کا ظاہر ہونا	۲۷
حضرت اسماعیل کی جوانی اور ابراہیم کا	۲۸
حضرت اسمٰعیل کا ذبیح اللہ ہونا	۲۹
۱ تعمیر خانۂ کعبہ بیچ اول اسماعیل ابراہیم کا ۲ مقولہ شاعر	۳۰
۱ حال اسماعیلؑ اور نسب نامہ قریش ۲ اولادِ اسماعیلؑ کی بت پرستی	۳۱
۱ حضرت عیسیٰؑ کے بعد اقوام عالم کی گمراہی ۲ ملک عرب میں ایام جاہلیت	۳۲
عربوں کے تمدن معاشرت کی تباہی اور بت پرستی	۳۳
عکاظ بازار میں قبائل عرب کی بدمشربی	۳۴
۱ ظلمت کا تمام جہان پر چھا جانا ۲ سلسلہ خاندانی نبی کریم صلعم	۳۶
شادی عبداللہ پسر عبدالمطلب سردار مکہ واقعہ اصحاب فیل	۳۷
عبدالمطلبؓ کی ابرہہ سے اونٹوں کے بارے میں گفتگو	۳۸
۱ اصحاب فیل کی تباہی ۲ مقولہ شاعر	۳۹
۱ جہاں پر شب قدر کا آنا ۲ مقولہ شاعر	۴۰
پہلوئے آمنہؓ سے رحمت العالمینؐ کا پیدا ہونا	۴۱
۱ نبیؐ پر سلام ۲ عبدالمطلب کا نبی کریمؐ کو طواف کعبہ کیلئے لانا	۴۲
۱ مقولہ شاعر در نعت رسول کریمؐ ۲ ذکر نبیؐ طفولیت سے شباب تک	۴۳
ذکرِ شباب سے حصول نبوتؐ تک	۴۴
مقولہ شاعر در عاجزی	۴۶
۱ غار حرا میں نبوت کا ملنا ۲ پہلے ایمان لانے والے	۴۷
۱ ٹھٹھا مذاق تکالیف دینا نبی پاکؐ کو ۲ ایمان لانا حضرت حمزہؓ کا	۴۸
اہالیان مکہ کا جوش مسلمانوں کو بوجہ ایمان لانے کے مصائب	۵۰
۱ مشرکین کا زیادہ سختیاں کرنا ۲ ابوبکرؓ کا غلاموں کو خرید کر آزاد کرنا ۳ مشرکین کے مشورے	۵۱
عمر ابن خطاب کا نبی کریمؐ کے قتل کرنے کیلئے تیار ہونا	۵۲
عمرؓ کا قتلِ رسول اللہؐ کیلئے جانا اور اسلام لانا	۵۳
اعلانیہ نماز ادا کرنا حضرت عمرؓ کا کعبہ میں	۵۴
۱ حضرت حمزہؓ اور عمرؓ کا اسلام ۲ اہل مکہ کا جوش ۳ مومنوں کی تنگی اجازت ہجرت حبش اور قریشیوں کا وفد دربار نجاشی میں	۵۵
دربار نجاشی میں جعفر بن ابوطالب کی تقریر	۵۶
شور تحقیر نبی کریمؐ اور واقعہ معراج نبویؐ	۵۷
ابولہب کی مخالفت ایام حج میں	۵۹
معجزات طلب کرنا سرداران قریش کا	۶۰
اہل مکہ کا وفد ابوطالب کے پاس اور ان کا نبی کریمؐ سے خطاب	۶۱
رسول کریمؐ کا جواب ابوطالب سے دوبارہ وفد کا آنا اور بنی ہاشم کی علیحدگی	۶۲
۱ قریش کا وفد بارگاہ نبویؐ میں ۲ عتبہ کو رسول کریمؐ کا جواب	۶۳
مشورہ اہل مکہ بابت علیحدگی بنی ہاشم	۶۴
۱ مشرکوں کا مشورہ ۲ شعب ابوطالب میں بنی ہاشم کی نظربندی	۶۵
وفات خدیجۃ الکبریٰ اور عائشہ صدیقہ اور حضرت سودہ سے نکاح	۶۶
۱ اہل مکہ کا نشان آسمانی طلب کرنا ۲ اعجاز شق القمر	۶۷
۱ ابوطالب خدیجہ کی وفات کے بعد نبی کریمؐ ۲ سفر طائف اور رسول کریمؐ پر سنگباری	۶۸

Marfat.com

مضمون	صفحہ
سفر طائف سے واپسی پر تکالیف میں اضافہ	۶۹
۱ جوشِ غیرتِ الٰہی ۲ رحمت اللعالمین کی ظالموں کیلئے بخشش کی دعا	۷۰
۱ دوبارہ غارِ حرا میں نبی کریم ۲ پھر مکہ میں ایامِ حج میں مدینہ والوں کی بیعت	۷۲
۱ یثرب میں اسلام کا چرچہ ۲ حضرت عباسؓ سے اہلِ یثرب کی گفتگو	۷۳
اہلِ یثرب کا جواب عباسؓ سے	۷۴
۱ ہجرت نبوی کے لئے حکم الٰہی اور اسکا سامان ۲ ہجرت نبی کریم	۷۵
مکہ سے روانگی رسول کریم اور پہنچنا غار ثور میں	۷۶
غار ثور پر پہنچنا کھوجیوں کا	۷۷
واپسی مشرکین کی غار ثور سے	۷۸
غار ثور سے تین یوم کے بعد رسول پاکؐ کی روانگی	۷۹
حالات سفر ہجرت اور سراقہ بن مالک	۸۰
کشف رسول پاکؐ اور پروانہ امن سراقہ	۸۱
۱ مقولہ شاعر، ۲ یثرب میں صحابہؓ کا انتظار ۳ حالات قیام قبا میں	۸۲
۱ تعمیر مسجد نبوی قبا میں ۲ یثرب میں داخلہ رسولِ کریم	۸۳
وجہ تسمیہ نام مدینہ	۸۴
بعد قیام مدینہ مسجد بنانا نبی کریم کا	۸۵
بیان تنظیم نماز	۸۶
۱ بھائی چارہ قائم کرنا مہاجرین اور انصار میں ۲ صحابہ کا بھائی چارے پر عمل	۸۷
دوسرے مشاغل رسولِ کریم کے	۸۸
یہودیوں کے دلوں میں مسلمانوں سے عناد	۹۰
۱ آبادیٔ مدینہ سے قریش مکہ کا جوش ۲ تحریک جنگ کا پراپیگنڈا ابوجہل کا	۹۱
مسلمانوں کو اجازت حکم الٰہی	۹۲
مقولہ شاعر	۹۳

مضمون	صفحہ
قافلہ تجارتی ابوسفیان قرآن مجید کی روشنی میں	۹۵
قریشیانِ مکہ کی جنگی تیاریاں اور مقام بدر پر پہنچنا	۹۶
۱ حضور کا مسلمانوں سے خطاب ۲ جواب نبی کریمؐ سے مہاجرین اور انصار کا	۹۷
۱ مسلمانوں کی غریب فوج اور سامان جنگ ۲ مسلمانوں کا جنگ کیلئے مقام بدر پر پہنچنا	۹۸
۱ رسول کریمؐ کی التجا درگاہ خداوندی میں ۲ حالات میدان جنگ اور نزول رحمت باری	۹۹
۱ تیاری مشرکوں کی میدان بدر میں ۲ حمزہ علی عتبہ شیبہ ولید کا مقابلہ	۱۰۰
۱ کفار کے تینوں سرداروں کا ہلاک ہونا ۲ جنگ دست بدستی - ابوجہل کا قتل	۱۰۱
۱ ابوجہل کی حالت نزع میں حسرت ۲ مصنف کی مجبوری اور نبی کریمؐ کی قید سے رہائی	۱۰۳
مسلمانوں کا کچھ حال اور مصنف کی عاجزانہ گذارش	۱۰۴
اعلان ضروری	۱۰۵
حصہ دوم	۱۰۶
۱ مصنف کی معذوری اور مجبوری کے لئے دعا ۲ عرب اور اس کے ہمسایہ ممالک کا حال	۱۰۸
خدائے پاک سے نور اسلام کا آنا	۱۰۹
جنگ بدر کے اثرات	۱۱۰
۱ مکہ کے قریشیوں کا واویلا اور جوش ۲ اہل مکہ کا غور و فکر	۱۱۱
کفار کی جوش و خروش سے جنگی تیاریاں	۱۱۲
کفار کی متفرق کوششیں	۱۱۳
جنگ کے لئے انتخاب سردار	۱۱۴
۱ لشکر کفار کی مدینہ کو روانگی ۲ مشورہ صحابہ کرام کا رسول کریمؐ سے	۱۱۵
نبی کریمؐ کا معائنہ فوج بچوں اور بڈھوں کے - اور ماؤں کا نظارہ	۱۱۶
نبی کریمؐ کا صفیں آراستہ کرنا	۱۱۷

مضمون	صفحہ
جنگ احد اور اس کے حالات	۱۱۸
مقولہ شاعر - سوال جواب ابوسفیان کا مومنوں سے	۱۲۱
۱ نبی کریمؐ کی الفت کا پرجوش نظارہ ۲ غور و فکر کرنا کافروں کا میدان جنگ سے بھاگنا	۱۲۲
اہل عرب کا غور و فکر جنگ کے نتیجہ پر	۱۲۳
غزوہ بنی مصطلق	۱۲۶
بہتان لگانا عائشہ صدیقہ پر منافقین کا	۱۲۷
کفار عرب کی حملہ کی تیاریاں	۱۳۰
۱ تیاری جنگ احزاب اور خندق بنانا شہر گرد مدینہ ۲ خندق میں پتھر کا نمودار ہونا - رسول کریمؐ کا ریزہ ریزہ کرنا	۱۳۲
مدینۃ النبیؐ کے یہود کے احوال	۱۳۳
گزرے ہوئے واقعات اور حادثات	۱۳۴
مقام حدیبیہ پر صلح	۱۳۷
قاصد کا جواب - قاصد بنانا حضرت عثمانؓ کو	۱۳۸
۱ مشرکین کے قاصد سہیل کا آنا اور شرائط پیش کرنا ۲ شرائط کفار پر صحابہ کا جوش و خروش	۱۴۰
۱ ابوجندل پسر سہیل کا واویلا ۲ سہیل کا نبی کریمؐ سے وعدہ وفا کرنے کا عذر	۱۴۲
۱ سرکار دو عالمؐ کا بلا عمرہ کئے واپس جانا ۲ صلح حدیبیہ کے نتیجے	۱۴۳
مقولہ شاعر	۱۴۴
۱ صلح حدیبیہ فتح مبین ۲	۱۴۵
ترجمہ خطوط شاہاں اور ان کے نتائج	۱۴۶
جنگ موتہ کے واقعات	۱۴۷
جنگ خیبر	۱۴۸
اسلام کا عالمگیر پیغام الفت	۱۴۹
فتح مکہ	۱۵۰
جنگ حنین	۱۵۹

مضمون	صفحہ
ہوازنوں کی تیراندازی سے مسلمانوں کا منتشر ہونا پھر جمع ہونا اور فتح پانا	۱۶۰
تقسیم مال غنیمت اور گلہ انصاری نوجوانوں کا	۱۶۱
مہاجروں اور انصار سے رسول اللہ کا خطاب	۱۶۲
مقولہ شاعر	۱۶۳
مسلمانوں کا قیدیوں کو آزاد کرنا	۱۶۴
متفرق واقعات اور حالات عرب	۱۶۵
اہل طائف کے حالات	۱۶۸
۱ وفدوں کا آنا ۲ وفد نجران خیالات مصنف	۱۶۹
۱ وفدین کا آنا ۲ بائل اور اشعار کا آنا	۱۷۲
عامر اور اربد کا قتل نبی کے لئے آنا ۲ مقولہ شاعر	۱۷۳
۱ مقولہ شاعر ۲ حضرت ابوبکرؓ کا نانویں سال میں حج ۲ شاہان زمانہ کو خطوط۔	۱۷۴
صلح سے منافرت کا دور ہونا اور جنگ تبوک	۱۷۵
۱ حالات جنگ تبوک ۲ حجۃ الوداع کا خطبہ	۱۷۶
۱ تاکید اول ۲ خطبہ کا پہلا حصہ	۱۷۷
۱ خطبہ کا دوسرا حصہ ۲ گذارش مصنف	۱۷۸
۱ وفات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۲ تیمارداری	۱۷۹
غسل جسد پاک۔ شوریٰ سقیفہ حضرت ابوبکرؓ کا خلیفہ ہونا	۱۸۱
۱ رسول کریم کا نکاح اول ۲ نکاح دوئم عائشہ صدیقہ سے	۱۸۲
تیسرا نکاح چوتھا نکاح پانچواں نکاح	۱۸۳
چھٹا نکاح ساتواں نکاح آٹھواں نکاح	۱۸۴
نواں نکاح دسواں نکاح گیارھواں نکاح مقولہ شاعر	۱۸۵
۱ نبی کریم کی زندگی کے غور طلب امور ۲ ناپاک خیال معترضوں کو جواب	۱۸۶
نبی کریم کی خواہشات میں قربانیاں	۱۸۷
زیادہ شادیاں نفسانی خواہشات سے نہ تھیں	۱۸۸
اخلاق نبویؐ پر تبصرہ	۱۸۹
حضورؐ کی زندگی پر ایک نظر	۱۹۰
عورتوں کی شان بلند کرنا	۱۹۱
۱ عورتوں کے رہنما حضرت محمد رسول اللہ ۲ عادات و اخلاق نبویؐ ۳ نبی کریم کے ہر کام میں سادگی	۱۹۲
بے تکلفی۔ کھانے پینے کے عادات	۱۹۳
خوراک کی سادگی لباس کی سادگی صفائی اور سادگی	۱۹۴
دوستوں سے الفت	۱۹۵
۱ بدی کے بدلے نیکی ۲ عدل اور انصاف	۱۹۶
ادائیگی قرض اور دوستوں سے مساوات	۱۹۷
۱ حیوانوں سے ہمدردی ۲ مہمان نوازی ۳ سخاوت و حلم	۱۹۸
نرمی اور خطاپوشی	۱۹۹
۱ صادق اور امین نبیؐ ۲ بخشش اور عفو نبویؐ	۲۰۰
۱ صفت حیا نبی کریمؐ ۲ شفقت و رحمت نبویؐ	۲۰۱
۱ ترک خواہشات زندگانی نبی کریمؐ ۲ چھوٹے بڑے کی عزت	۲۰۲
استقلال ہمت بہادری	۲۰۳
۱ عرض مصنف اخلاق نبویؐ کیلئے ۲ مصلحین عالم میں ممتاز کرنیوالے امور	۲۰۴
میں سب کی طرف رسول ہوں	۲۰۵
حضورؐ کی برائیوں کے نشان	۲۰۶
محمد رسول اللہؐ کے برائیوں کے نقشے	۲۰۷
نکتہ چین احباب سے گذارش	۲۰۸

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت شریف

دل وچ جوش ثنا رسول دا اے جس نوں سروری دوویں جہان اندر
عاشق جان جس دی یار ازلی والی واصل روح ہے پاک رحمان اندر
دوہ نیکیاں کرم سمندراں تھیں یکتا لطف کامل جس دی جان اندر
رحمت حق تھیں عجب رحیم سوہنا بخشش کرم مشہور جہان اندر
جس دے دل روشن کیتے بہت روشن کالے دل کمال چمکان اندر
نبی آدموں وده جمال رکھے سوہنا پاک کمال ایمان اندر
دتا حق چراغ تا ابد ایسا خطرہ جس نوں نہیں طوفان اندر
تیر نیزیاں اوس دے وسدے نے تیغ فتح دی سدا میان اندر
شاہنشاہی غلامی غریب والی بیکساں دی چاکری شان اندر
مستی شوق شراب محبوب والی بے خودی سی راز رحمان اندر
سورج حسن کی اوس دی ایس کرن چمکے حق دا نور قرآن اندر
اک نظر چنگی ساری عمر کولوں وده یا رب دا کرم ایمان اندر
جیکر پر ہوندے نت اوڈدا میں گلی یار والے عربستان اندر
قدم دین دے بحر وچہ بنان اوہدے ڈب جاوندا بحر طوفان اندر
نفس پاک تے ختم کمال ہوئے ہوئی ختم پیغمبری شان اندر
ڈھونڈھ تھکیاں اکھاں ویکھیا نہ مادی کل خیال جہان اندر
ربا میرا سلام پہنچا اسنوں نالے انبیاء نوں سوہنی نشان اندر
سچے مصطفےٰ دے سوہنے سر صدقہ طاقت مدح دی ذہن بیان اندر
تکیہ زور تے تیرے ہے یا مولا بھاویں خاک ہاں تیرے جہان اندر

جس دی خوبیاں دا نہیں انت کوئی نبیاں ہمسری نہیں بے شان اندر
جذب کرنے والے ربدی بخششاں تھیں جسدی پرورش گود سبحان اندر
سخی جود وچہ ابر بہار وانگوں موتی فیض عطا دا کان اندر
سوہنے مکھ دا اک دیدار سوہنا کردا کوجیاں نوں سوہنی شان اندر
برکت والڑے نے بھیجی ذات اس دی عالم پروری جسدے بیان اندر
چشمے حکمتی وگدے نے لباں وچوں فیض کوثری قلب سلطان اندر
ہر قوم نوں وحشی ملی اس تھیں نور چمکیا دین اسمان اندر
عاشق صدق سدا دتے راستی دے دشمن کذب فساد مثان اندر
خلقت ویکھیا رحم جو آپ اندر رحمت ڈٹھی نہ مادری جان اندر
رحمت جدی غریب دا ہتھ پھڑدی دکھی جان دا محرم سی جان اندر
شمس قمر تھیں حسن محبوب سوہنا خاک گلی دی مشک عنوان اندر
دامن کھچدیاں اوس دی خوبیاں نے کھچے خوشتری زود تران اندر
سوہنا نور ڈٹھا سوہنی اکھ والیں اثر رکھ دا قلب برہان اندر
ظاہر ہو گیا اوس تھیں نور کامل جوہر خاص سی جو انسان اندر
علم و معرفت دے کھٹے بحر کیتے بدل کرم دے جگ وسان اندر
اک طرف حیران سن شاہ سارے دوجی عقل حیران انسان اندر
چاکر ہین پیغمبراں ساریاں دا جیہوں خاک ہے در دربان اندر
اینہ لطف تے کرم تھیں پھیر میرا الجھن رہے نہ کوئی جہان اندر
تیرے نبی دا اپنے غلام سرور گا رہیں نوں فیض اڑان اندر

خواہش اوس نوں کسے دی مدح دی کی مدح اوس دی اے مدح خوان اندر
جبرائیل تھیں اگے مقام اوسدا سڑ دے پر نے نور پچھان اندر

Marfat.com

گذارش

اِس مالک خلقِ عظیم افضل الرسل خاتم النبین خیر الانام محبوب خدا محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ شافع کونین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی لکھنے کا حق اُن بزرگانِ دین کو حاصل ہے۔ جو رسولِ خدا کی شان کو پہچانتے ہیں۔ میرے جیسا حقیر پر تقصیر انسان کا اس معلمِ حقیقی کے اسوہ حسنہ لکھنے کی جسارت کرنا۔ شہنشاہِ کونین کے دربار میں گستاخی کے مترادف ہو سکتا ہے۔ مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عظیم کا صدقہ جس نے کمزوروں کی دستگیری فرمائی۔ اور معاندینِ اسلام کو بھی بخشش و کرم معافیوں سے اپنا گرویدہ بنا کر آستانہ الٰہی پر جھکایا۔ میرے جیسے پُرخطا کو دنیا والے سطحی نگاہوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ جو اس راہ پر گامزن نظر آتا ہے۔ مگر غلام۔ غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ آقا اور پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے رحمت العالمین آقا کی نگاہِ لطف و عنایت کی گھڑیوں میں تراحم شاہانہ کا جلوہ دکھائے بغیر نہ رہے گی۔ اسی امید پر اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں سے مسلے ہوئے پھولوں کی ڈالی جس بے ترتیبی اور کوتہ علمی سے مزین کر کے پیش کر رہا ہوں۔ یہ وہ عاجزانہ انفعالی کیفیت ہے اور یہی زبان پر ہے۔ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را،

سعید روحوں سے التجا ہے۔ کہ وہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ رحیم و کریم مولا مجھے ایسی توفیق عطا کرے۔ کہ میں کوئی دینی خدمت انجام دے سکوں۔ میری زندگی کے بعد جو ناظرین مطالعہ کریں میرے لئے دعائے مغفرت کریں۔

پنجابی زبان دریائے سندھ سے ستلج تک بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ سیرت رسول کریمؐ پر پنجابی زبان کے شاعروں نے اپنے اپنے زمانوں میں بڑی بڑی کتابیں لکھیں۔ پنجابی زبان کا مقبول شاعر وارث شاہ دنیاوی لوازمات سے سجا کر ایسی کتاب لکھ گیا ہے کہ اس کی کتاب اس کے نام کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ میں نے بطرز ہیر وارث شاہ لکھنے میں میں نے مہربان محرک کے حکم کی تعمیل کی ہے۔ واللہ یہ قصہ نہیں کہ حسن و عشق کی رمزیں یا مکالے زیب قلم کرتا۔ مجھے تو ایک ایک لفظ قرآن اور حدیث کی روشنی میں لکھنا تھا۔ اور شاعرانہ تعلیوں مبالغے سے میرا ذہن آشنا نہیں ہو سکتا تھا اس کتاب سے سعید روحوں کو ہی چاشنی ملے گی۔ زمانہ حاضرہ کی ضروریات اور خلق اخلاق کے جلوے جگہ جگہ پر ملیں گے۔

میری اس تک بندی کو اصلاحی نگاہ سے دیکھنے والے ملک عبدالقادر صاحب خوشتر مالک لیدر فیکٹری کنجاہ ہیں۔ اور دوسرے مہربان استاد ہمدم صاحب لاہور ہیں جن کے نام سے پنجابی صحافت کے سب ممبر آشنا ہیں جو بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔

(احقر العباد ملک غلام سرور)

Marfat.com

عزت مآب آنریبل عبدالحمید دستی وزیر تعلیم و صحت حکومت پنجاب کا گرامی نامہ

لاہور
۱۳ - اگست ۱۹۵۲ء

MANISTAR OF
EDUCATION
PUNJAB

میں نے شاہنامۂ اسلام بزبان پنجابی بطرز ہیر وارث شاہ جس کو صاحب مصنف نے حسب الارشاد چوہدری سر شہاب الدین مرحوم و مغفور پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ دیکھا ہے پنجابی زبان میں ماشاء اللہ سب سے پہلی تصنیف ہے جو دین و دنیا کو یکجا کرتی ہے۔ اگر یہ شاہنامہ شائع ہوا تو میں چاہتا ہوں۔ کہ یہ پرائمری سکول کے کتب خانے میں طلباء اور مدرسین کے علم کے اضافے کے لئے ایک لازمی کتب میں سے شمار ہو۔ میری نگاہ میں اس تصنیف کی بہت قدر ہے۔

عبدالحمید دستی
MANISTAR FOR EDUCATION
PUNJAB.

ملک غلام سرور صاحب۔
مصنف شاہنامۂ اسلام (پنجابی)
کنجاہ - ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیش لفظ

۱۹۲۵ء میں جب میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک ہندی زبان میں لکھی، اور میرے مرحوم کرمفرما عالی جناب چوہدری سر شہاب الدین صاحب نے جو اس وقت سپیکر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے عہدہ جلیلہ پر متمکن تھے، اس کتاب کو سنا تو انہوں نے میری توجہ اس امر کی طرف مبذول کی کہ پنجاب کے ان دیہاتیوں کی زبان میں بھی اس کو منتقل کرنا چاہیے جو زیادہ علمی واقفیت نہ رکھنے اور لکھنے پڑھنے سے عاری ہونے کی وجہ سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی اور اسوۂ حسنہ سے بہت حد تک ناواقف ہیں۔ چودھری صاحب مرحوم خود بھی پنجابی زبان کے ممتاز شاعر تھے آپ نے مسدس حالی کا ترجمہ پنجابی نظم میں اس عمدگی کے ساتھ کیا تھا کہ پڑھنے والے وجد میں آ جاتے تھے، تاہم اس عاجز کی قدر افزائی کرتے ہوئے اہلِ دیہات کی رہنمائی کے لئے خاکسار ہی کو پنجابی نظم میں سیرت لکھنے کا ارشاد فرمایا اور تجویز کی کہ اس کو ہیر وارث شاہ کی طرز پر لکھا جائے تاکہ دیہاتی لوگ جو ہیر کو چسکے لے لے کر پڑھتے اور سنتے ہیں سیرت پاک کو اسی لے میں پڑھ اور سن کر مستفید اور محظوظ ہوں۔

چودھری صاحب کے اس ارشاد کی تعمیل میں میں نے اسی وقت کام شروع کر دیا اور ۱۹۳۰ء میں جنگ بدر کے حالات نظم کر لئے اور انہیں چودھری صاحب مرحوم کے اسم گرامی سے منسوب کر کے شائع کر دیا جس کو انہوں نے نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور اسکی اشاعت میں مناسب امداد بھی فرمائی اللّٰھمّ اغفرلہ وادخلہ مقامہ فی الجنۃ اس ابتدائی حصہ کی اشاعت کے بعد راقم الحروف بلاد سندھ میں چلا گیا جہاں تبلیغ اسلام اور سٹیٹس مسلم لیگ کے کاموں میں مشغول رہا اس مقدس کام کی تکمیل کی طرف متوجہ نہ ہو سکا حتیٰ کہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو اپنا سب کچھ لٹا کر پنجاب میں پھر واپس آنا پڑا، اس خانماں ویرانی اور بربادی کی حالت میں پھر دربارِ رسالت میں حاضری کا شرف نصیب ہوا، جس کا نتیجہ یہ چند اوراق ہیں جو چار سال کی محنتِ شاقہ کا نتیجہ ہیں میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں میرے دیہاتی بھائیوں کی ہدایت و رہنمائی کا موجب بنائے اور وہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر کاربند ہو کر دنیا کی ہدایت و رہنمائی کا موجب ہوں، اور اس کا ثواب تحفۃً رسد بر چودھری صاحب مرحوم کی روح کو حاصل ہو۔ آمین

اس کتاب کا مطالعہ کرنیوالے اصحاب سے میری درخواست ہے کہ وہ جہاں اس کے مطالعہ سے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات و واقعاتِ زندگی سے لطف اندوز ہوں وہاں اس عاجز کی روحانی ترقیات کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ بغیر اس کے ہمارا سب کچھ ہیچ اور ناقابلِ التفات ہیں۔

احقر العباد ملک غلام سرور خاں ۔ کنجاہ ضلع گجرات ۔ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۵۲ء

Marfat.com

نذر

اِس کتاب کا ابتدائی حصہ جس کا ذکر "پیشِ لفظ" میں کیا جا چکا ہے پنجاب مسلم لیگ کے موجودہ سیکرٹری چودھری صلاح الدین صاحب کی وساطت سے۔

عزت مآب میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ وزیرِ اعلیٰ پنجاب و صدر پنجاب مسلم لیگ

کی خدمت میں پیش کیا گیا، جس کو آپ نے بہت پسند فرمایا اور باقی حصہ کی تکمیل کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے اُس کو ازراہِ نوازش اپنے اسمِ گرامی سے ممنون کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی، اس لئے میں اِس ہدیہ مختصرہ کو جو

حضور خواجہ دوجہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ذکرِ مُبارک پر مشتمل ہونے کی وجہ سے تقدس و عظمت کا درجہ حاصل کر چکا ہے، بصد عزت و احترام میاں صاحب ممدوح کی خدمتِ عالی میں بطورِ نذر پیش کرتا ہوں ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

نذر کی گئی چیز پر مالک کا حق نہیں رہتا۔ اب یہ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کی اپنی ملکیت ہے اِس کی توسیع اشاعت سے وہ سعادت دارین حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ان کے شامل حال ہوں۔

نیاز مند

ملک غلام سرور خاں گکے زئی کنجاہ ضلع گجرات

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ الٰہی

حمد ربّ دی کرے گا کی بندہ دامن تنگ جے فہم ادراک والا
دِسدے کُل قانون اٹل اُس دے چلّے داؤ نہ کسے چالاک والا
اُس دے بھید وسیع سمندراں تھیں خالق ہے جو زمیں افلاک والا
قطرہ اِک سمندروں پی کے تے اُڈّوا پھرے ایہہ پُتلا خاک والا
دم مارنے دی اُہدی کی طاقت جس نوں غم لباس خوراک والا
نِت خاک تھیں بنے تے خاک ہووے ایہہ ہے قدر انسان سفّاک والا

ہارے فلسفی منطقی غور کر کے اُوچا مرتبہ اے اللہ پاک والا
ذرّے خواص دے نال جس بھرے سارے قطرہ فضل تھیں جدے املاک والا
لبھ سکدا بھید نہیں قدرتاں دے کوتہ فہم انسان بیباک والا
اُوچے بہت نے اجے اجرام فلکی گھر ادا ز جے زمیں نمناک والا
اس دی صفت رحمٰن رحیم ہے اوہ دیوے سد سامان پوشاک والا
کرے غور جے لکھ غلام سرکریا دے بھیت نہ خاک ایہہ نماک والا

مدح قرآن مجید

سوہنا حُسن جمال قرآن اندر نور جان جہیڑا مسلمان دا اے
اُوڑے نظر نہ کوئی نظیر ڈھونڈھی تھکا وہم خیال انسان دا اے
عاجز بشر ہے کجھ بناونے تھیں جلوہ ایہہ خدا دی شان دا اے
نور دلاں دا روشنی عقل والی، راہنما جو سارے جہان دا اے
قوماں ہو مجبور اج منّدیاں نے ہوش منداس گل نوں جان دا اے

مرجاندے چن جہان والے کامل بدر ایہہ چن قرآن دا اے
دِلی ظلمتاں کُل مٹان والا نور پاک کلام رحمان دا اے
بنیا نہیں کلام مثال اُس دے وڈّا معجزہ ایہہ فرقان دا اے
ہویا ایس تے جدوں یقین کامل ہوندا قدم مضبوط ایمان دا اے
سر ور منطقی کرن تعظیم اِس دی جھکدا سر ہر فلسفہ دان دا اے

عقل اور الہام الٰہی

موجودات نوں ویکھ خیال آوے کوئی ہووے ایہدے بنان والا
ڈِٹھے عقل حیران انساں وچہ بیٹھے کون جگ دے ہے بنان والا
عقل آکھدی اسے ہونا چاہیدا اے پر جے ہووے خیال انسان والا
ہونا چاہیدا نہیں یقین کامل خالی ہے خیال بھکان والا

اُسے پرکس بنایا کون دسّے ربّ ہے ضرور جہان والا
دھرتی چپ ہے نہیں جواب دیندی بولے تارا نہ کوئی آسمان والا
کرکے ہوش تے سوچ توں عقلمند اکم نہیں ایہہ کسے انجان والا
دیندی جدے ثبوت ہے عقل ساڈی نقطہ ایہہ نہیں خاص ایمان والا

خادم عقل خیال انساندی اے سمجھے ایس نوں فکر دھیان والا
کرے بشر خیال کہ نبی عیسےٰ[۱] ساڈوں ہے نجات دلان والا
سوچ لیا انسان جے بتاں اندر رب چھپیا زمین آسمان والا
دیوے عقل ثبوت خیال تائیں۔ عقل جاندی ڈھب بھکان والا
عقل ہیلدی عقل نکھیڑدی اے عقل دسدی راہ حیران والا
نہیں پہنچدا اینہاں بلندیاں تے ناقص عقل خیال انسان والا
نہیں پہنچ دا اونہاں بلندیاں تے ناقص عقل خیال انسان والا
رب اپنا پتہ ہے آپ دیندا۔ عاجز ہے خیال دوڑان والا
کرے نال ایمان دے بھال اوہدی رستہ لبھدا شان سبحان والا
اللہ قدرتاں نال ثبوت دیندا ساڈی عقل نوں راہ دکھلان والا

جے کر ہووے خیال نہ رب کوئی وسدی فلسفہ جگ بن جان والا
دیوے لکھ ثبوت کفار باندے راہ چھڈ کے حق دکھلان والا
دعوے نال دلیل دے عقل کردی مارگ[۲] وسدی بڑا گیان[۳] والا
دیوے عقل ملاحدا تائیں پختہ کار خیال انسان والا
توسن عقل اسوار خیال اُندا اساں پکڑ ہر طرف لیجان والا
لکھاں تران والے ایتھے غرق ہوئے ڈونگا بحر ہے موج طوفان والا
لکھاں تارواں دی ایتھے موت ہووے ڈونگا بحر ہے خاص عرفان والا
اسدے پاک الہام تھیں بشر دیکھے۔ جلوہ رب دے نور ایمان والا
کوشش کرے انسان تے ملے اوہنوں جہڑی شان چاہیے اوتھے شان والا
سرور پاک کلام خدا والا ہوندا وہم تھیں اوچڑی شان والا

عقل کی بلند پروازیاں

جد نہیں تاریخ محفوظ کوئی جھوٹے وہم تے عقل وچار کردی
مسئلہ کدی گھڑدی ارتقاء[۴] والا۔ ازلی مادے دا ایہی اقرار کردی
ہوتی سطے نہ اج تک گل کوئی۔ عقل جتن پئی لکھ ہزار کردی
آیاں بہت بلند پروازیاں سوالیں واسطے پئی انکار کردی

کیوں بنی بنائی اے کس دنیا طن سینکڑے پئی تیار کردی
کدی کہے انسان حیوان ناطق[۵] نال فلسفے گل گفتار کردی
پتہ نہیں کیوں پئی اے فکر اس نوں کوشش کیوں ایہو بار بار کردی
بچے چھڈ قانون خدا والے قلعے وہم دے لکھ تیار کردی

۱ کفارہ عیسائیوں کا نجاتی مسئلہ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ خدا نے انسان کو فطرۃً گنہگار بنایا۔ پھر اس کی اصلاح کے لئے پے در پے نبی بھیجے جب نبیوں سے انسانوں کی اصلاح نہ ہوئی تو خدا کو خیال آیا (نقل کفر کفر نہ باشد) کہ (نعوذ باللہ) سزا تو اس کی مجھے ملنی چاہیئے۔ اس لئے خدا خود مریم کے گھر پیدا ہوا۔ اور اپنے جرم کی پاداش میں سولی پر لٹک کر مر گیا۔ جو شخص اس بات پر ایمان لے آوے کہ خدا ہمارے گناہوں کے بدلے سولی چڑھ کر مر گیا وہ نجات پا گیا۔
۲ مارگ - راہ ۳ گیان - معرفت ۴ ارتقا - جس کا مواد موجود ہو ۵ ناطق - بولنے والا ۶

پیدا کرن دے بھیت دے پاونے نوں بھرے ہر پاسے مار مار کردی
عاجز بشر مخلوق ہے رب خالق۔ ذرا چاہیدا اسی کجھ عار کردی
سائنس دور کیتا پہلے فلسفے نوں کجھ ہور دا ہور اظہار کردی
سارے ایہہ قانون جہان والے قدرت رب دی پئی تیار کردی
نہیں جاندا بشر اندازیاں نوں حکمت رب دی پئی انبار کردی
شاید رب ہن بن دا شوق لگا لبھے راز تے ایہو ایہہ کار کردی
گھیرے وچ مخلوق دے سدا رہندی کم سکیا ندے اشوار کردی
بدھے ہوئے قانون دے ہین ذرے پئی زور دے نال پکار کردی
قادر ہے اندازے دے کرن والا بھیڑی عقل ہے کیوں انکار کردی
سرور لبھدی عقل اندازیاں نوں فیر بھیت دا اوہدے اصرار کردی

مقولہ شاعر

پیدا حکمتاں نال جہان ہویا جس دا بھیت نہ آوے خیال اندر
سورج چن زمین اسمان سارے گردش کرن جیہڑے اک چال[1] اندر
نباتات پرند تے رکھ بوٹے قسم قسم دے ہین مثال اندر
ذرہ اوڈدا ذرا نہ سمجھ آوے کیہڑی روشنی ہے ایدی چال اندر
کسے چیز تھیں غرض ہے کی اس دی آوے عقل دے نہیں سفال اندر
مشکل حکمتاں دے راز فاش ہونا پیا بشر خیال محال اندر
چھڈ ایہہ خیال تے سوچ بندے نہیں فائدہ وہم سوال اندر
جنساں لکھ نے ایس زمین اتے جلوے رب دے ہین کمال اندر
پیا فرق نہ کسے دے وچ ذرہ کریئے غور جے اونہاں دے حال اندر
جاندار جو ہین وچ پانیاں دے آئے نہیں جو اجے خیال اندر
اوہ نہیں جاندا بھیداں جسم والے اوویں بشر پیا دیکھ بھال اندر
کیویں کرے ترقیاں خلوت پہلے کیویں ڈگ دی پھیر زوال اندر
بھیتے بھیت تے راز جہان والے نہیں عقل تے آئے خیال اندر
سرور عاجزی کر نہ اڈ اچا۔ پے جائیں نہ کسے دبال اندر

پیدائش حضرت آدم علیہ السلام

رکھ حکمتاں رب کجھ ایس اندر قائم قدرتاں نال جہان کیتا
علم[1] معرفت ہویا عطا اسنوں پیدا رب نے جدوں انسان کیتا
وڈھی جدوں مخلوق زمین اندر نائب[2] آدم[3] نوں وچ جہان کیتا
جھگڑے بڑے نے عقل تے فلسفے دے خالق من میں کل بیان کیتا
کرکے فضل کمال مخلوق اتے ہر چیز نوں زیر فرمان کیتا
ویکھے علم[4] ہر شئے دا بشر تائیں رب اوسدا وڈھڑا شان کیتا

۱۔ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ٥ (الرحمٰن پارہ ۲۷) ترجمہ۔ سورج اور چاند ایک حساب پر چلتے ہیں اور ستارے اور درخت تابعداری میں لگے ہیں
۲۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ضرور انسان کو ہم نے اچھے سے اچھے طریقے پر بنایا۔ پارہ ۳۰۔ والتین ٥ ۳۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً تحقیق میں زمین میں اپنا نائب (خلیفہ) بنانا چاہتا ہوں ۴۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور علم دیا آدم کو کل چیز کے ناموں کا

آدم واسطے رب ملائکہ نوں سجدہ[1] کرن واجدوں فرمان کیتا
من لیا فرشتیاں امر اللہ نہ کوئی فخر غرور گمان کیتا

دھوکے باز خیال ابلیس والے کر کے کفر انکار نادان کیتا
حکم رب تھیں منہ چا موڑیو سو۔ اوہنوں کبر[2] غرور شیطان کیتا

روکے سدا انسان نوں نیکیاں تھیں ایہو اوس نے عہد پیمان کیتا
پیدا خواہشاں ندے سر باغ کردا اور غلاں دا اوس سامان کیتا

کیتا منع[3] آدم رب کسے گلوں۔ اوہنوں سوچ خیال حیران کیتا
آیا وسوسہ بن شیطان ظالم آدم رب اگے پشیمان کیتا

بچدا کاوشاں تھیں رہندا حکم اندر آدم وسوسے نے پریشان کیتا
ہویا سکھ آرام تھیں اوہ باہر۔ جدوں ہور کجھ اوس دھیان کیتا

بعض بعضیاں ندے پھیر بنے ویری دلی خواہشاں جگ ویران کیتا
آدم رہندے وسدے تے پھر ڈگا۔ اللہ فضل تے کرم احسان کیتا

کہیا آوندے رہن گے سدا ہادی وعدہ رب ایہہ نال نادان کیتا
جا بخشیا انساں قصور تیرا۔ تیری نسل تے کرم آسان کیتا

ساڈے پاک اصول نے ٹکھ والے بشر خواہشاں نے پشیمان کیتا
سدا رہن آرام تھیں جگ اندر جنہاں اوہناں نوں سہے بیان کیتا

جاری تدوں تھیں ایہہ قانون ہویا۔ ایہہ راہ جدا بشر شیطان کیتا
ہادی آوندے رہے خدا ولوں سر در فضل ایہہ رب رحمان کیتا

اولادِ حضرت آدم علیہ السلام اور فلسفہ بعثت انبیاءؑ

پھلی پھلی زمین تے نسل آدم فضل رب تھیں بہت ہشیار ہو کے
ملے سکھ آرام تے پھل سارے اوہدی کوششاں نال انبار ہو کے

جنہاں محنتاں کیتیاں اوہناں تائیں پھل ملے سی بہت انبار ہو کے
کھاٹے کھا کم کوس حیران ہوئے رہے کاہلی وچ بیزار ہو کے

پلکے وسوسے دلاں ندے وچہ بھلے لگے مرن نادان خوار ہو کے
دیکھ سکدے سکھ نہ دوجیاں دا کردے حسد تے رہن بیزار ہو کے

کیتا حسد ہابیل شیطان والا کھادا طیش بن بہت خونخوار ہو کے
مارے جا قابیل بھرا تائیں اوہدی نیکیاں دیکھ غمخوار ہو کے

نیکی بدی دی جنگ ایہہ ہوئی پہلی چل گئی سو حسد دا وار ہو کے
بیج رہ گیا اوس دا نسل اندر لڑدے بشر رہے تیر تلوار ہو کے

مچے بڑے فساد زمین اتے۔ خاکی بھڑک اٹھے شعلہ نار ہو کے
ہویا بدی دا راج جہان اندر ہوئے بشر خوار بدکار ہو کے

ہوئے جدوں خیال ناپاک سارے آیا فضل ربی مددگار ہو کے
قائم ہویا پھر سلسلہ انبیاء دا رہے آوندے جو دار ہو کے

ٹھٹھے مرسلاں نال بدبخت کردے مردے رہے اوہ سدا مردار ہو کے
ہوئے غرق طوفان دے نال بھیڑے ہوئے کڑک دے بہت مسکار ہو کے

---

[1] اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا [2] وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور نہ جاؤ پاس اس درخت کے ورنہ تم ظالموں سے ہو جاؤ گے

Marfat.com

کدی نال بھونچال تباہ ہوئے۔ نال پتھراں دے سنگسار ہو کے
عادت اللہ دی ایہہ قدیم تھیں اے۔ رہندا مِسلاں دا مددگار ہو کے
جیویں گرمیاں تھیں زمین خشک ہوندی پانی اوڈا کل غبار ہو کے
کجھ چھکدی دھپ کڑاکیاں دی کجھ ساڑدی زمین انگیار ہو کے
لیسے اوڑ ویلے آوے فضل ربی اندر بدلاں ابر بہار ہو کے
پانی نال بھر جاوندے کھوہ کھاتے۔ وہن نالیاں وی زوردار ہو کے
ایہو سلسلہ اوس نظام والے ذرا سوچ اس نوں نیکوکار ہو کے
نبی جان لو دو ستوار رحمت خشک دلاں تے وسے پھوہار ہو کے
دنیا وسدی اُجڑدی رہی ایویں نیکی بدی آئی وار وار ہو کے
ٹھنڈی وا دو کرکے دی نال موتے مرناں مہلکاں نال بیمار ہو کے
سدا ہوں منصوا وہ پاک بندے رہے انبیاں دے جیہڑے یار ہو کے
سُک جاندیاں سبزیاں ساریاں نے خاک اُڈدی گرد غبار ہو کے
گندا ہو جاندا جیہڑا رہے باقی وگن پڑے دریا دی ذار ہو کے
وسے کل زمین تے پھر پانی۔ زمین ہجدی سبز گلزار ہو کے
نکل آوندے خاک تھیں گل بوٹے۔ جھکے ہر ڈالی پھل دار ہو کے
پانی دین والا جدوں رنگ جاندا۔ رحمت وسدی موسلادھار ہو کے
مردہ دلاں نوں کرے جو آن زندہ کردے نیکیاں نے نیکوکار ہو کے
سرور نبی آئے کہندے جگ اُتے اک لکھ تے کئی ہزار ہو کے

اولادِ آدمؑ کی نااتفاقیاں کا بیان

رکھنڈی جدوں زمین تے نسل آدمؑ وکھو وکھرے ملک آباد ہوئے
قوم قوم دا وکھرا دیس بنیا پڑے ٹوٹڑے نام نہاد ہوئے
وڈا بن کاران ہوئی جتھابندی نویں ڈھنگ تے رنگ ایجاد ہوئے
کدی بنی غلام اک قوم ساری۔ کدی پھیر غلام آزاد ہوئے
ڈیرا کبر غرور نے آن کیتا۔ بڑے ڈھنگ انساں نوں یاد ہوئے
حدبندیاں ملک دے وچ ہویاں سبھے میل ملاپ برباد ہوئے
وکھو وکھ کمز دریاں ملیوں نے اتے وکھرے سنگ بنیاد ہوئے
وسے عقل کی راہ انسان تائیں۔ حرص وسوسے جدوں اُستاد ہوئے
رب تدوں ای رحم کماوندا سی تھیں اپنی جدوں برباد ہوئے
خالی رہیا نہ جگ وچ دیس کوئی ویلے وقت تے ٹوٹڑے یاد ہوئے
وسے چھڈ کے دیس اوہ ہور کدھرے چلے وں کسے تے کجھ بیداد ہوئے
حاکم اوہناں دے بنے کجھ زور والے جھگڑے پئے نے جدوں فساد ہوئے
ایسی وجہ نوں مار مٹان لگے۔ جتنے کوئی تے کوئی برباد ہوئے
مچیا اک گھمسان زمین اندر وساں کی میں بڑے فساد ہوئے
لگے کرن خدائی دے بڑے دعوے پیدا کئی نمرود شداد ہوئے
آپے وچہ اتفاق نہ رہی الفت وکھو وکھ اصول ایجاد ہوئے
وکھو وکھریاں غلطیاں وچہ پئے گئے اتے وکھریاں گلاں تے صواد ہوئے
نافرمانیاں دی ہئی عام عادت ایہہ شیطان سارے آدم زاد ہوئے
نبی بھیجدا رہیا خدا سچا قوم قوم دے جو اُستاد ہوئے
نبی کدے نہ رہے ہنیریاں تھیں جنہاں نال مل کے سرور شاد ہوئے

ﮯ اِنْ مِنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ۔ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۔ لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُولٌ ۰ ہر قوم کی طرف ہم نے ڈرانے والا بھیجا۔ ہل قوموں کی طرف ہادی آئے۔ تمام قوموں کی طرف رسول آئے ؎

Marfat.com

بنی نوعِ انسان میں امتیازاتِ قومی کا پیدا ہونا

جھڑی قوم وِچ نبی خدا آیا۔ قوم ربّ دی اوہ کہان لگ پئی
رہیا دِین دا علم نہ عمل چنگے۔ جُھوٹھ سچ دے نال رلان لگ پئی
لگ کے پھند مجاز حقیقتاں دے ٹاکی جا اسمان نوں لان لگ پئی
گھیرے گھت خیال دوڑ اُبھارے لکھاں راز اسرار بنان لگ پئی
ہویا کبر غرور دا آن پھیرا قدماں وِچ مخلوق نوان لگ پئی
قومی بھید لئے جگ دا ناس کیتا اِک دُوجی نوں شان وکھان لگ پئی
اگے رَل فَبیلڑے جھگڑدے سن ہُن قوم ای قوم نوں کھان لگ پئی
دِتا بدل ہدایتاں ساریاں نوں فیر نویں خیال پھیلان لگ پئی
غرق ہو کے وِچ تصوّراں دے وہمی رنگ مخلوق رچان لگ پئی
رہی نیکیاں کجھ دن اوہ کردی فیر اپنے فخر دکھان لگ پئی
راہ سیدھڑا چھڈ کے دِین والا ایدھر اودھر اوہ جھوکڑے کھان لگ پئی
کہندی میں پیارڑی ربّ دی ہاں دھوکے وِچ مخلوق پھسان لگ پئی
ویکھے عقل اداو خیال تائیں نویں ہور اصول بنوان لگ پئی
خادم ہے مخلوق ایہہ کُل میری۔ کجھ ہور دی کرن کران لگ پئی
اِک کہے میں جگ دے وِچ وڈّی دوجی کرن سی ہور دھیان لگ پئی
ذاتی بھید نے تڑے فساد پائے۔ تڑی اگ سی وِچ جہان لگ پئی
سدھا راہ خدا دا چھڈ کے تے کجھ ہور دا ہور بنان لگ پئی
سرور بُت گھڑ کے نیکاں بندیاں دے وکھو وکھرے سیس جھکان لگ پئی

عناصر پرستی اختیار کرنا اولادِ آدم علیہ السّلام کا

خیالی دوڑ دا عقل نے ساتھ دِتا بُرا وقت ایہہ جگ تے آیا سی
ہوئے جدوں خیال ناپاک سارے ربّی حکم انسان بھلایا سی
قوم قوم نوں سارے جہان اندر نبیاں حق دا راہ دکھایا سی
بُت کسے بنایا پوجنے نوں کسے سورج نوں جل چڑھایا سی
کہن لگے مخلوق نوں اوہ خالق دھو کے باز خیال بہکایا سی
مٹی اگ ہوا تے جل تائیں خالق وہمیاں دلوں ٹھہرایا سی
بڑے بڑے تصوراں نال آدم بڑے چکراں وِچ گھمایا سی
دکھاں لوٹیاں نوں بشر پوجدے سن بڑا ایہہ کمال دکھایا سی
دُنیا اِک شیطان نوں جاندی اے ایہناں لکھ شیطان بنایا سی
ہتھ بدھیاں عقل وی گئی اُودھر۔ جدھر بشر خیال دوڑایا سی
کی ہے بشر تے کی خیال اُس دے ویلا اُس نے مفت گنوایا سی
پچھے لگ خیال دے بندیاں نے راہ ربّ دا پاک بھلایا سی
دیوی دیوتا کسے تجویز کیتے کسے اگ نوں سیس نوایا سی
اِک ربّ دا ایس مخلوق بھیڑی ربّ کئی ہزار بنایا سی
نباتات نوں کہن خدا لگے جمادات دا ربّ گھڑایا سی
دیوی دیوتا بنے ایہہ چند تارے۔ بدل بجلیاں ربّ کہایا سی
سجدے ڈنگراں تے کرن وحشیاں نوں اگے پتھراں سیس جھکایا سی
دلی خواہشاں جگ برباد کیتا بڑا ڈھونگ انسان رچایا سی

Marfat.com

پوجا خوب کیتی اینہاں وہمیاں نے اُتے دلوں خدا بھلایا سی ۔۔۔ سرور کرے بیان کی اوس ویلے ہر جگہ شیطان دا سایا سی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مبعوث ہونا[1]

آزر بُت تراش نے بہت وڈا اک بہت تیار جسیم کیتا ۔۔۔ نکے وڈے مُبتاں دا بُت خانہ قائم اوس نے اک قدیم کیتا

بُھل گئے خدا نوں لوک بھیڑے بڑا کم شیطان رجیم کیتا ۔۔۔ بن بیٹھا نمرود خدا اوہنے بھیڑا اوس نے عزم صمیم کیتا

بھلا ویکھ انسان نوں راہ وِلوں کرم رحم ایہہ رب رحیم کیتا ۔۔۔ راہ سدھا دین دا دسنے لوں نبی رب پیدا ابراہیم کیتا

بحث ہوئی سی نال نمرود یاندے دار دا اوہ ناداں اوس حکیم کیتا ۔۔۔ ڈٹیا نبی اللہ جا کے بُت خانے ہر بُت نوں توڑ دو نیم کیتا

تیشہ رکھیا مونڈھے تے وڈے دے کم خوب سی نبی ندیم کیتا ۔۔۔ آئے لوک تے دیکھ کے کہن لگے ویکھو ظلم ایہہ کسے عظیم کیتا

کسے آکھیا شور پکار اندر کارج ایہہ سارا ابراہیم کیتا ۔۔۔ سرور توڑ دتے اوس نے بُت سارے رتی بھر نہ خوف تیئے کیتا

مجادلہ کرنا بُت پرستوں کا اور آگ میں ڈالنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور آگ کا گلزار ہو جانا

بیٹھ کافراں رل صلاح کیتی یارو گل ایہہ جے ناگوار ہوئی ۔۔۔ ہور کوئی اجیہا بے ڈر نا ہیں ابراہیمؑ دی سب ایہہ مار ہوئی

پھڑ و اوس نوں چلو سزا دیئے چل پاسیوں ایہو پکار آئی ۔۔۔ آؤ۔ آؤ نہ کتے اوہ نس جاوے خلقت اُٹھ کے جلد تیار ہوئی

پھڑ کے آئے خلیل نوں بُت خانے کہندے دس تُوں کیوں ایہہ کار ہوئی ۔۔۔ کہیا نبی نے ظالموں کیوں ساری عقل نکرنے غور بیکار ہوئی

---

[1] حضرت ابراہیم علیہ السلام وہ پاک و بزرگ ہستی ہیں جن کو دنیا کی تین بڑی قومیں نبی مانتی ہیں۔ یہ نمرود کے وقت میں جو ایک بُت پرست تھا اور دعویٰ خدائی کا کرتا تھا پیدا ہوئے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اس واقعہ کا ذکر ان الفاظ میں ہے۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰي ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝ ترجمہ۔ اور ہم نے ہی ابراہیم کو پہلے سے اس کے لائق حال ہدایت دی اور ہم اس کو خوب جانتے تھے۔ جب اس نے اپنے بزرگ اور اپنی قوم سے کہا۔ یہ مورتیں کیا ہیں جن کی تعظیم میں تم لگے ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا ہم نے اپنے بڑوں کو ان کی عبادت کرتے پایا۔ کہا تم اور تمہارے بڑے کھلی گمراہی میں تھے۔ انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس حق لایا یا کھیل کرنے والوں میں سے ہے۔ کہا بلکہ تمہارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ جس نے انہیں پیدا کیا۔ اور میں اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں اور اللہ کی قسم میں تمہارے بتوں کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس کے بعد کہ تم اُٹھ کر یہاں سے چلے جاؤ۔ پس بنایا ان کو ٹکڑے ٹکڑے مگر ان کے بڑے کو رہنے دیا شاید کہ وہ اس کی جانب پھر آویں کہنے لگے ہمارے

Marfat.com

رب چھڈ انسان نوں پوجدے او کیوں جوش تہیں ہوش فرار ہوئی
پچھوانیاں خداواں تھیں ایہہ دشمن آپے وچہ تے نہیں تکرار ہوئی

کہندے ایہہ نہیں بولدے ہلدے نہ کیویں ایہناں دے وچہ تکرار ہوئی
تیر الکم ایہہ اساں نوں وسدا اے اچی زور دے نال پکار آئی

سوچو موڑ کھوبنی فرمایا اے گل بڑی ایہہ پر اسرار ہوئی
جیہڑے ہل نہیں سکدے تہاں اُتوں جنہاں وچہ نہ کدی گفتار ہوئی

بن جان خدا اوہ کیویں سارے کرو غور ایہہ گل دشوار ہوئی
اوہ نہیں رب جو کسے تھیں مار کھائے حالت ویکھ لو ایہناں دی زار ہوئی

سن کے نبی دی پاک دلیل سچی ٹولی کافراں دی شرمسار ہوئی
دنیاداراں دی شرم کی شرم ہوندی اکے آئی تے اکے فرار ہوئی

کہندے اوہ نہیں مندا ناں متے ساڈی مدتاں تھیں ایہو کار ہوئی
لیناں چاہیدا اے بدلا ایس کولوں آپے وچہ ایہہ پھیر وچار ہوئی

تُلّے پھیر اوہ نبی دی دشمنی تے حاضر جا اوہ قوم دربار ہوئی
کیتی جا فریاد نمرود اگے بدلا ایں کا لین عرض وار ہوئی

دِتا حکم نمرود خدا بن کے چخہ بڑی اک خوب تیار ہوئی
پایا اوہناں خلیل نوں اگ اندر قدرت رب والی آشکار ہوئی

دِتا حکم خدا نے اگ تائیں ہر چیز اس دی تابعدار ہوئی
ابراہیم دے واسطے تدوں ہُن سرور فضل رب تھیں نار گلزار ہوئی

احوال اولادِ ابراہیم علیہ السلام اور ذکر بنی اسرائیل

ابراہیم نوں رب حنیف[1] کہ کے ذکر آپ دا وچہ فرقان کردا
کیہا رب اسلم کہندا اسلمت میں ہاں سر نوں زیر فرمان کردا

دل نیک تے پاک خیال اُس دا رب ویکھ کے ایہہ احسان کردا
پاک لوک نے آپ دی نسل اندر جد انبیاں دی اُہدی شان کردا

بقیہ صفحہ ۱۷ معبودوں سے یہ کام کس نے کیا یقیناً وہ ظالموں میں سے ہے کہا ہم نے ایک نوجوان کو اس کا ذکر کرتے سنا ہے جسے ابراہیم کہتے ہیں ۔ قرآن نے اس تمام ذکر کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے ۔ قَالُوا فَاْتُوا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۝ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ سورۃ انبیاء رکوع ۵ پارہ ۱۷ کہنے لگا اسے لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ وہ گواہی دیں ۔ کہا اے ابراہیم کیا تو نے ہمارے معبودوں سے یہ کام کیا ہے ۔ ابراہیم نے کہا ان بتوں سے جو بڑا ہے ان سے (اشارہ کر کے) پوچھو اگر وہ بولتے ہیں انہوں نے اپنے نفسوں کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ تم خود ہی ظالم ہو ۔ اور پھر بولے کہ تو جانتا ہے ۔ کہ یہ بات نہیں کرتے ۔ تو پھر ان کی کیا پرستش کرتے ہو جو نہ تمہیں نفع دیتا ہے نہ نقصان ہے پس تف ہے تم پر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ۔ کہنے لگے اس کو جلا دو اور اپنے دیوتاؤں کی مدد کرو اگر ہو کچھ کرنے والے ہم نے کہا اے آگ ابراہیم کے لئے سلامتی اور ٹھنڈک ہو جا ۔

[1] قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ سورۃ بقر رکوع ۱۰ ۔ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

دیکھے دو فرزند خلیل تائیں نبی دوواں نوں رب رحمان کردا
نِکّا آپ دا پُت اسحاقؑ ہویا سِدھے راہ تے بہت انسان کردا
اسرائیل[3] یعقوبؑ دا نام دوجا جس نوں مصر دا رب سلطان کردا
یوسفؑ[4] پسر یعقوبؑ وی نبی ہویا جس نوں مصر دا رب سلطان کردا
شاہی ملی اس قوم نوں جگ اندر۔ اتے انبیاءؑ[5] دی اوہنوں کھان کردا
رہی سدھری قوم ایہ کئی صدیاں اللہ پاک دی رہیا سی دان کردا
بھُل گئے اوہ راز توحید والا شرک والا نوچہ آن مکان کردا
پئے جدوں تباہیاں وچہ سارے رب فضل دے پھر سامان کردا

وڈے[1] پُت حضرت اسماعیلؑ ہے سن ویکھو ہے تصدیق قرآن کردا
پُتر اوہناں دا نبی یعقوبؑ[2] ہے سی جیہنوں رب سردار کنعان کردا
نیکی ملی اولاد یعقوب تائیں ذکر اوس دا وچ قرآن کردا
اسرائیلؑ دی نسل وچہ رب بھیجا نبی ہور وی وچ جہان کردا
دین دنی وچ ایہہ سردار ہوئی فضل رب ہو کے مہربان کردا
ہوئی پھیر مغرور جہان اندر۔ دسے ہر کوئی شان گمان کردا
دعویدار خدائی دے ہوئے پیدا چیلے اوہناں نوں پھیر شیطان کردا
موسیٰؑ نبی تد ہویا غلام سن جدوں ظلم فرعون سلطان کردا

احوال تباہی بنی اسرائیلاں ملک مصر میں و تباہی فرعون

اسرائیل دی نسل بدکاریاں تھیں نظر ہور دی ہور ای آوندی سی
ہو کے قید فرعون دے ظلم اندر مرد اپنے پئی کھاوندی سی

ہوئی بہت ذلیل مظلوم ہو کے۔ راہ حق تے مول نہ جاوندی سی
بیٹے کُسدے عورتاں رہن باقی کوئی پیش تدبیر نہ جاوندی سی

۱۔ عیسائیوں نے حضرت اسماعیلؑ کو لونڈی کی اولاد قرار دیا ہے۔ حضرت ہاجرہؑ جو مصر کی شاہزادی تھیں اور بائبل میں باوجود محرف و مبدل ہونے کے ایسے الفاظ موجود ہیں۔ کہ حضرت ہاجرہ حضرت سارہ سے کم عزت نہیں رکھتی تھیں۔ قرآن میں سورۃ صفت میں خدا اس امر کا فیصلہ کرتا ہے۔ کیونکہ اہل کتاب حضرت اسحاقؑ کو ذبیح قرار دیتے ہیں۔ بائبل۔ پیدائش (۲۲-۲) میں موجود ہے کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کرو۔ اسحاقؑ کسی طرح سے اکلوتا بیٹے نہیں ہو سکتے کیونکہ اسماعیلؑ کے بعد پیدا ہوئے سورۃ صفت میں ۸۴ آیت سے حضرت ابراہیمؑ کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ اور ۱۰۲ آیت تک ہے فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ پس بشارت دی ہم نے تحمل والے لڑکے کی۔ اس کے بعد اسی لڑکے کے ذبح ہونے کا ذکر فرما کر۔ سورۃ ۱۳ میں پھر فرماتا ہے کہ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ط اور بشارت دی ہم نے اس کو اسحٰقؑ نبی کی نیکوکار تھا۔ اس سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ پہلے حلیم لڑکے کی بشارت حضرت اسماعیلؑ کی تھی جو ذبح ہوئے اور بعد میں اسحاقؑ کی سورۃ انبیاء پارہ ۱۷ رکوع ۵ میں ہے کہ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ط اور ہم نے اسے اسحاقؑ دیا اور یعقوبؑ پوتا۔ ۳۔ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ ترجمہ۔ اے بنی اسرائیل میری نعمت یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی اور یہ کہ میں نے قوموں پر فضیلت دی ۴۔ یوسفؑ پسر یعقوبؑ بھی نبی ہوئے ۵۔ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَاۗءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ڰ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ ب ب
اس نے تم میں نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا اور تم کو وہ کچھ دیا جو قوموں میں سے کسی کو نہ دیا۔

Marfat.com

زور اور دے سیتے فرمان ہو کے سہندی ظلم تے ٹھوکراں کھاندی سی
چھڈ رب نوں منڈ دے لال ہوئی جیہڑی بنیاندی قوم کہلاوندی سی
موسیٰ لے گیا اوہنوں مصر وچوں جتھے دکھ بہت اوہ اوٹھاوندی سی
سرور ہویا فرعون دا غرق بیڑا۔ قدرت نبی نوں پار لنگھاوندی سی

احوال بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ

ہیلنسی قوم اوہ بڑی مزاج والی نبی نال جھگڑے بات بات اندر
نافرمانیاں وچہ چالاک سی اوہ رہندی حکم نوں ٹال دی گھات اندر
ڈتا رب تسلی دا رزق اُس نوں رہندی نبی والی شہد اشت اندر
پھیرے ربدی نعمتوں مونہہ بھیڑی اُہدا دل کھسیا ساگ پات اندر
کہندی منگ خدا تھیں وے موسیٰ کھیرے لکڑیاں خوب برسات اندر
چھنے دے پیاز تے کنک سالوں مزے چکھے کجھ حیات اندر
کدی کہے خدا دکھا موسیٰ۔ بیٹھا چپ کے کیوں قنات اندر
پانی منگیا رب نے حکم دتا نبی لیگیا چشمہ جات اندر
گیا چھڈ موسیٰ آکے ویکھو سو۔ اوہ بگڑ بیٹھی چالی رات اندر
بچھڑا لیا بنا سی پوجنے نوں کیتا شک اُس نے پاک ذات اندر
نخرے باز بھاندی بہت بھیڑی کرے عمل نہ صوم صلوٰۃ اندر
سرور نبی دے حکم نوں ٹال دیندے لگے رہن دن رات اس گھات اندر

بیان دوسرے معاملات بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام سے

موسیٰ آکھیا قوم نوں رب کہندا کرو گاں اک نسی حلال میاں
کہندی قوم موسیٰ اٹھے کریں ہاسا نوں اسیں جاتے ہاں تیری چال میاں
کہیا نہیں ایں جاہلاں وچ ہووان الیسا گراں جے کدی خیال میاں
کہندی قوم پچھ کے دس سانوں کیسی ہے گل اوسدا حال میاں
دیندا حکم خدا ایہہ کہے موسیٰ وچھی نہیں نائیں پیر زال میاں
وچ اُجڑے اوہ جوان وسدی مٹھوں حکم نہ دیو ایہہ ٹال میاں

ا ؎ وَاَنزَلنَا عَلَیکُمُ المَنَّ وَالسَّلوٰی ط کُلُوا مِن طَیِّبٰتِ مَا رَزَقنٰکُم سورۃ بقر رکوع ۶ پارہ اول اور اتارا ہم نے پھر من و سلویٰ ان ستھری چیزوں کو کھاؤ جو ہم نے تم کو دیں ۱۲ ؎ وَاِذ قُلتُم یٰمُوسٰی لَن نَّصبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادعُ لَنَا رَبَّکَ یُخرِج لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الاَرضُ مِن بَقلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا رکوع ۷ پارہ اول جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ایک کھانے پر صبر نہیں کر سکتے پس اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کر کہ وہ ہمارے لئے ان چیزوں کو نکالے جو زمین اوگاتی ہے اس کی ترکاریوں میں سے اس کی ککڑیوں سے لہسن اور اس کے مسور اور اس کے پیاز سے ۳ ؎ وَاِذ قُلتُم یٰمُوسٰی لَن نُّؤمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰهَ جَهرَةً فَاَخَذَتکُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنتُم تَنظُرُونَ ۝ سورۃ بقر اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم تیری بات کبھی نہ مانیں گے۔ جب تک کھلا کھلا اللہ کو نہ دیکھ لیں۔ پس تم کو ہولناک آواز نے آلیا۔ اور تم دیکھ رہے تھے ۴ ؎ وَاِذِ استَسقٰی مُوسٰی لِقَومِهٖ فَقُلنَا اضرِب بِّعَصَاکَ الحَجَرَ ط فَانفَجَرَت مِنهُ اثنَتَا عَشرَةَ عَینًا قَد عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشرَبَهُم کُلُوا وَاشرَبُوا مِن رِّزقِ اللّٰهِ وَلَا تَعثَوا فِی الاَرضِ مُفسِدِینَ ۝ رکوع ۷ سورۃ پارہ اول۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا۔ ہم نے کہا اپنا عصا چٹان پر مارو پس اس سے بارہ چشمے

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۲۱)

Marfat.com

کہندے پچھ خدا تھیں رنگ اوہدا سرخ سبز ہے نے رو دیالاں میاں
کہندے پچھ موسیٰ ساتوں صاف دسے بہت گائیں[۳] نے الیس مثال میاں
کھوہ جوں دے کدی نہ کم لائی ہل نال نہ ہوئی ہنڈھال[۴] میاں
کہندے قوم ہن پتہ ٹھیک دتا کریئے ہن کیہڑی قیل قال میاں
اوہیں نت بہانڑے بہتی کردی حیلہ جوئی دی چل دی چال میاں
دتے رب نے حکم جو نیکیاں دے بدلے اوس چالاکیاں نال میاں
کیہا رب فساد نے خونریزی کرنا کدی نہ جنگِ جدال[۱۰] میاں

کہندا نبی خدا اور زرد دِسّے چنگی لگ دی ویکھنے نال[۱] میاں
رب حکم دیندا کہے نبی موسیٰ[۲] رکھی تساں اوہ بہت سنبھال میاں
پاک ہے ہر عیب تے نقص کولوں نال داغ[۶] اوہدا وال وال میاں
آخر کار اوہ پھیر اوہناں نے ذبح کیتی ہے سی گل جو سخت محال میاں
آپے کرے اقرار پھر توڑ دیندے پئی ایس تھیں وچ زوال میاں
ہوئے فاسق اس قوم دے وچ بہتے سخت دل اوہ سنگ مثال میاں
اسرائیل دی نسل غلام سرور لڑدی نال نبیاں ہوئی ضال[۱۱] میاں

گمراہی بنی اسرائیلیاں اور مبعوث ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا

ماری گئی یہود تے تدوں ذلت ہویا حال نے سوراں تے بندراں دا
دتے دکھ مقابلہ پیا کیتا سدا اوہناں نے کل پیغمبراں دا

(بقیہ صفحہ ۲۰) پھوٹ نکلے سب قبیلوں نے اپنا اپنا گھاٹ جان لیا اللہ کے دیئے سے کھاؤ اور پیو اور فساد پھیلاتے زمین میں حد سے بڑھ کر [۲] وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ البقرہ رکوع ۶ پارہ اول اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وقت مقرر کیا۔ پھر تم نے بچھڑا بنا لیا اس کے بعد اور تم بے انصاف ہو [۳] وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً [۴] اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کو کہا کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو۔ [۵] قَالُوْا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا کیا تو ہم سے ٹھٹھا کرتا ہے [۶] قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ حضرت موسیٰ نے فرمایا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں [۷] قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ [۸] انہوں نے کہا اپنے رب کو پکار وہ بیان کرے کہ وہ کیسی ہے [۹] قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ [۱۰] کہا موسیٰ نے فرماتا ہے خدا کہ وہ ایک گائے ہے جو نہ بوڑھی ہے اور نہ بچہ عَوَانٌ بَیْنَ ذٰلِكَ جوان ہے ان کے درمیان [۱۱] فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ پس کرو جو تم کو حکم دیا جاتا ہے۔ [۱۲] قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا۔ انہوں نے کہا اپنے رب سے دریافت کر ہمارے لیے کہ بتائے اس کا رنگ کیا ہے [۱۳] قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ ○ کہا موسیٰ نے وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک زرد گائے ہے اس کا رنگ گہرا زرد ہے۔ دیکھنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے [۱۴] قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَیْنَا وَاِنَّاۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ۔ انہوں نے کہا اپنے رب سے درخواست کر وہ ہمیں بتائیں کہ وہ کیسی ہے کیونکہ گائیں میں شبہ پڑتا ہے اور ضرور اللہ نے چاہا تو ہم ہدایت پا جائیں گے۔ [۱۵] ر ع ۵ و ع ۶ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِیْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِی الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِیَةَ فِیْهَا۔ ترجمہ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے۔ محنت والی نہیں جوتتی ہے۔ زمین کو یا پانی دیتی ہو کھیت کو بدن سے پوری اس میں کوئی داغ نہیں [۱۶] قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا یَفْعَلُوْنَ۔ کہا انہوں نے اب آپ نے ٹھیک پتہ بتایا۔ سو انہوں نے اس کو ذبح کیا جو وہ کرنا نہیں چاہتے تھے [۱۷] ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِیَ كَالْحِجَارَةِ

رڈی گئی ایہہ قوم درگا دیچوں بھیڑا حال سی کل مچھندراں دا
عیسٰیؑ نال اس قوم نے بری کیتی ٹولہ بن گئی ایہہ قلندراں دا
عیسٰیؑ نبی نوں لیا سچا اوس نے جیہڑا مالک ہے دھرت تے انبراں دا
پاں نسہ پلٹیا قوم یہود والا ہویا زور پھر گرجیاں منداں دا

آیا نبی عیسٰیؑ تدوں جگ اندر چانن لے کے کالیاں اندراں دا
آخر چاہڑ دتا سوئی اوس تائیں کیتا جرم نے اوچیاں نمبراں دا
ہوئی پھر مسکین جہان اندر لگا روگ ناسور بھگندراں دا
لیا من عیسائیاں رب سرور جیہڑا موجب ہے کل اڈمبراں دا

نصرانیوں کا گمراہ ہونا۔ اور بدکاریوں میں مبتلا ہونا راہبوں اور درویشوں کا

راہب[1] ہوئے پھر بہت درویش بھالے چسکا چھڈ سارا حکمرانیاں دا
سدھے راہ تے رہے او وہ جدوں نوں ہی چنگا رہیا سی حال نصرانیاں دا

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۱) اَوۡ اَشَدُّ قَسۡوَۃً ۔ پھر تمہارے دل اس کے بعد سخت ہو گئے سو وہ پتھروں کی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ۔ وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَکُمۡ لَا تَسۡفِکُوۡنَ دِمَآءَکُمۡ وَلَا تُخۡرِجُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ ثُمَّ اَقۡرَرۡتُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ اور جب ہم نے تم سے اقرار لیا کہ تم اپنے خون نہ گراؤ گے اور اپنے لوگوں کو اپنے گھروں سے نکالو گے۔ پھر تم نے اقرار کیا اور تم گواہ ہوئے۔[11] وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَالۡمَسۡکَنَةُ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ کَانُوۡا يَکۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوۡا وَّکَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ۔ اور ان پر ذلت اور محتاجی ڈالی گئی اور وہ اللہ کے غضب کا محل بن گئے۔ یہ اس لئے ہوا کہ اللہ کی باتوں کا انکار کرتے تھے۔ اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے۔ [12] وَجَعَلَ مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ وَالۡخَنَازِيۡرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوۡتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّاَضَلُّ عَنۡ سَوَآءِ السَّبِيۡلِ اور ان میں بندر اور سور بنائے اور وہ جس نے طاغوت کی پرستش کی یہ مرتبہ بدتر اور سیدھے رستہ سے بہت دور بھٹکے ہوئے ہیں۔ فَبِمَا نَقۡضِهِمۡ مِّيۡثَاقَهُمۡ وَکُفۡرِهِمۡ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتۡلِهِمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ وَّقَوۡلِهِمۡ قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ سورۃ النساء رکوع ۲۲ پارہ ۶ ترجمہ سو ان کے عہد کو توڑنے کی وجہ سے اور اللہ کی آیتوں کا انکار کرنے اور نبیوں کو ناحق قتل کرنے اور کہنے لگے ہمارے دلوں پر غلاف چڑھا ہوا ہے

[1] وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡکِتٰبَ وَقَفَّيۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيۡنَا عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ الۡبَيِّنٰتِ وَاَيَّدۡنٰهُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ اور یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور اس کے بعد ہم نے ایک دوسرے کے پیچھے رسول بھیجے اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو کھلے دلائل اور روح القدس کے ساتھ اس کی تائید کی۔

[2] وَقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰکِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِيۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ يَقِيۡنًۢا بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ وَکَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَکِيۡمًا ۔ ترجمہ۔ اور اس کہنے پر کہ ہم نے مار امسیح عیسیٰؑ مریم کے بیٹے کو جو رسول اللہ تھا۔ اور نہ اس کو مارا نہ سولی چڑھایا۔ وہی صورت بن گئی اس کی اور جو لوگ اس میں کئی باتیں نکالتے ہیں وہ اس جگہ شبہ میں پڑتی ہیں۔ کچھ نہیں ان کو اس کی خبر مگر اٹکل پر چلنا اور اس کو مارا نہیں بلکہ بے شک اس کو اٹھا لیا اللہ نے طرف اپنی اور ہے اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

[3] يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ کَثِيۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ لَيَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ترجمہ۔ اے لو گو

Marfat.com

لگے پھیر دوڑان خیال بھیڑے لیا فلسفہ جدوں یونانیاں دا
تارک عورتاں پادری کول رکھن چالہ خوب پھڑیا خواہش لانیاں دا
چڑھ گیا خدا ہے آپ سولی آخر حشر ہویا قصہ خوانیاں دا
ایہو جہیاں نے دین بدنام کیتا رکیا زور نہ پٹھیاں پانیاں دا
سولی چڑھ مسیح گناہاں والا سارا چا گیا بھار کرانیاں دا
بہتے کہن خدا دا پُت عیسیٰ براطور ہویا ایہناں فانیاں دا

راہب ہوئے بدکار وچہ گرجیاں دے لگے لین اوہ بھیٹ زنانیاں دا
منے اوس نوں جو خدا بندہ اوہنوں لکھ نہ مول حیرانیاں دا
کریئے لکھ گناہ حساب کاہدا صدقہ دے گیا ایہ موجاں مانیاں دا
ہوئی قوم دی قوم بے حال ساری مذہب رہ گیا کجھ کہانیاں دا
ساڈا نہیں گناہ۔ گناہ کوئی بھاویں کم کریئے اسی زانیاں دا
آکھن روح قدوس تے باپ بیٹا سرور مالک ہے کل جہانیاں دا

نصرانیوں یہودیوں کا گمراہ و مغضوب ہونا

اسرائیل دی ایہہ اولاد ساری ہوئی بہت خراب بے راہ ہو کے
ہو گئے مغضوب جہان اندر دین دنی والے بادشاہ ہو کے

بھیڑے حال تھیں ہوئے ذلیل ایسے پھردے اج تک ہین تباہ ہو کے
عیسیٰ نبی نوں اوہ جھٹلاوندے سن نال کبر غرور گمراہ ہو کے

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۲) جو ایمان لائے ہو یقیناً بہت سے علماء اور درویش لوگوں کے مال جھوٹ کے ساتھ کھاتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ پارہ ۱۰ سورۃ توبہ رکوع ۵ اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کے راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو دردناک دکھ کی خبر دو۔ یہ تو احکام مسلمانوں کے لیے ہیں ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰۤی اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ وَجَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً وَرَهْبَانِیَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ سورۃ الحدید پارہ ۲۷ اور پیچھے بھیجا عیسیٰ مریم کے بیٹے کو دی اس کو انجیل اور رکھی ہم نے اس کے ساتھ چلنے والوں کے دل میں نرمی اور محبت اور ایک دنیا چھوڑنا (فقیری) انہوں نے نیا طریقہ نکالا۔ ہم نے نہ لکھا تھا۔ مگر اللہ کی رضامندی چاہنے کو پھر نہ نبھایا۔ اور ہم نے ان کو جو ان میں ایمان رکھتے تھے۔ اچھا بدلا دیا اور زیادہ ان میں بے حکم ہیں۔ ان مذکورہ آیات میں بتایا ہے کہ درویشوں اور علماؤں میں زیادہ ایسے ہیں جو لوگوں کا مال جھوٹ کے ساتھ کھاتے اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ پھر سورۃ الحدید میں فرماتا ہے۔ کہ درویشی ہم نے فرض نہ کی تھی انہوں نے خود بنائی اور اس کو نباہ نہ سکے اور زیادہ ان میں بے حکم ہیں آج کل کے مسلمانوں نے ان آیات پر دھیان دینا چھوڑ دیا ۱؎ راہبوں کے گھروں میں بدکاریاں کرنے کی شہادت تو عیسائیوں نے دی ہے۔ ایک مؤرخ لکھتا ہے کہ ساتویں صدی کی عیسائیت ایسی گری ہوئی حالت میں تھی۔ کہ کنواریاں پادریوں کے پاس اقرار گناہ کے لئے جاتی تھیں۔ مگر کنواریاں لٹ کر نہ آتی تھیں۔ ۲؎ یہود اس لئے مغضوب ہوئے کہ پہلے انہوں نے انبیاء کا انکار کیا۔ اور پھر نبیوں کے قتل کے درپے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝ البقر پارہ اول رکوع ۷۔ اور ان پر ذلت اور محتاجی ڈالی گئی اور وہ اللہ کے غضب کا محل بن گئے

مالک دوست تانڈے پھرن گدا ہو کے وسدے پھرن تھاں تھاں رُوسیاہ ہو کے
حشر تیک نہ ملے گی بادشاہی آیا قہر ربی بے پناہ ہو کے

لکھاں مال دولت مل دی دہناں تائیں رُلدے پھرن سارے والاجاہ ہو کے
لعنت رب دی وس گئی ظالماں تے وِس وے اج دی ہین گواہ ہو کے

ہویا حال خراب صلیبیاں دا جھیڑے رُڑدے جاندے عالیجاہ ہو کے
سرور پلے فساد سی راہباں نے ہوئے ضال ایہہ پشت پناہ ہو کے

بیان حضرت اسماعیل فرزند اکبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ

اسماعیلؑ دا کراں بیان میں کجھ وڈا پت جیہڑا ابراہیم دا اے
مائی ہاجرہ نوں رب لال دِتا موتی ایہہ عجوز عقیم دا اے

پائی خوشی بڑھاپے دے وِچہ اوہناں ہویا فضل کمال کریم دا اے
خزاں نال کملایاں غنچیاں نے جھولا جھلیا بادِ نسیم دا اے

اگے رب دی رضا کجھ ہور ہے سی منشا ہور کجھ رب کریم دا اے
گھر اپنا اوس وساونا سی جیہڑا پاک مقام قدیم دا اے

دتا حکم خدا خلیل تائیں مالک آپ جو فضل عظیم دا اے
ماں پت نوں چھڈ کے آ اُٹھا حکم ایہہ کریم حکیم دا اے

ملیا پت تے حکم وی نال ہویا امتحان ایہہ نبی حلیم دا اے
اسماعیل نوں رب خود جاندا سی سرور جد اے قوم عظیم دا اے

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہاجرہ کا مع اسماعیلؑ کنعان سے مکہ کی جانب آنا

سن کے حکم خدا خلیل اللہ اٹھ عرب دی طرف نوں وہاندے جے
حضرت ہاجرہ تے جد انبیاندے اسماعیل نوں ساتھ لیجاندے جے

حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۳ یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کی باتوں کا انکار کرتے تھے۔ اور نبیوں کو ناحق مارتے تھے۔ یہ اس لئے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے ۔ ۲ نصرانیوں کی حالت کا نقشہ سامنے ہے۔ حالانکہ وہ تمام دنیا کے بادشاہ بنے ہیں۔ مگر گمراہی بداخلاقی لامذہبیت میں تمام اقوام سے بڑھ کر ہیں جیسا کہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۳ کی ایک آیت سے ظاہر ہے۔ ۳ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ سورۃ الذاریت پارہ ۲۶ - ترجمہ پھر سامنے آئی اس کی عورت اور بیٹا اپنا نہ تھا اور کہا کہ میں بڑھیا بانجھ ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسماعیلؑ ضعیفی میں پیدا ہوئے۔ ۴ حدیث صحیح میں ہے کہ جب حضرت ہاجرہ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ حضرت اسماعیل اور ہاجرہ کو خانہ کعبہ میں چھوڑا جن کی شہادت قرآن کریم نے ان الفاظ کے ساتھ دی ہے۔ رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ (ابراہیم پارہ ۱۳ رکوع ۲) بائیبل میں ہے۔ کہ فاران میں ان کو چھوڑا۔ جس سے مراد عیسائی ملک شام کا کوئی جنگل لیتے ہیں۔ جو واقعات کے خلاف ہے اور قرآن بھی اس کی تردید کرتا ہے۔ بلکہ عرب کا اولادِ اسماعیل ہونا مسلمہ ہے جس سے کوئی عیسائی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ خانہ کعبہ میں حضرت ابراہیمؑ کی یادگار موجود ہے۔ صفا و مروہ میں حضرت ہاجرہ کی۔ عرب خود مدعی ہیں کہ ہم اولاد اسماعیل ہیں۔ ۵ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کنعان کے رہنے والے

Marfat.com

مُڈھے ویلڑے نبی کنعان چھڈیا۔ قدم گھبرواں وانگ اُٹھاوندے جے
تّناں جاناں دا قافلہ ربدا سی جیہڑے طرف حجاز دے آوندے جے
جھتے تپدے دُھپاندے نال سینے لشو پنچھی وی جان لکاوندے جے
گرمی دُھپ دے جس تھّاں نال رہن ڈیرے جھونکے بادِ سموم دے آوندے جے
جس نوں ویکھ کے دِلے نوں ہول آوے ٹیلے ریت دے ہوش اڈاوندے جے
لکھاں آں فنا ندا جیہڑا خاص مسکن ذرّے اگ دے وچہ نہاوندے جے
بیوی بچے دے نال لبیک کہندے کر کے منزلاں پندھ مکاوندے جے
آخر کٹ کے پندھ اوہ آن پہنچے دامن صفا پہاڑ وچہ آوندے جے

خوشی نال کردے طے منزلاں نوں اللہ پاک نوں سیس نواوندے جے
عزت جنہاں دی گل جہان کرنی بڑا دُکھ اوہ سخت اوٹھاوندے جے
لنگھے جاوندے ریتلی وادیاں تھیں جھتے کالجے مونہاں نوں آوندے جے
زمین خشک جہان دے وچہ ایسی پانی اَبر وی نہیں پیاوندے جے
دِسے آر نہ پار صحرا والا اوکھے پند مشکل جیہڑے تھاوندے جے
اوسے دشت تھیں لنگدا پاک ٹولا۔ حکم رب بجا لیاوندے جے
جہل رنج مصیبتاں دُکھ بھارے رضا ربّ تے قدم اٹھاوندے جے
سروا پہنچ کے حرم دی حد اندر سجدے شکر دے سیس جھکاوندے جے

حضرت ہاجرہ کو وادیٔ مکّہ میں چھوڑتے ہوئے دُعا ابراہیم علیہ السّلام

ویلے فجر دے اُوٹھ دُعا منگی ابراہیم[۲] خدا نوں یاد کر کے
بیوی بچے نوں چھڈناں ایس تھّاویں رکھیں ایہناں نوں سدا توں شاد کر کے
اوس قوم وچہ ہووے رسُول تیرا۔ کریں فضل توں ایہہ امداد کر کے

رّبا دیئیں سکون تے صبر دل نوں ایہو منگناں ہاں فریاد کر کے
ہووے قوم اِک ایسدی نسل وچوں منے جس نوں جگ اُستاد کر کے
کرے پاک جو نفس انسان دے نوں فطرت[۱] وسدی سنگ بُنیاد کر کے

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۴) تھے۔ جہاں سے حجاز جس میں مکہ کئی سو میل کے فاصلے پر ہے اور عرب کا عظیم الشان ریگستان سدِ راہ ہوتا ہے۔ جہاں سے منزلیں طے کر کے آپ حدودِ حرم میں آئے ۔ ۲ صفا اور مروہ مکہ کے پاس دو چھوٹی پہاڑیوں کے نام صفا اور مروہ ہیں ۳ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ سورۃ ابراہیم پارہ ۱۳ رکوع ۶ ترجمہ۔ اور جب ابراہیم نے کہا کہ میرے رب اس شہر کو امن والا بنا اور مجھے اور میری اولاد کو اس سے بچا کہ ہم بتوں کی پرستش کریں۔ میرے رب انھوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا سو جو میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بخشنے والا مہربان ہے۔ ہمارے رب میں نے اپنی اولاد کو تیرے عزت والے گھر کے پاس بسایا ہے جہاں کھیتی نہیں ہمارے رب تاکہ وہ نماز قائم کریں اور لوگوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو پھلوں سے رزق دے تاکہ وہ شکر کریں
۱ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

Marfat.com

تُوں ای خوشخبری دِتی ہے مولا توں ہی رکھناایں دلشاد کر کے
دیئیں پہلاں تھیں ایہناں نوں رزق رباہن کدی نہ کفر الحاد کر کے

بیوی بچہ حوالڑے کر تیرے۔ ایتھے جلیاں میں آباد کر کے
سرورؔ نبی کنعاں نوں ٹُر گیا حبّ لیسرتھیں دل آزاد کر کے

حال حضرت ہاجرہ بعد روانگی ابراہیمؑ

کدی ہاجرہ نوں اوتھے چھڈ دیندے جیکر اوسناندا ہوندا سوال اپنا
ٹُر گیا جد نبی تے راہی تکی حضرت حاجرہ ویکھیا حال اپنا
چل دی بادِ صرصر سدا حرم اندر بھلے بشر نوں حال تے قال اپنا
وادی خشک وچہ ویکھے پہاڑ کالے نالے کچھڑے نکڑا بال اپنا
چاروں طرف ویران سنسان وادی کرے رب دی طرف خیال اپنا
آدم زاد نہ نظر حیوان آوے پنچھی لنگدے جسم سنبھال اپنا

اسماعیل نوں ایتھے وسا دنے دا حکم دیوندا اے ذوالجلال اپنا
وادی خشک تے ویکھے پہاڑ کالے کنب گئی تے تکدی لال اپنا
اُڈدی ریت میدان اجاڑ اندر ٹٹ جاوندا جال خیال اپنا
تپدی ریت تے ٹھنڈیاں وسن آساں کڈھے کس دے اگے او بال اپنا
دھپ چڑھی تے گرم زمین ہوئی پھر تیدے سیک نکال اپنا
سرورؔ ہاجرہ رب تھیں فضل منگے اندر گود دے بال وکھال اپنا

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۵) البقر پارہ اول رکوع ۱۵ ۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ ترجمہ: اے ہمارے رب ہم کو فرماں بردار بنا اور ہماری نسل سے ایک گروہ اپنا فرمانبردار بنا اور ہمارے لیے عبادت کے طریقے بتا اور ہم پر رحمت سے توجہ فرما بیشک تو رحمت سے توجہ فرمانے والا ہے۔ اے ہمارے رب اور ان میں ان ہی میں سے ایک رسول اٹھا جو ان پر تیری آیات پڑھے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کو پاک کرے۔ بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی دعا جو نزول قرآن سے تین ہزار برس پہلے مانگی گئی تھی۔ اس بے آباد جگہ میں کس طرح پوری ہوئی۔ کہ آج تک وہ مقام ایسی وادی ہے۔ جہاں کھیتی نہیں ہوتی۔ مگر دنیا کے پھل وہاں کے باشندوں کو ملتے چلے آئے۔ اور پھر انہیں کی اولاد میں ایک ایسا رسول ہوا جو علم و حکمت سکھلانے والے اور تزکیہ نفوس کرنے والا تھا۔ دعا ابراہیمی کے بارے میں خود رسول کریمؐ نے فرما دیا أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حدیث کہ میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا ہوں۔ یہ دعا جو آج سے چار ہزار برس سے بھی زیادہ پہلے مانگی گئی تھی اپنے ساتھ کس قدر آیات بینات رکھتی ہے۔ غور کرو۔ کسی مکان یا زمانے کو بہتر بنانا کوئی بڑی بات نہیں۔ دنیا داروں نے بعض مکانوں اور وقتوں کو عزت دی اور چند رسوم بھی قائم کیں۔ مکانات بنانے پر کروڑوں روپیہ بھی خرچ کرتے رہے۔ کروڑوں معبود دنیا میں بنائے گئے۔ اول تو ان کے ساتھ وعدہ نہیں کیا گیا اور اگر کیا گیا تو جھوٹا ثابت ہوا۔ جگن ناتھ۔ کانشی بندرابن۔ متھرا۔ سومنات۔ امرناتھ۔ بیت الشمس افریقہ کا جو پڑا موں یونان کا۔ آیا صوفیہ روم کا۔ آتش کدہ زرتشت کا بیت المقدس فلسطین کا ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے ماننے والوں کے لئے امن کی جگہ نہ رہے۔ اور جو کچھ ہیں۔ وہ دوسری قوموں کے مفتوح ہیں۔ مگر کعبہ آج تک مسلمانوں کے لیے امن کی جگہ ہے۔ اور اس کی رسوم اسی طرح سے قائم ہیں اور قائم رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

حضرت ہاجرہ کی بے تابی تلاش آب میں

آفتاب جد گرم پہاڑ کیتے۔ لو سار ڈی اے شعلہ نار ہو کے
سُکا دودھ سی چھاتیوں ہاجرہ دا بچہ تڑپدا سی شیر خوار ہو کے
ڈھیر پتھر اندے ہر تھاں نظر آون اوہ بھی اگ دا دِسن انبار ہو کے
پہنچی لباں تے جان دوپہر تائیں جیبھ سُکدی اے کانٹے دار ہو کے
اِکی پتھر یدی چھاویں پا دِتا۔ اسماعیلؑ نوں بہت لاچار ہو کے
چاروں طرف گھبرا نگاہ پاوے وچہ پانی دی آس سرشار ہو کے
ڈکھ سبز نہ دِسیا گھا بُوٹا پتھر ٹیلڑے دِسّے قطار ہو کے
آیا یاد پھر بکھڑا بال اوتھے صبر ٹُٹ گیا تار تار ہو کے
آکے ویکھیا روندے بچڑے نوں۔ لگا گاہ نے جگر فگار ہو کے
پاون نظر چوں پھیر نہ دِسے پانی۔ ولدی اوڑوی دِسے بخار ہو کے
مروہ صفا[1] تے حضرت ہاجرہ نے پائے گت پھیر طلبگار ہو کے

سایہ کتے نہ رکھ کوئی نظر آوے دا دُچاندی اے زور دار ہو کے
تساویکھ کے بچڑے لاڈلے نوں صدقے جاوندی ماں بلہار ہو کے
جدھر نظر جاوے لا ہو نچڑے سن اکھیں وچہ دسدے شعلہ نار ہو کے
کراں پانی دی کتے تلاش اس دم آخر سوچیو نے بیقرار ہو کے
چڑھی دوڑ پہاڑ صفا اُتے پہنچی جا اُپر جد دل زار ہو کے
ڈھیر پتھر اندے دِتی خشک وادی نظر پیندی اے وار و وار ہو کے
حضرت ہسدی نسدی پھرے ہر تھاں کھڑکی تار نے لدی تار ہو کے
دوڑی پھر پہاڑ تھیں پُت ولے پتھر چھبدے سن خار دار ہو کے
مروہ طرف اوہ اٹھ کے پھیر دوڑی چڑھی جا پہاڑ خوار ہو کے
اکھیں تھکیاں ہو بیہوش ڈِگے پر نین پشان پھر آپ ہُشیار ہو کے
پانی سرور النظر نہیں آوندا اے دوڑی ہاجرہ بہت لاچار ہو کے

ظاہر ہونا چشمہ آب زمزم

بچہ روند استویں وا رئیناں بی بی ہاجرہ بہت نڈھال ہوئی
ویکھے اڈیاں رگڑ دا بچڑے نوں کہندی میں صدقڑے لال ہوئی
پہنچی ٹھوکراں کھا کے پُت ولے تھک ٹٹ کے بہت بیحال ہوئی
گھڑی آن پہنچی بھاویں موت والی میرے واسطے جان جنجال ہوئی

[1] صفا و مروہ دو پہاڑ مکہ کے پاس ہیں۔ روایت ہے کہ ان دونوں پہاڑوں پر حضرت ہاجرہ نے پانی کی تلاش میں سات مرتبہ چکر کاٹے۔ جہاں حاجی لوگ آج بھی اس واقعہ کی یاد میں چکر کاٹتے ہیں۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ترجمہ بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں میں سے ہیں جو شخص خانہ کعبہ کا حج کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی شوق سے نیکی کرتا ہے تو اللہ شکر کرنے والوں کو جانتا ہے البقر رکوع ۱۹ پارہ ۲ ۞

Marfat.com

منگے ہاجرہ رحم دُعا کر کے ربا گھڑی ایہہ سخت محال ہوئی
رگڑ اڈیاں دی اسماعیل والی۔ ماں پتر دے نوں نیک فال ہوئی
پایا کھ انگوٹھڑا ہے نیچے۔ سایہ ابر دا ویکھ نہال ہوئی
ٹنی بن دتی پانی روکنے نوں رحمت لبدی تھیں مالا مال ہوئی
پانی ویکھ انسان آ جمع ہوئے رونق بڑی ای لازوال ہوئی

کول اپڑی ویکھیا فضل اللہ رحمت رب دی ویکھ خوشحال ہوئی
حکم رب تھیں ہویا رواں چشمہ مٹی دور جدوں پیراں نال ہوئی
پانی سر ودا ویکھ رواں چشمہ۔ بی بی ہاجرہ خوشی کمال ہوئی
لگی رہن اوہ وچہ سنسان وادی سکھی ربدی یاد دے نال ہوئی
ہویا بہت مشہور پھر آب زمزم سرور تھاں اوہ بے مثال ہوئی

احوال جوان ہونا حضرت اسماعیل کا اور تشریف لانا حضرت ابراہیم کا حکم الٰہی سے اور دیکھنا فرزند جوان کا

چشمہ پانی دا ویکھ کے بنی جرہم ڈیرا اپنا آن لگاوندے جے
پانی ویکھ کے وچہ سنسان وادی ڈیرے لا کے خوشی مناوندے جے
عزت بہت کر دے بی بی ہاجرہ دی اسمٰعیل نوں اوہ چاہوندے جے
اسمٰعیل بھی آن جوان ہویا چھوٹی عمر دے وقت وہاوندے جے
وادی خشک دے وچہ ویکھ وچھنیاں نوں اللہ پاک ایہہ حکم فرماوندے جے
ابراہیم آ ویکھدے پت سوہنا۔ وادی خشک نوں وسدا پاوندے جے
خوشی ویکھیو تے بی بی ہاجرہ نوں نبی پاک دی خوشی مناوندے جے
اسماعیل اسی ماں تھیں سبق پڑھیا۔ ابراہیم بھی آن پڑھاوندے جے
چاہن ویکھیا نبی نے پت اندر سجدے شکر وچہ سیس جھکاوندے جے

ویکھو ویکھی کجھ ہور بھی آون لگے ڈنگر مال دی نال لے آوندے جے
وستی پھیر ایہہ اجڑی ہوئی وسنی لوک ایس تھاں آوندے جاوندے جے
ماں پت نوں مالکاں وانگ جانن سارے آپ غلام کہلاوندے جے
اڈرک حکم خدا خلیل تائیں۔ جبرائیل امین سناوندے جے
ابراہیم بڑھاپے وچہ اٹھ ٹردے۔ اوکھے پینڈ لوں کٹ وکھاوندے جے
نور دیدا ویکھ کے مکھ اتے اسماعیل نوں گلے لگاوندے جے
تابع لوک ویکھے ابراہیم سارے بنی۔ شکر بجا لیاوندے جے
علم معرفت حق الیقین لے کے اسمٰعیل دی عبد ہو جاوندے جے
سرور نبیاں دے قدم دی نال برکت بھاگ جاگ اٹھے ایس وندے جے

ع۱ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ ۔ پس جب پہنچا بلوغت کو اور اس کے ساتھ دوڑنے کو والصّٰفّٰت رکوع ۲ پارہ ۲۳ ع۲ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ۔ والصّٰفّٰت رکوع ۲ پارہ ۲۳ ۔ ترجمہ اے بیٹے میں دیکھتا ہوں خواب کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں تو کیا دیکھتا ہے ع۳ جواب اسمٰعیل کا اے باپ تو کر جو کچھ تجھ کو حکم ہوا ہے۔ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ اگر اللہ نے چاہا تو مجھے مستقل پائے گا۔ کس قدر ایمان خدا ہے کہ باپ اور بیٹا دونوں حکم الٰہی کے نیچے سر جھکا دیتے ہیں۔ باپ وہ جو ضعیفی کی انتہائی منزلیں طے کر رہا ہے۔ اور بیٹا وہ جو عالم شباب کی بہار میں ہے۔ جب کہ انسان نشوونما کی ترقیوں میں لاپرواہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت اسماعیلؑ کا ذبیح اللہ ہونا

ابراہیمؑ تائیں اک دن خواب اندر رب پاک نے ایہہ فرمان کیتا
آئی جاگ تے سوچیا نبی ساڈا ۔ امتحان ہے رب رحمان کیتا
اسماعیلؑ نوں دس کے خواب[2] کہندے رب اساں تے بڑا احسان کیتا
اسماعیلؑ ہو خوشی جواب دتا ۔ باپ اساں تے رب دھیان کیتا
دوویں باپ بیٹا ہوئے رضا اندر دل کسے نہ ذرا حیران کیتا
اوڑک پیو پتر دوویں رجوع ہوئے دوان ربدی طرف دھیان کیتا
ٹکڑا جگر خلیلؑ دا پیا موہندا ۔ ابراہیمؑ بیٹا ہیٹھ ران کیتا
گئی کنب زمین جے اوس اُتے کدی کم نہ ایہہ انسان کیتا
ہمت ویکھ خلیلؑ فرشتیاں نے سجدہ وچہ درگاہِ یزداں کیتا
بڈھا نبی سی خوشی رضا اندر[1] ۔ حاضر سر سی اوس جوان کیتا
بس روک لے ہتھ خلیلؑ[2] اپنا ۔ سچا خواب دا تدھ بیان کیتا
کیتا اندوں خلیلؑ نے ذبح دنبہ ۔ اللہ پاک نے جد فرمان کیتا
دسدی ایس دی نہیں نظیر کدرے ۔ ایسا کم نہ کدی انسان کیتا

کردہ قربان وچہ راہ ساڈے وڈا پُت جو تیسرا اعوان[1] کیتا
سن کے حکم تے نبی تیار ہوئے پکا آپ نے خوب ایمان کیتا
میرے نام تے کریں قربان بیٹا حکم رب ایہو میری جان کیتا
کہندا یا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سجدے وچہ میں سیس قربان کیتا
اسماعیلؑ نہ وسوسہ ولے آندا زور بڑا مردود شیطان کیتا
چھری رگڑ خلیلؑ تیار ہویا اسماعیلؑ گلا حاضر آن کیتا
چھری حلق معصوم تے رکھ کے تے ذبح کرن دا جدوں سامان کیتا
گئے سہم سبھے چکر بند اپنا ۔ سورج چن تے زمین آسمان کیتا
جرأت ویکھ انسان شیطان ظالم دل جس اندر پریشان کیتا
چھری چل دی ویکھ کے گلے اوپر جھٹ حکم رحیم رحمان کیتا
پیارے پت بدلے دنبہ ذبح کردے ٹھیک توں ہے پت قربان کیتا
اوسے ذبح تھیں ذبح عظیم ہویا رب تذکرہ وچہ قرآن کیتا
ایسے واسطے رب غلام سرور ابراہیمؑ دا وڈا شان کیتا

۱ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۔ الصّٰفّٰت رکوع ۲ پارہ ۲۳ ترجمہ پھر جب دونوں نے حکم مانا اور اس کو پیشانی کے بل پچھاڑا ۲ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ اور ہم نے پکارا یوں کہ اے ابراہیمؑ تو نے سچ کر دکھایا خواب ہم یوں بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنیوالوں کو تحقیق یہی ہے صریح امتحان اور اس کا بدلہ دیا ہم نے ایک جانور ذبح کو بڑا ۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ
اور باقی رکھا ہم نے بعد میں آنے والوں میں سلامتی ہے اوپر ابراہیمؑ کے یوں بدلہ دیتے ہیں نیکی والوں کو وہ ہمارے مومن بندوں میں سے ہے

۳ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ ۴ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (البقرہ)
اور جب ابراہیمؑ اس گھر کی بنیادیں اٹھاتا تھا ۔ اور اسمٰعیلؑ اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما ۔ بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے ۔

بیان تعمیر خانہ کعبہ اور حج اوّل حضرت ابراہیمؑ و اسماعیل علیہ السلام

فارغ ہوئے قربانیاں باپ بیٹا۔ جبرئیلؑ امین پھر آوندا جے
دیندا پتہ اوہ ٹھیک سب حرم والا۔ نالے جال دی کھول سناوندا جے
اہدی کرو تعمیر ہن تُسیں دونویں۔ اُچا مرتبہ بڑا ایس تھاوندا جے
ابراہیمؑ اُساردے جان کندھاں اسماعیلؑ گارا دیند لیجاوندا جے
منگدے جان دُعا خلیلؑ اللہ۔ اللہ پاک ایہہ خبر بتلاوندا جے
ایتھے چھڈ تاں میں اولاد اپنی۔ تیرا گھر جو پاک کہلاوندا جے
ہویا جدوں تیار اوہ گھر سارا۔ جبرائیل احرام نہواوندا جے

وتّن واسطے کعبے دا پتہ پورا اُتّے پیولوں نسا تھے لیجاوندا جے
پہلا گھر جے ایہہ زمین اُتّے۔ اللہ پاک خود آپ فرماوندا جے
شروع ہوئے بنان نوں باپ بیٹا۔ جبرائیل نشان وکھلاوندا جے
گھر رب دا وچہ سُنسان وادی ابراہیمؑ معمار بناوندا جے
دُعا کریں آباد ایہہ خشک وادی۔ سانوں سر آپ دے نواوندا جے
گھریں اک رسولؐ توں ایس تھاویں ابراہیمؑ ایہہ عرض سناوندا جے
کیتا باپ بیٹے سرو حج اکٹھے اج جہان کُل جاوندا جے

مقولہ شاعر

حکمت رب دی ہو رہی ہو رہے سی۔ ایہہ پر واقعہ ایہہ دکھایا سی
اسرائیل دی نسل تے رب بھاویں بدل کرم دا خوب ورسایا سی
اسرائیل ٹھیں نہیں سی نبی عیسیٰ غصہ رب دا اُوہناں تے آیا سی
کیتا گھٹ نہ ظلم نصرانیاں نے عیسیٰ نبی نوں بہت دُکھایا سی
چھایاں ظلمتاں جل تے تھل اُتّے سارا جگ اندھیر لکایا سی
طفل دین دا رہیا وچہ خشک وادی گرمی ماں دا دودھ سکھایا سی
وچہ جنہاں پہاڑیاں ماں اس دی بڑا رنج تے دُکھ اُٹھایا سی
اوسے تھاں سب مل کے حج کردے جتھے اوہناں تھیں رب کرایا سی

اصل وجہ سی ایہہ اک پیشگوئی اسماعیل نوں رب دکھایا سی
ہوئی پھیر مغضوب اوہ قوم ساری جدوں اوس نے پھیر ٹکایا سی
ہویا غضب تے غضب پھیر ایہہ بھارا۔ سُولی اوہناں مسیح چڑھایا سی
آکھن ہے خدا دا پُت عیسیٰ نالے رب شیطان منوایا سی
پانی خشک ہویا سارا دین والا جیہڑا جگ تے رب ورسایا سی
تدوں پیر بیٹھوں اسماعیل والے چشمہ رب نے پاک وگایا سی
اوتھے کرے مخلوق دی ست پھیرے ویلا وقت اوہ یاد کرایا سی
اسماعیل دے قدم یا نسل وچوں چشمہ نور دا رب وگایا سی

اگوں آوندا حال اس نور والا جس کل اندھیر گوایا سی
سرور کل جہاں تے انبیاں دا جنہوں رب سرتاج بنایا سی

احوال اسماعیل علیہ السّلام اور نسب نامہ قریش مکّہ

اسماعیلؑ دی نسل تھیں وچ مکّے پیدا بہت سن رہے سردار ہوئے
پھیلی جنہاں دی نسل حجاز اندر جیہڑے عرب اندر ہمت وار ہوئے

اسماعیلؑ دی چالویں[۲] پشت اندر۔ عدنان پیدا نامدار ہوئے
ناویں پشت عدنان دے وچ نضر ہوئے۔ عزت دار جو نال وقار ہوئے

اوہدی نسل وچ فہر بن ہویا مالک جس تھیں بڑے جوہر آشکار ہوئے
کیتا یمنیاں مکّے تے جدوں حملہ۔ فہر نال کنبہ نمودار ہوئے

دتا مار ہٹا کے یمنیاں نوں۔ اگّی ربلے دے اوہ وچ خوار ہوئے
ایسے واسطے کہن قریش اس نوں فہر جگ اندر منصب دار ہوئے

اوہدی نسل دے وچ قصّی ہوئے جیہڑے کعبے دے کار پردار ہوئے
پُتر اوہناں دا عبد مناف ہویا ہاشم اوس دے پُت سردار ہوئے

عبد المطّلب پُت سی ہاشمے دا جیہڑے بہت بھار عزت دار ہوئے
والی کعبہ دے بنے قریش سرور جیہڑے کعبے دے کار مختار ہوئے

بیان اولاد اسماعیل کا راعب پرستی ہونا

بہت کھلری جگ دے وچ نسل آدم لکھاں سال کی اوہدی خوار ہندا
قوماں اٹھیاں بہت جہان اندر۔ بھیڑا حال پر ہویا نکاریاں دا

بہتے نال عذاب تباہ ہوئے چڑھیا نشہ جد پاپ خمار ہندا
ہوئے بہت برباد وچہ گرجیاں دے گلے لین اوہ بھیت کنوار ہندا

اسماعیلؑ دی نسل دی نال سب دے لگی لان فریب بیوپار ہندا
کعبہ اوہناں بنایا سی بُت خانہ۔ دل کھچنے نوں قوماں سار ہندا

اسماعیلؑ دی ایہہ اولاد ساری بیٹھی لا کے دھڑت پسار ہندا
کردے بناندے بہت بیان قصّے داؤ لا نودے خواب مدار ہندا

ذاتاں ساریاں عرب تھیں وندیاں سن دسّن حال اوہ بڑی مکار ہندا
دس کھول کے حال غلام سرور۔ ایہناں جگ جہان ہیار ہندا

۱ حضرت اسماعیلؑ کے بارہ بیٹے تھے یہ بات توریت سے بھی ثابت ہے۔ اُن میں ایک قیدار تھے جن کی نسل حجاز میں پھیلی۔ قیدار کا تعلق عرب سے توریت ظاہر کرتی ہے۔ عرب نسب ناموں کے بڑے ماہر تھے۔ حضرت اسمٰعیلؑ کے نسب نامے میں عدنان جو قیدار کی انتالیسویں پشت میں ہوئے اور عدنان تک اہلِ عرب کا سلسلہ یقینی طور پر پہنچتا ہے۔ چنانچہ بنی ہاشم کا نسب نامہ عدنان تک آج سے چودہ سو برس پہلے بھی مسلمہ تھا۔ اور اس میں کسی کو کوئی عذر نہیں رہا۔ عدنان سے نویں پشت میں نضر بن کنانہ ایک مشہور سردار ہوئے۔ نضر کی نویں پشت میں یا نضر کی نویں پشت میں قصّی تھے جن کو کعبہ کی ولائت ملی جو عرب میں سب سے زیادہ عزت کا مقام سمجھا جاتا تھا۔ ان کے پوتے ہاشم نے بنو نجار کے خاندان میں شادی کی اس کے بطن سے عبد المطلب سردار مکّہ ہوئے۔

Marfat.com

بیان حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کے بعد اقوام عالم کی گمراہی

ستویں صدی مسیح دے بعد آئی بھُلّی کل مخلوق خُدا اپنا
سِدھے راہ نوں چھڈ کے دین اندر دِتّا اِنس خیال ملا اپنا

خالق چھوڑ مخلوق نوں پوجدے سن سورج چن نوں سیس نِوا اپنا
خاک باد تے آب نوں ربّ آکھن تِن اگّ نوں بِنے اِلٰہ اپنا

ہند چین - ایران تے شام یورپ بیٹھے کھو دسن نور صفا اپنا
آتش کدے بنا ایرانیاں نے - دِتّا دھرم تے دین جلا اپنا

زر - زن - زمین تے نوں برا کھندے شاہی ٹھاٹھ پرین سجا اپنا
بچے بچیاں وِکن[1] اِنسان والے سودے کرن سب مال وکھا اپنا

اِکّی دُوجے نوں شان وکھاندے سن کل کبر غرور وکھلا اپنا
ظلمت چھائی جہان تے پاپ والی ڈنکا دِتّا شیطان وجا اپنا

ویدک دھرم[2] دا ہند وِچ ناش ہویا - لیا سبھا نے مکھ پھرا اپنا
دیوی - دیوتا بنے خدا ایتھے - پتھر پوجدے دیو بنا اپنا

ذات ذات نے لیا بنا ایشور - ٹوٹے - ٹوٹے دا ربّ جُدا اپنا
بنے پشو پہاڑ خدا ایتھے - ایشور لیا گیان اوڈھا اپنا

لیلا[3] کرن بیان اوہ دیوتیاں دی - لیندی شرم وی مُنہ چھپا اپنا
اُدیر خواہشاں جان قربان کردے - ویندے مال زر کل لُٹا اپنا

عورت ذات نوں نہیں سی امن کدرے ویندی تن من کل جلا[4] اپنا
زندہ گڈ دے[5] جمدیاں بچیاں نوں دِلوں کل پیار بُھلا اپنا

سہن سختیاں خصم تھیں عمر ساری دین سکھ تے شان مٹا اپنا
خاوند[6] مرے تے حق نہ دے اُسدا - حق کوئی نہ کرے ادا اپنا

لُٹے جان یتیم جہان اندر - ویندے سُکھ غریب گنوا اپنا
زوراور سی ربّ جہان اندر - کیویں کرن کمزور بچا اپنا

زبردست دا دور سی جگ اندر - لیا رحم سی مکھ چھپا اپنا
سرور ہویا گمراہ جہان ہے سی زور دسدے جور جفا اپنا

مُلک عرب میں اِسلام سے پہلے جہالت کے ایّام

وکھو وکھرے دین تے دھرم وکھرے چلن جگت دے ہوئے لیاندے
ارض عرب جہان تھیں بن وکھرے شوق رکھدے بہت[1] لیاندے

ح۱ ایّام جاہلیت میں اِنسانی بردہ فروشی تمام ممالک ایران روم بلکہ تمام دُنیا میں جاری تھی۔ ح۲ ویدک دہرم ہندوستان کا وہ قدیم مذہب ہے جو ویدوں کے زمانے میں تھا۔ ح۳ اکتھائیں جو پران مہابھارت اور بالمیکی رامائن میں موجود ہیں۔ ح۴ ستی ہونے کی رسم یعنی خاوند کے ساتھ زندہ جل جانا ہندوستان میں گورنمنٹ کی عملداری تک رہا۔ ح۵ بُری رسم بھی راجپوتوں میں انگریزی عملداری کے پہلے تک موجود رہی۔ ح۶ خاوند کے مرجانے پر آج بھی ہندوؤں میں عورت کو کوئی حق جایداد پر نہیں ہے۔

Marfat.com

آکڑباز۔ شریر بے شرم سارے جھوٹھے شوخ مکار بنایاندے
جوئے باز شراب وچہ غرق رہندے دشمن نیکیاں تے بھلیاندے

حاکم کوئی نہ کوئی قانون ورتن۔ ڈیرے وار ایہہ گل تباہیاندے
دکھو دکھ سردار قبیلیاندے شان رکھدے رہندا جوش آہیاندے

لٹ مار فساد تے خون ریزی عرب رکھدے کسب کمائیاندے
ڈاکے باز تے چور بدمعاش بھارے ڈیرے لٹدے جاندیاں راہیاندے

کھان مال یتیم دا جبر کرکے سنگ دل اوہ وانگ قصائیاندے
داد خواہ نہ کوئی غریب ہندے رلدے رہن ہمیش روہائیاندے

بھڑک اٹھدے بیٹھے مخول اتوں پیدا کرن سامان تباہیاندے
گھوڑا کسے دوڑایا جتاں وتی ہوئے کھڑے طوفان لڑائیاندے

پانی کسے پلایا کیوں پہلوں۔ مالک اسی ہاں ایہناں ڈیائیاندے
مارو مار قبیلیاں شور پایا زور دس دے اپنی باہیاندے

شوخ اکھیں اک بدکاریاں تے ناز اوہناں نوں بڑے برائیاں دے
فخر نال پئے حال بیان کردے قصّے دسدے یاریاں لائیاندے

چھڈ رب رحیم نوں بت پوجن بھیڑے بہت خیال سودائیاندے
سرور ہوردی کجھ بیان کردے اثر ایہناں دے ظلمتاں چھائیاندے

عربوں کے تمدن اور معاشرت کی تباہی اور بت پرستی کا زور

عورت ذات دا برا سی حال ایتھے جو کجھ دہیاں اتے کنواریاں سن
کرن بہت بدنام اوباش سبھنوں رناں واسطے بہت خواریاں سن

ہارن جوئے وچ رناں دی لا بازی ہار جاندیاں ایہہ وچاریاں سن
ماواں ویکھدے سمجھ میراث اپنی کدی رکھدے لاکے ٹریاں سن

ظالم مار دے جیوندیاں بچیاں نوں کھاں لڑکیاں اوہناں نے ماریاں سن
رکھن دس دس ویہہ او کدی رناں کدی کھٹیاں چھڈدے ساریاں سن

قصے صلے دے محفلاں وچہ کہندے ڈینگاں ماردے وڈیاں بھاریاں سن
کرن اوہناں نوں اوہ بدنام رج کے جنہاں نال اوہ لاوندے یاریاں سن

۱۔ حرب بسوس۔ جو دراصل بکر اور تغلب کے درمیان ۴۹۴ء سے لے کر ۵۳۵ء تک ہوئی۔ اس میں تمام عرب کے قبائل شامل تھے۔ جس میں اکتالیس سال کے اندر ستر ہزار نفوس خاک و خون میں تڑپتے دیکھے گئے اس کی بنیاد صرف اتنی تھی کہ ایک کا اونٹ کسی کے کھیت میں پڑ گیا۔ کھیت کی مالک عورت نے اس اونٹ کو مارا۔ اونٹ کے مالک نے اس عورت کی چھاتی کاٹ لی بس پھر کیا تھا۔ قبائل کے قبائل جٹ گئے اور اکتالیس سال تک تمام عرب میں کارزار گرم رہا۔ حرب داحس گھوڑ دوڑ میں داحس نام گھوڑا بڑھا جاتا تھا۔ دوسروں نے بدکا دیا بس تنازعہ شروع ہو گیا اور خاندان کے خاندان اس میں شامل ہو گئے ان کی جہالت یہاں تک ترقی کر گئی تھی کہ باپ بیٹے کو وصیت کر جاتا تھا۔ کہ فلاں شخص ہمارا دشمن ہے۔ اس سے ضرور انتقام لینا اس طرح یہ سلسلہ نسل بعد نسل چلا ۲۔ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ پارہ ۴ رکوع ۲ سورۃ النساء اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہیں مگر جو پہلے گزر چکا ہے۔ ۳۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا پارہ ۱۵ رکوع ۱۰ سورۃ بنی اسرائیل۔ اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے نہ مار ڈالو ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ ان کا قتل بڑا سخت گناہ ہے۔

Marfat.com

ننگے نچدے مست شراب ہو کے سو رخصلتاں بھیڑیاں نیاریاں سن
چھڈی شرم دی مُنہ تھیں لاہ چادر خالی ہتھ حیا تھیں ناریاں سن
بھیڑے کم کراوندے لونڈیاں تھیں کھٹی کھان کرا بدکاریاں سن
ماری عقل سی بھیڑیاں وادیاں نے کردے مکر تے خوب عیاریاں سن
چھڑی جنگ لے سدا قبیلیاں دی صدیاں تک تکدیاں واریاں سن
کوئی کم نہ جاندے ہُنر چنگا۔ رہندے مست اوہ وچہ بیکاریاں سن
اندر خودی جو کرے بیان بھیڑے اوہنوں شاعراں وچہ سرداریاں سن
کنداں وچہ بیت اللہ دی بُت رکھے ابراہیم نے جو اُساریاں سن
وڈھ بندیاں تھیں بُت عرب اندر عرباں بتاں لے وچہ جاناں واریاں سن
پتھر چار لیندے رکھ نال اپنے کردے سفر دی جدوں تیاریاں سن
گُنتے کھان چڑھا وا سب پتھر اندا۔ ننگاں چک کے ہی ماراں ماریاں سن
عرب کل مخلوق خدا دی سی رب اینہاں دے مورتاں ساریاں سن

ٹھگی باز تے جوئے دے بہت عادی کردے سدا فریب مکاریاں سن
ہسن عشق دے اپنے سُن قصے فخر کردیاں سُن کے خواریاں سن
رکھن ظلم روا۔ اوہ عاجزاں تے جھلن ویکھ تے کردیاں زاریاں سن
جو ہر دسدے خوب بہادری دے بھائیاں واسطے بن گئے آریاں سن
رل بہن واچ نہ جاچ کوئی کردے دسدے تیز طراریاں سن
پکھی واس تے ہار نی جیویں رہندے صدیاں اوہناں نے تویں گذاریاں سن
بھری ہوئی مزاج دماغ اندر کردے ظلم وچہ بہت ہشیاریاں سن
کعبہ پاک بنایو نے بُت خانہ رسماں بھیڑیاں کل کھلاریاں سن
ترن سو سٹھ سی بُت وچہ خاص کعبے لائے ڈھنگ ایہہ خوب بچاریاں سن
ترن چلابناں تے اک پوچھن۔ بتاں نال ایہہ وڈیاں یاریاں سن
کدی بتاں دے نال وہ کرن ٹھٹھے کردے کدی پھر خاطر داریاں سن
سرور کرے بیان کی ظالماں دا سبھے خصلتاں بھیڑیاں ساریاں سن

عکاظ بازار کا نقشہ اور قبائل عرب کی بدمشربی جنگ فجار

دکھو وکھ کی پھراں گا حال لکھدا۔ میلہ لکھیا اک اخبار اندر[1]
ڈیرے لاوندے تے شان وکھان کارن۔ بڑے کبر غرور رفتار اندر
بڈھے نار دے رنگ قبیلیاں دے۔ شوخ کل جوان گفتار اندر
پھرن مست سنگاریاں شوخ کڑیاں ہاتھی مست جیوں پھر بازار اندر
مستی۔ کبر۔ ہنکار۔ غرور بھارے آون نظر ہر اک سردار اندر

سُنو حال کل جاہلاں ساریاں دا کٹھے ہون عکاظ بازار اندر
ہوئی بچڑے نال لے مُت آون جوش غضب دی چمک رخسار اندر
ادھر ٹرو نچیاں وچہ زنانیاں دے جُھنّے دسدے خوب بہار اندر
نال نخریاں چال دکھاچلن دل ہون پامال رفتار اندر
تہمند کمر تھیں میلھ تے جسم ننگے اے پر خوب ہشیار تکرار اندر

[1] وَلَا تُکْرِھُوْا فَتَیٰتِکُمْ عَلَی الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَمَنْ یُّکْرِھْھُّنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ مِنْ بَعْدِ اِکْرَاھِھِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝ سورۃ النور رکوع ۳ پ ۱۸ ترجمہ اور نہ زور کرو اپنی چھوکریوں پر بدکاری کے واسطے اگر وہ چاہیں قید سے رہنا کہ کمایا چاہو دنیا کی زندگی کا اور جو کوئی ان پر زور کرے تو اللہ ان کی بے بسی پیچھے بخشنے والا مہربان ہے۔ [2] ایک میلہ مکہ کے پاس لگتا تھا جس میں تمام قبائل عرب ڈیرے لگاتے جنگ فجار اسی میلے سے شروع ہوئی۔

Marfat.com

ننگے سر تھیں وسدے مرد بہتے مست خوب شراب خمار اندر
ہوئی شام گناہ دا زور ہویا۔ چھا گیا اندھیر بازار اندر
وچے گھڑی گھڑیال عبادتاں دے مارن سیٹیاں شور پکار اندر
کرن بناندی بھینٹ[1] انسان ظالم وسدے بہت غریب آزار اندر
چھٹے خون ناپاک دے دین رناں ٹیکے خون دے دین للار اندر
نچ گد کے کٹھڑے ہو بیٹھے لگے شاعری کرن دربار اندر
کہندا میں ہاں بڑا دلیر بھارا میرے جیہا نہیں کوئی سنسار اندر
بڑے بڑے کمال وکھان والے جوہر آسماندی بڑے تلوار اندر
نکھی بہن نہ تک سے تے اسیں وسدے بڑے بد لبے ہن بلکار اندر
وچہ شاعری نہیں مثال میری۔ راگ سینگے بڑے طرز گفتار اندر
میرے عشق دی بہت کہانیاں نے آئے بڑے معشوق کنار اندر
اوہنوں لا کے گلے میں چھڈیا اے۔ سرخی اوس دے خوب رخسار اندر
کوئی پھوپھی[2] دی دھی دا عشق دسے لا کے خوب سواد گفتار اندر
عورت مرد دے عضو دے نام کھلے طرز وصل دے ہون اظہار اندر
سن کے حال مزاج دے نال بہہ کے شرم نہیں سی چشم اغیار اندر
غرق ہوئے جاں مستیاں وچہ سارے کڑی گئی اک اٹھ بازار اندر
دتی اوس آواز قبیلڑے نوں۔ دوڑے ہو بیہوش پکار اندر
نیزے برچھیاں لئے سنبھال اوہناں لچے خون تلوار دی دھار اندر

نچن دھمپلڑے نال جوان کڑیاں رکھن شرم نہ مرد ہزار اندر
کوئی چھڈ کے کسے نوں اٹھ نٹھا۔ کوئی کسے دے گیا کنار اندر
پھرن پھندے بتاں تے گھت گھیرے اٹھ بکرے کھلے قطار اندر
بنے کرن قربان اوہ پتھراں تے رحم نہیں سی کسے مردار اندر
متھے ٹیک دے بتاں دے گھت پھیرے مارن سیٹیاں شور پکار اندر
اک اٹھیا نال مزاج شاعر قابل بہت سی شعر شعار اندر
بڑا شان ہے میرے قبیلڑے دا زور جہاں دی بڑے لکار اندر
ڈاکے بازیاں وچہ ہے عمر گذاری۔ پیدا نام کیتا لٹ مار اندر
جوئے بازی شراب دے شوق سانوں کڑے رکھدے اسی دستار اندر
عشقبازی ہے جدیاں ملی مینوں رہیا حسن دے سد گلزار اندر
اوہ رن میرے تے پچھے ہوئی پاگل کھاندی ٹھوکراں پھرے رفتار اندر
اوہ آکڑی پھرے غرور کر کے نہیں چھڈاں گا لکھ ہزار اندر
ڈھینگاں اک تھیں اک مریندڑے سن پڑھ کے فحش کلام اشعار اندر
نال آکڑاں پڑھن مضمون ایسے شملے رکھ کے بڑے دستار اندر
رناں بیٹھ کے سندیاں حال سارے حسن فخر دی خوب بہار اندر
لگ پیے کجھ اوسدے مگر شہدے کیتی چھیڑ اوہناں گھیر گھار اندر
ساتھی منڈیاں دے پچھوں آن پہنچے مچ گیا سی شور تکرار اندر
رانئیں جنگ ایہہ چھڑی سی وچہ میلے موئے بڑے سی گرد غبار اندر

ع[1] یہ بربریت عرب میں موجود تھی اگرچہ دنیا میں اس وقت انسانی قربانی کا رواج تھا۔ ع[2] امرالقیس جو شہزادہ تھا اپنی پھوپھی زاد بہن کے ساتھ عشق رکھتا تھا۔ یہ مشہور شاعر گذرا ہے۔ اس کے اس عشق کے قصے جو یہ جھوم جھوم کے محفلوں میں پڑھتا تھا آخر سبعہ معلقہ منسوب ہوئے جو کعبے کے دروازے پر لٹکائے جاتے تھے ع[3] ظہر الفساد فی البر والبحر۔ بحر اور بر میں فساد برپا ہو چکا تھا۔ قرآن

Marfat.com

چڑھیا دن تے جنگ[1] ایہہ ختم ہوئی آئے جوش جاں کجھ قرار اندر ۔۔۔ لگے کہن ایہہ گل سی کی ہوئی راتیں لٹے سجے اسی بازار اندر
ایہو حال سی جاہلاں وحشیاں دا لٹ مار سی شغل بیوپار اندر ۔۔۔ نیکی نہیں سی عرب دے وچہ کوئی بلکہ نہیں سی کل سنسار اندر
رات بدی دی چھائی جہان اُتے رنگ نہیں سی دین دی تار اندر ۔۔۔ چھڈ سر دا حال ہُن کوہجیاں دا چل سوہنے دے دربار اندر

ظلمت کا تمام جہاں پر چھا جانا اور تقاضا جوشش رحمت الٰہی

ظلمت چھائی سی کل جہان اُتے چانن ذرا نہ کدرے نور دا سی ۔۔۔ دین عیسوی کل خراب ہویا جلوہ رہیا نہ کوئی کوہ طور دا سی
ابراہیم دی نسل دے وچہ باقی کوئی کم نہ عقل شعور دا سی ۔۔۔ ویدک دھرم دا ہند وچہ ناس ہویا بُرا حال اچھوت مزدور دا سی
اگ پوجدے سب زرد شتے سی بدھ مت دا حال رنجور دا سی ۔۔۔ بھیڑا حال سی چین دے دین دا لگا اوس نوں روگ ناسور دا سی
ہو گئی مخلوق بے راہ ساری نشہ سب نوں تان طنبور دا سی ۔۔۔ بھریا نال بے امنیاں جگ سارا اک دوجے نوں ہر کوئی گھور دا سی
پئے جدوں تباہیاں وچہ بندے چھایا جوش تدیں رحم غفور دا سی ۔۔۔ کرن دور اندھیریاں جگ اُتوں آیا جوش اندر چشمہ نور دا سی
پہلا گھر سی رب دا وچہ مکے رتبہ بڑا اس بیت معمور دا سی ۔۔۔ مکہ ناف زمین سی جگ اندر جتھوں چمکنا نور مشہور دا سی
ویلا وقت سی ربدے علم اندر جام چھلکدا پیا صبور دا سی ۔۔۔ ہادی کل جہان تے بھیجنے نوں سرورِ کرم دا وقت ظہور دا سی

سلسلہ خاندانی جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سن عیسوی پنج سو سٹھ اندر والی کعبے دے جو انسان ہوئے ۔۔۔ خاندان سی اوہ قریشیاں دا ہاشم نام اک بڑے جوان ہوئے
بھائی اوس دے امیہ[1] آن والے طاقت ور تے بڑے ذیشان ہوئے ۔۔۔ حقدار سی دوواں دی نسل اوتھے جھگڑے خوب اندر کجھ تان ہوئے
بنی اُمیہ زور لگاوندے سی نہیں ہاشمی زیر فرمان ہوئے ۔۔۔ عبدالمطلب پُت سی ہاشمے دا مکے وچہ سردار ذی شان ہوئے
عبدالمطلب بڑے ہشیار سے سن جہیڑے اوس ویلے حکمران ہوئے ۔۔۔ دتے دس[2] فرزند خدا اُس نوں جہیڑے اک تھیں اک بلوان ہوئے

[1] اُمیہ ہاشم کے بھائی تھے۔ یہ دونوں بھائی حریف تھے۔ ایک کی اولاد بنی ہاشم کہلائی اور دوسرے کی بنو اُمیہ یہ دونوں خاندان اسلام کے بعد پھر اپنی پرانی دشمنی کی جانب لوٹ گئے تھے۔ [2] عبد المطلب کے دس فرزندوں میں پانچ زیادہ مشہور ہیں۔ ابی لہب۔ عباس۔ ابی طالب۔ حمزہ۔ عبد اللہ۔ [3] آمنہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا نام ہے۔

پنج پُت سن بہت مشہور اُس دے جو سرجہاں تھیں بڑے عیان ہوئے　　ابی لہب۔ عباس تے ابی طالب حمزہ عرب اندر پہلوان ہوئے
پنجویں پُت دا نام سی عبداللہ جیہڑے والد شاہِ جہان ہوئے　　باقی پنجاں دا نام نہیں کجھ روشن سردار وہ گمنام انجان ہوئے

شادی عبداللہ پسر عبدالمطلبؓ سردار مکہ

اور جانا واسطے سوداگری ملک شام اور واپسی پر یثرب میں وفات پانا

بنی زہرہ وچ عبدالمناف اپُت وہب جس دا سوہنڑا نام ہے سی　　دختر اوس دی آمنہؓ نام والی نیک خو تے نیک انجام ہے سی
شادی ہوئی عبداللہؓ تے آمنہؓ دی خاندان دی عالی مقام ہے سی　　خاوند نیک تے نیک اوہ پاک بیوی بہر یاحتؓ تھیں دوہاں دا جام ہے سی
شادی کران تھیں بعد سوداگری نوں گیا عبداللہ طرف شام ہیسی　　رہی آمنہؓ حاملہ وچہ مکے یاد شوہر دی جنہوں دوام ہے سی
اندر واپسی پیا بیمار راہوں یثرب پہنچ اُس کیتا قیام ہیسی　　مرضی ربدی تدوں ای اوس تائیں ملیا اجل دا آن پیغام ہیسی
یثرب وچہ عبداللہ سی دفن ہویا۔ ایہو آخری اوہدا مقام ہیسی　　بیوہ حاملہ رہی گھر سوہریاں دے جس نوں چین نہ ذرا آرام ہے سی
کامل نور ظہور دے آون والا کیتا رب ایہو انتظام ہے سی　　موتی صدف دا دُرِّ یتیم ہویا جگ ہوونا جدا غلام ہے سی
عبدالمطلب سدا وچہ غم رہندا ایوہ نوں نہ دا نیک انجام ہے سی　　سرور دو جہاں دا گل اندر لے کے بیٹھیا دین اسلام ہے سی

واقعہ اصحاب فیل یعنی حملہ کرنا شاہِ یمن کا مکہ پر و تباہ ہونا فوج جرار کا

کعبہ بڑا مقام سی عرب اندر ابراہیمؑ نے جیہنوں تیار کیتا　　ہوئے کل بیدین جد عرب والے اوہناں بتاں دے نال پیار کیتا
رکھدے جاوندے اپنے بت لوکی اسماعیلیاں نہیں انکار کیتا　　بنیاں بیتؔ عتیق تھیں بتخانہ عرباں جان تے مال نثار کیتا
نذراں چاہڑدے کُل قبیلڑے سن جدے لین تھیں کسے نہ عار کیتا　　عزت پائی سی کل قریشیاں نے دولت مال نے بڑا سرشار کیتا

ا۔ بیت عتیق کعبہ کا نام ہے وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ پارہ سترہ ۱۷ سورۃ الحج رکوع ۴ اور آزاد گھر کا طواف کریں حدیث ابن زبیر میں ہے
کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اسے ظالم حملہ آوروں سے آزاد کیا گیا ہے۔ منہ

Marfat.com

عظمت کعبے دی ویکھ عیسائیاں نے حملہ کرن دا دلوں وچار کیتا
گرجا یمن وچہ کر تیار بھارا دل کعبیوں اوسس بیزار کیتا
ٹُریا یمن تھیں کل زمین کنبی اوہنوں ہوت نے فیل سوار کیتا
سارے گئے گھبرا جدا اہل مکہ اوہناں مشورہ ہو لاچار کیتا
ڈیرے ابرہہ مکے دے کول لائے۔ کعبہ ڈھان دا دلوں وچار کیتا
ہمت نہیں سی کجھ قریشیاں دی مکہ چھڈ کے اوہناں فرار کیتا
عبد المطلب دی نال قبیلڑے دے قصد جان دا ہو لاچار کیتا
کہندے گھر ہے تیرا خداوندا ساڈا حال نفاق ہے زار کیتا
آپے لئیں بچا توں گھر مولا۔ تیرا تیرے سپرد وقار کیتا
خالی ہو یا النسان تھیں شہر مکہ جنگ کرن تھیں جدوں انکار کیتا

شاہ یمن دا ابرہہ نام جس دا لشکر اوس نے اک تیار کیتا
ہاتھی بہت سن اوس دی فوج اندر بڑا اوس نے کبر ہنکار کیتا
آیا جھومدا طرف اوہ بیت اللہ بڑا زور مغرور مردار کیتا
اسیں اوس دے نال نہیں لڑن جوگے ساڈا حال خراب ہے لاچار کیتا
لُٹ مار سی فوجیاں شروع کیتی بڑا جوش اُس فوج جبار کیتا
ڈیرے لاوندے جا پہاڑیاں تے خالی کعبہ دا اُکل دربار کیتا
اوّل جاوندے طرف وہ بیت اللہ عرض حال اہیہ پھر اِستار کیتا
طاقت نہیں بچان دی وچہ ساڈے حملہ بڑا ہے فوج جرار کیتا
حافظ آپ توں بیت عتیق دا ہیں ساتوں ہے تباہ ادبار کیتا
قدرت ربّ دی سروا دیکھنے نوں وی دوست دُشمناں نوں وچار کیتا

واقعہ عبد المطلب کا اپنے اُونٹوں کے بارے میں ابرہہ شاہِ یمن سے گفتگو

تیرے اُوٹھ نے فوجیاں پھڑے سارے کہندا کوئی سردار توں آ کے تے
شاہ یمن کیتی اچھی پیشوائی پچھدا حال ہے کول بٹھلا کے تے

عبد المطلب گیا ول ابرہہ دے لیکے اوٹھ اوہ گل چھڑا کے تے
کہندا آپ دا آؤنا کیویں ہویا دسو حال نہ رکھو چھپا کے تے

۲ ابرہہ یمن کا عیسائی بادشاہ تھا جو حبش کا باجگزار تھا۔ اس کا دارالخلافہ صنعا تھا۔ اس نے صنعا میں ایک عظیم الشان گرجا بنوایا۔ جس کی غرض یہ تھی کہ اہلِ عرب کا بجائے کعبہ میں جمع ہونے کے اس گرجے میں جمع ہوا کریں۔ اس نے بڑی سہولتیں بھی مہیا کیں۔ مگر جب اہل عرب نے کعبہ کے مقابلے میں گرجے کی پرواہ نہ ہوئی تو اس نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کا تہیہ کر لیا۔ تمام مورخین کا اسی پر اتفاق ہے کہ جس سال آنحضرت صلعم کی ولادت ہوئی اسی سال کا یہ واقعہ ہے۔ اس سال کا نام عرب میں عام الفیل ہے۔ اور اِس لشکر کا نام اصحاب الفیل اِس لئے ہوا۔ کہ ابرہہ کی فوج میں بہت سے ہاتھی تھے۔ اور ابرہہ کی سواری کے ہاتھی کا نام محمود تھا۔ یہ ہاتھی اس لئے لائے گئے تھے۔ کہ ہاتھیوں سے خانہ کعبہ کو گرایا جائے گا۔ لشکر کی کثرت اور ہاتھیوں کی دھوم دھام کو دیکھ کر ان کے مقابلے کی طاقت نہ پاکر جناب عبد المطلب نے مکہ کو اہلِ مکہ سے خالی کر دیا۔ اور قریب کی پہاڑیوں پر چلے گئے اور چلتے ہوئے کعبہ کی کنڈی پکڑ کر کہا "ہمیں کوئی فکر نہیں النسان اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے۔ اے ربّ تو اپنے گھر کی حفاظت کر ان کی صلیب اور طاقت تیری طاقت پر کبھی غالب نہیں آ سکتی"

Marfat.com

ہویا ابرہہ خوشی سی بہت اُس دم گفتگو دا لطف اُٹھا کے تے
آکھے منگ لے کوئی اِک چیز مونہوں لوڑیاں گلاں آسن سجا کے تے

عبدالمطلب نے آکھیا اُوٹھ میرے دے فوج وچ گل چھڈا کے تے
سن کے ہسیا نال غرور ظالم کہندا ابرہہ شان دکھلا کے تے

منگن آئے ہو اوٹھ نہیں پتہ ہے جے جاندوں کعبے دی خیر منا کے تے
جس تھیں جگ دے وچ وقار تیرا منگ اوس نوں اُوٹھ ہٹا کے تے

دتّا تدوں جواب سردار مکے سن دسناں میں سمجھا کے تے
اُوٹھاں میریاں دا لازم فکر مینوں ایسے واسطے آکھیا آ کے تے

جہیڑے گھر نوں ڈھان دا فخر دسیں بہت کبر غرور دکھلا کے تے
اُوہدے والی نوں اوس دا غم سارا اوہو رکھیگا آپ بچا کے تے

آکڑ نال پھیر ابرہہ ہسیا جے دتے اوٹھ سب تُرت منگوا کے تے
دسیں سرورا حال کی پیش آیا شان رب دی ذرا دکھلا کے تے

اصحابِ فیل کی تباہی

میری گل دا نہیں یقین جے کر دیکھو ذرا تاریخ اوٹھا کے بتے
کیویں ہوئے اصحاب اوہ فیل والے سُنو ذرا قرآن[ا] پڑھوا کے تے

آئی وبا اسمان تھیں ہاتھیاں تے موئے گل اوہ سبیں تُوا کے تے
ہوئی مال تاں مال اوہ فوج ساری نس گئے کجھ جان بچا کے تے

رب لیا بچا خود حرم کعبہ قدرت اپنی خاص دکھلا کے تے
لال آمنہ گود کھلاونا سی سرور دن کجھ ہور لنگھا کے تے

مقولہ شاعر

قصہ نہیں بناوٹی گل کوئی۔ ایہہ واقعہ بڑا مشہور ہے سی
قدرت اپنی دا اللہ پاک[ا] اُس دن ایہہ دسیا خاص ظہور ہے سی

ا۔ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَہُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَیْہِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۝ تَرْمِیْہِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۝ فَجَعَلَہُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ ۝ پارہ تیس سورہ فیل ترجمہ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کیا تیرے رب نے اصحاب فیل (ہاتھی والوں) کے ساتھ۔ نہ کر دی ان کی تدبیر غلط بھیجے ان پر مارنے والے جانور جھنڈ کے جھنڈ جو انہیں مارتے کنکر یا پتھر پھر کر ڈالا ان کو کھائے ہوئے بھس جیسا۔ تفسیر رازی اور ابن کثیر میں روایت ہے کہ جب وہ کنکر پھینکتے تو ہلاک ہو جاتے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ جس پر سنگریزہ گرتا چیچک نکل آتی۔ خود ابرہہ چیچک میں ہلاک ہوا۔ الغرض وہ تمام کی تمام فوج معہ ہاتھیوں کے ایک آفت ناگہانی میں تباہ ہوئی۔ عظمت کعبہ کو بیان کرتے ہوئے خدا نے اس وقت آنحضرت کو توجہ دلائی جب ابھی آپ اوائل کی زندگی کی گھڑیاں گذار رہے تھے اس واقعہ کے دو مہینے بعد آنحضرت کی ولادت ہوئی۔ اگرچہ بتوں کا مسکن بنا ہوا تھا مگر اس گھر کی عزت خدا کے گھر کی طرح عربوں میں موجود تھی۔ جیسا کہ عبدالمطلب کے الفاظ بالا سے معلوم ہوتا ہے۔ عرب اولاد اسماعیل ہونے کی وجہ سے اس گھر کی عزت کرتے تھے۔ منہ۔ ایک تو شبِ قدر اسلام میں لیلۃ القدر ہے۔ جس سے قرآن نازل ہوا اور دوسری والی رات وہ تھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

Marfat.com

لگے ہوئے سی بتاں دے ڈھیر بھاویں تاں وی گھر ایہہ بیت معمور سی
کامل دین اسلام دا جگ اُتے نازل ہونا ایس تھاں ضرور سی
رحمت لئی بدی حرم دے وچہ آئی فضل رب تھیں جو بھر پور سی
پیدا ہونا دو جہانیاں نوں سرور پاک رسول منظور سی

جہان پر قدر کی رات آنا

آئی قدر دی رات جہان اُتے ظلمت چھائی سی نور چمکاونے نوں
اُتھے جگ نوں رب تیار ہویا سوہنا پاک انسان دکھلاوے نوں
فضل رب دی آئی ہوا سوہنی بدل کرم تھیں جگ وساونے نوں
ہویا دور اندھیر تے صبح ہوئی آفتاب دے نور لے آونے نوں
لگا ہون آباد جہان مُڑکے غنچے کھلے خوشبو پھیلاونے نوں
جنگل بنے گلزار جہان والے دشت چمکدے نور دکھلاونے نوں
ہیرے لعل پہاڑاں تھیں نکل آئے پھل آئے سی شاخ جھکاونے نوں
ٹھاٹھاں ماریاں کل سمندراں نے موتی کڈھے سی نذر دکھاونے نوں
گوشہ گوشہ زمین دا سجیا جے قدم نبی دے پاک رکھاونے نوں
آیا وقت جہان تے امن والا دُکھ درد سب لگے ہٹاونے نوں
اسرافیل نے پھوکیا صور اپنا مست کرن دا راگ سناونے نوں
کٹھے ہوئے ملائکہ کل رب دی اک خوشی دی عید مناونے نوں
سورج چن نوں لے اسمان آیا صدقے یار دے واں کراونے نوں
تارے جھکے سی کسیدے دیکھنے نوں چھنکلے ہوئے سی نور چھکاونے نوں
دتی ہاتف نے آن صدا اُس دم سُتی پئی مخلوق جگاونے نوں
دسن لگی جے اُجڑی ہوئی وستی آئے ملک ایہہ خبر سناونے نوں
ہوون لکھ کروڑ مبارکاں جے رب آیا ہے نور پھیلاونے نوں
اپنے خلق دا وچہ مخلوق جلوہ کامل نور ظہور دکھلاونے نوں
دیہواج مبارکاں عاجزاں نوں آیا زور دے ناں ہٹاونے نوں
کر دیو نیماں نوں خوشی ہوون نبی آیا جے ولی بناونے نوں
آکھو جا غلام آزاد ہوئے رحمت آئی ہے گلے چھڑاونے نوں
پتہ دیہو ایہہ ہر مظلوم تائیں قدرت آئی اے ظلم مٹاونے نوں
زیر دست تے دُکھی مسرور ہوون آیا یار نے گلے لگاونے نوں
بیوہ عورتاں پھیر سہاگ پایا خاوند ملن گے پھیر ہنڈاونے نوں
حق ملن گے پھیر زنانیاں نوں فضل آیا ہے دھیاں بچاونے نوں
صدقے ہون دے خوب جہان اندر دین آیا ہے مال ونڈاونے نوں
احمد پاک رسول ہن آوندے جے وچہ جگ توحید پھیلاونے نوں
رحمت ہے جو کل جہان والی سرور آئی ہے کرم کماونے نوں

مقولہ شاعر

غنچے کھلے امید مخلوق والے اندر بشر حلول ہے نور ہویا
جیہڑا سبق دتا اول نبی آدم کامل او سدا اج ظہور ہویا

شیث نوحؑ جو آئے سکھلا دنے نوں جدا ذکر سی وچہ زبور ہویا — ابراہیمؑ نے جس دا وعظ کیتا۔ پھیر وچہ توریت مذکور ہویا

یوسفؑ قید تھیں جس چھڈایا سی جو یعقوبؑ دی اکھ دا نور ہویا — یونسؑ کڈھیا جس انھیریاں تھیں جو ایوبؑ دا طرز صبور ہویا

موسیٰؑ نبی نے جدہی تعلیم دتی جس نوں پڑھ منصور داؤدؑ ہویا — جو کچھ عیسیٰؑ نے کہیا انجیل اندر گل انبیا ندا جیہڑا اظہور ہویا

پوری شان تے نال کمال پورے اللہ پاک نوں ایہہ منظور ہویا — اسماعیلؑ دی نسل تھیں ہن سرور ظاہر وچہ اوہ بیت معمور ہویا

بیان تولد ہونا پہلوے آمنہؓ سے رحمۃ العالمین شفیع المذنبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عیسیٰ نبی دے بعد جہان اُتے پنجسو ستراں[۱] بعد جو سال آیا — ربیع الاول باریہویں رات اندر چشمے نور دے وچہ اوبال آیا

روشن ہوئی زمین دی خاک ساری کیہے ربّ دے احسن جمال آیا — لتھے آن ملائکہ وچہ مکّے اچھا وقت مُڑ کے نیک فال آیا

رحمت ہوئی نزول سی عرش والی فضل ربّوں خاص جلال آیا — ظلمت کفر دی مٹی جہاں اُتوں بُتاں واسطے سخت زوال آیا

آتش کدہ[۲] ایران دا سرد ہویا اندر قیصری شان وبال آیا — ٹُٹ گیا سب زور ساسانیاں دا محلاں وچہ سی جدے بھونچال آیا

آیا جدوں سرتاج کل انبیا دا کعبہ اُٹھ اُمڈے استقبال آیا — ختم المرسلین آئے جہان اندر رحم کرم خدا دا نال آیا

صاحب خلق عظیم یتیم ہو کے دینِ حق دا پاک رکھوال آیا — رحمت ملی امین دی آمنہؓ نوں سوہنا دُر یتیم[۳] اوہ لال آیا

پڑھن لگے درود ملائکہ سب جدوں آمنہ دی گود دی بال آیا — دراصل انسان سُدھارنے دا سچے ربّ نوں خاص خیال آیا

احمدؔ ربّ دی حمد کران آیا۔ نالے جگ نوں کرن نہال آیا

ہویا بشر حبیب خدا والا سرور خاک نوں کیڈا اجمال آیا

۱ ۵۷۱ء عیسوی جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سال ولادت جو ہجری سن سے چالیس برس پہلے کا زمانہ تھا آپ کی ولادت کی مشہور تاریخ بروز پیر ۲۰۔ اپریل ۵۷۱ء ہے ۲ ایران کا مشہور آتش کدہ جو ہزارہا سال سے جل رہا تھا۔ یکایک بجھ گیا۔ اور شاہی محلات کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے۔ ایسے واقعات اکثر زلزلوں میں رونما ہوتے ہیں۔ اسی رات اسی وقت ایسا ہونا اس امر کی پیشین گوئی تھی۔ کہ دنیا کی یہ سب سے بڑی سلطنت برباد ہو جائے گی۔ اور آگ جو ایک باطل معبود ہے اس کی پرستش بند ہو جائے گی ۳ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے آپ کے والد عبداللہ شادی کے چند روز بعد ملک شام کو گئے اور واپسی میں یثرب (مدینہ) میں پہنچکر ان کا انتقال ہو گیا۔ جناب محمد رسول اللہ شکم مادر میں ہی یتیم رہ گئے۔ قرآن پاک ۳۰ سورۃ الیل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۔ کیا نہ پایا تجھ کو یتیم اور پھر تجھ کو جگہ دی۔ باوجود یتیم ہونے کے مالک خُلقِ عظیم ہوئے اور تمام دنیا کے لئے رحمت ہ

Marfat.com

سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

حمد ربّ ملائکہ شروع کیتی نال لے گیت سلام دا گاوندے جے
لکھاں کہن سلام رسول اللہ رحمت ربّ دی نال پہنچاوندے جے
آدمؑ ۔ نوحؑ نے سبھے سلام کہندے جبرائیل امین بتلاوندے جے
کہندے گئے سلام سب نبی اللہ لکھاں ہور سلام سناوندے جے
سورج چن تے ۔ زمین اسمان تارے صدقے ہو سلام لے آوندے جے
حوراں گاوندیاں گیت سلامتی دے جن انس سلام نوں آوندے جے
کردے دور سلام زمانیاں دے چل نہل سلام کہلاوندے جے
عاجز ہور مسکین یتیم دکھئے نال ورد سلام پہنچاوندے جے

لکھاں وار درود جینیب پڑھدے نال شوق دے سینہ جھکاوندے جے
شافی آپ ہو حشر میدان اندر اللہ پاک ایہہ آپ فرماوندے جے
ابراہیمؑ سلامتی منگ گئے نے بھاگ ہن جاگ اس ٹھاوندے جے
اوڑک عیسیٰؑ نے دتا سلام احمد ایہہ گئے سارے پچھوں تاوندے جے
لوح قلم تھیں آیا سلام تینوں اللہ وچ قرآن جتلاوندے جے
دیندا دین اسلام سلام ہر دم بُت کعبے دے سیس جھکاوندے جے
قوماں کہن سلام حبیب اللہ کاغذ قلم سلام لکھاوندے جے
سر ورد تھیے گناہاں وچ غرق ہر دم رکھا اس سلام لے آوندے جے

لے کر آنا عبدالمطلب کا رسول پاکؐ کو واسطے طواف کعبہ اور تجویز اسم مبارک صلی اللہ علیہ وسلم

دادا نبی دا خاص سردار مکہ ۔ خاندان دی اپنے جان ہے سی
ابی لہب فرزند نوں ویکھ بڑا غم نال عبداللہ حیران ہے سی
جدوں جمیا پوترا گھر اُس دے ہو گیا اوہ ویکھ قربان ہے سی
فضل ربّ تھیں آمنہؓ لال پایا اعلیٰ جگ تھیں جس دی شان ہیسی
اکھیں ویکھ ٹھکا وٹاں دور ہو دوان نکلے جنہاں تھیں نور ایمان ہیسی
ہادی گود وچ لے کے گیا دادا ۔ کعبے پاک طوافؐ کران ہیسی

حمزہؓ ہور عباس نے ابی طالب تناں پتراں تے اوہنوں مان ہیسی
بیوہ نوں نہہ دے نکر وچہ غرق رہندا بھلا اوس نوں کہاں کھلان ہیسی
نور ویکھیا نبی دا گھرے اندر آئی جان وچہ اوس دی جان ہیسی
سوہنا مکھ یتیم دا نور اندر سورج چن پیئے ہون قربان ہیسی
ڈولن سبق نشیب فراز والے چکر کھاوندے زمین آسمان ہیسی
حجر ۔ شجر پئے وسدے وچہ سجدے بینا ہور دا ہور جہان ہیسی

۱؎ جناب عبدالمطلب کو آپ کی ولادت پر از حد خوشی ہوئی کیونکہ آپ کے والد کی نشانی ایک بہترین لڑکا ان کو ملا طواف کعبہ کی رسم تھی کہ اس خاندان کے لوگ طواف کعبہ نئے بچوں کو کراتے تھے ۔ شجر حجر اور کعبہ کا گھومنا اس قوت قدسی کا ظہور تھا ۔ جو آنحضرت کی روح میں ودیعت کی گئی تھی جو ان کو کشفی رنگ میں نظر آیا یہ سب اس پاک وجود کی برکت تھی جو بطن مادر سے ہویدا ہو کر آپ کی گود میں آیا تھا ۔

Marfat.com

کعبہ وِچہ طواف دے نظر آیا دادا دیکھ ہو گیا حیران ہیسی
سجدے وِچہ اُس دُگدے بُت دیکھے بیٹھا کھوا وہ کل اِنسان ہیسی

ابراہیم دے کعبے دعا کرکے۔ دادا آوندا طرف مکان ہے سی
گودی دِتا امین پھر آمنہ دی جیہڑا ہادی نوع اِنسان ہیسی

احمدؐ نام خود آمنہ دسیا اے کیتا خواب دا نالے بیان ہے سی
محمدؐ نام سوہنا دادے دسیا اے سچا سرورِ اوہدا گمان ہیسی

مقولہ شاعر در نعت رسولِ کریمؐ

محمدؐ پاک رسُول خدا لوتوں آئے جگ دی طرف بشیر ہو کے
نور عقل دا ہوش انسان والی بدبخت دے کارن نذیر ہو کے

دِتے کل انعام خدا جس نوں ملیا فضل تے کرم کثیر ہو کے
ڈِٹھا جس عروج معراج اندر جیہڑا چمکیا بدر منیر ہو کے

طوق گردناں تھیں جس لاہ سُٹے جیہڑے پئے سی گلے زنجیر ہو کے
کیتے آن آزاد غلام جس نے رہیا کوئی نہ پھیر اسیر ہو کے

زنگ کُفر دے دلاں تھیں دُور کیتے گئے چمک سن نُور تنور ہو کے
نازل ہویا کلام خدا دا لا مردہ دلاں تے وانگ اکسیر ہو کے

بیوہ عورتاں دے پھیر بھاگ جاگے رہی کتے نہ کوئی دلگیر ہو کے
مذہب قوم تے ذات نہ پات رہ گئی بیٹھے مل سبھے شکر شیر ہو کے

شفقت نال یتیماں لے ہون لگی دِسن لگے غریب امیر ہو کے
زبردست دا رہیا نہ زور باقی زیر دست نہ رہے حقیر ہو کے

سر جھکیا انسان دا اُتاں[۲] کیتا بل گیا اسلام نصیر ہو کے
مَنن لگے خدا توں فیر بندے نبی حقدے آئے سفیر ہو کے

اُسوہ نبی دا ویکھ کے ہوئے عاشق ملے خاک دے وِچہ فقیر ہو کے
احمدؐ پاک ہے سبق پڑھاں والا سرور رہے نہ کدی دلگیر ہو کے

بیان ذکرِ طفولیت سے شباب تک رسالت مآب علیہ الف صلوٰۃ کا

طاقت ہوندی جے میری زبان اندر بچپن لنگیا کیویں سُناوندا میں
بلیا کیویں سردار جہان والا حال کھول کے گل بتلاوندا میں

اُس دے کسے غلام دا ساتھ ہوندا پردے چشم دے گل اٹھاوندا ایں
دسدا کھول حقیقتاں راز سارے نال فلسفے گل منواندا میں

لہ حضرت آمنہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ بچہ کا نام احمدؐ رکھنے کی تاکید فرماتے ہیں۔ احمد کے معنی ہیں حمد کرنے والا، ۲ مگر جناب عبد المطلب نے کہا کہ ان کا نام محمدؐ ہے۔ محمدؐ کے معنی تعریف کیا گیا۔ آنحضرت پہلے احمدؐ ہیں پھر محمدؐ ہوئے۔ آپ نے خدا کی حمد کی اس لئے خدا نے آپ کی تعریف کی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۲ـہ وُہ انسان جو دُنیا کی ناکارہ ہستیوں کے آگے سر جھکا رہا تھا۔ آپ نے مخلوق کی جانب سے سر کو ہٹا کر اس پاک بے نیاز خدا کے آگے جھکوا دیا۔

Marfat.com

کیوں وائی حلیمہ[1] دے بھاگ جاگے۔ نال لوریاں جی بھرماندا ہیں
رشتہ شیما[2]۔ انیسہ[3] دی الفتاندا۔ ناتہ دودھ دے نال نبھاوندا ہیں

کیوں آوندا دُرِّ یتیم مکّے۔ وارو وار سب پھیرے گناوندا ہیں
ورہے چھ کیوں جنگلاں وچہ گذ لیے۔ شق صدر[4] دا راز جتلاوندا ہیں

کرداذکر پھر مکّے وچہ آونے دا۔ نال آمنہ[5] سفر کراوندا ہیں
چھوٹی عمر وچہ ماں دے نال یثرب ابواء[6] پر باپ دی قبر پہنچاوندا ہیں

اوتھوں واپسی وچہ کیوں راہ اندر۔ دتی آمنہ[7] جان تیلاوندا ہیں
روندا کیوں یتیم ہے اوس تھاویں رو رو کے پیا اولاوندا ہیں

اندو سفر جد گذرے ایہہ صدمے کیوں اتھروں پاک پونجاوندا ہیں
کیوں دفن رسول نے ماں کیتی اوتھوں حسرتاں نال لے آوندا ہیں

عبدالمطلب[8] نے پالیا دن کتنے ساری حُبِ محبوب دکھلاوندا ہیں
کتنی عمر وچہ مویا سی اوہ دادا۔ اٹھواں ورا سی تدوں گناوندا ہیں

بنیا کیوں کفیل پھیر ابی طالب[9] الفت چاچے دی کل جتلاوندا ہیں
سارا ناز محبوب دا راز دسدا خوبی خلق بھی دسدا جاوندا ہیں

کیوں چاریاں بکریاں نبی اللہ۔ دس سال تک حال سناوندا ہیں
سرور پھیر ردیف تے قافیے نوں گل کراں دی جاچ سکھلاوندا ہیں

ذکرِ مُبارک شباب سے حصولِ نبوّت تک رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

دیکھ خلقِ محبوب کیوں ہویا عاشق ابی طالب[1] دا خوب پیار دسدا
ٹرے راز نے خلقِ عظیم والے کیوں اوہناں نوں وچ گفتار دسدا

چلیا جدوں سی شام نوں ابی طالب کیوں نبی ہوئے اشکبار دسدا
چھڈ سکیا کیوں نہ آپ تائیں سارا حال ہیں خوب سنوار دسدا

چاچے نال سوداگری کیوں کیتی بحیرہ راہب دا فیر وچار دسدا
اندر سفر دے کس طرح کم کیتے کیوں سکھیا طرز روزگار دسدا

کیتے سفر پھر کلیاں آپ کتنے حال سب دا ہیں وار و وار دسدا
آئی کیوں جوانی سی نبی والی نال شرم حیا گفتار دسدا

۱ پیدا ہونے پر دو تین روز تک آنحضرت کو آمنہ نے دودھ پلایا۔ اس کے بعد دو تین دن ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے اس کے بعد عرب کے دستور کے موافق قبیلہ بنی سعد کی ایک عورت حلیمہ کے سپرد ہوئے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ نے دو سال تک آپ کو دودھ پلایا۔ اس کے بعد حضرت آمنہ کے پاس بچے کو لائیں۔ مگر مکہ میں بیماری وبائی پھیلی تھی۔ چنانچہ آپ کو حلیمہ ہی کے سپرد کر دیا ۲۔ ۳ شیما اور انیسہ آپ کی رضاعی بہنیں تھیں ۴ چھ سال کی عمر تک آپ حلیمہ سعدیہ کے پاس رہے ۵ شق الصدر کے معاملے کا تعلق بھی انہیں ایام کا ہے۔ ۶ چھ سال کی عمر میں آپ کی والدہ آپ کو ساتھ لے کر مدینہ جہاں ان کے شوہر مدفون تھے لے گئیں ۷ واپسی پر مقام ابواء پر پہنچ کر ان کا انتقال ہو گیا۔ ۸ ماں کا سایہ اٹھ جانے کے بعد آپ کے دادا عبدالمطلب آپ کے کفیل ہوئے آپ کی عمر ۸ سال کی تھی کہ عبدالمطلب نے وفات پائی ۹ اس کے بعد آپ کی کفالت آپ کے چچا ابی طالب کو نصیب ہوئی۔ ابی طالب آپ کے اخلاق کو دیکھ کر اس قدر گرویدہ تھے کہ ایک گھڑی بھی علیحدہ نہ کرتے تھے۔ جب ابی طالب سفر شام کے لئے تیار ہوئے۔ آپ کی عمر بارہ سال کی تھی۔ جدائی کے وقت آپ اشکبار ہوئے تو ابی طالب آپ کو نہ چھوڑ سکے اور ساتھ لے گئے اسی سفر میں بحیرہ راہب نے قیافہ سے آپ کی بزرگی کا اظہار کیا تھا۔

Marfat.com

کیویں حلف فضول[1] دا عہد ہویا سارا کھول کے میں اخبار دسدا
کیویں بی بی خدیجہ نے مال[2] دتا نفع بہت میں وچ بیوپار دسدا
ماں پچیاندی چالی سال دی سی کیتا آپ نہ کیوں انکار دسدا
پتر ہوئے دو موئے کیوں گود اندر ہوئیاں بچیاں ہویاں سن چار دسدا
کعبہ ہویا تعمیر کیوں اوس ویلے حال وانگ مزدور سردار دسدا
آئے کیویں قبیلڑے جوش اندر کھیڑا بنے اسس دا حق دار دسدا
بنے آپ سی کیویں امین اس تھاں چادر کیویں وچھائی سرکار دسدا
آیا کیویں خیال سی درد والا۔ اندر درد مخلوق سرشار دسدا

آپ ہوئے مشہور امین[3] کیویں بنے سجدے کس طرح یار دسدا
عاشق فیر ہوئی کیویں پاک بیوی ہوند بعد نکاح دے پیار دسدا
پنجی[25] سال دی عمر جناب[4] دی سی وسدا خوشی دی نال گھربار دسدا
کیویں جنگ تھیں آپ نوں رہی نفرت حال کل میں جنگ فجار[5] دسدا
جھگڑا پیا سی کیویں اے سنگ اسود۔ رکھے کون ایہہ گل تکرار دسدا
کیویں آپ دے کرم نے جنگ روکی سارے کھول کے کل اسرار دسدا
چادر پکڑ قبیلیاں سنے پتھر کیویں رکھتا۔ مکی سی لار دسدا
کیویں کھوج محبوب دا شوق ہویا۔ کیویں آپدا حال سی زار دسدا

[1] حلف فضول ایک معاہدہ اہل مکہ میں ہوا اس کے افراد مسافروں کی حفاظت غریبوں کی امداد مظلوم کی حمایت اور جب تک ظلم کا بدلہ نہ لیا جائے آرام نہ کرتے یہ بڑا بابرکت معاہدہ تھا۔ اس میں آپ شریک تھے اور یہ تمام بنی ہاشم تھے۔ [2] ایسی تحریکوں اور ہمیشہ سچائی اور آپ کی دیانت اور امانت کا اس قدر شہرہ ہوا کہ آپکو لوگ امین کہہ کے پکارتے تھے۔ ایسے ایام جہالت میں ایسا خطاب قوم کی جانب سے اسی حالت میں مل سکتا۔ جب بہترین اخلاق فاضلہ کا کوئی مالک ہو۔ [3] آپ کی صداقت اور امانت کا شہرہ سن کر ایک معزز خاتون جو ایام جاہلیت میں طاہرا کے لقب سے موسوم تھی۔ جن کا نام نامی خدیجہ رضؓ تھا آپکو پیغام بھیجا اس وقت خدیجہ رضؓ کی عمر چالیس سال اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۲۵ سال کی تھی۔ [4] خدیجہ رضؓ کے بطن سے آنحضرتؐ کی چھ اولادیں ہوئیں۔ دو صاحبزادے دونوں بچپن میں فوت ہوئے اور چار صاحبزادیاں بڑے فرزند کا نام ابوالقاسم اور چھوٹے کا نام عبداللہ تھا۔ حضرت زینب سب سے بڑی لڑکی تھیں۔ رقیہ۔ ام کلثوم۔ فاطمۃ الزہرا سب سے چھوٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رضؓ تھیں۔ [5] ۵۸۰ء کے قریب قریش اور قیس کے قبیلوں میں وہ مشہور لڑائی ہوئی جو حرب فجار کے نام سے موسوم ہے۔ اس جنگ میں رسول کریمؐ بھی شریک ہوئے اس وقت آپ کی عمر بیس سال تھی مگر آپ کو جنگ سے نفرت تھی اس لئے آپ چچوں کو تیر پکڑاتے تھے میدان میں لڑے نہیں۔ ان ہی ایام میں از سر نو خانہ کعبہ کی تعمیر کی ضرورت پیش آئی۔ تمام قریش مل کر تعمیر کا کام کرتے تھے۔ مختلف قبیلوں نے مختلف حصے لئے جب حجر اسود نصب کرنے کا موقعہ ہوا۔ تو عجب شورش بپا ہو گئی۔ ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ یہ خدمت میں انجام دوں۔ قبیلوں کے شور نے جنگ کی صورت اختیار کر لی تلواریں اور نیزے چمک اٹھے۔ اس وقت ایک معمر آدمی نے سب قبائل کو اس امر پر راضی کیا کہ کل صبح جو شخص پہلے حرم میں آوے وہی ثالث قرار دیا جائے چنانچہ سب سے پہلے آنے والے حضرت رسول کریمؐ تھے۔ جن کو دیکھ کر معززین پکار اٹھے ھٰذا امین یہ لو امین آ گیا۔ آپ چاہتے تو آپ ہی اس کام کو انجام دیتے مگر آپ نے بجائے اس کے ایک مضبوط چادر منگوا کر حجر اسود کو اس پر رکھوا دیا اور تمام قبائل سے کہا کہ چادر پکڑ کر چاروں طرف سے اٹھالیں اور حجر اسود کو اپنے مقام پر لگا دیا گیا۔ اس حسن تدبیر سے ایک طرف خطرناک جنگ رک گئی تو دوسری طرف آپ کی طبیعت کی افتاد کا پتہ چلتا ہے کہ تقسیم حقوق باہمی کا جذبہ آپ میں نبوت سے پہلے موجود تھا۔ [6] انسانی برادری کی گمراہی اور ضلالت دیکھ کر آپ کا دل اندر ہی اندر کڑھتا رہتا تھا۔ آپ کے سینے میں ایک جوش تھا۔ کہ مخلوق کا سدھار کس طرح ہو۔ آپ نبوت سے کئی سال پہلے غار حرا میں روز دن میں اوقات گزارہ کرتے تھے۔ آپؐ کے اخلاق حمیدہ کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ ابو طالبؓ باوجود اپنے

Marfat.com

رکتھے زاریاں کیتیاں جا سوہنے۔ نام اوسدا اجرا دا غار دسدا
نال روزیاں جان نڈھال کیتی کس گل دے سن طلب گار دسدا
کردے کیوں جہان دی آپ خاطر بندے کیوں غریب دے یار دسدا
ہووَن کس طرح کل اظہار سارے ہوندے نیک تے بُرے اطوار دسدا
میرا دل ناپاک تے طور بھیڑے کیویں حال میں بندے یار دسدا

جھگھ رہی تر نہ خوف کوئی کلے رہن اوہ کیویں سرکار دسدا
کتنے سال گذرے ایسے حال اندر نال یکساں گو بڑا پیار دسدا
کیویں کرن مخلوق دی آپ والی کیویں خوش رہندے رشتہ دار دسدا
نازک مرحلے راز نیاز والے ہمت نہیں میرے کردگار دسدا
دامن تنگ نے ہوش نہ عقل سرور تیری شان میں کیویں سرکار دسدا

منقولہ شاعر در عاجزی

آکھیں کی بخلا وندا۔ ہور دسدا طاقت کی ہے تیری زبان اندر
اینتھے بند گفتار جبرئیل دی اے نیڑے آوے نہ وہم گمان اندر
لکھاں تھک گئے ولی بھی ذکر کردے ہمت کی ہے تیرے نادان اندر
تیرے دلے وچہ تڑپ نہیں رب جانے آوے کجھ نہ تیرے دھیان اندر
عاجز ہو کے لکھیں توں حرف کوئی ہمت نہیں کجھ تیرے امکان اندر

اوہیں منہ نوں پیا کھلار رہائیں بڑا چاہیدا ادب بیان اندر
اللہ پاک ہی جاندا ہے سرور جو کجھ بھید نے اوس دی شان اندر
چھڈ شیخیاں منہ نہ اڈا اوہیں ویکھ شان محبوب قرآن اندر
ڈگ رہیں وچہ درگاہ ہر دم۔ سٹر مریں نہ کدرے آن اندر
خوشہ چینی ہیچ نہیں تمیز تینوں جوش ہے نہیں تیرے ایمان اندر

شاید کرے دعا کوئی نیک بندہ نور آجائے تیری جان اندر
سرور واسطے منگو دعا سارے شافی ہووے وہ دولو جہان اندر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵ آبائی مذہب پر قائم رہنے کے تمام قریش کی دشمنی کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور آپ جیسے پاک انسان کا ساتھ چھوڑنا ذلالت خیال کرتے تھے۔ ان کے اشعار میں وَمَا تَرْكُ قَوْمٍ لَا اَمَا سَيِّدًا يَحُوطُ الذِّمَارَ غَيْرَ ذَرْبٍ مُوَاكِلِ ۔ وَاَبْيَضَ يَسْقِى الْغَمَامَ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةً لِلْاَرَامِلِ، تجھ پر افسوس ہے کہ کسی قوم نے اپنے سردار کو نہیں چھوڑا اور سردار بھی وہ جو تمام حفاظت کرنے والی چیزوں کی خوب حفاظت کرتا ہے۔ اور وہ زبان دراز نہیں نہ عاجز ہے۔ کہ کام دوسروں کے سپرد کرے وہ کریم ہے۔ جس کے منہ کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے۔ اور وہ بیواؤں کا حامی اور یتیموں کا والی ہے۔ حضرت زید جو غلام تھے ان کے ساتھ محبت یا حضرت ابوبکرؓ کا دوستانہ اور عامۃ الناس کا آپ کو الامین پکارنا ایسے اخلاق عظیمہ ہیں جن کی نظیر نہیں ملتی۔ نبوت سے دو ایک سال پہلے تو آپ کا زیادہ قیام غار حرا میں دن رات رہتا تھا۔ نہ معلوم کونسا درد اور حسرتیں آپ کو اس پر خطر غار میں دن رات زاری میں غرق رکھتی تھیں۔ ان دردوں کا حال سوائے مولا کریم کے کوئی نہیں جانتا وہ فرماتا ہے وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى اور ہم نے تجھے اپنی یاد میں سرگشتہ اور حیران پایا اور ہدایت دی۔

دربیان تفویض ہونا منصب نبوّت کا جناب رسول کریمؐ کو غارِ حرا میں

اوڑک دردوں تے تڑپ رسولؐ والی بھر گئی وچہ ساری فضا ہے سی ـ کنب گئے ملائکہ عرش والے آئی رحم وچہ ذات خدا ہے سی

ہویا حکم جبرئیلؑ امین تائیں آیا طرف اوہ غارِ حرا ہے سی ـ دلویے سبق آ دین اسلام والا - پہلا اوسدا حرف اِقرا ہیسی

پڑھنا میں نہیں جاندا ہی کہندے سینے وحی نے لیا لگا ہیسی ـ کیہا چھڈ کے پھیر اقرا اس نے اگوں پھیر اوہ ہی ماجرا ہیسی

پھر نبی نوں گھٹ کے زور کردا کہندا چھڈ کے پھر اقرا ہیسی ـ آکھن پاک رسول نہیں جاندا میں دل پاک وچہ نور صفا ہیسی

پڑھ رب دے نام تھیں وحی کہندا - ویندا ربدا حکم سنا ہیسی ـ پڑھیا آپ نے بنے رسول اللہ ہوئی گل مرغوب ادا ہیسی

وحی خدا جاننا بہت مشکل اس نوں جاندے بس انبیاء ہے سی ـ عاجز بشر کی اوسدا بھید جانے جیہڑا راز رب کبریا ہے سی

کیویں لکھاں حقیقتاں چک پردہ عاجز میں اوہ نور خدا ہے سی ـ گفتگو سی کل اصلاح والی سرور حق تھیں آئی ندا ہے سی

پہلے ایمان لانے والے

خدیجہؓ آئی ایمان دے وچہ پہلوں آئے حرا تھیں جدوں رسول اللہ ـ ورقہؓ نوفل دے پتر نے منیاں پھر کہندا کیتا میں نبی رسول اللہ

ابوبکر صدیقؓ نے سن راہوں کہندے سچا ہے اوہ مقبول اللہ ـ لیا علیؓ پھر من وچہ عمر چھوٹی کیتا حکم نہ اوہناں عدول اللہ

ا؎ جبرئیل حامل وحی فرشتہ ہے قرآن قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ (پارہ اول رکوع ۱۲ سورۃ البقر) کہو جو کوئی جبرئیل کا دشمن ہے - یقیناً اس نے اللہ کے حکم سے اس کو تیرے دل پر اتارا ۲؎ جبرئیلؑ جس وقت پہلی مرتبہ غارِ حرا میں نازل ہوا تو آپ گھبرا گئے - وحی نے پہلا لفظ اقراء فرمایا مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ یعنی وحی نے کہا پڑھو آپؐ نے فرمایا میں تو پڑھنا نہیں جانتا اس پر جبرئیل نے آپ کو سینے سے لگا کر خوب زور کیا اور چھوڑ کر فرمایا اِقْرَأْ پڑھ آپ نے پھر وہی کہا میں پڑھنا نہیں جانتا پھر وحی نے سینے سے لگا کر دبایا اور چھوڑ کر پھر فرمایا اِقْرَأْ آپ نے پھر مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ فرمایا تب تیسری دفعہ سینے سے لگا کے چھوڑنے کے بعد یہ آیات وحی فرمائیں اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (العلق پارہ ۳۰) ترجمہ اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا - انسان کو ایک لوتھڑے سے پیدا کیا - پڑھ اور تیرا رب سب سے بڑھ کر عزت والا ہے - جس نے قلم کے ذریعہ علم دیا انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا - ۳؎ سب سے پہلے جب جبرائیلؑ غارِ حرا میں آپ پر نازل ہوا تو آپ اتنے بڑے بوجھ سے جو آپؐ کے ذمے ڈالا گیا تھا گھبرا گئے اور کانپتے ہوئے گھر آئے اور اپنی پندرہ سالہ ہمراز بیوی سے کیفیت بیان کی اور فرمایا کہ کپڑا اوڑھا دو مجھے خوف ہے - حضرت خدیجۃ الکبریٰ (یہ رات ماہ رمضان کی ستائیسویں رات اور آپ کی عمر کا اکتالیسواں سال تھا یہی رات لیلۃ القدر کہلاتی اور رمضان کی ستائیسویں رات تھی) جن کے دل پر صداقتِ رسول اللہؐ کا سب سے زیادہ گہرا اثر تھا آپ نے نہایت سچے الفاظ میں تسکین دی کہ آپ تو تیم

Marfat.com

اِس تھیں بعد جے زید[ؓ] فدا ہویا خدمت جلدی سی رسول اللہ
بھیرو ورڈی کجھ سی ہوئے مُسلم منّے جنہاں نے سچے رسول اللہ

چرچا ہون لگا اندر شہر مکے آکھن بُت نے کل فضول اللہ
سرور کرن اعلان ایمان والے سچا نبی ہے پاک رسول اللہ

مذاق اُڑانا مسلمانوں کا اور تکلیف دینا نبی پاک ﷺ کو

اور ایمان لانا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

دین حق دے پاک اصول سُن کے مکے والے لے آون ایمان لگے
ٹھٹھے بازی[1] تے کرن مخول ہر دم مشرک نال مذاق اُڈان لگے

کہندے پُت عبداللہ دا ہویا پاگل ساڈے بُت سزا دلان لگے
روکاں پاوندے حق دے راہ اندر غنڈے جوش خروش کھان لگے

وڈے اٹکدے ویکھ رسول اللہ چوری چھپے قرآن سکھلان لگے
دُکھی سُنن امیر غرور کر دے مسلم چھپ کے پڑھن قرآن لگے

دن دن مہینے تے سال گذرے لوک ہون کجھ کجھ مسلمان لگے
واہدا دیکھ کے دین اسلام والا مکے والڑے کرن دھیان لگے

دین لگے غلاماں نوں دُکھ بھلکے اُوپر عاجزاں ظلم کمان لگے
سُٹن خاک رسُول مقبول اُتے کنڈے راہ دے وچہ وچھان لگے

چوتھے ورہے سی نبی نوں حکم آیا[2] اللہ پاک ایہہ کرن فرمان لگے
دھو سیق قبیلیاں ساریاں نوں نبی اس طرح خوف دلان لگے

حاشیہ بقیہ صفحہ ۴۷ کی پرورش کرتے ہیں۔ سب سے نیکی کرتے ہیں۔ خدا آپ کو کبھی بھی رسوا نہ کرے گا۔ اور آپ اپنے کام میں ناکامی کا منہ نہ دیکھیں گے سب سے اول آپ نے تصدیق کی اس کے بعد وہ اپنے چچازاد بھائی کے پاس لے گئیں [1] جس کا نام ورقہ بن نوفل تھا۔ چونکہ ورقہ بن نوفل بوجہ نابینگی اور کمزور ہونے کے چلنے سے معذور تھے۔ ورقہ نے اِس واقعہ کو سُن کر کہا کہ یہ وہ فرشتہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر اُتارا تھا۔ پھر ورقہ نے کہا کہ کاش میں اس وقت آپ کے ساتھ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی۔ تو آپ نے تعجب سے پوچھا کہ کیا مجھے نکال دیں گے۔ انہوں نے کہا ہر ایک نبی کے ساتھ ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ اسی اظہار پر ورقہ دوسرے شخص ایمان لانے والے گنے جاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ورقہ نے وفات پائی [3] حضرت ابوبکر صدیق[ؓ] مکہ کے مشہور اور دولت مند تاجر اور فیاض شخص تھے۔ اور آنحضرت صلعم کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے۔ آپ شام سے واپس آ رہے تھے مکہ کے نزدیک پہنچکر کسی شخص سے شہر کے حالات دریافت کئے اُس نے تحقیراً کہا کہ تمہارے دوست محمدؐ نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ ابوبکر صدیق[ؓ] نے وہیں مان لیا کہ وہ شخص سچا ہے [4] حضرت علی ابوطالب کے فرزند تھے اور آنحضرت کے ساتھ بچپن سے رہتے تھے آپ نے شباب سے پہلے ہی آپ کی رسالت کو تسلیم کر لیا۔ اس طرح عورتوں میں سب سے پہلے خدیجۃ الکبریٰ بوڑھوں میں سے ورقہ اور بچوں میں حضرت علی اور غلاموں میں زید بن حارث اول ایمان لانے والے ہیں۔

[1] وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ پارہ اول رکوع ۲۔ اور جب اپنے شیطانوں میں داخل ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھی ہیں ہم تو ٹھٹھے کرنے والے ہیں۔ [2] وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۔ سورۃ الشعراء پارہ ۱۹ رکوع ۱۱ اور

اک دن چڑھ کے کوہ صفا اُتے ٹولے ٹولے نوں آپ بُلان لگے

ہویا پچھوں بُڈھا میں تُساں ۱ اندر شرک غور تے کرن دھیان لگے

اساں منیا سدا امین تینوں سچے کہن ایہہ اِک زبان لگے

نبی آکھیا سُنو ایہہ گل میری دشمن پچھے پہاڑ دے آن لگے

سچی منوں گے تسیں ایہہ گل جھوٹی۔ نبی ایہہ فرما ازمان لگے

نبی تدوں فرماوندے سنو بھائی۔ اوہ نیں تُساں نوں نہیں ڈران لگے

جے کر منیاں تُساں نہ اِک اللہ رٹن تسی جے ہو نادان لگے

گل نبی دی سُنی نے بھڑک اوٹھے آئے جوش وِچ شور مچان لگے

آکھیں ساڈے خداواں نوں توں جھوٹھا ایہہ بول تیرے وانگ بان لگے

ابی لہب ۲ تے اُس دے ہور ساتھی اندر غضب دے جھگ وگان لگے

ساڈے بتاں نوں بُرا جے آکھیوای۔ تیری وڈھ کے سُٹن زبان لگے

کیتا حاسداں تیز زبان تائیں۔ غیرت بتاں دی خوب دکھلان لگے

حدوں ٹپ گئی گل سب مل کہندے مُسلم رنگ جے خوب چڑھان لگے

کرو بند زبان اسی نبی والی کرن زور ہُن جے مسلمان لگے

ہوئے جمع قبیلڑے سب جس دم نبی پاک رسولؐ فرمان لگے

کدی جھوٹھ سُنیاں تُساں ہے میں تھیں ہُن کے کرن قریش بیان لگے

جھوٹھ اساں نہیں مُدہ تھیں کدی سنیاں کرن اسی نہیں کوئی احسان لگے

حملہ کرن نے جو تیار ہے جے جھیڑے تُساں نوں مارکان لگے

سچ جاناں گے کہیا قریشیاں نے اسیں کرن نہیں ہور گمان لگے

دتی رب نے خبر ایہہ اج مینوں آون تُساں تے غضب طوفان لگے

غضب رب دا آیا جے الیس گلے تُسیں اُہدے شریک بنان لگے

ایسے واسطے سدیا تواں ساں نوں ہُن صبر ساڈے ہتھوں جان لگے

سانوں کہیں نا دان منہ ویکھ اپنا۔ بس چپ نہ ہون ودھان لگے

کہندا چپ بھتیجیا بک ناہیں۔ تینوں ہیں شیطان بہکان لگے

چلو چلئے کہن بے ادب کولوں مکے آئے نے متا پکان لگے

ہویا مذہبی جوش دا آن ریلا۔ پیدا غضب دے ہون سامان لگے

سارا جرم محمدؐ ہے ہاشمی دا۔ ساڈے بتاں دے شان ونجان لگے

ابوجہل ۳ وچہ جوش دے پھرے بھوندا۔ بھوکاں نال سی نور بجھان لگے

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۴۸) ٹھہرنا اپنے قریبی رشتہ داروں کو جب آپ کو یہ حکم آیا تو آپ نے کوہ صفا پر چڑھ کر قبیلے قبیلے کا نام لے کر سب کو بلایا۔ عرب میں مصیبت خطرہ پڑنے پر ایسا کرنے کا دستور تھا ۔ ۱ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ ط اور تحقیق میں رہا تھا تم میں ایک عمر پہلے اس سے انہوں نے کہا ہم ضرور آپ کو الامین سچا مانتے آئے ہیں ۔ ۲ ابی لہب۔ حضرت رسول کریمؐ کے ایک چچا تھے جن کا نام تو عبد العزیٰ (عزیٰ نام ایک بڑے بت کا تھا۔ ابو لہب ان کی کنیت اس وجہ سے تھی۔ اس کے رخسار سے سرخ تھے۔ گویا چہرے سے شعلے نکل رہے ہیں۔ لیکن اس کے اندر حق کی دشمنی اور رسول کی دشمنی اس قدر تھی کہ گویا غیظ و غضب کے شعلے ہر وقت بھڑکتے رہتے تھے۔ اس وقت ابولہب جل اٹھا۔ اور آپ پر پتھر پھینکے اور کہا تَبًّا لَكَ جَمَعْتَنَا اِلَّا هٰذَا یعنی تو ہلاک ہو۔ کیا تو نے اس لئے ہم کو جمع کیا تھا۔ پھر زبان سے ہلاکت کی بد دعا نہیں کرتا تھا۔ بلکہ ہر وقت آپ کے مشن کی بربادی کے لئے کوشاں رہتا تھا۔ ۳ ابوجہل جہالت کا باپ دوسرا مخالف رسول کریمؐ کا تھا۔ یہ بنی اُمیّہ کے خاندان کا سردار تھا بنی امیہ چونکہ بنی ہاشم کے حریف تھے۔ اس لئے اس کو اسلام سے دوہری دشمنی تھی یہ ہمیشہ رسول کریمؐ کی ایذا رسانی میں مصروف رہا اور آخر جنگ بدر میں ہلاک ہوا ۔

اِک دِن پکڑ رسول مقبول تائیں دے دے دھمکیاں خوف دلان لگے ۔۔۔ دھیرٹ مکھ محبوب تے ماریو سوکنین دوویں زمین آسمان لگے

لونڈی حمزہ دی ایہہ سب ویکھ دی سی تکن آپ جد ہو حیران لگے ۔۔۔ حمزہ آئے شکار تھیں کہے لونڈی نال غور اوہ سنن بیان لگے

حمزہ[1] آئے گل سُن کے طرف کعبے نال جوش ایہہ کرن فرمان لگے ۔۔۔ میں بے منیاں نبی رسول سچا مجلس وچہ اوہ کرن اعلان لگے

ابُوجہل نوں آکھدے ہوش رکھیں تیرے ظلم تے رنگ وکھان لگے ۔۔۔ اگوں سمجھ کے چھیڑیں رسول تائیں متاں ہون برپا طوفان لگے

سُن کے چُپ رہے مُنہ سب ویکھ دے اوہ دل غُصیاں نال بھڑکان لگے ۔۔۔ سرور دوہاں جہانے نال ظالم سبھے ضد دے کرن سامان لگے

جوشِ غضب اہالیانِ مکہ کا اور بیداد کرنا[2] مسلمانوں پر

ابُوجہل نوں غضب دا وٹ چڑھیا اوس سب کُفار تیار کیتے ۔۔۔ بیٹھ کل قبیلیاں عہد کیتا مسلم ظلم دی ہیٹھ تلوار کیتے

ٹولے ٹولے نے اپنے وچہ گھیرے دکھ دے غریب بیزار کیتے ۔۔۔ بچیا دکھاں تھیں نہیں امیر کوئی سنگدلاں نے دکھاندے وار کیتے

ویندے سن غلاماں تے لونڈیاں نوں سکھ ملن دے راہ دشوار کیتے ۔۔۔ اِنے گنے سی کجھ غریب مسلم پڑے ظالماں کبر ہنکار کیتے

مارن بنھ کے نیریاں ریتیاں تے دُھپ عرب دی حال سی زار کیتے ۔۔۔ دیندے بھکھ پیاس دے دکھ سرور کلے جسم اوہناں مار مار کیتے

ایمان والوں کا مصائب پر استقلال

دُکھ اوہناں نوں سکھ معلوم ہوندے مزے خوب سن جام اسلام اندر ۔۔۔ رقص ویکھنے جوگ سی بسملاں دا خوشی وسدے درد آلام اندر

[1] حضرت حمزہؓ رسولِ کریمؐ کے چچا اور رضاعی بھائی تھے۔ آپ کو سپاہ گری اور شکار کا بہت شوق تھا آپ کو رسولِ کریمؐ سے خاص محبت تھی۔ ایک دن ابوجہل نے رسولِ کریمؐ سے گستاخی کی آپ کی لونڈی واقعہ دیکھ رہی تھی۔ جب حضرت امیر حمزہؓ شکار سے واپس آئے تو لونڈی نے طعنہ دیا کہ بھتیجا تو ابوجہل سے مار کھائے اور چچا کو شکار کی پڑی ہے۔ آپ تیر کمان لے کر حرم کعبہ میں پہنچے اور ابوجہل کی جمی ہوئی مجلس میں اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا اور ابوجہل کو دھمکا کر کہا کہ اب آگے سمجھ کر قدم مخالفت میں اٹھانا۔

[2] تمام اہلِ مکہ نے اتفاق کر لیا کہ اپنے خاندانوں میں جو جو اسلام لائے ان پر سختیاں کی جاویں چنانچہ غریبوں غلاموں کا تو کیا حال بڑے بڑے بھی آزار کا شکار ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کو ان کے چچا نے رسی سے باندھ کر مارا حضرت زبیر کو چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھواں دیا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ بھی محفوظ نہ تھے۔ یہ حال تو بڑے خاندانوں کے افراد کا تھا۔ غلاموں اور لونڈیوں پر تو آفت برپا تھی۔ حضرت عمرؓ کی لونڈی لُبینہ تھیں آپ اُس کو مارتے مارتے تھک جاتے تو رُک جاتے اور کہتے کہ میں نے تجھ پر رحم کر کے نہیں چھوڑا بلکہ تھک گیا ہوں۔ بعض کو بھوکا اور پیاسا رکھا جاتا۔ مگر اسلام والے اسلام نہ چھوڑتے تھے۔

Marfat.com

مشکاں کس کے مارن بلالؓ تائیں مگنت خوب سی جدے کلام اندر
پتھر رکھدے سینے تے بڑے بھاری پھرن کھچدے خلص تے علم اندر

ہو جان بیہوش جد نال صدمے طاقت رہے نہ جسم تمام اندر
احد احد زباں تھیں رہے جاری اثر بڑا اسی رب دے نام اندر

کھچن وچہ شکنجیاں مومناں نوں غور کراں نہ ذرا انجام اندر
سرور سختیاں نال نہیں حق چھڈا پے مفت سن اوہ ہام اندر

مشرکوں کا اور زیادہ سختیاں کرنا

بڑے بڑے اوہ ظلم ایجاد کر دے ڈانٹ ڈپٹ کے نت پئے گجدے سن
چڑھن سینے عمارؓ[2] تے رکھ پتھر اوہدے باپ نوں مار نہ رجدے سن

برچھی مار کے ماریا سمیہ[3] نوں ابوجہل دے کم نہ چجدے سن
اوہ پر کولیاں پایا خبابؓ[4] تائیں نال جسم دے اگ نوں کجدے سن

سہن ظلم غلام تے لونڈیاں سب ایہہ پر دین اسلام نہ تجدے سن
سہکے ستم اوہ بنے غلام سرور استقلال دے نال پئے بجدے سن

بیان حضرت ابوبکرؓ کا غلاموں کو خرید کر آزاد کرنا

نت نویں تھیں نویں اوہ ظلم کر دے پئے صبر دے نال سب سہن مسلم
ابوبکرؓ[5] خرید آزاد کیتے میرے بھائی غلام نہ رہن مسلم

بڑے بڑے وی دکھ تھیں بچے ناہیں نال سکھ نہ کدی وی بہن مسلم
رکھیں قدم مضبوط وچہ سختیاں دے سرور دور رب نوں کہن مسلم

بیان مسلمانوں کو اسلام سے پھیرنے کیلئے مشرکین کے مشورے

بڑے سختیاں کرن تھیں نہیں ظالم آکھن کیویں اسلام مٹائیے جی
مکھ موڑ دے نہیں ایہہ دین ولوں بھاویں ایہناں نوں مار مکائیے جی

[1] حضرت بلال اُمیّہ بن خلف کے غلام تھے ان کے ساتھ جو ظالمانہ سلوک کیا جاتا تھا۔ اس کا سلسلہ لامتناہی تھا۔ [2] حضرت عمار اور ان کی والدہ کو سخت اذیتیں دے کر شہید کیا گیا۔ ان کی والدہ کا نام سمیّہ تھا۔ [3] ابوجہل نے ان کے اندام نہانی میں برچھی مار کر شہید کیا۔ عموماً عذاب کا یہ طریقہ تھا۔ کہ دوپہر کے وقت جلتے ہوئے سنگریزوں پر لٹا دیتے تھے اور سینوں پر گرم پتھر رکھ کر مارتے تھے۔ [4] حضرت خباب کو جلتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا گیا۔ یہاں تک کہ وہ کوئلے پیٹھ کے نیچے ہی ٹھنڈے ہو گئے بعض عورتوں کو دو مخالف جہتوں میں اونٹوں کو کھڑا کر کے ایک پاؤں ایک اونٹ سے باندھ کر دوسرا دوسرے اونٹ کے ساتھ باندھ کر اونٹوں کو دوڑایا جاتا تھا۔ اور چیر ڈالا جاتا تھا۔ الغرض وہ تمام مظالم جو انسان کے وہم اور خیال میں آ سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہا۔ خود جناب رسول کریمؐ کو ہمیشہ تکالیف دینے کی کوششیں کرتے رہے۔ [5] حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ابوجہل سے اور بھی دیگر بہت سے غلاموں کو خرید کر کے آزاد کر دیا۔ مگر پھر بھی یہ لوگ سختیوں سے بچ نہ سکتے تھے۔

ابوجہل نے کٹھڑے لوک کیتے۔ کہندا آ کوئی متا پکا ئیے جی
ساڈی پت جے کعبے دے بت سارے کیویں اسیں باد کرائیے جی
کوئی اکھ دا زور نہیں خاک ساڈا اسا چاہیدا خوب بچائیے جی
چپ رہن دا رہیا نہ وقت کوئی زور بتاں دا ذرا دکھائیے جی
روز روز دی ہلکناں نہیں چنگی جھگڑا انت دا اج چکائیے جی
پیو دادیاں جہناں دے اسیں بندے کیویں اوہناں تھیں مکھ پھرائیے جی
دین اپنا چھڈ دے لوک جاندے ڈنگا بتاں دا پھیر وجائیے جی
پھڑ کے سر دا مو دیاں مسلماں نوں لات[1] ہبل[1] دی بھینٹ چڑھائیے جی

بیان پُرجوش تقاریر سے عمر[رض] ابن خطاب[2] کو نبی[ص] کے قتل کے لئے تیار کرنا

بڑا جوش دخروش مچایو نے وِدھ اک تھیں اک تقریر کردے
سَو اُوٹھ انعام اعلان کر دے جیہڑا نبی نوں زیر شمشیر کردے
عمر[رض] ابن خطاب سی اُٹھ ٹریا دام حرص دے لے وہنوں اسیر کردے
ادھی رات تھیں بعد نا آئی آئے نبی[ص] بلند تکبیر کردے
پڑھدے پاک رسول نماز آ کے سجدے وچہ پئے جان زہیر کردے
نال درد مخلوق دے قلب بھریا جاری اکھیاں تھیں آپ نیر کردے
عمر[رض] سوچدا کرم ایہہ دیکھ کے تے میرے فعل مینوں شرم گیر کردے
چلے آپ نے لگیا مین پچھے آہٹ پا سوال بشیر کردے
دنے رات کیویں عمر[رض] ہیں نگہ لگا کدے رب نہ تینوں حقیر کردے
لیا رب بچا رسول اپنا۔ رب عمر نوں شاید امیر کردے
دیندے کیویں مٹا اسلام تائیں کر کے مشورہ ایہہ تدبیر کردے
عمر بڑا جوان سی وچہ مکے اوہنوں چک نیا لیے پیر کردے
کعبے وچہ جا چھپیا رات ویلے جِتھے روشنی بدر منیر کردے
عمر سنبھل کے بیٹھیا تیغ لے کے قتل رب دا پاک فقیر کردے
رو رو منگدے پئے دعا حضرت[ص] رو آپ وے دل دلگیر کردے
ربا فضل کر جگ کنگال ہویا دولت دین دی دے امیر کردے
عمر آکھدا میں نہیں مار سکیا۔ شاید روک سن منکر نکیر کردے
کہندے کون ہیں عمر[رض] جواب دتا تدوں آپ سن ایہہ تقریر کردے
عمر کرے بیان ہیں ڈر سٹیا زخمی متاں دعا دا تیر کردے
سرور پکڑیا اُٹھ کے لوں سوہنا تینوں یار سچا دستگیر کردے

[1] لات اور ہبل کعبہ کے دو بڑے بتوں کا نام تھا۔ [2] عمر ابن خطاب خاندان عدی کے بڑے نامی پہلوان تھے۔ بڑے بہادر اور غیور تھے۔ نقطہ رس دماغ پایا تھا۔ آپ رسول کریم[ص] کے دوسرے خلیفہ ہوئے آپ کے وقت میں اسلام ایک طرف چین اور دوسری طرف افریقہ کے شمالی کنارے تک پھیل گیا تھا۔ ایک انگریز مؤرخ لکھتا ہے۔ کہ اگر اسلام کو ایک عمر اور مل جاتا تو تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام نظر آتا۔ آپ ایک جوشیلے جوان تھے۔ آپ کے اسلام لانے کے واقعات بڑے دلچسپ ہیں آپ (۴۰) چالیسویں مسلمان ہیں گویا ۳۹ آدمی آپ سے پہلے اسلام لا چکے تھے۔ آپ نبوت کے چھٹے سال یا ۶۱۵ء میں مسلمان ہوئے گویا چھ سال میں کل ۳۹ انسان ایمان لائے تھے۔

Marfat.com

متواتر جوش بھری تقریروں سے عمر کا جوش میں قتل رسول کریم صلعم کیلئے جانا اور اسلام لے آنا

اکدن پھیر مل ساریاں شور پایا ابوجہل پھر جوش دلاندا جے
مرود رہیا نہ اج کوئی مکے ساتوں اک یتیم جھٹلاوندا جے
چھڈ دیئے ہزار خدا اپنے ساتوں اک خدا جتلاوندا جے
اینہاں بتاں تھیں جگ وچہ ہے عزت سانوں مرتبہ پیا گھٹاوندا جے
سن کے ایس تقریر نوں عمر اٹھیا ۔ کہندا اسل دی قسم میں کھاوندا جے
کچھ لئی تلوار میاں وچوں عمر جوش وچہ کدھ کے جاوندا جے
پوچھے عمر کیوں وسنا ایں وچہ غصے عمر آکھدا تیغ چمکاوندا جے
تینوں پتہ نہیں عمر نعیم کہندا مسلم بھین ای تیری بتلاوندا جے
سن کے عمر نوں غضب دا وٹ چڑھیا ترت بھین دے گھر نوں دھاوندا جے
دستک دتی جاں عمر نے بھین کنبی ترت ادھ خباب چھپ جاوندا جے
کہندا عمر اسلام ہے تساں آندا ویکھو مزا میں خوب چکھاوندا جے
آئی بھین چھڈاں نوں فاطمہ رض جد عمر اوہنوں دی مار گراوندا جے
ہویا عمر حیران ایہہ گل سن کے طرف بھین نگاہ اوٹھاوندا جے
رہیا تکدا عمر حیران ہو کے جرأت دیکھ کے ہوش گنواندا جے
ہووئیں متاں بے ادب توں بھن کہندی عمر تد دل یقین دلاوندا جے
عمر غسل کر سیتھ وچہ لیا فرقان[1] نظر پاک کلام تے پاوندا جے
موقعہ ویکھ کے آئے جناب باہر عاشق نبی کچھ ہور سمجھاوندا جے

کہندا موئے قریش جہان اوتوں کعبہ جنہاں دا الٹیا جاوندا جے
جاہل اسیں تے بت ایہہ بنے جھوٹھے ویکھو فخر دی بات سناوندا جے
جنہاں ویکھیا کسے نہیں ہے کتھے آوے سمجھ نہ ناں کی سکھلاوندا جے
ابی طالب اچھڈ دو خیال ہن تے اوہ بھی احمد نوں نہیں سمجھاوندا جے
سر وڈھ کے منہ لے آوناں ہاں جھگڑا انت دا اج مکاوندا جے
ملیا راہ وچہ اوہنوں نعیم مسلم ۔ ویکھ عمر نوں اوہ گھبراوندا جے
ادس نبی دے چلیاں قتل نوں ہن جہڑا ساڈے خدا جھٹلاوندا جے
سعد ہے بہنوئی جو عمر تیرا مدت ہوئی اسلام لے آوندا جے
ہویا قہر جد عمر رض دلیر چڑھدا سنیا کوئی قرآن پڑھاوندا جے
سعد جھٹ چھپا کے ورق قرآن بوہا کھول کے پھیر بلاوندا جے
اننا آکھ کے پکڑیا سعد تائیں مار مار کے ہوش بھلاوندا جے
کہندی اوٹھ کے عمر نوں مار چھڈیں ناں دی حق نہیں چھڈیا جاوندا جے
خون منہ تھیں وگدا عمر ڈٹھا نیر اکھیاں دا رلدا جاوندا جے
کہندا دسو کلام اوہ میں ویکھاں جہڑا قول خدا کہلاوندا جے
بھین کہے کر غسل تے رہیاں تینوں الویں ہتھ نہ کوئی لاوندا جے
جیوں جیوں پڑھے کلام خدا والا تیوں تن اوہدا لرزہ کھاوندا جے
نور پاک کلام خدا والا ظلمت دلے دی ترت ہٹاوندا جے

[1] یہ اوراق سورہ طٰہٰ پر مشتمل تھا۔

کتھے پاک رسولؐ نے عمرؓ پچھے گھر ارقمؓ[1] دا سعد بتلاوندا جے
بیٹھے ہوئے سی کجھ غریب مسلم۔ اکی ویکھیا کون ایہہ آوندا جے
کہندا عمرؓ ہے ہتھ تلوار ننگی ودہ جوش دے نال کھڑکاوندا جے
نیت ٹھیک دی کراں گے اسیں ایدی مزا اوس نوں نہیں چکھاوندا جے
نبی پوچھدے آیا ہیں عمرؓ کیویں عمرؓ کنب کے عرض سناوندا جے
اللہ بڑا ہے نبی فرمایا سی۔ عمرؓ چشم تھیں نیر دگاوندا جے
کلمہ پڑھ کے عمرؓ پھر ٹرپیندا اے مجلس وچ کفار دی آوندا جے
کیہا عمرؓ نے آن کے اوہناں تائیں سنو میں ایہہ خبر بتلاوندا جے
جھوٹھے بتاں دی کرو نہ تسیں پوجا۔ اللہ پاک نوں اوہ منواندا جے
جادو مار کے عقل گوا دتی جادوگر اوہ بڑا کہلاوندا جے
چاروں طرف تھیں گھیر دے عمرؓ تائیں عمرؓ ہتھ دو چار وکھلاوندا جے

عمرؓ دوڑ کے پہنچدا اُس تھاویں دستک دے کے در ہلاوندا جے
کھا کے خوف رسولؐ مقبول اگے جا ویکھیا حال سناوندا جے
حضرت حمزہؓ نے آکھیا آون دیہو ویکھاں کی کرتوت وکھلاوندا جے
کیہا نبی نے کو بلا اندر۔ کیویں ابن خطاب اج آوندا جے
آیا اج میں من خدا تائیں اوپر آپ ایمان لے آوندا جے
کردے تدوں تکبیر بلند مسلم گونج نال پہاڑ ہل جاوندا جے
بیٹھے ہوئے سن خوشی اوڈیک اندر عمرؓ ہور کجھ آن سناوندا جے
محمدؐ پاک رسول برحق ہے جے اکو رب جو ٹھیک بنلاوندا جے
کہندے سن کے عمرؓ وی ہویا پاگل لین گیا سی کی لے آوندا جے
مار والیس نوں متاں کجھ ہٹے جادو۔ پا واسطہ بتاندے ناوندا جے
نسے چھڈ میدان غلام سرور عمرؓ جت کے کعبے نوں آوندا جے

بیان علانیہ نماز ادا کرنا کعبہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

عمرؓ ظاہرا پڑھی نماز کعبے ہویا ربّ دا اوہ چرچا نام مکّے
چرچا تھاؤں تھائیں ہویا دین والا۔ گیا چمک ہن نور اسلام مکّے
عتبہؓ[2] اِک دن گلے وچ پا چادر نال نبی سی سخت کلام مکّے
ایسے طرح بیداد نت کرن ظالم ایہہ پیا آپ وانیک انجام مکّے

پڑھن ظاہرا لگے قرآن مسلم دیندے حق دا پھرن پیغام مکّے
دشمن زور تراں سب لان لگے کردے ظلم اوہ صبح تے شام لگے
لیا آن چھڈا صدیق اکبرؓ نہیں تے ہوندا کم تمام مکّے
صبر ویکھ کے سرورا مومناں دا پھرن بھڑکدے خاص تے عام مکّے

[1] ارقم کا مکان پہاڑ کی ترائی میں تھا۔ ان دنوں یہاں ہی مسلمان چھپ کر رسولِ کریمؐ سے قرآن پڑھتے اور نمازیں ادا کر جاتے تھے۔

[2] عتبہ بن مطیحہ نے ایک دن ابوجہل کا اشارہ پا کر حرم کی طرف جاتے ہوئے رسولِ کریمؐ کے گلے میں چادر ڈال کر اس قدر زور سے بل دیا کہ قریب تھا کہ آپ کا کام تمام ہو جاتا کہ اتنے میں ابوبکر صدیقؓ آ پہنچے اور آپ نے یہ کہہ کر چھڑایا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ۔ کیا تم اس لئے ایک شخص کو قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

Marfat.com

بیان حضرت عمرؓ اور حمزہ رضی اللہ عنہما کے اسلام پر اہل مکہ کا جوش

حمزہؓ ۔ عمرؓ ایمان جدوں آئے مکے والڑے ہوئے سب دے تنگ ہے سن — پھردے ہو حیران وچہ شہر مکے اوڈے اوہناں دے موہاں تھیں رنگ ہے سن

اٹھے ہوئے سن وچہ غصو متاں دے بچھو وانگ کر نیدڑے ڈنگ ہے سن — نال دردے پیئے کراہن مسلم ۔ ظالم قدیے اوہناں دے انگ ہے سن

تھال نہیں سی جان بچان والا اوتے زمین دے ہوئے اوہ تنگ ہے سن — اوپر رُخ محبوب رسول اللہ جاناں واردے وانگ پتنگ ہے سن

رحمت کل جہاناں تے کرن والے دُکھی ویندے پالدے سنگ ہے سن — دُکھو دُکھڑے ظلم پئے کرن ظالم پھرن سوچدے دکھاندے ڈھنگ ہے سن

رگڑے کھا کے چمکدے نت مومن لہندے نال مصیبتاں رنگ ہے سن — صبر نال پئے دُکھ اوٹھان سرور چہڑے نبی دے خاص ملنگ ہے سن

تنگ آنا مصیبتوں سے مومنوں کا اور عرض کرنا رسول اللہؐ سے واجازت ہجرت حبش کی

کیتی عرض جا مومناں نبیؐ اگے دے او حکم تے دیس ہُن چھوڑ دیئے — حُب وطن تے ساک قبیلیاں دی ایس دُکھ نوں دیکھ کے توڑ دیئے

بھلتے بہت جے دُکھڑے نبیؐ کہندے کیوں تساں نوں اسی ہُن موڑ دیئے — سکھ چھڈ پئے سب جہان والے راہ حق تھیں مکھ نہ موڑ دیئے

جاؤ حبش دے دیس نوں کرو ہجرت سبھے چھڈ پئے دین نہ چھوڑ دیئے — سُنیا بادشاہ نیک ہے اوس تھاویں ناطہ ہُن قریش دا توڑ دیئے

تسیں کرو تبلیغ اسلام والی دُنیا اج پئی حق نوں لوڑ دی اے — کر کے پاک تبلیغ ہن بندیاں دا رشتہ حق دے نال مڑ جوڑ دیئے

کیتی مومناں ایہہ صلاح سُن کے چلو دیس دی حب نوں چھوڑ دیئے — نال نیک اعمال تے خلق سرور مکھ غیر خدا تھیں موڑ دیئے

حبش کی ہجرت اور قریشیوں کا وفد دربار نجاشی میں جانا

سُن کے حکم رسول کریمؐ والا گئے حبش ول کجھ اوقات والے — چوری نکل دے چھڈ گھر بار تاہیں پچھے گئے سُن لات منات والے

ملا ہجرت حبش نبوت کے پانچویں سال یا ۱۴ نبوی ء کا واقعہ ہے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریباً پچاس سے اوپر انسانوں کا جتھا تھا۔ جنھوں نے چار پانچ سال سے سختیاں برداشت کر کے بھی اسلام کو نہ چھوڑا تھا۔ ملا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو کبھی دشمنوں کے اندر رہنے سے بھی نہ گھبراتے تھے مگر اپنے صحابہ کی تکلیفوں اور ایذاؤں کو آپ نے دن بدن ترقی پر دیکھا تو آپ نے مشورہ دیا کہ تم سرزمین حبش کی جانب نکل جاؤ۔ وہاں ایک بادشاہ ہے جسکے ہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا تم اس وقت تک وہاں ٹھیرو جب تک اللہ تعالیٰ ان مصائب سے تم کو نجات دے اس وقت حبش کا بادشاہ نجاشی کے نام سے مشہور تھا جس کا اصل نام اصحمہ تھا اور وہ عیسائی تھا۔

Marfat.com

جاندے ملے جہاز دو مومناں نوں چڑھے اوہناں تے صوم صلوٰۃ والے
وڈن انگلاں آن کے وچہ مکے کرن مشورے ہبل تے لات والے
گئے آدمی اوہناں دے حبش اندر لے کے بہت سامان سوغات والے
کہندے شاہ نوں کجھ غلام ساڈے دشمن ہوئے انجیل تورات والے
دئیں شاہ پھڑا اوہ چور ساڈے بندے اسی ہاں لات منات والے
پچھے شاہ کیوں نسے ہو چھڈ مکہ دیہو جلد جواب اِس بات والے

لگا داؤ نہ مشرکاں ظالماں دا اپر تے لشاں ٹھکار دی گھات والے
دِنا بھیجدے فیر صلاح کر کے ہیسن عرب وچہ اچڑی ذات والے
ملے جا عیسائیاں راہباں نوں کیتے ڈھنگ شاہ دی ملاقات والے
آئے نس حضور اوہ حبش اندر دشمن ہوئے اساڈڑی ذات والے
کیتا طلب نجاشی نے مومناں نوں ہوئے پیش جاں نیک صفات والے
جعفر[۱] اٹھ کے دِتا جواب سر دے نال بڑے کلمات جذبات والے

دربار نجاشی میں جعفرؓ بن ابی طالب کی تقریر

شاہا اسیں کچھر ٹرے لوک سارے بڑا اساں نے پاپ کمایا سی
سدا جنگ تکرار سی کار ساڈی بھائی بندا ندا خون وگایا سی
بت پوجدے ماردے لڑکیاں نوں بھیڑا راہ شیطان وکھایا سی
ایسے حال تے وچہ بدکاریاں دے نبی اساں ول حق لے آیا سی
اساں منیاں اوس رسول تائیں شاہا ایہناں نوں تہیں ستایا سی
دِتا دیس چھڈا مصیبتاں نے سنیاں ایس تھاں عدل وسایا سی
سنیا شاہ جاں حال ایہہ دردوالا اوہدا رحم نے دل نرمایا سی
دوجے دن قریشیاں فیر مڑ کے اک پھند فریب[۲] لگایا سی

چوری ڈاکیاں وچہ ہمیش رہندے کھاں جنیاں نفس مار مکایا سی
اسیں مست وچہ شغل شراب دے سی جیہڑے اساں نوں بہت رجھایا سی
کوئی بدی جہان تے نہیں شاہا جیہنوں ہتھ نہ اساں لگایا سی
دِتا اوس نے پتہ خدا دا لا بھیڑے کم تھیں اوس ڈرایا سی
ویری بنے ایہہ ساڈڑے ایس گلوں بڑا دکھ تے رنج پہنچایا سی
عادل بادشاہ توں جہان اندر تیرے عدل نوں رب وڈیایا سی
وسو تسیں آباد دلشاد ہو کے کارن مومناں حکم سنایا سی
دشمن ہین ایہہ شاہ عیسائیاں دے بڑا جوش خروش وکھلایا سی

۱؎ حضرت جعفرؓ ابن ابی طالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھائی تھے۔

۲؎ دوسرے دن وفد قریش نے پادریوں کے ساتھ مل کر پھر بادشاہ کو اس طرح بھڑکایا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کو بھی نہیں مانتے اس پر حضرت جعفرؓ نے جب قرآن کی آیات پڑھ کر سنائیں تو نجاشی نے کہا کہ حضرت عیسےٰؑ کو یہ خدا کا برگزیدہ رسول مانتے ہیں۔ خدا نہیں ملنتے تو اس نے ایک تنکا اٹھا کر کہا کہ عیسےٰؑ اس سے جو مسلمانوں نے بتلایا اس تنکے سے بھی زیادہ نہیں۔ نجاشی کی اس بات پر اگرچہ پادری برہم ہوئے مگر بادشاہ نے مسلمانوں کو آباد ہونے کی اجازت دے دی۔ قریش کے سفیر ناکام آئے۔ قریش کے سفیروں میں سے عبداللہ بن ربیعہ اور عمرو بن العاص تھے ❖

Marfat.com

مسلم شاہ پھر طلب دربار کیتے پچھے جو الزام لگایا سی
جعفر پڑھی تد اُوٹھ کے بسم اللہ نالے کجھ قرآن سنایا سی

کہندے اسیں ہاں مندے نبی عیسیٰؑ اللہ پاک نے جویں فرمایا سی
عیسیٰؑ پاک انسان ہے رب والا اوہ حق جس کدی دکھایا سی

کہیا شاہ نے تسیں ہو ٹھیک کہندے ایویں لوکاں نے وتنوں وچھایا سی
اسی تھیں ودھ نہیں ذرا وی کہے عیسیٰؑ ککھ کاہ دا اوس اڈھایا سی

وستو تسیں آرام تھیں ایس تھاویں جاؤ حکم ایہہ اوس سنایا سی
ٹٹ گیا اوہ جال فریب والا جیہڑا آن قریش وچھایا سی

پئے تے ہوئے اَس قریش سارے مکے آن کے شور مچایا سی
کیتا جوش خروش پھر ظالماں نے بڑا مومناں رنج اڈھایا سی

یاراں سہن ایہہ حبش وچہ جان والے جنہاں دیس نوں چھڈ وکھایا سی
عبدالرحمٰن بن عوف دے نال عثمانؓ ہور جنہاں تے رب دا سایہ سی

پنجواں ورہا سی آپ نوں نبی ہویاں جدوں واقعہ پیش ایہہ آیا سی
سکھی حبش وچہ وسدے ہین بھائی جدوں مومناں پتہ ایہہ پایا سی

دوجے ورہے پھر گئے کجھ ہور مومن جا حبش دا دیس وسایا سی
کل اک سو اک سی گئے مسلم ذکر پاک حدیث وچہ آیا سی

پئے تے کجھ سی اوہناں تھیں طرف مکے ایہہ پینتیاں دلیں بنایا سی
پندرہ سال کجھ رہے سن حبش اندر ہجری ست وچہ نبی بلایا سی

اک بات عجیب ایہہ نظر آوے گئی عقل تے ہوش سس چکرایا سی
دولتمند ہی گئے سن حبش اندر پیر کسے غریب نہیں چایا سی

سہندے سختیاں ظلم تھیں وچہ مکے مزہ دکھاں وچہ اوہناں نوں آیا سی
اللہ والیاں دکھاں وچہ نال سر دا استقلال تے صبر دکھلایا سی

شور تحقیر نبی کریم صلعم اور واقعہ معراج نبویؐ

اک روز وچہ حرم دے مل بیٹھے بڑا شان ہر اک سردار دا اے
غنڈے آن کے شور مچان لگے غصہ حد تھیں ودھ کفار دا اے

کہندے نبی نے بڑا فساد پایا۔ اتر جاوندا پیا وقار دا اے
سن کے نال غرور سردار آکھن چھڈو ذکر ایہہ رنج بیکار دا اے

اُہدا اثر تے اساں نہیں خاک ڈٹھا۔ حرم وچہ کی خوف اغیار دا اے
ساتھی اوس دے ہوئے ذلیل سارے جلوہ بناندی ایہہ چمکار دا اے

نس گئے تے کجھ نے حبش اندر۔ باقی رہیاں تے دکھ آزار دا اے
کدی فکر وچہ جوش ایہہ دسدے او۔ رستہ بند کل جدھی گفتار دا اے

بُڈھا ہویا محمدؐ ہے تساں اندر بھیڑا حال اوہدے کاروبار دا اے
زندہ اج تک نہیں فرزند اوہدا جھگڑا جھویا انسان بیکار دا اے

اوہدی زندگی تک نے ایہہ کھیڈاں پھول جوڑ کم اُہدے زنگار دا اے
اوہ تے ہے آ اُترا[1] فکر کاہدی ساتھی کسے ناہیں رشتے دار دا اے

[1] آؤتر پنجابی میں اُس کو کہتے ہیں۔ جس کے اولاد نرینہ نہ ہو۔ مغروران کفار نے جب یہ تحقیر آمیز کلمات کہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت رنج ہوا۔ اسی وقت سورہ کوثر نازل ہوئی۔

Marfat.com

گلاں کیتیاں نال غرور دے وہناں سُنیا حال جال نبی گفتار دا اے
سورۃ کوثر[1] تد ہوئی نزول اُس دم اللہ کرے غم دُور دلدار دا اے
جلوہ اِک کلام خدا والا - دعوے[1] قادری ربّ غفار دا اے
دسّو تسیں[2] بنا کے اِک سورۃ لے کے مشورہ کل اغیار دا اے
چھوٹی ایہہ سورۃ جدوں ہوئی نازل دعویٰ پیش ہویا کردگار دا اے
سورۃ ٹنگی ایہہ سبعہ مُعلقہ[3] تے گویا ربّ خود آپ للکار دا اے
گھوڑے نے فکر دے تھک گئے دوڑ اندر ہوش اُڈیا ہر ہوشیار دا اے
کر کے غور تے فکر اوہ تھکیا جاں کہندا عرب کل ایس تھیں ہار دا اے
سوچے بشر کجھ ذرا تے غور کر کے کیہڑی گل اوہ سوچ وچار دا اے
دُوجا وہم دا پورا جواب ہے سی جیہڑا وہم کفار مردار دا اے

عمر آپ دی سال سی اٹھتالی[4] - اندر قلب ہجوم افکار دا اے
ایس سورۃ دے دو ٹھو ہیسن مخزن ایہہ اک بڑے اسرار دا اے
کہندا اوہ جہ قرآن ہے پاک اللہ - شک میرے تے جے قول اقرار دا اے
کر سکو گے تسیں نہیں کر سکدے ڈرو تاں ڈاہڈا شعلہ نار دا اے
عربی بڑے ادیب فصیح شاعر جیہڑا چاہڑا ای شعر اشعار دا اے
شاعر دیکھدے آن کے عرب سارے تن آیتاں نور ابصار دا اے
آندا ڈھونڈھ کے اوہناں نے اِک شاعر واقف بڑا اوہ شعر اشعار دا اے
ایہہ تے نہیں کلام انساں والا آنا لکھ کے چُپ سدھار دا اے
ایہہ سی فیض کثیر دی پیشگوئی وعدہ اتے قانون ستار دا اے
دتی اساں ہے خیر کثیر تینوں ربّ نال تحقیق پکار دا اے

---

[1] سورۃ کوثر پارہ ۳۰ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ۝ ترجمہ ہم نے تجھے خیر کثیر عطا کیا ہے۔ پس اپنے ربّ کی عبادت کر اور قربانی کر۔ تحقیق تیرا دشمن ہی ایسا ہوگا۔ کہ اس کا نام لیوا کوئی نہ رہے گا۔ غور کر کے دیکھا جائے۔ تو کونسی دینی۔ دنیوی زمینی۔ آسمانی نعمت اور برکت ہے۔ جو آپ کو نہیں دی گئی۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ رنگ میں عطا نہیں ہوئی۔ طاقت سلطنت۔ اُمت جماعت عزت۔ نیکنامی شرافت تہذیب اخلاق فاضلہ معرفت کاملہ علم حکمت نور ایمان اولاد روحانی اولیائے اُمت قرآن جیسی کتاب کونسی نعمت ہے جو انسان کو مل سکتی ہے۔ آنحضرتؐ کو بہتر سے بہتر رنگ میں نہ عطا ہوئی پس حکم ہوتا ہے۔ کہ نماز رب کے لئے پڑھو اور قربانی اپنے لئے کرو تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ دونوں کو بیان فرمایا تیرے دشمنوں کی کوششوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور اُن کا نام لیوا دُنیا میں باقی نہ رہیگا

[2] وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝
پارہ اوّل رکوع ۳ ترجمہ :- اور اگر تم کو اس میں شک ہے۔ جو کچھ اتارا ہم نے بندے اپنے پر تو اس کی مثال ایک سورۃ لے آؤ اور اپنے گواہوں کو اکٹھا کر لو۔ اگر تم سچے ہو پھر اگر تم نے نہ کیا اور ہرگز نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن۔ انسان اور پتھر ہیں اور جو تیار کی گئی ہے واسطے کافروں کے یہ خداوند ربّ العالمین کا چیلنج تمام دُنیا کے عقلمندوں کے سامنے تیرہ سو ستر برس پہلے موجود ہے سپہلے جھٹلانے والوں نے بڑے طریقے اختیار کئے مگر خدا کی اس للکار کے سامنے کوئی مرد میدان آج تک نہ نکلا - سبعہ معلقہ وہ سات قصیدے عربی زبان کے تھے جو کعبہ کے دروازے پر مختلف اوقات میں آویزاں کئے گئے تھے۔ کہ جن میں شاعران عرب کا یہ دعویٰ تھا کہ ہمارے کلام سے بڑھ کر کوئی شاعری نہیں کر سکتا ۔

Marfat.com

تُسیں کرو قربانیاں فضل منگو کرو عمل نہیں شوق گفتار دا اے
رہنا نام نشان نہیں دُشمناں دا ایہہ قول سچے کردگار دا اے

کوئی دیکھ لے اج دھیان کر کے کیڈا نام رسول مُختار دا اے
اَٹھی نوّے کروڑ فرزند نبوی لکھیا اَج اے کل اخبار دا اے

اگلا حال نہ آوے خیال اندر ایتھے وہم انساندا ہار دا اے
بھکدے شاہاندے سرنے بلدے اوہ پیا او ہادر رسول مختار دا اے

وچہ غماں دی رات رسول تائیں جلوہ وسیا ربّ الوار دا اے
جنہوں کہن معراج[1] اسلام والے۔ شان اُچڑا میری سرکار دا اے

راتوں رات لے گیا اوہ پاک اللہ۔ والی کل جو بھید اسرار دا اے
مسجد اقصٰی تائیں مسجد حرام[2] وِلوں فضل اپنا جدھے نے یار دا اے

حق ہین وہ گل بیان سارے قول سچ حدیث اخبار دا اے
ہویاں پست بلندیاں نبی اگے کیتا سیر فردوس گلزار دا اے

نیڑے ربّ دے ہوئے اوہ انبیا تھیں پڑہ رہیا اِک ذرا وچکار دا اے
اُتھے بند پرواز جبرئیل دی اے ظالم بشر کی سوچ وچار دا اے

جھگڑے پاوندے روح[3] تے جسم والے پتہ نہیں بُراق سوار دا اے
روح نال دی جسم لطیف ہوندا جمع نبی تے کُل انوار دا اے

دتّی ربّ تسکین رسُول تائیں جیہا کم اِک خاص غمخوار دا اے
اگلے پچھلے سب نبی عروج ویکھے گُوڑھا بھید ایہہ ربّ دے پیار دا اے

کتھاں راز نیاز لوں کی ایتھے کم ایہہ کسے نیکو کار دا اے
تیرے بھید نے بڑے خداوندا۔ کوتہ فہم سرگرداں گنہار دا اے

ابی لہب کی مُخالفت ایّام حج میں

سہکے سختیاں دین نہ چھڈیو نے تھک گئے قُریش برباد کر کے
ہوئے نال ایمان آباد مسلم۔ گھربار تے وطن برباد کر کے

۱ معراج وہ مشہور واقعہ ہے جو آج تک احادیث اور روایات صحیحہ میں مرقوم ہے ۲ سُبحانَ الَّذِی اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِی بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○ پارہ پندرہ شروع ترجمہ وہ ذات پاک ہے۔ جو ایک رات میں اپنے بندے کو پاک مسجد سے دُور کی مسجد تک لے گیا۔ یعنی مسجد حرام یعنی مکّہ سے بیت المقدس تک) جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھی ہے۔ تاکہ ہم اس کو کچھ نشانیاں دکھلائیں۔ بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ ۳ معراج نبویؐ میں صحابہ کے وقت سے دو گروہ چلے آتے ہیں۔ مسلمانوں کا ایک گروہ ہمیشہ روحانی معراج مانتا آیا ہے۔ اور ایک جسمانی اس اختلاف سے لوگ اکثر معراج کی حقیقت سے دُور چلے گئے۔ یہ فرقہ دارانہ کے جھگڑے ہیں جناب رسُول کریمؐ کو معراج ہوا اور وہ سچ ہے

کیتی ترک کلام ہُن مشرکاں نے مَن دلاں نوں سخت فولاد کر کے
چاروں طرف تھیں حج نوں لوک آون نبی بہندے رب تائیں یاد کر کے
جھوٹھا آکھدا پاک رسول تائیں جادوگر کہے کُفر الحاد کر کے
کدے روکے کرے بیان ظالم نال حسرتاں قلب ناشاد کر کے
کرو تسیں دھیان نہ سُنو گلاں۔ کہندا ایں جے بہت فریاد کر کے
نبی کرن تبلیغ اسلام والی لوکی کہن خیال آزاد کر کے
گلاں سوہنیاں چنگیاں تیریاں نے کریئے اسیں کی تیری امداد کر کے

اللہ والیاں تھیں مکھ موڑ لیندے بھیڑے کُفر نوں ننگ بنیاد کر کے
ابی لہب رسول دے نال پھردا خوب مکر تھیں قلب آباد کر کے
کدی کہے مجنون جے ایہہ پاگل۔ آیا ہوش تے فکر برباد کر کے
والی کعبہ دے اسیں تے پُت ساڈا نال بتاں دے پھرے عناد کر کے
پھردا مکر دے جال پھیلاوندا اوہ روندے خوب بیان روداد کر کے
تیری قوم جھٹلاوندی ہے تینوں کیوں مَنئے اسیں اُستاد کر کے
نبی پاک سن کوششاں سدا کردے سرور چھڈدے ختم معاد کر کے

معجزات طلب کرنا سرداران قریش کا اور جواب خداوند عالم

دعوے جدوں قرآں دا پیش ہویا دستو الیدی مثل بنا سارے
نادر پاک کلام خدا والا گلاں وسدا شان دکھلا سارے
کہندے ہو اکٹھڑے نبی تائیں اک روز سردار سن آ سارے
چشمے دے وگا زمین وچوں نالے باغ درخت اوگا سارے
ٹکڑے یا آسمان نوں کر دیئیں اوپر ساڈے اوہ سُٹا سارے
ساڈے سامنے چڑھ آسمان اوپر لے آ احکام لکھوا سارے

سارے جن تے انس صلاح کر کے اِک دوجے نوں ساتھ ملا سارے
نہیں ملیا ظالماں وِس تائیں دتے راز سب کھول خدا سارے
اسیں من نہیں سکدے نبی تینوں ساڈوں دے اعجاز دکھا سارے
جنہاں وچ انگور کھجور ہووَن ہور پھل دکھا لگا سارے
سُنے رب فرشتیاں نوریاں نوں لے آ بلا دکھا سارے
من لاں گے اسی رسول تینوں وِس رب تھیں کم کروا سارے

لے وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا ۝ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۝ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ پارہ ۱۵ بنی اسرائیل رکوع ۱۰۔ ترجمہ اور کہتے ہیں کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ یہاں تک کہ تو ہمارے لئے زمین سے چشمہ نہ بہا دے یا تیرا کھجوروں کا باغ ہو پھر تو اس کے اندر خوب نہریں بہایا تو آسمان کو جیسا کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دے یا تو اللہ اور فرشتوں کو سامنے لایا تیرا گھر ہو سونے کا یا تو چڑھ جائے آسمان پر اور ہم تیرے چڑھنے کو نہیں مانیں گے یہاں تک کہ لے آوے ہم پر کتاب جسے ہم پڑھ لیں۔ کہ وہ میرا رب پاک ہے میں صرف ایک انسان رسول ہوں۔ گویا بشر رسول کا یہ کام نہیں ؛

Marfat.com

رب آکھدا اکھو حبیب میرے دے ایہناں نوں راز سمجھا میاں
ایہہ بشر رسولؐ دے کم ناہیں بھلے تسیں ہو ہوش گنوا سارے

پاک ذات ہے میرے خدا والی کیتے جس نے فضل عطا سارے
سرور نبیؐ نے جدوں جواب دتا ظالم گئے سب سر نکا سارے

اہل مکہ[۱] کا وفد ابی طالب کے پاس جانا اور اُن کا رسولِ کریمؐ سے خطاب

جوش نال اسلام جدوں ہوندا مٹے نور نہ اوہدا پامال ہو کے
کھٹے ہو کے مشرکاں غور کیتا پکا عہد ہویا قیل قال ہو کے
ہوئی جدائیں روک بھتیجڑے نوں اسیں آئے ہاں بہت بے حال ہو کے
دیوے بتاں نوں گالیاں[۲] پُت تیرا تسیں ہاشمی ہو خوش حال ہو کے
نت آکھدے رہے ہاں اسیں تینوں ہوئیوں چُپ توں مست خیال ہو کے
دھمکی جان نہ کریں خیال دوجا گھیر لیئی گا جنگ وبال ہو کے
ابی طالب ایہہ سُن خاموش رہندے لوکی تپدے نے پُر ملال ہو کے
آئے لوک سی کل قبیلیاں دے بیٹا سوچ توں وی نیک فال ہو کے
رحم کریں ہن ہڈیاں میریاں تے تیرے چمڑے فکر جنجال ہو کے
اُتنا بھار پا جیہڑا ایں چک لیواں مر مٹاں نہ میں پامال ہو کے
چاچا نبی دا چاچا سی اوہ چاچا الفت رہی سی جد ہی کمال ہو کے

جرات ویکھ کے مومناں صادقاں دی کفر اُٹھیا وانگ اوبال ہو کے
ابی طالب دے کول کجھ لوک جاندے کہندے جا اوہ جوش وچ لال ہو کے
لکے ساڈے جوالڑے کرائیں نوں نہیں نئے آہن سامنے نال ہو کے
اسیں ویکھدے رہے ہاں کھ تیرا دن دان گذرے کئی سال ہو کے
اج فیصلا ایہہ آخیر دا ای رہ سکدا نہیں توں ڈھال ہو کے
غیرت بناندی کل گنوا بیٹھوں گالی دیوندا ہاشمی بال ہو کے
گئے اوہ تے سدیا نبی تائیں کہندا آپ نوں بہت نڈھال ہو کے
کٹھے ہوئے نی ایہہ مقابلے نوں کی کراں گا میں رکھوال ہو کے
لڑن جوگ نہیں کل قبیلیاں تھیں چھڈ ضد تے رہ خوشحال ہو کے
سُنی چاچے دی گل تے نبی سچے بھرے اتھرو رنج دنال ہو کے
آج ہو مجبور اوہ آکھدا اے چھڈ سرورا ضد رہ ضنال ہو کے

۱۔ یہ وفد جس میں ابوجہل اور بڑے بڑے سردار مکہ تھے۔

۲۔ نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بتوں کو گالیاں نہیں دیتے تھے۔ یہ ان کا بہتان تھا۔ بلکہ قرآن میں ہے۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سورۃ انعام پارہ، رکوع [redacted] ۔ ترجمہ :۔ اور اُن کو گالی نہ دو۔ جن کو یہ اللہ کے سوائے پکارتے ہیں۔ اس احکام الٰہی کے مطابق کبھی کسی مسلمانوں نے کسی کے معبود کو بُرا نہیں کہا۔ چہ جائیکہ رسولِ کریمؐ صلعم خود کسی کے بُت کو گالیاں دیتے۔

بیان رسولِ کریمؐ کا جواب ابی طالب سے دوبارہ وفد کا عمارہ بن ولید کو لانا ابی طالب کا جواب بنی ہاشم سے تمام قبائل کی علیحدگی

کیتا غور ایہہ نبیؐ کریم اُس دم چاچا اج میرا پریشان ہویا
اوکھا ایس نوں سخت جواب دینا اہدا مجھ تے بڑا احسان ہویا
ساتھی بھاویں نہیں کوئی جہان اندر ربّ پاک سچا نگہبان ہویا
چھڈ سکدا راہ نہیں حق دا میں گرچہ جگ سارا قہروان ہویا
سُورج دین وچہ سجڑے ہتھ میرے کائنات دا جو سامان ہویا
میرے واسطے دُکھڑے جھل ناہیں مینوں رب دے اہو فرمان ہویا
آندا نہیں ایمان سی ابی طالب تاں وی بہت اس دم پشیمان ہویا
کہندا روک کے پاک رسول تائیں تیرا جان نہیں پُت آسان ہویا
جاکر جو کجھ تیرا جی چاہے صدقے تدھ نوں میں قربان ہویا
دھمکی اونہاں دی گئی بیکار ساری ادھے ہور پھر ایہہ سامان ہویا
ایہہ لے پُت بنا نُوں ابی طالب ساڈے وچہ تیرا وڈا شان ہویا
بدلے ایس دے اوس نوں دے سانوں دشمن اساندا جو نادان ہویا
تُساں گل ایہہ بڑی عجیب کیتی جنہوں سُن کے میں حیران ہویا

ہوئی لڑن نوں قوم تیار ساری ایسے واسطے ہے حیران ہویا
ایہہ پربہت احسان سی ربّ والے جیہڑا مالک زمین آسمان ہویا
کہندے اتھر وھر کے وچہ اکھاں چاچا بڑا بلند طوفان ہویا
غالب کریگا مجھ نوں پاک اللہ یا میں کوششاں وچہ قربان ہویا
لھیسے ہتھ وچہ دین اوہ چن میرے اوکھا تاں وی ملکھ ہُران ہویا
اے لے چلیا چھڈ میں حبّ تیرے ای بھاویں لوں جے بہت حیران ہویا
کھادا ہویا سی دل اخلاق نبوی جانا آپ دا وانگ مرجان ہویا
چھڈ سکدا بھتیجا نہیں مینوں ویری بھاویں ہے جگ جہان ہویا
ابوجہل تے ساریاں مشرکاں نے سُن خبر ایہہ جی جیران ہویا
لے آئے عمارہ ولید دے نوں سوہنا بہت سی جیہڑا جوان ہویا
تابع داروی لے ایناں ساڈیاں دا سوہنا اوس جہیں وڈھ جوان ہویا
ویری بنتاں دا مار مکا دینے مشکل کم ایہہ بڑا آسان ہویا
دیاں اپنا پُت کھادنے نوں پالاں تساں دا میں نادان ہویا

ملہ جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی استقامت کا سخت امتحان تھا۔ دنیاوی طاقت وحمایت جا رہی تھی۔ جواب میں کیسے مختصر جملے ارشاد فرمائے۔ گویا انسانی ہستی کے لوازمات ضروریہ کو خدا کی پرستش اور توحید کے مقابلے میں تمام کائنات کے سامان چھوڑ سکتا ہوں اللہ اللہ کس قدر جوش توحید کا قلب مطہر میں ہے ٭

Marfat.com

ایہہ ہو نہیں سکدا کدی میتھوں بڑا عجب ایہہ طرز بیان ہویا — کی سوچ کے تساں ایہہ گل کیتی کراں میں تے بڑا انجان ہویا

ابی طالب دا ایہہ جواب سن کے ہر اک مشرک پریشان ہویا — سارے ہاشمی رلّ ابی طالب کٹھا جدوں سارا خاندان ہویا

کہندا کرو محمدؐ دی طرفداری کھڑا بہت جے ہن طوفان ہویا — ابی لہب نہ آیا سی اوس تھاویں باقی گل دا عہد پیمان ہویا

حیرت آوندی ویکھ کے ایہہ گلاں کیویں انہاں نوں ایہہ ایمان ہویا — بندے ہتا نال سے ہاشمی سب سن حمزہ[1] صرف اک ہی مسلمان ہویا

موہ لیا سی نبی نے ساریاں نوں جدے خلق دا اوچا شان ہویا — سرور نبی دے خلق عظیم والا ذکر وچہ ہے پاک قرآن ہویا

بیان قریش کا وفد بارگاہِ نبوی میں

تتّی آس تے گئے نراس ہو کے بیٹھ مشورہ کل بے پیر کردے — سوچ فکر تے غور تحقیق کر کے نویں نال صلاح تدبیر کردے

زن۔ زر۔ زمین نے لوک کہندے دنیا داراں نوں ہین اسیر کردے — وہیوا ایہہ ناد طمع رسول تائیں مل کے فیصلہ کل مشیر کردے

عتبہ ربیعہ دے پت نوں بھیجیو نے راضی رہیا پاک بشیر کردے — کہندا آ رسول مقبول تائیں بھائی اسی ہاں تیری توقیر کردے

سو ہیئے خلق تے ہیں اخلاق والا تیرے قول نے بہت تاثیر کردے — چھڈ دیہہ پچھا بتاں ساڈیاں دا۔ تیری اسیں نہیں ہن تحقیر کردے

خواہش مال دی ہے تے منگ موہنوں کتھا اسیں حال مال کثیر کردے — اتنا دیاں گے مال منال تینوں جیہڑا بڑا امیر کبیر کردے

جے کر چاٹ ہے ویلے وچہ حسن والی اوہدی ایہ ول اسی تدبیر کردے — چن لے توں حسن دی کان وچوں حاضر گل ہاں بدر منیر کردے

شاہی چاہیں تے ہے منظور سانوں فخر ایہہ دا اسیں حقیر کردے — تینوں بادشاہ اسی بنا دنے ہاں جیہوا چاہیں توں آپ دے ذیر کردے

دیئیے جگ دے گل انعام تینوں[2] بند بتاں نوں مارنے تیر کردے — چھڈ ضد تے من لے گل سرور تینوں اسی دلگیر نہیں دیر کردے

بیان جواب دینا عتبہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

سن کے عتبہ دی گل رسول اللہ پڑھ کے پاک قرآن خطاب کیتا — بھائی نیچ خیال تساڈڑے نے پیدا نفس اندر اضطراب کیتا

[1] حضرت حمزہ صرف اس وقت تک بنی ہاشم میں مسلمان ہوئے تھے۔ مگر آنحضرت کے اخلاق حمیدہ سے تمام بنی ہاشم آپ کے گرویدہ تھے [2] عورت روپیہ اور حکومت تین ہی چیزیں دنیاوی ترقیات کا انتہائی مقام ہیں۔ اگر رسول کریم صلعم کو ان امور کی ضرورت ہوتی تو آپ کے لئے اس سے بہتر کون سا موقع ہو سکتا تھا۔ عمائد قریش کی سمجھ میں یہی تین امور محرک ہو سکتے تھے۔ چنانچہ اپنے معبودوں کی حمایت میں مہیا کر دیں۔ (باقی ماندہ صفحہ ۶۴)

Marfat.com

زن زر - زمین محبوب کر کے تساں ہور دا ہور حساب کیتا
سانوں رب بشیر نذیر کر کے پیدا جگ دا نیک اسباب کیتا
سوچ سکدے تسیں نہیں غور کردے غافل ہوئے تے مست شراب کیتا
کر کے کوششاں اجے نہیں تھکدے او ذرا شرم نہیں تساں حجاب کیتا
سنو ایہہ پیغام خدا والا نبی اساں نوں آپ جناب کیتا
تساں مَنناں حق نہیں ویکھ لینا ایہو فیصلہ پاک جناب کیتا
گلاں سن ایہہ عتبہ نوں جوش آیا اوس نفس غصے نے بڑا بے تاب کیتا
دسے بڑی مزاج تیمم ہو کے آکڑ نال جے اوس خطاب کیتا
چھڈو ہاشمی کل قبیلڑے نوں جنہاں بتاں دا نہیں آداب کیتا

نالے من کے رب مخلوق تائیں مال دین دا تساں خراب کیتا
منوں رب نوں سکھ آرام ملسی نہیں تے تساں تلاش عذاب کیتا
سفلی خواہشاں ہوش برباد کیتی موٹی عقل دا تساں لے آپ کیتا
دولت مال دی کجھ نہیں دلے اندر الفت خلق دی قلب شاداب کیتا
اندر دوہاں جہاندے سکھ ملسی کدی تساں جے ادب آداب کیتا
تسیں رہو برباد جہان اندر - سانوں رب سچے کامیاب کیتا
آیا پرت کے ول قبیلیاں دے کہندا نبیؐ نے کم خراب کیتا
نبی ہاشمی اوس نوں چکدے نے کم جوڑ کے کل احباب کیتا
بائی کاٹ ہن کرو تمام مل کے سرور اوہناں نے جگر کباب کیتا

بیان مشورہ اہل مکہ بابت علیحدگی بنی ہاشم

کٹھے ہوئے قبیلڑے فیر سارے ٹھیکیدار سن جو برائیاں دے
لین دین تے میل سب بند کریئے بن جایئے وانگ قصائیاں دے
خارج کرو کل ہاشمی طے ہویا چکھن مزے ایہہ بے پرواہیاں دے
جانو اوہناں نوں ساک نہ تسیں سرور رشتے چھڈ ٹیو باپ تے بھائیاں دے

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۶۳) یہ ڈیپوٹیشن کسی چال اور فریب کی بنا پر تھا۔ کسی دفع الوقتی کے لئے تجویز تھی۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسب نسب میں ان حقوق کے مالک تھے۔ آپ کو بادشاہ بنانا یا امداد میں قبول کرنا کسی طرح بھی قریش کے لئے باعث ننگ و عار نہ تھا۔ اس لئے جو کچھ انہوں نے کہا۔ بصدق دل کہا تھا۔ یہ آیات آپ نے تلاوت فرمائیں ملا۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ سورۃ محمد پارہ ۲۶ شروع

ترجمہ:- جو لوگ منکر ہوئے اور اللہ کی راہ سے روکا برباد ہوئے ان کی کوششیں ضایع ہوئیں۔ اور جو یقین لائے اور اچھے کام کام کرتے رہے۔ اور جو اترا محمدؐ پر ایمان لاتے ہیں اور وہی وہ ہیں کہ ان کے رب کی طرف سے ان کے حالات اچھے ہو جائیں گے۔ ان کی کمزوریاں دور ہوں گی۔ یہ اس لئے کہ منکر چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے انہوں نے سچی بات کو قبول کیا۔ خدا اسی طرح مثالیں دے کر لوگوں کو سمجھاتا ہے۔ ان آیات کو پڑھ کر آپ نے عتبہ کو فرمایا دو طریق تمہارے سامنے ہیں جو چاہو قبول کر لو۔

Marfat.com

مشرکوں کا مشورہ کرنا بابت علیحدہ کرنے بنی ہاشم کے

کیتے قول اقرار تے عہد پکے مل جُل کے ظلے ایہہ بات کیتی
لین دین تے ملن سب بند ہویا نالے قطع کرنی گل بات کیتی
دستخطاں دے نال کر قول پکے نذر پھیر اوہ لات منات کیتی
گھیرے ہاشمی بہت مصیبتاں نے دُکھاں اوہناں تے تنگ حیات کیتی

بائیکاٹ ہویا نال بنی ہاشم اُوپر اوہناں دے غماندی رات کیتی
لکھیا عہد نامہ ملکے موذیاں نے ابوجہل تحریر کم ذات کیتی
کاغذ ٹنگیا سبعہ مُعلّقہ تے اُہدی پاسداری دن رات کیتی
ابی لہب نے سرور ا ساتھ دِتّا ایہہ دی گل ادس نے واہیات کیتی

بیان شعب ابی طالب میں تمام بنی ہاشم کی بمعہ رسول[ص] کریم نظر بندی

نبی پاک دا ہاشمی ساتھ دیندے سکھ چین سب آپ توں وار دے جے
شعب ابی طالب اندر ہو بیٹھے جیتھے سال او دتن گذار دے جے
بچے بچیاں بھکھ دے نال رو دن مشرک سب دے وانگ پھنکار دے جے
گھلّی جنس خدیجہ[1] نوں کسے اکدن چھپ چُھپ لکے نال پیار دے جے
آون حج دے جدوں ایّام مکے گھیرے مچک لیندے گھیر گھار دے جے
ٹولے ٹولے نوں آپ تبلیغ کردے مشرک نال ہی نال پکار دے جے
ورے تن گذرے ایسے حال اندر کہ کے سختیاں لوک سب ہار دے جے

گھیر الگتیا کل قبیلیاں نے کیتے قید اوہ وچہ حصار دے جے
رسد جان نہ دیوندے ذرا ظالم ہدیئے بھیجدے بنت افکار دے جے
دُکھ سہن نہ ہاشمی مکھ موڑن صدقے جاوندے نبی سردار دے جے
ابوجہل اوہ روک کے کھوہ لیندا۔ دیندا جان نہ وچہ حصار دے جے
نکلن تدوں حبیب خدا والے کھولن بھید جا کل اسرار دے جے
سنو گل نرالیں دی ہے پاگل جھگڑے جھونڈا سدا ایکار دے جے
اوڑک نال مصیبتاں مومن کٹھے پئے تنگ[2] تے سوچ وچار دے جے

[1] حکیم بن حزام بن خویلد نے بوجہ تعلق کچھ جنس پہنچانا چاہا تو ابوجہل مخل ہوا اگرچہ تمام مصائب میں جو بنو ہاشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر برداشت کر رہے تھے تین سال تک قدم نہ ڈگمگایا اگر رسول کریم صلعم کی عزت ان کے دلوں میں نہ ہوتی تو اس قدر مصائب کو ایک انسان کی خاطر برداشت نہ کرتے۔

[2] اشراف قریش میں سے پانچ آدمی اس بات پر متفق ہوئے کہ اتنی سختی برداشت کرنا واجب نہیں یہ پانچ ہشام۔ زبیر مطعم بن عدی ابوالبختری زمعہ بن اسود تھے انہوں نے عہد کیا کہ عہد نامہ کو پھاڑ دیں گے اس وقت یہ واقعہ ظہور میں آیا کہ آنحضرت نے اقرار نامہ لکھے جانے کا ذکر کیا ادھر اقرار نامہ کھایا ہوا پایا گیا۔ ادھر وہ پانچوں شعب ابی طالب کے دروازے پر مسلح ہو کر آگئے اور سب کو باہر نکال کر گھروں میں پہنچا دیا کوئی مزاحم نہ ہوا۔ یہ واقعہ بعثت نبوی کے دسویں سال کا ہے۔

نبیؐ پاک نے چاچے نوں جا کیہا کم بڑے عجیب غفار دے جے
ابی طالب نے گل تحقیق کیتی آیا طرف پھر قوم سردار دے جے
جا کے ویکھیا اونہاں عہد نامہ جلوے نظر آئے کردگار دے جے
رہیا نام محمدؐ سی کاغذے تے باقی مٹے کل حرف اقرار دے جے
مٹ جان گے کاغذی جیک اُتوں دشمن ہیں جیہڑے احمدؐ یار دے جے
رہیا عہد نامہ نہ کوئی وچہ مکے چھٹے ہاشمی نال سردار دے جے

کھادی کیڑیاں اوہ تحریر ساری جدے کل پابند اقرار دے جے
کیہندا انہوں بھتیجے نے خبر دتی دیکھو چل کے رنگ اجبار دے جے
کھادی کل تحریر سی کیڑیاں نے باقی حرف ہے پاک سرکار دے جے
اصل وچہ سی اک ایہہ پیشگوئی اندر ایس ایہہ راز ستار دے نے جے
باقی رہے گا نام رسولؐ والا نال حق دے پاک انوار دے جے
سرسبز دین اسلام دے دشمناں دے نال نبی دے جوش پیار دے جے

بیان وفات خدیجۃ الکبریٰؓ اور ابی طالب۔ اور عائشہ صدیقہؓ اور سودہؓ سے نکاح

ابی طالب خدیجہؓ دی موت اندر تھوڑا فرق روائتیں آوندا اے
ظاہر رہیا نہ کوئی رفیق ایتھے اک آسرا رب دے ناؤں ندا اے
دسواں سال سی آپ نے نبی ہویاں دکھ بہت ایہہ وقت ہانڈاں اے
چھوٹی عمر سی عائشہ صادقہ دی ابوبکرؓ نوں غم ایہہ کھاوندا اے
حضرت سودہؓ دی عمر سی بہت وڈی خاوند حبش اندر مر جاوندا اے
کیتی عرض منظور رسولؐ اُس دی زوجہ نبی رحیم بناوندا اے

اکو سال اندر ایہہ ہوئے دونویں جیہڑا غم[1] دا سال کہلاوندا اے
اوکھا وقت سی ایہہ رسولؐ اُتے جنہوں ویکھو دل گھبراوندا اے
گھرے وچہ رفیق نہیں زندگی دا روٹی غیر ای کوئی پکاوندا اے
کیتی تد صدیق نے دھی[2] اوڑک جیڑا نال محبوبؐ نبھاوندا اے
بیوہ ہو کے آئی سی وچہ مکے کوئی اونہاندی عرض سناوندا اے
عمر سال پنجاہ سی نبی سندی سرور واقعہ پیش جد آوندا اے

[1] شعب ابی طالب سے نکلنے کے چند روز بعد ابی طالب کا انتقال ہوگیا اور چند روز کے بعد آپ کی رفیقہ حیات خدیجۃ الکبریٰ بھی راہی خلد ہوئیں ان دونوں ہمدردوں کے گذر جانے سے آپؐ کو زیادہ مشکلات کا سامنا ہوا۔ تاریخ اسلام میں یہ سال عام الحزن کے نام سے مشہور ہے یعنی غم کا سال۔

[2] حضرت عائشہ صدیقہ ابوبکر صدیق کی دختر نیک اختر تھیں آپ کی مشکلات کو دیکھ کر حضرت ابوبکر گھبراتے تھے کیونکہ حضرت عائشہؓ چھوٹی عمر کی تھیں۔ روایتوں میں ہے کہ اس وقت آپ کا سن مبارک چھ سال ۹ سال کا تھا حضرت ابوبکر صدیق نے اسی وقت رشتہ رسول کریم کو دے دیا۔ رسول کریم کی عمر پچاس سال کی تھی۔

[3] حضرت سودہ قبیلہ عامر بن لوی سے تھیں آپ کا نکاح اول سکران بن عمر جو ان کے والد کے ابن عم تھے ہوا۔ خاوند اور بیوی اسلام لائے۔ اور ہجرت کر کے حبش چلے گئے وہاں سے واپسی پر سکران راہ میں فوت ہوگئے۔ مسلمانوں کی حالت کمزور تھی۔ مشکل سے گذر اوقات ہوتی تھی آپ کی درخواست کی نبی کریم نے منظور فرمائی اور آپ سے نکاح کر لیا۔

Marfat.com

بیان اہل مکہ کا نشان آسمانی طلب کرنا

عقلمند کجھ عربدے جمع ہوئے آکے نبیؐ دے پاس سوال کردے
نبیاں نال نشان کجھ ہوندے نے ظاہر نبی داجھیڑے کمال کردے
دسیں کوئی نشان آسمان اُتے والا اسیں نہیں ہتی قیل قال کردے
جدوں منگیا اونہاں نشان سرور طرف ربدے نبی خیال کردے

بیان اعجاز شق القمر و انکار کردن مشرکاں

اوسے وقت جناب رسول تائیں وحی آن کے حکم سناوندے نے
گھڑی اوہ مقررہ آن پہنچی پھٹ گیا جے چن بتلاوندے نے
نبی اس کجھ ویکھدے چن تائیں جلوے ربدے سامنے آوندے نے
پھٹدا پیا سی بدر آسمان اوپر ٹکڑے دو واڈے ہوندے جاوندے نے
ویکھو نبی رسول کریم کہندے اللہ اوہ نشان دکھاوندے نے
نال انگلی پاک رسول اللہ اوویں چن دو پھانگ کھاوندے نے
اتنا بڑا نشان آسمان والا ظالم ویکھ کے فکر دوڑاوندے نے
سرور آخر اوہ سحر مبین کہندے ذرا نہیں ایمان لے آوندے تے

۱ ہر نبی کے زمانے میں کوئی نہ کوئی آسمانی نشان ہوتا ہے۔ اہل عرب کے چند اشراف ایک دفعہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا کہ ہر ایک نبی کے ساتھ نشان آسمانی ہوا کرتا ہے آپ بھی اپنا آسمانی نشان ہمیں دکھلائیں اس وقت چاند کی چودھویں اور رات کا وقت ماہتاب افق مشرق پر کچھ بلند ہو چکا تھا ادھر کفار مطالبہ کر رہے تھے اور ادھر وحی الہی آنحضرت کے کان میں آواز پہنچا رہی تھی۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ٥ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ٥ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ٥ سورۃ القمر پارہ ۲۷ شروع۔ قریب پہنچ گئی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اور اگر وہ دیکھیں کوئی نشانی ٹال دیں اور کہیں یہ جادو ہے چلتا ہوا۔ اور جھٹلایا اور چلے اپنی خواہشوں پر اور ہر کام ٹھہر رہا وقت پر ہے کتنا بڑا اعجاز ہے کہ کفار کی طلب پر اللہ کریم اطلاع دیتے ہیں کہ آسمانی چاند کو ہم پھاڑتے ہیں چنانچہ آنحضرت صلعم نے چاند کی طرف دیکھ کر انگلی سے اشارہ فرمایا اور ان کو بتلایا کہ وہ دیکھو چاند دو ٹکڑے ہوتا ہے آپ کا اشارہ فرمانا تھا کہ ان لوگوں نے دیکھا چاند پھٹ رہا ہے اور دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا مگر ان لوگوں نے یہی کہہ کر جھٹلایا کہ یہ جادو ہے ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے چونکہ یہ مشہور واقعہ ہے۔ اور اہل مکہ نے واقعہ کی تکذیب نہیں کی بلکہ یہ کہا کہ یہ چلتا ہوا جادو تھا مگر چاند کے پھٹنے سے انکاری نہیں ہوئے اس لیے شق القمر کے معجزہ سے انکار نہیں ہو سکتا رہا سائنس والوں کے نظریئے ان کے لئے میں اتنا لکھ دینا مناسب خیال کرتا ہوں کہ آج تک ان کی تحقیقات یہی ثابت کر سکی ہے کہ چاند اور سورج کرۂ ارضی ہیں تو کیا اس زمین پر ایسے واقعات ظہور پذیر نہیں ہو سکتے کہ زلزلوں میں سینکڑوں میل تک زمین پھٹی اور پھر مل گئی تو وہ چاند کے پھٹنے اور مل جانے سے کیوں انکار کریں یہ صورت کی سورتوں میں ہے جس کا انکار دشمنان اسلام نے بھی نہیں کیا

Marfat.com

بیان ابی طالب اور خدیجۃ الکبریٰؓ کی وفات کے بعد رسول کریم صلعم کی تکالیف میں اضافہ

رہیا کوئی لحاظ قریش نوں ناں ہوئے شوخ اوہ بہت ستاونے نوں — حاصل ہویا نہ کجھ وچہ دساں رہیاں لگے ہن اوہ دین مٹاونے نوں
کھلے طور تھیں وین تکلیف لگے نبی پاک نوں دُکھ پہنچاونے نوں — ہوئے کدی مایوس نہ آپ حضرت سُتھے راہ تے عرب لے آونے نوں
اکدن نبیؐ نماز جا پڑھن کعبے مشرک آگئے شور مچاونے نوں — ابو جہل کم بخت نے سوچیا اے نواں طرز اک ظلم کماونے نوں
بچہ دان غلیظ سی اوٹھنی دا اک گھلیا شخص لے آونے نوں — سجدے وچہ جاں پاک رسول جاندے اللہ پاک نوں سیس نواونے نوں
گردن نبیؐ تے اوہ رکھواتا ظالم سوچیا مار مکاونے نوں — لکے تیر کمان خود ہو بیٹھا تیر جائے نہ کوئی بچاونے نوں
دم گھٹدا ایہا تے گند ہیٹھاں ہمت نہیں سی پر اٹھاونے نوں — حضرت فاطمہؓ نوں کسے خبر دتی۔ آئی دوڑ کے گھروں اوٹھاونے نوں
آکے کڈھیا باپ نوں ایہناں ہیٹھوں ڈگے پئے سی جو بخشاونے نوں — ایویں کرن نہ زراتاں ماٹھے دُکھ درد آلام پہنچاونے نوں
اکدن گلی اندر کسے لنگدیاں ننگا سر سی بال سکھلاونے نوں — اتوں کسے مردود نے خاک پائی نبیؐ پاک تے بھیڑ کماونے نوں
گھر آئے ویکھیا سیدہؓ نے پانی لیکے آئی دُھواونے نوں — بی بی فاطمہؓ دھوندیاں جاندیاں سی نیر وگدا درد وکھاونے نوں
نبیؐ آکھدے ویکھ کے ایہہ حالت دھیئے رونہ جان ونجاونے نوں — اللہ مدد کریسی نہ نیر بہا بے الٰہی رحمت آوے گی کرم کماونے نوں
نبیؐ پاک نوں ایہہ یقین ہے سیؐ کافی ہین سامان گھبراونے نوں — بن جان گے سب غلام تیرے در پھرن اج جو دکھ پہنچاونے نوں

بیان سفر طائف اور رسولؐ کریم پر سنگباری اور دوسرے حالات سفر

سنگدلی قریش دی ویکھ کے تے حضرت نبی کریم خیال کر دے — چلاں طائف ہن حق پہنچاونے نوں سفر آپ زیدؓ دنال کر دے
رہندے بڑے امیر کبیر اوتھے پہنچے آپ بیان جاں حال کر دے — دولتمند نوں غرض کی دین دی اے آکھے کوئی تے اکھیاں لال کر دے

۱؎ اگرچہ واقعات ایسے رونما ہو چکے تھے کہ آپ کے ماننے والے زندگیوں سے تنگ آکر حبش جا چکے تھے کے ہیں چند غریب ساتھی تختۂ مشق مظالم بنے ہوئے تھے ظاہرا رفیق ابی طالب اور خدیجۃ الکبریٰ بھی فوت ہو چکے تھے مگر اس بے بسی اور بیکسی میں بھی آپ کا یہ ایمان تھا کہ یہ مخالفین ایک روز ضرور ایمان لے آویں گے ۲؎ طائف۔ حجاز کا مشہور مقام مکہ سے مشرق اور کچھ جنوب کی جانب دامن کوہ میں ایک سرسبز مقام ہے جہاں پانی کے چشموں اور پھلوں کی کثرت ہے امرائے حجاز عموماً گرمیاں طائف میں بسر کرتے ہیں مکہ والوں کی سخت دلی دیکھ کر آپ طائف کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں کے (باقی صفحہ ۶۹ پر)

دس روز قیام رسول کیتا لوک رہے سارے دیکھ بھال کردے
کہندے سچا جے نبی رسول ہوندوں تیری قوم دے لوک خیال کردے
غنڈے ہوے بازار دے جمع سارے ہٹکے تے آپ افسوس کمال کردے
پتھر مار دے آپ نوں چوں طرفوں صدمے جسم رسولؐ نڈھال کردے
تیرے ہین خدا دی تھاں ایتھے ساڈے بُت نبی دیکھ بحال کردے
جدوں ٹردے نبی پاک سچے پتھر مار کے پنیاں لال کردے
بھر گیا سی خون نعلین اندر چلنا ورد سی بہت محال کردے
گلا خشک سی کالجے تیک سارا سکے ہونٹھ تے صبر کمال کردے

مالک دوہاں جہاناں دا پھرے بھوندا اوہ نہیں لوک چنڈال کردے
اِک اُٹھ کے آکھیا گل ایتھوں اسیں نہیں جواب سوال کردے
اِتاں لیکے کھلے اوہ راہ اندر جانا آپؐ دا سخت محال کردے
چوٹاں کھا کے بیٹھدے جدوں حضرتؐ گلاں ٹنڈوں اوہ جوش نال کردے
توں تے نبی ایں تینوں کی چوٹ آکھے گلاں مونہوں وگاکے رال کردے
خون وگدا آپؐ دا نال چوٹاں زخمی نبی والاوال وال کردے
پچھا چھڈدے تھک بدمعاش سارے نبی غور کجھ ہوش سنبھال کردے
دکھاں وچ حبیب خدا سرور ظالم لوگ نہ ذرا خیال کردے

بیان سفر طائف سے واپسی پر تکالیف کا مزید اضافہ

ایسے حال وچ نظر اک کھوہ آیا حضرتؐ بیٹھدے بہت دلگیر ہوکے
ڈول منہ نوں لا جد پین لگے آگیا شیطان شریر ہوکے
سہندے نبی کریم سی ظلم بھارے رہندے غمذی آپؐ تصویر ہوکے

کھوہ عرب دے سینکڑے ہتھ ڈونگے پانی کھچدے آپؐ زہیر ہوکے
پانی پین دیاں گاہین کہندا تاڈ ہل اُس سنے گلو گیر ہوگے
سردار درد مخلوق دا قلب اندر ماراں کھاوندے نبیؐ نخچیر ہوکے

(بقیہ صفحہ نمبر ۶۸ سے آگے) سب سے بڑے خاندان کے تین معزز بھائیوں کے پاس گئے مگر ان تینوں نے آپ کی بات کی طرف کوئی نہ توجہ کی آپ کوئی دس دن ٹھہرے وہ لوگ یہی جواب دیتے تھے کہ اگر تم سچے رسول خدا ہو تو پہلے اپنی قوم سے تصدیق کراؤ۔ آخر آپ کو یہ پیغام دیا گیا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ لیکن جوں ہی آپ روانہ ہوئے بازاری لوگوں نے رؤساء کے اشارے سے آپ کے ساتھ بدتمیزی شروع کی اور شہر کے باہر ہر راستے کے دونوں طرف یہ لوگ پھیل گئے اور جب آپ ان کے درمیان سے گزرنے لگے آپؐ کی ٹانگوں پر پتھروں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ آپؐ کے نعلین مبارک خون سے بھر گئیں۔ جب آپ صدمہ سے بیٹھ جاتے تو ظالم ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیتے۔ جب پھر چلتے تو پھر پنڈلیوں پر پتھر مارتے۔

بیان جوش غیرت الٰہی وحی جبرئیل کا آنا

پتھر پئے سی جسم رسول اُتّے پیر رب نوں اونہاندی سٹ دی اے	بھیجے وحی نوں طرف حبیب اپنے چوٹ سہی جاوندی پھٹ دی اے
آکھیں یار تے ظالماں پاپیاں دا رشتہ اسی جہان تھیں کٹ دی اے	کریئے نال طوفان تباہ سارے دھرتی ایہناں دی ہنے پلٹ دی اے
بڑا ظالماں ظلم کمایا اے بوٹا ایہناں دا جڑاں تھیں پٹ دی اے	جیکر کریں ارشاد حبیب میرے فرد و نوح وچہ پھڑ گل نوں سٹ دی اے

رحمتہ للعالمینؐ کا ظالموں کے لئے بخشش کی دعا کرنا

رحمت کل جہان تے کرن والا سن کے وحی دی گل رنجور ہویا	اُلفت نال مخلوق دے کوئی دیکھے نال رحم سی قلب بھرپور ہویا
پتھر پئے تے نہیں سی اشک وگے صبر ہن کلیجیوں دور ہویا	رو رو کے کرن دعا حضرت رحم کرم دا خاص ظہور ہویا

ع۱ روایت ہے کہ جب آپ سخت مضمحل ہو کر ایک کیکر کے درخت کے نیچے آ بیٹھے تو وحی الٰہی سامنے آیا اور فرمایا کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ ان بدبختوں نے آپ کے مارنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی اور انتہائی مظالم توڑے ہیں اگر حکم ہو تو ان کا ناس کر دیا جائے مگر وہ خدا جو آپ کو رحمت للعالمین کا خطاب دینے والا خدا ہے قلب مطہر کا امتحان ایسے وقت میں لیتا ہے جب بڑے بڑے انبیا کے منہ سے قوموں کی تباہی کے لئے بددعا نکلی ہے حضرت نوح کا ذکر قرآن میں ہے وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ○ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ○ سورہ نوح پارہ ۲۹ رکوع ۲ - اور کہا نوح نے اے رب نہ چھوڑنا زمین پر منکروں کا ایک گھر بسنے والا ضروری ہے اگر تو چھوڑ دے ان کو بہکا دیں تیرے بندوں کو جو پیدا کریں ڈھیٹھ حق نہ ماننے والا - اگرچہ خدا کو اپنے حبیب کا خیال آیا مگر وہ رحمت اللعالمین جن کے دل میں دشمنوں کے لئے بھی رحم جوش مار رہا ہے وحی کی بات سن کر رو رو کر بارگاہ یزدانی میں التجا پیش کرتے ہیں یا اللہ ان پر رحم کر اگر یہ نہیں مانتے تو ان کی اولاد والے مان لیں گے۔

Marfat.com

بخشیں اینہاں نوں میرے خداوند اتیر بخشنا سدا دستور ہویا
رکھیں اینہاں نوں وچہ جہاں مولا بھاویں ٹرانے بہت دستور ہویا
رہا ہیں کمزور ہاں کم طاقت ایسے واسطے بہت رنجور ہویا
مینوں کدے حوالے کریں گا توں کسے ویری دے جو مغرور ہویا
جیکر توں ناراض نہیں اے مولا راضی ہیں ہاں خواہ مجبور ہویا
ہوے کسے دے دل جے وچہ سینے عقل وچ جے نہیں فتور ہویا
ہووے بیحد ظلم دے وار سہناں کیہڑا حب تھیں دل معمور ہویا
موسیٰ وانگ رڑ ہائی نہ قوم جس نے نوح وانگ جے نہیں معذور ہویا
احمد پاک رسول دا ایہہ جلوہ رحم ویکھ رحیم مسرور ہویا

میری قوم اے بڑی انجان اللہ بھلے ہوئے نے تاں قصور ہویا
من لین گے اینہاں دی نسل والے تینوں ربا جے کدی منظور ہویا
تیرے فضل نے رحم تھیں جگ قائم نالے سب دا رب غفور ہویا
کرسیں یا سپر حبیب والے جیہڑا حب اندر چکنا چور ہویا
میرا کم ہے عرض معروض کرنا فضل کرن والا تیرا نور ہویا
ویکھے آقا دے دلبدی تڑپ میر کتنا رحم تے کرم ظہور ہویا
رحمت سمجھو ایں لوں آکھدے نے بدلے ہین تھیں دل جو دور ہویا
رام وانگ نہیں ساڑ دا جو لنکا کرشن وانگ جے نہیں مجبور ہویا
سرور اوس رحیم دا رحم بھارا نبیؐ پاک اندر جس دا نور ہویا

۱؎ جو دعا آپ نے مانگی اس کے الفاظ یہ ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْا ضُعْفَ قُوَّتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَاَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ اِلٰى عَدُوٍّ بَعِيْدٍ يَتَجَهَّمُنِيْ اَمْ اِلٰى صَدِيْقٍ قَرِيْبٍ مَلَّكْتَهٗ اَمْرِيْ اِنْ لَّمْ تَكُنْ غَضْبَانًا عَلَيَّ فَلَا اُبَالِيْ غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَكَ اَوْسَعُ لِيْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْ يَّنْزِلَ بِيْ غَضَبُكَ اَوْ يَحِلَّ بِيْ سَخَطُكَ وَلَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ۔ حدیث۔ ترجمہ۔ اے میرے خدا اپنی کمزوری اور اپنی طاقت کی کمی اور لوگوں کی نظروں میں ہیچ ہونے کی تیری طرف ہی شکایت کرتا ہوں اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے تو ہی کمزوروں کا رب ہے اور تو ہی میرا رب ہے تو کس طرف مجھے سپرد کرے گا۔ کسی اجنبی دشمن کی طرف جو مجھ سے ترش روئی کے ساتھ پیش آتا ہے یا قریب دوست کی طرف جس کے قبضہ میں تو نے میرا معاملہ دیا ہے اگر تیری ناراضگی مجھ پر نہیں تو ان تمام باتوں کی مجھے پرواہ نہیں لیکن تیری حفاظت میرے لئے بہت وسیع ہے میں تیرے چہرے کے نور کی پناہ میں آتا ہوں جس کے سامنے سب تاریکیاں پاش پاش ہو کر روشن ہو جاتی ہیں اور جس سے دنیا اور آخرت کے امور اصلاح پاتے ہیں ہاں اس بات سے میں تیرے منور چہرے کی پناہ میں آتا ہوں کہ مجھ پر تیری ناراضگی ہو یا تیرا غصہ ہو تیرے حضور عذر کرتا ہوں یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور کوئی طاقت اور قوت نہیں مگر تیرے ساتھ کاش کسی کے سینے میں دل ہو اور وہ ان کلمات پر غور کرے کتنا بڑا ایمان ہے مشکلات الٰہی اور رضا قضا کا یہ تقاضا کہ خدا کی رضامندی کے سامنے سب ہیچ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ؕ

Marfat.com

بیان مکہ کیطرف واپسی غار حرا میں تشریف لیجانا اور وہاں سے عدی بن مطعم کے عہد پر مکہ آنا اور حج میں مدینہ کے لوگوں کی بیعت

جھل دُکھ مصیبتاں ظلم سارے آپ چرا دے غار دل آوندے نی
چُلّو عدی دے پُت مطعم[1] کیہیا اُس تھیں عہد کرا کے جاوندے نی
ابولہب تے ہور شریر سارے نال نال پیے چکر لگاوندے نی
گلاں اک قبیلے نے کجھ سنیاں سن کے اوہ سوال سناوندے نی
ملے بادشاہی تیرے بعد سانوں ساڈے لوک تاں جان لڑاوندے نی
ہوندی غلبے دی لوڑ جے نبی تائیں تاں تے لوک ہیئے آپ دواندے نی
ایسے طرح وچہ حج دے اک واری نبی عقبہ[2] مقام تے آوندے نی
یثرب شہر تھیں آئے سی حج کارن نبی جا پیغام پہچاوندے نی
من لئو نے رب رسول تائیں جنے چھ[4] ایمان لے آوندے نی
چرچا گھر و گھر ہویا اسلام والا سچے پاک اصول دل بھاوندے نی

چھہڑی دُکھاں دی خاص رفیق ہیسی اوتھے رب نوں درد وکھاوندے نی
آئے حج دے دن تے نبی پھر کے ٹولے ٹولے نوں حق پہنچاوندے نی
کہندے لوک کی اساں نوں آکھنا ایں تیرے ساک ای تینوں جھٹلاوندے نی
جاؤ جنت دے نال امداد ساڈی ڈٹھے وچ جن آپ دے ناوندے نی
کیہیا نبی نے ایہہ نہیں وس میرے اللہ پاک ای شاہ بناوندے نی
کتنا بڑا ایمان ایہہ نبی دا سی رضا رب دے سیس نواوندے نی
اوتھے خزرجی[3] قوم مقیم ہے سی حج کرن نوں نت جو آوندے نی
راہ سدڑا دیکھ قرآن والا اوہ گل چا سیس نواوندے نی
واپس جا کے ایہہ سب وچہ یثرب سوہنا دین اسلام پھیلاوندے نی
دُوجے ورھے سی یاراں نے بیعت کیتی سرور دین اسلام لیجاوندے نی

مضمون الفاظ بیعت

اندر بیعت دے ایہہ اقرار کردے، اللہ نال شریک نہ کرانگے جی
توبہ اَج زنا تھیں اسیں کردے اُوپر خواہشاں کدی نہ مرانگے جی
جھوٹے کدی بہتان نہیں لان لگے سدا خوف خدا تھیں ڈرانگے جی
نبی من کے پاک رسول سچا ماری شوہ دریا وچہ ترانگے جی

اساں عہد کیتا چوری چھڈنے ہاں دُکھ اسیں جہان دے جرانگے جی
ہن یاراں گے اسی اولاد اپنی چھری حلق تے کدی نہ دھرانگے جی
اسیں مناں گے امر معروف سارے نافرمان ہو کے نہیں ہرانگے جی
چھ سوالیاں سن ایہہ علیوی سی لیکھا جد وی سر وار اسی کرانگے جی

[1] مطعم بن عدی خاندان قریش میں سے تھا جو شعب ابی طالب میں ساتھ تھا [2] عقبہ ایک مقام حدود حرم میں ہے [3] خزرج اور اوس کے دو قبیلے مدینے میں بڑے بھاری قبیلے تھے اسلام سے کچھ پہلے ان کی حکومت بھی اطراف مدینہ میں رہ چکی تھی [4] جن میں رافع بن مالک اور قطبہ بن عامر تھے۔

Marfat.com

بیان یثرب میں اسلام کا چرچا اور اوس اور خزرج کے قبیلوں کا اسلام لانا اور ہجرت کرنے کی استدعا

سال تیرھواں ہویا سی نبیؐ ہویاں یثرب ہوندا اے ذکر اسلام والا
اوس خزرجی مندے اک اللہ چانن دلاں دا نور اسلام والا
تیجے[۳] سال سب حج نوں آکے تے کردے دید سی خیر الانام والا
دن پاک تشریق مقام عقبہ ملیا نبیؐ آ بڑے اکرام والا
بڑے بڑے سردار اوہ یثربی سی نالے نبیؐ سی پاک اسلام والا
وارن جان اوہ نبی دے سر صدقہ پچھلا حال سن دردآلام والا
یثرب وچ نہیں اینے ظلم ہوندے ساہ نکلسی کجھ آرام والا
چلو نال اساڈے نبی اللہ اوتھوں پھیلے گا نور اسلام والا

مصعبؓ[۱] بھیجیا نبی عمیر دا پت دیوے سبق جا پاک کلام والا
ہوئے ایہہ قبیلڑے بہت مسلم جھگڑا چھڈ کے کل اوہام والا
ستر تن سی مرد تے عورتاں دو ہر اک سی نیک انجام والا
چاچے نبی دے نال عباسؓ[۲] وی سن نہیں سی تاج سر اجے اسلام والا
جدوں نور خدا دا ویکھیو نے اڈ گیا اندھیرا اوہام والا
کردے عرض چل[۳] مالکا نال ساڈے من واسطہ خدے نام والا
ٹھنڈا ہو یا اے زور یہودیاں دا چنگا تھاں جے اجے قیام والا
اسیں ہاں بیدام غلام سرور کر کرم تے فضل انعام والا

بیان گفتگو کرنا عباس عم رسولؐ اللہ کا اہل یثرب سے

گلاں سن کے کہیا عباس سن لو کیتا قصد ہے تساں لے جاوندیا
ساری قوم تے دشمناں وچیاں تھیں کیتا عہد جے اساں بچاوندیا
خواہش ہے تساڈی جان یثرب کردے قصد ہو نال لیجاوندیا
ہمت ہے تے بھار ایہہ چکنا جے اوکھا کم جے دین پھیلاوندیا
جے کر جاندے او دکھی ہے اوکھی سوچ لو نہیں زور بچاوندیا

اوچا مرتبہ نبیؐ دا ایس تھاویں ویلا نہیں ایہہ گل ودھاوندیا
عزت اینہاں دی اسیں بچان کارن کردے خوف نہیں جان ونجاوندیا
سوچ لیا جے کرو گے عہد پورا عزت آپ دی تسیں کراوندیا
ساتھ اینہاں دا دین جے بڑا مشکل ویلا نہیں جے شان جھلکاوندیا
لڈ دیہو تاں ایہہ خیال دل تھیں کرو ذکر نہ ساتھ لیجاوندیا

۱ مصعب بن عمیر مشہور صحابی ہیں یہ پہلے سعد بن زرارہ کے یہاں مقیم ہوئے اور پھر قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کے پاس پہنچے پہلے انہوں نے نفرت کا اظہار کیا۔ مگر آیات قرآنی سن کر پتھر کا دل موم ہو گیا۔ ۲ عباسؓ رسول کریم کے چچا تھے اگرچہ اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ مگر آپ کے ساتھ محبت اسی طرح تھی جس طرح ابی طالب کی زندگی میں تھی ۳ یثرب والوں نے خود استدعا کی تھی کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لے چلیں۔

Marfat.com

یاد رکھنا اینتی گل میری ویری جگ جے مار کا وینیدا
بڑا دُور دا پینڈا ہے شہر یثرب نہیں حوصلہ مدد پہنچاونیدا

لڑنا عرب تے عجم وڈے نال ہوسی ویلا آوسی جان گنوانے دا
دشمن لان گے بڑا ترانہ سرود دُکھ ہوندا دین رُڑ جانے دا

جوابُ اہل یثربُ عباسؓ سے اور اقرار کرنا ہاتھ مبارک رسولؐ کریمؐ پر

کیہا اونہاں عباسؓ دی گل سن کے سُن لیا جو تساں سنایا اے
لین عہد جو چاہن رسول اللہؐ سر اساں قربان کرایا اے
ایس گل تے کرو ہن بیعت میری حضرت نبی کریمؐ فرمایا اے
بَراءؓ بن معرور سردار بھارا ہتھ بیعت لئی اوس بڑھایا اے
کیتے اونہاں دے وچ سردار باراں طور طرز اسلام تبلایا اے
مشرک پتہ ایہہ دو کسر دن پانے بڑا جوش خروش دکھایا اے
پھڑ لے سی جنے دو کافراں نے اگی نس کے پچھا چھڈایا اے
محسن سعد سی کدی قریشیاں دا کسے یاد احسان کرایا اے
اس تھیں بعد صحابہ سی جان لگے یثرب نبیؐ نے جدوں فرمایا اے
پتہ لگا او کدے زور کرکے جنہاں مومناں نوں لیں بھلایا اے
رہ گئے صدیقؓ تے علیؓ مولا جنہاں دین اسلام دکھلایا اے
فکر آپؐ نوں بڑی سی مومناں دی یثرب اپنے نہاں نوں چا اپڑایا اے
رہ گئے وچ ظالماں نبیؐ کلے تیراں سال تھیں جنہاں ستایا اے
گھیرے وچ کفار دے چوں طرفیں کیڈا حوصلہ نبیؐ دکھایا اے

اساں منیا نبی رسول سچا اللہ پاک نے جنہوں وڈیایا اے
پڑھیا نبیؐ نے تدوں قرآن تائیں نالے ہودی کجھ سمجھایا اے
والگی وانگ اولاد ہے تساں کرنی عہد پاک رسولؐ کرایا اے
وک گئے سب ہتھ رسولؐ اُتے ایویں ذکر حدیث وچ آیا اے
اینہاں گلاں تھیں ایہہ معلوم ہوندا یثرب والیاں آپ بلایا اے
ڈرلے قافلہ پھڑن نوں مومناں دا اللہ پاک نے صاف بچایا اے
دُوجے سعد عبادہ دے پُت تائیں ظالم پکڑ کے نال لے آیا اے
چھڈ دیوندے یاد احسان کرکے سعد یثرب دی طرف نوں دھایا اے
دو دو اک اک چھپ کے جاوندے سن پتہ مشرکاں گھٹ ایہہ پایا اے
اندر دو مہینیاں مومناں تھیں مکہ نبیؐ نے خالی کرایا اے
سختی ویریاں دی نت ودھے دُونی دل نبیؐ دا نہیں گھبرایا اے
ساتھی رہیا نہ کوئی بھی وچ مکے اوتوں دشمناں جوش ودھایا اے
وادھا ویرلے ویکھ اسلام والا بڑا غضب کفار نوں آیا اے
دتا دس کمال تو کلے دا نکتہ چین دا غرور ڈھایا اے

۱؎ حضرت عباسؓ کی گفتگو سے ثابت ہے کہ ان کو خطرہ لاحق تھا کہ عرب اور عجم آپ کی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔

۲؎ تمام صحابہ چھپ کر یثرب کی جانب ہجرت کر گئے۔ حضرت عمرؓ ایک ایسے جوان تھے کہ آپ جب چلنے لگے تو آپ مسلح ہو کر نکلے اور آپ نے فرمایا کہ جس نے اپنے بچوں کو یتیم اور عورتوں کو بیوہ بنانا ہو وہ آ کر مجھے روکے مگر کس کی ہمت تھی کہ اس شیر بیشۂ شجاعت کے سد راہ ہوتا آپ علانیہ روانہ ہوئے اور بمعہ خاندان یثرب پہنچ گئے

نہیں جاندی فکر دی لوڑ کوئی پہلوں آپ نفیں نہیں مٹایا اے
سرور نبیؐ نوں آسرا رب دا سی جس آپؐ نوں نبیؐ بنایا اے

بیان ہجرت نبویؐ کے لئے حکم الٰہی اور اس کے سامان

نبی ہویاں جد چودھواں سال چڑھیا مکے رہیا نہیں سی مسلمان کوئی
نہیں حکم خدا ایہوں ہوندا سوچے غور کر بھلا انسان کوئی
ٹھٹھے کرن قریش تے ظلم بھارے وکھو وکھ سی جدا امکان کوئی
اوڑک کلیاں نبیؐ نوں دیکھ سارے کٹھے ہوئے سی مناپکان کوئی
ابوجہل نے آکھیا سنو یارو. ہونے تسیں نہیں اجے حیران کوئی
دیہو مار مکا اس نبیؐ تائیں کر و وھم نہ دلوں گمان کوئی
اُہدی ہین تجویز اک سناں ہاں ہوندی نہیں پر بادجے جان کوئی
جن لو جوان قبیلیاں تھیں باقی چھڈیو نہ خاندان کوئی
ایویں ونڈیے خون اس نبیؐ والا اس تھیں وده نہیں کم آسان کوئی
آخر لین گے خون بہا بھارا۔ اوکھا نہیں اوہ جمع کران کوئی

جلوہ بیکسی دا صورت عاجزی دی ویری رکھ نہ لین ایمان کوئی
ایہہ لیا زخدا تاں کھل دینے پیدا ہوندا جدوں سامان کوئی
باقی اجے سی گل اخیر والی رہیا ظاہرا نہ نگہبان کوئی
لگے کرن تجویز صلاح کرکے لیوے نبیؐ دی کیویں ہن جان کوئی
مسلم غفلتاں ساڈیاں کڈھ دتے یثرب وچ نہیں ساڈڑی شان کوئی
بدلہ لین گے ہاشمی خون والا سمجھے ایس نوں متاں نادان کوئی
برکت نال اتفاق دے سدا رہندی وکھ کہا نہیں سکدا ناں کوئی
تیغاں لیکے کرن اوہ اک حملہ۔ اگے پچھے نہ لیہے جوان کوئی
بدلہ لین گے کس تھیں بنی ہاشم رہیا وکھ نہ جدوں انسان کوئی
ایس گل تے عہد پیمان ہویا سرور رہیا نہ وکھ شیطانؐ کوئی

بیان حکم الٰہی کا واسطے ہجرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کتنا بڑا اتفاق دا زور ہوندا رب یار نوں کہے سدھارنے نوں
آپے اک قانون بنا کے تے لگا آپ ہی اُہدے سنگار نے نوں

[١] تمام ساتھی ہجرت کر گئے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ آپ کے ساتھ مکے میں رہ گئے جب کبھی ابوبکر صدیقؓ دریافت کرتے تو آپؐ فرماتے کہ ابھی ہجرت کی اجازت مجھے نہیں ملی دراصل ابھی انتہائی حد باقی تھی [٢] یہ آخری بات تھی جس پر سب کا اتفاق اور عہد پیمان ہوا آج مکہ کا ایک ایک گھر اس بات پر متفق ہو گیا کہ جناب رسول کریم صلعم کا خاتمہ کر دیا جائے اور ساتھ ہی تجاویز بھی مکمل ہو گئیں [٣] خداوند کریم مطلق جس نے چودہ سال تک اپنے حبیب کو دشمنوں کے خطرناک حملوں میں محفوظ رکھا۔ آج اپنے دوست کو حکم دیتا ہے کہ اب آپ اس مقام کو چھوڑ دیں کیونکہ خدا کا قانون ہے کہ اتفاق کا ساتھی ہے اسی لئے مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۔ اللہ کی رسی کو سب اکٹھے ہو کر پکڑ لو اور گروہ گروہ نہ ہونا جب سے نا اتفاقی مسلمانوں میں پیدا ہوئی وہ حامل قرآن والایمان ہوتے ہوئے بھی ذلت میں پڑے تھے ::

وحی حق نے نبیؐ نوں خبر دتی تل گئے قریش جے مارنے نوں
اج سویں نہ گھر حبیب میرے، ویری آونی گے بڑے کارنے نوں
نبیؐ آکھدے سو بن اج تھاں میری علیؓ ہو یا تیار سر وارنے نوں
اے لے دئیں امانتاں سب تائیں صبح خلق اخلاق سنوارنے نوں
ایڈا دیر نے اثر اخلاق دا ایہہ علیؓ چھڈیا خلق سدھارنے نوں

ہویا جام لبریز ہے ظالماں دا ہن حکم ہے دیس وسارنے نوں
نبی پاک کے سدیا علیؓ تائیں بھار لوکاں دا سروں اُتارنے نوں
ہجرت واسطے رب دا حکم ہویا اسیں ہوئے تیار سدھارنے نوں
دیکھو نبیؐ دی شان ایہہ والی کافی ہے جو قلب نکھارنے نوں
اوہ ہو مند دیکھ ایہہ سر ور آئے نبیؐ ویرے اج جو مارنے نوں

مکہ سے روانگی رسول کریم کی اور پہنچنا غار ثور پر

ابوبکرؓ نوں آپؐ بلا کہندے ہجرت کرن دا حکم ہے یار آیا
آیا حکم خدا دا کراں ہجرت گئی خزاں ہے وقت بہار آیا
شام پئی جوان قریش والا ہر اک کے ہتھ تلوار آیا
عشا پڑھ صدیق نوں نال لے کے گھروں باہر خدا دا یار آیا

میرا ایں رفیق توں سفر اندر آنسو خوشی دا نال پیار آیا
آپس وچہ کجھ طے سی راز ہوئے کجھ ہور وی ذکر اذکار آیا
گھیر لیا مکان سی موذیاں نے ذکر وچہ حدیث اخبار آیا
ماری عقل خدا نے ظالماں دی وچوں لنگ رسول سردار آیا

عـ۱ حضرت علیؓ کو آپ نے بلا کر وہ تمام امانتیں سپرد فرمائیں جو آپ کے پاس لوگوں کی جمع تھیں اور وہ فرزند ابی طالب آج اس جلیل القدر نبی کی قربان گاہ پر سونے کے لئے تیار ہوا انسانی عقل حیران ہوتی ہے کہ آنحضرت صلعم کی مخالفت کا یہ زور کہ آج تمام اہل مکہ آپ کے قتل کرنے پر عہد پیمان کر چکے ہیں اور پھر بھی امانتیں آپ کے پاس انہیں دشمنوں کی موجود ہیں آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ یہ امانتیں ادا کر کے مدینہ پہنچ جاؤ۔ عـ۲ آنحضرت نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بلایا اور فرمایا کہ تیار ہو جاؤ ہجرت کا حکم ہو گیا ہے ضروری باتیں طے ہو کر ایک قرارداد کے مطابق شام کے بعد کچھ تاریکی ہونے پر جب قریش کے قبیلوں سے ایک ایک آدمی منتخب ہو کر تلوار ہاتھ میں لے کر آئے اور آپؐ کے گھر کا محاصرہ کر لیا کہ جس وقت رسول کریم باہر نکلیں قتل کر دیئے جائیں آپؐ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سلایا اور آپ خدا پر بھروسہ کر کے نکل کھڑے ہوئے۔ جو پردہ بھی ان ظالموں کی عقلوں اور آنکھوں پر پڑا ہو مگر آپ قاتلوں کے درمیان سے نکل کر قرارداد کے مطابق حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملے پھر دونوں رفیق ایک پُر خطر غار میں جو غار ثور کے نام سے مشہور ہے پہنچے۔ یہ غار مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ پہلے ابوبکر صدیقؓ غار میں گئے تمام صاف کر کے سوراخ بند کر کے پھر رسول کریمؐ کو کندھوں پر سوار کر کے لے گئے اور غار میں اتارا۔ ایک غار کے اندر آپ کو وہ مقدس پیغام پہنچا جس نے دنیا کی تاریخ میں انقلاب عظیم پیدا کیا دوسرے غار میں آپ کو انتہائی بے کسی کے وقت پناہ ملی۔

Marfat.com

نبیؐ یار صدیقؓ نوں نال لے کے چھڈ وطن عزیز گھر بار آیا
تینوں ریڈے گھر نہ چھڈ دا ہیں کراں کی نہیں مینوں قرار آیا
نبیؐ پاک تے ٹرے صدیقؓ دو نویں تیجا نال ہے سی کردگار آیا
کیتی عرض صدیقؓ نے تسیں ٹھہرو ویکھن غار اوہ یار غمخوار آیا
ہونڈھے چکیا پھیر رسولؐ تائیں سوہنا غار نوں ہو اسوار آیا
بیٹھے چھپ کے غار وچہ یار دونویں ناڈن دلاں نوں رب غفار آیا
دن جون یا ہاڑھ دے گرم سی اوہ ماہ صفر سی وچہ اخبار آیا
اوسے دن تھیں چلیا سن ہجری ہوندا اج تک جدھا شمار آیا
نکل مکیوں ویکھیا نبیؐ کعبہ اوہ پر جدے ہے سی بڑا ادبار آیا
تیرے نہیں فرزند مین ٹکن دیندے تینوں چھڈ ہو کے اشکبار آیا
تن میل دا فیصلہ طے کیتا ٹرے جدوں سی ثور دا غار آیا
جھاڑ جھنب کے غار نوں صفا کر کے کیتے بند سوراخ سنوار آیا
نقش پا نہ لبھے حبیب والا چھڈ اپنے نقش لگار آیا
اک غار دے وچہ آپ سی نبی بیٹھے۔ دوجی وچہ ہو نبی فرار آیا
چھ سو بائی سی سن اوہ عیسوی دا ہجرت کر جد نبیؐ مختار آیا
قمری نال حساب غلام تیرہ دس تن سو اک ہزار آیا

بیان تلاش کرنے والوں کا غار ثور پر پہنچنا اور کھوجیوں کی گفتگو اور واپس ہونا مشرکین کا

سوہنی شان عجیب خدا دی اے فضل خاص سی جس انسان اُتے
تیراں سال تھیں وچہ مصیبتاں دے ہوند ظلم عظیم جس جان اُتے
وتی جنہاں تعلیم اخلاق والی۔ عامل رب دے پاک قرآن اُتے
اوہ ظالم جے حق پھیلان والا پھیلے تدجے بنے آجان اُتے
ہوئی صبح تے قاتلاں شور پایا حضرت علیؓ نے صرف مکان اُتے
ہو گئی تجویز بیکار ساری پایا زور نے ڈھونڈ بچان اُتے
کوئی ساندنی لیکے اوٹھ نٹھا۔ نا جنہاں تھیں نس ٹرے ویران اُتے
پھرن چھاندے خاک چو طرف ساری پا ندے زور سر دا دھنڈ دان اُتے
کھوج کھڈیا ظالماں نبی والا۔ پیر پیر اوہ آئے نشان اُتے
مظہر ربدی ذات صفات والے دکھ جھلدے نے نت جان اُتے
کردے پھرن تبلیغ جو ہیکیا ندی۔ عاشق رب سی جس احسان اُتے
اج چھپ کے غار وچہ آ بیٹھے ویری تل گئے مار مکان اُتے
تیراں سال دا پھل کے وچہ کوئی کرے غور پھر نبیؐ دی شان اُتے
ہتھ ودھے غضباں نال اپنے خاک پئی نے عہد پیمان اُتے
ڈھونڈ بھالدا جوش خروش ہویا چڑھے اوٹھاندے کس پالان اُتے
گرد چڑھے اسوار بھی اُٹھ ودے اوڈ چلے نے جیوین اسمان اُتے
کھوجی ہوئے اکٹھڑے عرب والے قابل بڑے جو کھُر ادیان اُتے
پہنچے آن کے ثور دی غار اُوپر ہوندی عقل حیران پہنچان اُتے

۱حضرت علیؓ کو پکڑ کر سب حرم میں لے آئے کسی نے ان کے قتل کر دینے کی رائے دی کسی نے قید کرنے کی اخیر میں یہ تجویز طے ہوئی کہ ان کو چھوڑ دو اور نگرانی رکھو
کہ جس طرف جہاں جائیں گے پتہ چل جائے گا کہ وہ وہیں گئے ہیں اس لئے آپ کو امانتیں لینے کے بعد چھوڑ دیا گیا۔

Marfat.com

ترڑے پہنچ کے کھوجی آن کھلوتا کرے گل اوہ ایس عنوان اُتے
گیا۔ آیا۔ پھر گیا جے اوہ اگوں جیرت دوجے دے نقش نشان اُتے
ایسے غار دے وچہ اوہ ہین دوویں کہندا غار دے منہ دے آن اُتے
سُنیاں جدوں صدیقؓ نے ایہہ گلاں بھار پیا سی یار حیران اُتے
گیا تدوں گھبرا صدیق اکبرؓ پئی نظر جدا اوس شیطان اُتے
ویکھے کوئی اسباب تے وقت دیکھے کرے غور پھیر کل سامان اُتے
دیکھن کدی جے جھُک کے ذرا ظالم پیندی نظر اس نور دی کان اُتے
ساتھی گیا گھبرا پر واہ ناہیں ڈر خوف نہیں پاک انسان اُتے
سوچے کوئی خدا دا خوف کر کے جنہوں نہیں ایمان قرآن اُتے
قادر کرے تدبیر بچاؤنے دی۔ جی جان قربان اُس شان اُتے

ایتھوں تیک تے آئے اوہ ہین وڑ ویں اک غار دے گیا انسان اُتے
وچہ غار دے ہین یقین جانو چڑھ گئے جے نہیں آسمان اُتے
کھوجی دسیا علم انسان دا لا کیتا اوس کمال ایڑان اُتے
فقے وارسی یار اج غار والا بن جائے نہ نبیؐ دی جان اُتے
پھڑے گئے ہن اسیں یا نبی اللہ۔ کہندا ابھل کے دہم گمان اُتے
تھاں نسنے دی نہیں کسے پاسے ویری پہنچ دے سراں دے آن اُتے
ظاہر نہیں اسباب گو بچن والا آیا شک نہیں ذرا ایمان اُتے
کیہا نبیؐ نہ ڈریں صدیق اکبر اللہ پاک ہے نال بچان اُتے[1]
ایہہ آواز کی قلب انسان دی اے جدی لہے نگاہ سامان اُتے
دیوے عقل شعور نہ کم سرور پاوے اثر جد بشر نادان اُتے

تلاش کرنے والوں اور کھوجیوں میں گفتگو اور واپسی مشرکین غار ثور سے

ہوش نہیں کجھ ایس نوں کہن سارے ویلا اینا مفت گنوایا اے
اندر غار انسان نہیں جا سکدا ایویں ایس خیال دوڑایا اے
اُڈدی دیکھ کبوتری ہے سانوں ایتھے پر انسان نہیں پایا اے
جالا ویکھدا ہے ایہہ نہیں نت ایتھے اِکی جوش بھیں آکھ سنایا اے
نیڑے نھاں دن رات نے لوک ہوندے وہم ایس نوں رکج تھرکایا اے

کرنی گل سی ایس بنا کوئی ایتھوں تیک جے نال لے آیا اے
جالا مکڑی دا سارا ٹُٹ جاندا جھہڑا اسنے تے اوس بنایا اے
بہندی کدی کبوتری نہ ایتھے جیکر ویکھ دی بشر کوئی آیا اے
اسی غار نوں روز آ ویکھنے ہاں ایتھے سدا آ مال چرایا اے
ایڈے نہیں بے عقل یقین رکھو۔ ایہناں کھوج ایہہ غلط لگایا اے

[1] اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا سورۃ توبہ رکوع ۶ پارہ ۱۰ ترجمہ اگر تم اس کی مدد نہ کرو تو یقیناً اللہ نے اس کی مدد کی جب اس کو ان لوگوں نے جو کافر تھے نکال دیا وہ دو میں کا دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے۔ جب اس نے اپنے رفیق سے کہا کہ مت خوف کر خدا ہمارے ساتھ ہے یہ وہ واقعہ ہے جو قلب مطہر کا انتہائی استقلالی نظارہ تھا۔

Marfat.com

پئے بحث تکرار اوہ کرن ایویں سر کسے نہ ذرا جھکایا اے — چلو چل کے کر دتلاش کدے اتنا آکھ کے قدم اٹھایا اے
پڑھن سنن والے ذرا ویکھ لیندے کیویں رب نے آپ بچایا اے — لیا نبیؐ بچا سی غار اندر پہلوں رب نے خوب آزمایا اے
اکی طرف یقین دا خاص جلوہ۔ دوجی طرف خدا بچایا اے — رہے نبیؐ صدیقؓ وچہ غار سر ور۔ دشمن رب نے دور کرایا اے

بیان غار ثور سے تین یوم کے بعد رسولؐ پاک کی یثرب کو روانگی

ابوبکر صدیق نے نبی اللہ وچہ غار تن روز لنگھاوندے نی — چپ چاپ خدا دی یاد کر دے اندر غار دے نور چمکاوندے نی
ابوبکر دے پت آ عبداللہ پتے شہر دے روز اپڑاوندے نی — عامرؓ[1] نام غلام صدیق والے اجڑ لے دو پہر نوں آوندے نی
ویکھ چاکھ کے دودھ اوہ چو لیندے اندر غار دے روز پہنچاوندے نی — اسماء دھی صدیق دی دے کھانا عامر غار دے ول لیجاوندے نی
تھک گئے قریش تلاش کر کے گھوڑے اوٹھ پرت دوڑاندے نی — سو اوٹھ انعام جے پھڑے کوئی مکے وچہ اعلان کراوندے نی
چل چلئے یار ہے رب راکھا چوتھے دن ایہہ نبیؐ فرماندے نی — تاقے دو جناب صدیق اکبر عامر بھیج کے ترت منگواوندے نی
مدت ہوئی ہے پلدیاں ناقیاں نوں۔ اج شکر بجا لیاوندے نی — ابوبکر کس اوٹھنی پیش کردے۔ نبیؐ اوس دا مل کراوندے نی
یار آکھدا ایس دی لوڑ ناہیں۔ نبیؐ نہیں پسند فرماوندے نی — لیندا مل[2] صدیق مجبور ہو کے اتھرو اکھیاں وچہ بھر آوندے نی
کافر اک عبداللہ[3] اریقطے دا۔ واقف راہ تیار کراوندے نی — عامر خدمت نوں نال تیار ہویا۔ توشہ سفر صدیق منگواوندے نی
رسی نہیں ہے ایس تھاں پاس کوئی توشہ دان نوں ویکھ فرماوندے نی — پیٹی کمر دی کھول کے دے اسماء نبیؐ ہو کے خوشی بنھاوندے نی
توں ذات النطاقین[4] ہیں اسماء نبی پاکؐ ارشاد فرماوندے نی — سر ور ہوئے اسوار پڑھ بسم اللہ رکھ آسرا رب دا جاوندے نی

[1] عامر بن فہیرہ حضرت ابوبکرؓ کے غلام تھے۔ جو روزانہ بکریاں چراتے ہوئے وہاں غار پر آ کر کھانا اور دودھ پہنچاتے تھے۔ اور عبداللہ حضرت ابوبکرؓ کے فرزند مات کو خبریں پہنچاتے تھے [2] حضرت رسول کریم صلعم پر اگرچہ ابوبکر صدیقؓ جان و مال تصدق کر چکے تھے۔ مگر آپ نے اونٹنی پر بغیر قیمت ادا کئے سواری پسند نہ فرمائی [3] عبداللہ بن اریقط ایک کافر تھا جو راستے کا واقف تھا [4] ذات النطاقین حضرت اسماء کا خطاب رسول کریم کا عطا کردہ ہے اس لئے کہ ایک تو وہ رشتہ عائشہؓ صدیقہ سے وابستہ تھیں دوسرے انہوں نے کمر بند کھول کر کھانا لٹکایا تھا۔

Marfat.com

بیان حالات سفر ہجرت و واقعہ سراقہ بن مالک

آدم جنتوں ہو بیوطن آیا اندر زمین تاں ہوئی توقیر ہے سی
دیسوں کڈھیا ظالماں انبیاتنوں کر دے ستم بدبخت بے پیر ہیسی
واری آئی سرتاج پیغمبر اندی چلے دیس چھڈ ہو غمگیر ہیسی
کعبے طرف نگاہ پا نال حسرت یثرب جاوندے ماہ منیر ہیسی
پونے تن سو میل سی دور یثرب جتھے پہنچنا نبی کبیر ہیسی
پانی وسّے نہ منزلاں نیک کدّے گرمی دھپ نے ہاڑ اخیر ہیسی
آڑ دیکھ کے اج نہ کوئی سورج دیکھے نبیؐ دا نور تنویر ہے سی
سایہ دیکھ چٹان دا صاف کر کے چادر پائی صدیقؓ تشہیر ہے سی
مل گیا چرواہ اک وچہ جنگل۔ دیندا مل صدیق دلگیر ہے سی
واقف کال مزاج رسول دا لا خدمت نبی دی جیدھی جاگیر ہے سی
ڈھونڈ بھال نہیں چھڈی سی ظالماں نے اک دیکھ ایا راہگیر ہے سی
سراقہ بڑا جوان سی چڑھ گھوڑے اوتھے دوڑدا کرن اسیر ہے سی
دوجی وار دی حادثہ ایہہ ہویا سٹے فال دا تیر دلگیر ہے سی

ہجرت تدوں تھیں سنت ہے انبیاں دی نبی دیس وچہ ہوئے دلگیر ہیسی
شیث نوح دیکھو ابراہیم یوسف عیسیٰ موسیٰ بھی ہوئے زہیر ہیسی
چھوڑی چھپ کے نسدے ظالماں تھیں من رب دی پاک تقدیر ہیسی
نال فخر دے اوٹھنی جوڑ دی اے۔ ساتھ نبیؐ صدیق وزیر ہیسی
ریتا عرب دا اکی سو میل لمبا رکھ چھاں نہ جھنڈ کریر ہیسی
خوف دا نہ ویریاں ظالماں دا فضل رب دا لا الغل گیر ہیسی
گرمی ہوئی حد عشق مجازہ والی ناتے تھک کے ہوئے زہیر ہے سی
جتھے لیٹدے شاہ لولاک لہہ کے بار کھاندی کرے تدبیر ہے سی
برتن صاف دے منہ تے پا کپڑا تھن دھو کے کڈھیا شیر ہے سی
دودھ صاف وچہ سفر دے پیش کردا جہڑا صدقؓ دی پاک تصویر ہے سی
سراقہ[2] مالک دے پت نوں جا دسدا ہن نبی دا گیا خبیر ہے سی
گھوڑا اوسدا اڈگدا کھا ٹھوکر کڈھے فال اوہ سٹ کے تیر ہے سی
دو نویں دا انکار وچہ فال آیا ایپر طمع اوہدا دامن گیر ہے سی

---

[1] کنایہ اس امر کی جانب ہے کہ چونکہ ریگستان میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہوتی جہاں سایہ ہو درخت مفقود ہوتے ہیں اس لئے آج دیدار رسولؐ کریم کا آفتاب کو اچھا موقعہ تھا جب سر پہ آفتاب آیا تو غور سے دیکھ رہا تھا یعنے دھوپ کی تیزی زیادہ ہوگئی۔ [2] سراقہ بن جعشم ایک بڑا گرہ چڑھا پہلوان تھا اس کے اثنائے تعقب میں گھوڑے کے ٹھوکر کھانے پر تیر سے فال نکالی۔ جواب نفی میں نکلا یعنی تعقب نہ کرنا چاہیئے۔ پھر سوار ہوا پھر ایسا ہی ہوا تیسری مرتبہ قریب پہنچا قریب تھا کہ تیر سے وار کرے کہ گھوڑا گرا اور اس کے اگلے پاؤں زمین میں دھنس گئے اور اپنا تیر بغل کے پاس سے نکل گیا وہ بچ گیا اس نے اس اللہ کو غالب سمجھا اور مخلصانہ حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ مجھے معافی دی جائے اور خدا آپ کو برسر حکومت کرے تو مجھ سے مواخذہ نہ کیا جائے بکری کی کھال کے ٹکڑے پر تحریر امن لکھوا دی گئی۔

Marfat.com

تیجی وار اوہ پہنچیا آن نیڑے لیا جوڑ کمان تے تیر ہے سی
جنہوں رب رکھے اوہنوں کون مارے نبیؐ ربدا پاک لشیر ہے سی
غالب سمجھیا اوس نے امر اللہ حاضر ہووندا من تقصیر ہے سی

پیر گھوڑے دے دھسے زمین اندر ڈگا خاک تے وانگ نخچیر ہے سی
بچگیا خود اپنے تیر کولوں جنگی اوس دی اجے تقدیر ہے سی
کہندا اکرو معاف خطا سرور منگی امن دی اوس تحریر ہے سی

کشف رسول پاک صلعم اور پرچہ امن عطا کرنا سراقہ کو

پرچہ امن دا نبیؐ لکھوا دتا نالے کشف دا آپ اک حال دسدے
ایہہ کشف رسول سی ہین کتھے جیہڑے وحی نوں خواب خیال دسدے
دراصل سی اک ایہہ پیشگوئی گلاں تن سی نال جلال دسدے
جنگ ہوئے وی گی نال ایرانیاں دے کسریٰ ہوئے گا وچہ زوال دسدے
کنگن پہن نہ جدوں تک ہتھ تیرے نہیں ہووناں تیرا وصال دسدے
سراقہ فوج دے وچہ سی موماناں دے آیا جدوں خزانے دا مال دسدے

کنگن[1] پہن سراقہ اوہ ہتھ تیرے جیہڑا شاہ ایران دا مال دسدے
پہنچے نہیں پرواز خیال والی وہیہ[2] سال پہلوں آپ حال دسدے
دشمن ہین تو راج ایہہ یاد رکھیں ہوجائیں گا موماناں نال دسدے
فتح ہووے گی موماناں صادقاں نوں مل جائے خزانیدا مال دسدے
دیکھو عمر دا دور خلافتی سی ہوئی جنگ ایہہ انہاں نال دسدے
ہتھیں کنگن سراقہ دے پئے سرور نبی پاک یقین کمال دسدے

ع۱ ہجرت کرنا سنت انبیاء ہے۔ دنیا میں جتنے نبی گذرے سب کو اپنے اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا۔ دراصل مخالفین حق کی انتہائی کوشش جب منفقہ طور پر اس درجہ پر پہنچ جاتی ہے کہ وہ خدا کے برگزیدہ نبیوں کو ہلاک کرنے پر تل جاتے ہیں اس وقت خدا اپنے ماموروں کو حکم دیتا ہے کہ اب اس مقام کو چھوڑ دو۔ جیسا کہ ورقہ بن نوفل نے پہلے وحی ہونے پر رسول کریمؐ سے عرض کیا تھا۔ ع۲ سراقہ کو تحریر امن دیتے ہوئے رسول کریم نے فرمایا کہ اے سراقہ میں تو تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے خزانے کے کنگن دیکھتا ہوں یہ کشفی نظارہ جو بیس سال بعد کی ایک خبر بتا رہا تھا۔ ان حالات میں خیالات انسانی سے بالاتر ہے وہ شخص جو نہایت بے کسی کی حالت میں عرب کے چند معمولی دشمنوں سے چھپ کر شہر چھوڑ کر بھاگا جا رہا ہے جس کو چاروں طرف خطرات نے گھیرا ہوا ہے کہ کوئی دشمن نہ پہنچ جائے وہ اس بے کسی کی حالت میں کسریٰ کی سب سے بڑی سلطنت کے مالک ہو جانے کی خوشخبری پاتا ہے ع۳ وہ الفاظ جو بھاگنے والے کے منہ سے اس حالت میں نکلتے ہیں وہ بیس سال بعد حضرت عمرؓ کے زمانے میں پورے ہوتے ہیں پندرہ سال بعد حضرت عمرؓ نے ایران کے خزانہ کا مال آنے پر سراقہ کو بلایا اور کسریٰ کے کنگن اس کے ہاتھ میں پہنائے یہ وہ اعجاز ہیں جنہیں دیکھ کر صحابہ کے دلوں میں وہ ایمان پیدا ہو گیا کہ گویا انہوں نے اپنی آنکھوں سے خدا کو دیکھ لیا۔ اس کشف میں تین پیش گوئیاں مضمر تھیں ایک تو یہ کہ سراقہ اس وقت تک زندہ رہے گا۔ دوسرا مسلمان ہو جائے گا تیسرے جب مسلمانوں کی جنگ ایرانیوں کے ساتھ ہو گی سراقہ شامل ہو کر کنگن حاصل کرے گا۔

Marfat.com

مقولہ شاعر

کدے تھاں نہیں جسلوں امن والی دیس چھڈ جو لیّا جاوندا اے
لیکھڑے سر میرے تے وسّے ایہہ گلاں ایتھے غور تے فکر فرماوندا اے

جدوں ہوئیاں پوریاں ایہہ گلاں دل نال یقین بھر آوندا اے
لیا ویکھ صحابیاں رب سچّا مراقہ جدوں لنگھ بیٹھیں پاوندا اے

وچہ سفر خدا ایہہ عہد کردا جیہڑا فرض قرآن ٹھہراوندا اے
دا الیس کرا لگا تینوں حبیب ایتھے جیہڑا تھاں اج چھپیا جاوندا اے

والی ہے رسول دا رب سچا زور کل جہان لگاوندا اے
کامیاں ادہ یقین کامل سرور نبی نہیں ذرا گھبراوندا اے

مقولہ شاعر

چلے پھیر سرتاج کل انبیاں دے ہویا ساہ جاں ٹھیک اسواریاں دا
پونے تین سو میل دا اوہ پینڈا مشکل پندھ جے منزلاں بھاریاں دا

پچھوں حاجیاں نوں جتھے اج تیکر بھیڑا حال ہوندا موٹر لاریاں دا
مارو مار مکاوندے منزلاں نوں والی جگ دی کل سرداریاں دا

دشمن ساک نہیں کل جہان ہویا مزا ویکھ لو رب دی یاریاں دا
سیرت پڑھے جے کوئی غلام سرور پتہ لگدا کار گذاریاں دا

بیان صحابہؓ کا یثرب میں انتظار

یثرب وچہ اڈیک سی نبی والی راہ ویکھدے روز اصحاب سارے
ملک چھڈیاں ہوئے نے دن اینے جوڑن رہندے بیٹھ حساب سارے

پتہ نہیں سی غار دے نال والا ہوندے بہت بیحال بیتاب سارے
تڑپ ویکھدا کوئی پیار والی دس بھجدے وانگ کباب سارے

اوڑک آئی اوہ گھڑی نصیب جاگے کھلے وصل دے کل ابواب سارے
آیا نور نزدیک خدا والا ہوئے ظلمتی دور حجاب سارے

پیشوائی نوں روز جو آوندے سی چلے اج مل کے ہمرکاب سارے
آفتاب سی مکھ رسول والا گردے چن سی جدھے ماہتاب سارے

ٹھاٹھاں ماردا نور سی اس دم گوہر چمکدے کل نایاب سارے
سہرد پاک خوشبو سی نبیؐ والی عرق عرق پئے ہون گلاب سارے

بیان حالات قیام قبا

شہروں اُرے کجھ دور دے فاصلے تے وسدا تھاں ہے خوب قبا والا
رہندا اوس جا کجھ قبیلڑے سی بنیاں دین سی جنہاں خدا والا

ہ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ

Marfat.com

ٹھر اوہ بانوچہ عمر بن عوف دے اسی سیرت نیک تے بہت حیا والا
کیتی نبی کریم منظور دعوت چھایا اوس تھاں نور ہدیٰ والا
حضرت علی وی ملے سی آ ایتھے جھگڑا طے کر جور جفا والا
فخر خاک قبا نوں اج ملیا آیا نبیؐ جان پاک خدا والا

دعوت نبیؐ دے اوس غلام کیتی جذبہ دس کے نور صفا والا
مکے والے مہاجر سی کجھ ایتھے ٹولہ پاک ختم الانبیاء والا
کیتی دید آ یثربی مومناں نے پیتا جنہاں سی آب بقا والا
وسیا عمر بن عوف دے گھر سرور بدل کرم دا جود سخا والا

تعمیر مسجد نبوی قبا میں

متاں کرے خیال نادان کوئی نبی ایس تھاں دعوتاں کھاوندلیس
پہلی نبی مسیت ایہہ جگ اندر نبی پاک رسول ہنواوندلیس
جدی تقویٰ تے نبی بنیاد رکھی قول ربّ دے پئے تلاوندلیس
ربیع الاول نوں اٹھویں آئے ایتھے اکی تک قیام فرماوندلیس

کیتی نبی تعمیر سی اک مسجد بھاگ جاگ اُٹھے ایس تھاوندلیس
کردے وانگ مزدور سی کم حضرت عمل کرندا سبق پڑھاوندلیس
کیتا نبی قیام سی دو ہفتے نت شہر دے لوک بلاوندلیس
ہوئی بائی تاریخ تے نبی عالم سرور شہر نوں قدم اٹھاوندلیس

تشریف لانا رسول کریم کا شہر یثرب میں حضور کی التجا دربارگاہ خدا میں

کالا منہ ہے قلم دا چاک سینہ مشکل لکھن ہے حال حضور دسدا
بخشدے ہیں حبیب دے سر صدقے ربا ہیں گناہاں نھیں چور دسدا
کراں کیویں بیان اخلاق نبوی اج جگ ہے بہت مغرور دسدا
تیرا شکر ہے ہویا خیال اسدا جس دا پاک مقام ہے دور دسدا

ناقص عقل تے حب وی نہیں خالص کوئی تڑپ نہ ذرا شعور دسدا
پتہ نہیں کیوں لئی آ ایہہ خدمت میرے نفس دا عزم مجبور دسدا
جدے ہی کریں ثناء توں آپ مولا کوتہ فہم انسان معذور دسدا
کریں فضل نھیں آپ مدد میری تیرا فضل تے کرم دستور دسدا

ع۱ خاص شہر مدینہ سے تین میل ادھر بیرونی آبادی قبا کے نام سے موسوم ہے اور عوالی مدینہ کہلاتی ہے ۸ ربیع الاول دوشنبہ کے دن قبا میں عمر بن عوف کے یہاں ٹھہرے بہت سے مہاجرین بھی یہاں ٹھہرے ہوئے تھے حضرت علی بھی یہاں ہی آ کر ملاقی ہوئے ع۲ المسجد اسس علی التقویٰ من اول یوم احق ان تقوم فیہ سورہ توبہ رکوع ۱۳ پارہ ۱۱ - یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی اس بات کے لائق ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔ اس مسجد کی بنیاد سب سے پہلے حضرت رسول کریم نے قیام قبا کے زمانے میں رکھی۔ اور آپؐ اس میں بمع صحابہؓ کے مزدوروں کی طرح کام کرتے رہے۔ اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلی مسجد قبا کی ہے جیسے قرآن کی مذکورہ شہادت سے ظاہر ہے۔

Marfat.com

لکھاں وچہ بدعملیاں حالی احمدؐ میتوں اپنا بڑا قصور وسدا
بھادین ہاں بے عمل ادیاش بھارا تاں وی نبی تیرے حضور وسدا
مدنی زندگی اج ہے شروع ہوئی یثرب نبیؐ دا نور ظہور وسدا
شوق دید دا دوستاں دشمناں نوں یثرب اج سی بڑا مشکور وسدا
آدم جن تے ملک درود پڑھدے فضل رب تھیں شہر معمور وسدا
پیشوائی نوں آئے سی اوس خزرج ۱ کفر جوش تکبیر تھیں دور وسدا
چڑھ کے کوٹھیاں تے کڑیاں گوندیاں ۲ سی ساڈا فلک ہے اج مسرور وسدا
شکر کرانگے اسی تے تدوں تیکر جدوں تیک ہے عادستور وسدا
قدم قدم تے اوٹھنی کرے سجدے داخل ہوئی تے شہر مسحور وسدا
ٹھہرن واسطے عرض سب کیتی مسلم نبیؐ رب دے خاص حضور وسدا
بیٹھے رب دے حکم تھیں ایہہ جتھے بٹھاں جان لئو اوہ ماثور وسدا

ایہہ گراں کی من تے چھوہ مٹھا پورا کریں میں بہت مجبور وسدا
نکتہ چین نہ کریں خیال کوئی میرے نبیؐ دا رب غفور وسدا
آئے قبا تھیں شہر نوں نبی اللہ عالم کل جے اج مسرور وسدا
آئے زمین تا نگ فلک والے سارا شہر یثرب دامن حور وسدا
آیا کعبیوں نبیؐ خدا دا الارحم کرم دے نال بھرپور وسدا
شہروں قبا تک ٹھٹھ سی بندیاں دے مشکل ہوونا پیا عبور وسدا
چڑھیا جس وداع دی گھاٹیاں تھیں کریئے شکر اوہ بدر انور وسدا
ڈھیاں نال معصوم سی نعت پڑھدے جنہاں شوق دا پور ظہور وسدا
دے قلب وچھاسی ۳ مومناں نے صدقے ہون تے جگ مجبور وسدا
چھڈی نبیؐ ۴ نکیل سی اوٹھنی دی ویکھن رب نوں کی منظور وسدا
ملیا فخر ایہہ ابو ایوب تائیں ترد قلب وچہ جلدے سی نور وسدا

بیان وجہ تسمیہ نام مدینہ ۲

ربیع الاول سی ماہ بارہ بائی ہو یا نبی دا جدوں ورود یثرب
یثرب شہر وچہ آئے جاں نبی اللہ ہوئی خاک مثل پاک مسجود یثرب

مدینہ شہر نوں آکھدے وچہ عربی ویکھو وچہ لغات موجود یثرب
مسلم آکھدے نبی دا شہر اس نوں عربی مدینۃ النبی مشہود یثرب

ع۱ آج اوس خزرج کے قبائل سج دھج کر نکلے اور تمام شہر سجایا گیا تھا۔ بنو نجار متھیار سجا سجا کر آئے تھے ایک غلغلہ تکبیر کا بلند ہوا۔
ع۲ طلع البدر علینا من ثنیات الوداع۔ وجب الشکر علینا ما دعا للہ داعی ترجمہ۔ چاند نکل آیا ہے کوہ وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک دعا مانگنے والے دعا مانگیں ع۳ ہر ایک انصاری خاندان یہی عرض کرتا تھا۔ یا رسول اللہ یہ گھر یہ مال ہے یہ جان حاضر ہے حضور دعا خیر دیتے جاتے تھے آپ نے فرمایا کہ یہ اونٹنی جہاں بیٹھ جائے گی وہی جائے قیام ہے چنانچہ یہ فخر حضرت ابو ایوب انصاری کو ملا اس کے مکان کے سامنے اونٹنی بیٹھ گئی یہ ماہ ربیع الاول کی بائیس تاریخ تھی۔ ع۲ مدینہ عربی زبان میں شہر کو کہتے ہیں اس شہر کا قدیمی نام یثرب ہے جب رسول کریم صلعم یہاں آکر رونق افروز ہوئے تو لوگ مدینۃ النبی یعنی نبی کا شہر کہنے لگے تب ہی سے اس کا نام مدینہ ہو گیا ہے۔

Marfat.com

مدینہ ہویا مشہور وچ جگ سارے فیض اللہ دا اکرم تے جو دیثرب
ملیا امن واتھاں ایہہ مومناں نوں سرور کیمے پسند معبود یثرب

بیان بعد قیام مدینہ منورہ بنانا مسجد نبی کریم صلعم کا اور قیام اصحاب صفہ

کیتی نبیؐ تجویز مسیت والی اندر شہر جاں آپ قیام کیتا
ٹکڑا[۱] زمین دا اجھ بیکار ہے سی اوہدے لین دا انتظام کیتا

مالک تھاں دے دو یتیم لڑکے ٹکڑا نذر دا اوہناں تمام کیتا
مفت لین نہیں نبیؐ پسند کردے حق لیا حوالڑے دام کیتا

پہلا کم مسیت بناوندا اپنیؐ پاک دل کے صبح شام کیتا
کہڑے سہن مزدور معمار ایتھے کرو غور کس کس اہتمام کیتا

پتھر ڈھوندے پاک رسول ساڈے اللہ جنہاں نوں خیر الانام کیتا
ہور پاک اصحاب سی نبیؐ والے حاصل جنہاں کمال سی نام کیتا

رجز پڑھن اساں دے جان مسجد صدقے سب نے سکھ آرام کیتا
نال رجز دے پڑھن رسول اللہ[۲] کندن جنہاں ہیسی نانا خام کیتا

زیادہ صلہ تے خیر ہے آخرت دی کرکے کرم جے توں انعام کیتا
کریں فضل انصار مہاجراں تے جنہاں نقش توحید دا جام کیتا

سدھی سادڑی ہوئی تیار مسجد سادگی نے اوچا نام کیتا
کندھاں کچیاں تھم کھجور والے ٹاہنیاں پتیاں تھیں اوپر بام کیتا

پانی وسدا کدی تے چھت چوندی چکڑ فرش خراب تمام کیتا
سنگ ریزے وچھائے سی پھیر اس تے پچھوں ایہہ وڈا انتظام کیتا

نال[۳] ملا چھپیا اک مسیت اگے ڈیرہ جلدے تے مومناں عام کیتا
گھر بار نہ جنہاں دی تھاں کوئی اوہناں اوس تے آن مقام کیتا

درسگاہ اصحاب سی صفہ والی حاصل جنہاں سی دین اسلام کیتا
مسجد نال پھر بنے سی دو حجرے سرور نبی نے جتھے قیام کیتا

۱ ابو ایوب انصاری کے مکان کے سامنے کچھ زمین افتادہ پڑی تھی۔ اس کے ایک حصہ میں اونٹ باندھے جاتے تھے ایک طرف قبریں تھیں کچھ درخت اور جھاڑیاں تھیں۔ ان کے مالک دو یتیم لڑکے تھے یہ زمین مسجد کے لئے تجویز ہوئی ان یتیموں نے وہ مفت نذر کرنی چاہی مگر آپ نے پسند نہ فرمایا اور وہ قیمتاً خریدی گئی ۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔ اے خدا بھلائی تو صرف آخرۃ کی بھلائی ہے پس تو مہاجرین اور انصار کی مدد فرما۔ ۳ مسجد کے ساتھ ایک چھایا ہوا چبوترہ بنایا گیا جس پر وہ لوگ مقیم تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا یہ لوگ اصحاب صفہ کے نام سے مشہور رہتے مسجد کے ساتھ یہ درسگاہ کی بنیاد تھی یہ لوگ دن کو باری باری لکڑیاں لاتے اور بیچتے اکثر ان کے کھانے پینے کا رسول کریمؐ کو خیال تھا ان اصحاب کی تعداد بتدریج بڑھتی گئی ان میں بڑے بڑے صاحب علم ہوتے۔ ۴ اسی مسجد کے ساتھ دو حجرے حضرت نبی کریم کے لئے بنائے گئے پھر جیسے جیسے اور نکاح آنحضرت صلعم کرتے گئے حجروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا ؎

بیان تنظیم نماز فرمانا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

تیراں سال نہ مکے دے وچہ ملیا موقعہ کدی جماعت کران والا
کسنے ناد وجان دی رائے دتی کسے مشورہ سنکھ وجان والا
جس نوں ویکھ نماز نوں ہون کٹھے راتیں وخت ہے اوہدے کھان والا
کیتا پاک رسول پسند اُس نوں چنگا طرز ہے ایہو بلان والا
سارا کل نچوڑ اسلام والے اوچا بہت اصول ہے شان والا
اللہ نام تھیں شروع اذان ہوندی اللہ لفظ ہے ایہدے مکان والا
وجدے گھڑی گھڑیال عبادتاں دے طرز ویکھ لئو سارے جہان والا
وکھو وکھ ایہہ شور جہان اندر پوے کن آواز نہ گیان والا
ممبر ندیسی ہون کل کٹھے کرن طرز ایجاد بلان والا
دعوٰی کرے جے کوئی بنا دسے مل کے ٹولا کوئی انسان والا
جمعہ[4] پڑھیا مدینے وچہ نبی پہلا خطبے وچہ احکام بتلان والا

مسجد نبی نے مشورہ نبی کیتا کیہڑے ڈھنگ کی ہندے بلان[1] والا
جھنڈا ویلے تے اک چا کھڑا کریئے دسے دور تک ہووے اچان والا
حضرت عمر[2] وی آ گئے وچہ مجلس کیتا پیش ایہہ طرز اذان والا
بنگئی اذان اک معجزہ[3] جے سوچے غور تھیں فکر دھیان والا
پنجے وقت اعلان ہے تت ہوندا خالی ہے نہیں تھاں جہان والا
پھیلے روز تعلیم اسلام والی ہوندا حرج ناہیں مسلمان والا
ناد سنکھ تے ٹلیاں پتہ دیندے ہویا وقت ہے پوجا کران والا
لکھاں مال منال رُڑھا دیندے آوے ہتھ نہ فیض اذان والا
اتنے فائدے ایس تھیں سہل چنگا بنے کوئی نہ جمع کران والا
بنے کدی نظیر نہ مشورے دی دعوٰی بڑا اے جے قرآن والا
سرور ویکھ تنظیم نماز[5] والی صدقے جاوندا فہم انسان والا

ع۱ تنظیم نماز کے لئے اذان کی تجویز مجلس شوریٰ قائم ہوئی کسی نے ناد بجانے کا مشورہ دیا کسی نے سنکھ بجانے کا کسی نے جھنڈا کھڑا کرنے کا ع۲ حضرت عمر بھی اس مجلس شوریٰ میں آگئے اور آپ نے خواب کا بیان کیا کہ کوئی شخص یہ کلمے دہراتا ہے آپ نے پسند فرمایا ایک اور صحابی نے بعینہٖ یہ خواب دیکھا ع۳ اذان اس لئے اعجاز ہے کہ دنیا کے عقلمندوں کی عقلی طاقتیں عاجز ہیں کہ اس سے بڑھ کر بے خرچ آسان طریقہ نہیں بنا سکتے جس میں یہ خوبیاں بھی موجود ہوں اور تمام مذہب اسلام کے لب لباب کا اعلان تمام دنیا میں ہوتا رہے اگر کوئی انکار کرے تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے ع۴ پہلا جمعہ رسول کریم نے مدینہ میں آکر پڑھایا جس کا مطلب یہ ہے کہ آٹھویں روز تمام مسلمانوں کے سامنے ایک ستی عالم تعلیم فرقان کی جانب مسلمانوں کو مخاطب کرتا ہے ع۵ نماز کی تنظیم اپنے اندر مساوات کے علاوہ پابندی اوقات اور خدا کی جانب پانچوں وقت رجوع کرنا اور صراط مستقیم کا طالب ہونا اور میانہ روی کا خیال اتفاق و اتحاد کا عملی سبق الغرض وہ تمام باتیں جو سوسائٹی میں امن آرام کا باعث ہو سکتی ہیں اور بلند خیالی کے اونچے سے اونچے مقام پر پہنچا سکتی ہیں سب اس میں موجود ہیں ؎

Marfat.com

بھائی چارہ قائم کرنا مہاجرین[1] اور انصار مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

ہوگئی تنظیم نماز والی دوجا کم ہے سی او گنہاریاں دا — جنہاں کل ملکیتاں ساک چھٹے گھر بارتے وطن وساریاں دا

ساتھی چھٹے رفیق نہ تھاں کوئی ہویا سا ناں نے دکھاں بھاریاں دا — دس ویہہ نہیں چالیوں وَدھ مسلم ٹولہ بڑا سی ایہناں وچاریاں دا

اللہ کرے خطاب انصار[2] کہہ کے نام یثربی مومناں ساریاں دا — مددگار نوں کہن انصار عربی مطلب خاص سی ایہناں[2] بیاں دا

مجلس قائم کر شاہ کونین کہندے بندوبست ہن کر دیچاریاں دا — بھائی ہین انصار ایہہ دین والے کم نہیں دو چار اٹھواریاں دا

کہندے تدوں انصار ہاں اسی حاضر ناطہ جوڑ دے نبی نکاریاں دا — نبی آکھیا جگ نوں دساں جے نقشہ دین والے بھائی چاریاں دا

بھائی بھائی رسول بنا ونڈے نے نام لے لے سب دلاریاں دا — اک لین[3] انصار تے اک ہجری سرور جوڑ دے ساتھ پیاریاں دا

بیان اسلامی بھائی چارے پر عمل پیرا ہونا مہاجرین و انصار کا

ویکھے ذرا جہان کل غور کر کے جدوں حکم ایہہ نبیؐ سناوندے نی — سُن کے حکم رسول دا اُٹھ ٹُردے بھائی بھائی اوہ بن دکھاوندے نی

گھر بار انصار سب ونڈ دیندے بھانڈے کپڑے نصف ونڈاوندے نی — کھیتی باغ جاگیر سب ادھ کر کے حصہ بھائی دا اوکہ کراوندے نی

ڈنگر بال غلام اوہ ونڈ سارے اپنے بھائی نوں آکھ سناوندے نی — چون[4] گُنگ ہے تساں دا لئو بھائی حصہ ویکھ کے خوشی مناوندے نی

کیتے جو ایثار انصار اس دم کسے قوم وچہ نظر نہیں آوندے نی — منیاں حکم سی جنہاں رسول والا اوہو لوک انصار کہلاوندے نی

دتی حد مکا انصاریاں نے جذبے حب دے ہوش بھلاوندے نی — کھیتی کرن انصار تے دین حصہ بھائی سجدے بن دکھلاوندے نی

غیرت[5] ویکھنے جوگ مہاجراں دی رہنے پچھ بازار نوں جاوندے نی — لگے کرن سوداگری کجھ اوتھے کجھ جا کے ٹوکری چانودے نی

ع۱ یعنی مہاجرین کے معنی ہجرت کر کے آنے والے۔ ع۲ انصار عربی زبان میں مددگار کو کہتے ہیں چونکہ اہل مدینہ نے اجڑے ہوئے مسلمانوں کی ہر طرح امداد کی اس لیے وہ انصار کہلاتے ع۳ ایک انصار اور ایک مہاجر کو بلا کر نام بنام رسول کریم نے بھائی بھائی بنا دیا ع۴ چون کنا پنجابی محاورہ ہے کہ جو چاہو حصہ دونوں میں تم منتخب کر لو۔ انصار نے جو ایثار مہاجروں کے ساتھ کیا دنیا کی کوئی قوم ایسے ایثار کی نظیر دکھانے سے عاجز ہے ع۵ مگر مہاجرین نے بھی اگرچہ ان کو حقوق انصار سے ملے غیرت کو بہترین طریقوں سے دکھلایا یہ عقدہ اخوت یہاں تک مضبوط ہوا کہ حقیقی رشتہ دار پیچھے رہ گئے جب ایک ان دونوں بھائیوں سے فوت ہوجاتا تو دوسرا اس کی جائداد کا وارث ہوجاتا مگر اس کو قرآن کریم نے بعد میں روک دیا (باقی صفحہ ۸۸ پر)

Marfat.com

رکھدے بیویاں دو انصار سی جو اپنے بھائی نوں آکھ سناوندے نی
دیاں چھڈ بہن اک طلاق دیکے جذبہ نصف دا خوب وکھانودے نی
جیہڑے نبی بھرا اپنا وتے دیکھو کی جواب سنانودے نی
جے ہیں حال لکھاں بھائی چارہ یاندا کاغذ بہت سیاہ ہو جانودے نی
دِتّا اوہناں نباہ ایہہ بھائی چارہ ساری زندگی فرق نہ پاوندے نی
حصّہ دین مہاجراں وچیاں نوں بھائی لوآں پھر ہور بناونودے نی
جلاوطن جاں بنو نضیر ہوئے نبی پاک رسول فرمانودے نی
کیتی عرض انصار یا نبی اللہ بھائی چھٹے نہ اساں تھیں جانودے نی
ملیاں جدوں ترقیاں مومناں نوں تاں وی بھائی نہ دلوں بھلانودے نی
دولت مال کی چیز ہے وچ جنگاں بدلے بھائی دے سیس کٹانودے نی
دیکھ ایہہ ایثار انصار والا بنی نوع انسان شرمانودے نی

گھر بار نہیں وسدا ایہا تیرا ساتوں پئے ایہہ دکھ ستانودے نی
کریں اوس دے نال نکاح بھائی ایتھوں تیک اوہ حق وندانودے نی
بہناں ساڈیاں حرم تساڈڑے نے نال حب دے اتنک وگانودے نی
کھچاں کیویں تصویر جذبات والی جذبے شکل نہ کوئی وکھانودے نی
مر جائے جے بھائی انصار یاندا اوہدے مال نوں ہتھ نہ لاونودے نی
رکھن اوہناں دے حق وی اودوین قلم کوئی نہیں خیال لے آنودے نی
دیئے اوہناں باغ مہاجراں نوں واپس ملن انصار دے چاہنودے نی
ساڈے رہن گے اوہناں دے وچ قبضے نویں ہو وی نال دواندے نی
دیکھن سنن جو پاک رسول کولوں بھائی بھائی نوں آ سناوندے نی
جیہڑی حب دِتی اوہناں بھائیاں نے سکے بھائی نہ کدی وکھاوندے نی
فخر کرن گے سرور اسدا اسلم سچے شان انصار دے تھاونودے نی

بیان دوسرے مشاغل رسول کریم صلعم کے اور معاہدہ یہود مدینہ سے اور تنگ حالی مسلمانوں کی

ہو گئی تنظیم جد مومناں دی ویلا آیا بے خلق وکھلاونے دا
جنہے تن سی اوہناں دے بڑے بھاری کم رکھدے شور مچاونے دا
یثرب وچ سی تن ورے یہودیاں دا دعوی رکھدے حکم چلاونے دا
اک قینقاع بنو نضیر دوجے ڈھنگ جاندے اوہ سود کھاونے دا

(بقیہ صفحہ سے آگے۔) النبی اولی بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھٰتھم واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتب اللہ من المومنین والمھاجرین الا ان تفعلوا الی اولیئکم معروفا کان ذالک فی الکتب مسطوراہ۔ سورہ احزاب پارہ ۲۱ رکوع اول
ترجمہ نبی سے تعلق ہے ایمان والوں کا زیادہ اپنی جان سے اور اس کی عورتیں ان کی مائیں ہیں اور ناطے والے ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ کے حکم میں زیادہ سب ایمان والوں اور وطن چھوڑنے والوں سے مگر یہ کہ ایسا کیا ہو اپنے رفیقوں سے احسان یہ ہے کتاب میں لکھا۔ ۲ سن ۳ ہجری میں جب بنو نضیر جلاوطن ہوئے ان کی زمینیں مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں تو مہاجرین کی تکلیف دور کرنے کے لئے ان زمینوں کا دینا تجویز کیا۔ انصار نے انشراح صدر سے بارگاہ نبوی میں عرض کیا ہماری زمینیں ان کے قبضہ میں بدستور رہیں گی۔ ۲ مدینہ میں یہودیوں کی آبادی بہت زیادہ تھی ان کے تین بڑے قبیلے تھے ایک بنی قینقاع دوسرے بنو نضیر تیسرا بنو قریظہ، یہ لوگ اوس اور خزرج کی باہمی لڑائیوں میں حلیف بن کر شامل ہوتے تھے اب اوس اور خزرج کا زیادہ حصہ مسلمان ہو گیا تھا (باقی صفحہ ۸۹)

Marfat.com

تیجا ٹولہ سی بنی قریظیاں دا چسکا جنہاں نوں داؤ لگاونے دا

پہلوں نال تحیر دے دیکھو لے ہویا مشغل شان دکھلاونے دا

اوس خزرج نوں جنگاں مکایا سی تمغہ لینے دین لے آونے دا

دکھو دکھرے وچہ قبیلیاں دے بنی سچیا طرز بلواونے دا

ہویا پاس اصول اتحاد والا بند و بست ایہہ ہویا لکھاونے دا

آپو اپنے دین تے رہن دونویں جھگڑا لوڑ نہیں موت دہاونے دا

حملہ کرے کوئی غیر جے کسے اُتے کرے قصد اوہ مار مکاونے دا

یثرب اُتے جے کدی کوئی کرے یورش دونویں کرن گے ڈھنگ اکٹھاونے دا

ودھاں واسطے اودی نہاں یثرب کین کم نہ خون وگاونے دا

ویساں حال کی مومناں صادقاں دا اوکھا وقت سی ڈنگ ولاونے دا

چوتھے بہت اصحاب سی صُفّہ والے غم اونہاں دے درد ونڈاونے دا

ہوندی لوڑ نہ اونہاں دی کدی تے نوں رہی فکر نبیؐ نوں رجّ کے کھلاونے دا

خود نبی کریم دے گھراں اندر گھٹ کم سی اگاں جلاونے دا

بھکھا رہے کوئی اسلام والا جوگ نبیؐ نوں فکر جگاونے دا

ویکھ ایہہ تنظیم اسلام والی فکر پیو نے دبدبہ جماونے دا

چرچے کرن مذاق اڈاونائے کدی کرن اوہ کم بہکاونے دا

قرضدار سن ایہہ یہودیاں دے ہویا سود سبب تھکاونے دا

کردے آپ تحریک معاہدے دی فیض دس کے اک ہو جاونے دا

مسلم اتے یہود اک قوم ہوسن کوئی کم نہیں شان دکھلاونے دا

کوئی کرے نہ کدی وی چھیڑ خانی چارہ کرے نہ کوئی جھڑکاونے دا

دُوجا کرے مظلوم دی طرفداری حیلہ کرے نہ جان لکاونے دا

مل کے لڑن دونویں صلح کرن دونویں وکھو حق نہیں صلح کراونے دا

آخر فیصلہ کرن گے نبی اللہ موقع ہووے جے گل مکاونے دا

گھر بار دا فکر تے دشمناں دا نالے فکر سی پیٹ دے کھاونے دا

ادھے جاوندے لکڑیاں لین جنگل وارو دار سی کم لے آونے دا

ڈنڈ دین اصحاب تے روز حضرت ایہو طرز سی وقت لنگھاونے دا

کدی ستو کھجور تے گذر ہوندی اکثر بھکیاں جھٹ ٹپاونے دا

فاقہ کرن تے کرن رسولؐ ساڈے کم آپ دے اعمل سکھلاونے دا

(بقیہ حاشیہ صفحہ سے آگے) جو مشرک تھے۔ وہ بہت تھوڑے تھے اس لئے نبی کریم نے مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان صلح کی بنیاد ڈالی جس پر یہودی بھی راضی ہو گئے اس معاہدہ کی بڑی بڑی شرطیں یہ تھیں۔ اول مسلمان اور یہودی ایک قوم کے حکم میں ہوں گے۔ دوم مذہبی آزادی کے حقوق حاصل ہوں گے۔ سوم دونوں میں سے کسی کو جنگ پیش آئے گی تو مظلوم کی مدد کریں گے۔ چہارم مدینہ پر حملہ ہو تو دونوں مل کر دفعیہ کریں گے پنجم صلح کریں گے تو دونوں مل کر ششم مدینہ دونوں کے لئے عزت کا مقام ہوگا۔ ہفتم آخری فیصلہ جھگڑوں کا آنحضرتؐ کریں گے۔

ع۱ مسلمانوں کی حالت پہلے سے نازک تھی گھر بار چھوڑ کر آئے تھے دن رات معاش کے فکر میں سرگرداں رہتے تھے۔ رسول کریم کی خود یہ حالت تھی کہ مہینوں حرم نبوی میں آگ نہ جلتی تھی۔ ستو اور کھجوروں پر گذر اوقات ہوتی تھی۔ اصحاب صُفّہ کا غم سب سے زیادہ تھا۔ آسودہ حال صحابہ ان کو اپنے گھروں میں لے جاتے تھے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ بعض اوقات اسّی اسّی مہمانوں کو اپنے گھر سے کھانا کھلاتے تھے۔

Marfat.com

جے کر لکھاں میں کھول کے حال سارا فکر ہے کتاب ودھ جاونے دا ۔ تاں وی لکھاں کجھ احوال اینھے مطلب دے کجھ سمجھاونے دا

اکدن نبی دے گھر مہمان آیا اینھے نہیں سامان سی کھاونے دا ۔ حضرت طلحہ نوں آپ تجویز کیتا بند و بست ہو گیا اپڑاونے دا

لیا طلحہ نے پتہ جا گھر دے اندر میسی ٹک اولاد پرچاونے دا ۔ دو لوئیں دے تے فرزند سُلا اوہناں کرکے کوئی طریق بھلاونے دا

عرب نال مہمان دے کھان کھانا خوشی رکھدے دل اوہ پاونے دا ۔ دتا نال صلاح بجھا دیوا آیا وقت جاں خوان بچھاونے دا

بیٹھ ساتھ مہمان دے کھان لگے حیلہ اک سی جو دکھلاونے دا ۔ خالی منہ ہلے جاں اوہ منہ دے لے کُٹن وانگ اینے منہ چلاونے دا

دتا پیٹ بھر اوہناں کھلا مہمان کرکے شکر اوہ رات ٹپاونے دا ۔ بچے بھُسّتے تے آپ وی رہے بھکے ایڈا پاس مہمان دے آونے دا

عمل نیک اوہ خوشی دے نال کردے بھاویں وقت وی سخت گھبراونے دا ۔ راتیں جھلدے وچ عبادتاں دے رہندا کم سی دن نے کماونے دا

صُفّہ والیاں دا اینت فکر رہندا اپنے کھلانے دین سکھلاونے دا ۔ اسی اسی مہمان لے سعد جاندے ویندے ہور ساں بہاونے دا

مشکل گذرا اوقات دن رات ہوندی عمل نبی دا دردوں ونڈاونے دا ۔ سرور علی جیہے تدوں کم کردے ہونٹھے مشک دے بہادے وچ جانے دا

بیان عناد پیدا ہونا یہودیوں کے دل میں مسلمانوں سے

دیکھ دردو سلوک اسلامیاں دا ہویا دکھ سی بڑا یہودیاں نوں ۔ ہوئی آمدن بند بیاج والی پیا دخت بھارا انہاں سودیاں نوں

رقماں لین دہانت سُود اندر حاصل ظلم تھیں کرن خوشنودیاں نوں ۔ شاہوکارے دا بند بازار ہویا نبی پاک دی دیکھکے جودیاں نوں

بچے عورتاں قرض دے رہن رہندے کردے ستم دکھا مردودیاں نوں ۔ مُنڈا وسدا عیش آرام سارا جاندا دیکھیا کل مقصودیاں نوں

دکھی کرن پسند اسلام تائیں وڈا رنج سی کل یہودیاں نوں ۔ پیا دل اسلام دا ویر سرور کہندے یہو مٹّا یہودیاں نوں

۲؎ یہود بہت سود خوار تھے اوس اور خزرج باہمی جنگوں سے تباہ ہو چکے تھے۔ یہود بڑی بھاری شرح سود پر ان کو قرضہ دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اوس اور خزرج کے بچے اور عورتیں رہن قرضہ رہا کرتی تھیں ایک دفعہ کعب بن شرف کے پاس ان کے ایک دوست قرض کے لئے گئے تو اس نے صاف کہ دیا کہ اپنی مستورات کو رہن رکھ دو۔ پھر ایسی بے رحمی کرتے کہ دو دو چار چار روپیہ کے عوض بچوں کو پتھر سے مار ڈالتے۔ الغرض یہود نے دیکھا کہ اسلام کی ہمدردیاں ان کی تباہی کے سامان ہیں اور دن بدن اسلام کے مواعیظ حسنہ ان کے مظالم میں رکاوٹیں پیدا کرنے لگے وہ دل ہی دل میں مسلمانوں کے دشمن ہو گئے۔

Marfat.com

بیان جوش مخالفت آباد ہونے مسلمانان مدینہ سے قریش مکہ میں

سنیاں جدوں قریشیاں وچ ملکے مسلم یثرب جا آباد ہوئے
مار چھڈناں اساں سی مومناں نوں کہندے ایں تے آپ برباد ہوئے
جتھے پیر نہیں لگے مہاجراں دے بڑے اوہناں ہین بیداد ہوئے
ساڈا اثر ہے عرب دے وچ ہر تھاویں. اسماعیل دی اسی اولاد ہوئے
کہندے عبداللہ بن اُبی نوں وی پیدا اوہناں دے نال عناد ہوئے
اوہدے بڑا سردار یہود باندا اوہنوں ٹھگ گل اوہناں دے یاد ہوئے
من لین گے گل یہود ساڈی لکھ بھیجیئے جاں نال اسناد ہوئے
کیتا غور عبداللہ نے پڑھ نامہ جنہدے بھڑک کے وانگ جلاد ہوئے
آخر اوس جواب ایہہ بھیجیا سی مسلم جدوں دے ہین آباد ہوئے
ظاہر کڈھ نہیں سکدا ایں کلا مکھ اوہناں دے سنگ بنیاد ہوئے
کوشش کراں گا ہن منافقت دی سدا دکھدا ایہہ ناشاد ہوئے
پڑھیاں جدوں قریشیاں ایہہ گلاں غم فکر تھیں کجھ آزاد ہوئے

سکھ ویکھ کے موناں عاجزاں دا اڑبڑے اوہناں دے قلب ناشاد ہوئے
کر اجے وی کوئی تجویز لے کے سارے عرب دے اسیں استاد ہوئے
یثرب دے وچ ہے زور یہود باندا مسلم اجے من جا آباد ہوئے
ساڈے سامنے چیز کی ہین مسلم اسیں حرم دے بڑے منّاد ہوئے
ایہہ نہ پہنچدے بادشاہ اوہ ہوندا ایس گل تے سہن صواد ہوئے
لکھو اوس نوں کڈھے مہاجراں نوں نہیں ویکھنا بڑے فساد ہوئے
لکھیا گیا یہود نوں ایہہ نامہ قاصد بھیج کے بہت دلشاد ہوئے
سوچے قوم دے لوک کجھ ہین مسلم جھگڑے پئے تے ایتھے برباد ہوئے
ہیلی دخت وچ جان اساڈی جے اسیں نہیں جے فرادلشاد ہوئے
دتی کدی وی تساں امداد کوئی ساڈے عمل پھر دام صیاد ہوئے
عزت کعبے دی دلاں وچ ہے ساڈے ابراہیم جے جد اجداد ہوئے
لگے بھڑکان قبیلیاں نوں سرور جنگ دے ڈھنگ ایجاد ہوئے

ؐ ادھر قریش کہ نے مسلمانوں کی ترقی کی خبریں پاکر اپنے لئے خطرہ محسوس کیا اور تیرہ سالہ عداوت سے جل بھن کر وہ کباب ہو گئے انہوں نے سازشیں شروع کر دیں کیونکہ کعبہ کے متولی ہونے کی وجہ سے ان کا اثر تمام عرب میں تھا اس لئے وہ ایک دوسرے کو بھڑکا کر مسلمانوں کی تباہی کی تجاویز سوچنے لگے۔ آخر انہوں نے ایک تجویز کی کہ اہل یثرب کو مخاطب کیا جائے ؔ عبداللہ ابن ابی مدینہ میں ایک با اثر شخص تھا آنحضرتؐ کی تشریف آوری سے پہلے تمام اہل یثرب اس کو اپنا بادشاہ بنانے کو تیار تھے آپؐ کی تشریف آوری سے اس کی بادشاہی رک گئی اس لئے اس کے دل میں عناد کی آگ بھڑکی قریش مکہ نے عبداللہ بن ابی کو ایک نامہ لکھا کہ مسلمانوں کو نکال دو ہم تمہارے رفقا ہیں اس کی قوم کے لوگ ایک بڑی تعداد میں مسلمان ہو چکے تھے اس لئے خانہ جنگی کا ہولناک منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آیا اس نے قریش کو لکھ بھیجا کہ میں ہمیشہ اندرونی مخالف رہوں گا جب بھی تم امداد کرو گے مسلمانوں کو تباہ کر دیا جائے گا۔

Marfat.com

تحریک جنگ کا پروپاگنڈا ابوجہل وغیرہ اہل مکہ کا قبائل عرب میں مسلمانوں کو اُبھارنا حکم الٰہی واسطے جنگ مشروط کے

ابوجہل اسلام مٹاونے نوں مکے دیوندا پھران دُہایاں جے
عزت حرم تُہاڈی ساڈی عرب اندر ساڈی ایہناں دے نال گمایاں جے
ویری بناندے ہین اسلام والے کردے پھرن وچ جگ دے آیاں جے
دیلا ہے جے کرو کجھ پیش بندی نہیں تے ویکھنا پیش کی آیاں جے
بحیرت ہے تے کرو علاج کوئی نہیں تے پیش پھر سخت لڑایاں جے
اجے خاک نہیں حوصلہ مومناں دا ساتھوں طاقتاں ہیل وایاں جے
اٹھو فیصلہ کرو ہن دشمناں دا ایہے وچ ای گل بھلیایاں جے
آیا جوش جوان قریشیاں نوں تیغاں ہتھ لے اوہناں گھمایاں جے
ایسے طرح اوہ سال بھر رہے ہوندے بڑیاں گتاں اوہناں نے چایاں جے
ازدنا اوہناں نوں ہے ہن جنگ والا اوہ پر جہل مصیبتاں چھایاں جے
گتاں نال ایہہ لڑن دا حکم ہویا جنہاں کیتیاں زور آزمایاں جے
نال شرط دے حکم ہے جنگ والا اندر جنگ دے ہی بیٹھ بھلیایاں جے

چکے جوش دلا قبیلیاں نوں کر کے تناں دی خوب وڈیایاں جے
کرئیے اسیں وی اگری جج اندر تسیں ڈیاں دودھ ملایاں جے
یثرب وچ جا اوہناں قیام کیتا گلاں بھیڑیاں بہت پھیلایاں جے
اجے نال اساڈے عرب سارے اقوام تناں نے گل رچھایاں جے
اجے ہین یہودی نال ساڈے وچھو چھٹیاں اوہناں لکھایاں جے
مسلم ہین کی شے اوہ ہین رکنے جاناں لے لس بچایاں جے
دتی اگ لگا اُس وچ مکے قوماں یہودی نال اُکسایاں جے
پارہ گاہ تک پہنچ کے اگ وا ری آندے اوڑھ پھر کر چڑھایاں جے
آیا حکم ہن پاک رسولؐ تائیں جنگ واسطے آیتاں آیاں جے
دشمن ہن جناں نوں اوہ تیاں جنگاں اوس نے گل مکایاں جے
چوداں سال تحقیق جو ستاوندے سی ہن کرن نوں پھرن چڑھایاں جے
سیہداں راہ خدا وچ لڑن مومن اوہناں نال جو کرن لڑایاں جے

۱؎ ابوجہل نے بڑا جوش خروش مچایا اور یہ تحریک پیش کی کہ اس وقت یثرب میں مسلمانوں کا کوئی زور نہیں مقابلۃً ہمارا بڑا اثر ہے عبداللہ بن ابی بھی در پردہ ہمارا طرف دار ہے اگر ہم ایک دفعہ ہل کر حملہ کر دیں تو تمام مسلمانوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس وقت ان کی تعداد بہت کم ہے اگر یہ زور پکڑ گئے تو پھر ہمارے لئے سب سے زیادہ خطرہ ہے ایسی پُر جوش تقریروں سے اس نے تمام مکہ میں آگ لگا دی اور مکہ اور مدینہ کے درمیانی قبائل کو اکسانا شروع کیا ایک بڑی سازش مسلمانوں کے خلاف رونما ہو گئی۔ نوجوان عرب جدھر دیکھو جوش بھرے نظر آنے لگے۔ ۲؎ چودہ سالہ متواتر تکالیف اوٹھانے کے بعد جو حکم من جانب اللہ آیا وہ یہ ہے أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۝ سورۃ الحج پارہ ۱۷ رکوع ۱۰۔ ان لوگوں کو اجازت دی جاتی ہے جن سے لڑائی کی جاتی ہے یہ اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور یقیناً اللہ انکی مدد پر قادر ہے وہ جو اپنے گھروں سے بغیر کسی صحیح وجہ کے نکالے گئے۔ سوائے اس کے کہ وہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے ۔

ایہہ رو کیا کرن زیادتی [1] تھیں وحی آسماناں پاک سنایاں جے
دیکھو لو تاریخ محفوظ ہے جے مسلم واسطے ایہہ دڈیایاں جے
آیا حکم خدا جد نبیؐ تائیں اوہنوں آپ نے رو و گایاں جے
لگھیان ہین عاجزاں بیکسیاں لجنہاں گرداں سد اجھکایاں جے
دکھاں وچہ نہیں ماس نے جسم اُتے بھکھاں ہڈیاں کل رلایاں جے
کر دے عرض معبود مسجود اگے خیراں نبیؐ نے کل منگوایاں جے
دشمن اٹھیا ہن مٹاونے نوں تیغاں متھے لے اوس چمکایاں جے
کرو کوئی تدبیر بچاو والی نالے رب دی کرو بڑائیاں جے
اللہ کرے گا مدد اسلام والی جد ہے نام نوں کل وڈیایاں جے
کہندے شکر ہے پاک خدا دا اسانوں آسماں ایہہ سنائیاں جے
کیتا مشورہ پاک رسولؐ سچے راہیں نال صلاح پکایاں جے
نال کجھ قبیلیاں عہد [2] ہوئے شرطاں مختصر ایہہ لکھایاں جے
اسیں کراں گے کل امداد ساری غیر مذہبی ہون لڑائیاں جے
راکھی واسطے ایہہ معاہدے سی کر دے پئے قریش چڑھایاں جے

ڈھال امن دی بنوجہاں ندی تیغاں کدی وی تساں اٹھیاں جے
لڑے اوہ فساد مٹان تائیں کارن امن پھیلان لڑائیاں جے
دشمن قوی کمزور نے ایہہ مسلم ربا بہت مصیبتاں چھائیاں جے
لڑن جوگ نہیں ایہہ مسکین بندے ایہناں کربناں کی کمایاں جے
تیرے نام تے میرے خداوندا جاناں ایہناں قربان کرائیاں جے
کیتا پھیر خطاب ایہہ مومناں نوں گھڑیاں ہن آزمائش آیاں جے
دتا رب نے حکم مقابلے دا راناں ہو ہا ندھیریاں چھائیاں جے
آس پاس دے نال قبیلیاں دے عہد کر دے تے صلح صفایاں جے
سن کے حکم رسولؐ دا مومناں نے اکھیں نال آداب جھکایاں جے
وار دیاں گے دین توں ایہہ جاناں رب جیاں وچہ چھپایاں جے
رہ کے حکم خدا دی حد اندر لگے کرن اوہ کارروائیاں جے
جان مال محفوظ ہے تساں والا کرے تساں تے کوئی چڑھایاں جے
سنتن نبیؐ جاں تساں امداد دینی کر فی نہیں قبائیں آرائیاں جے
ایہناں کوششاں دا اوہ بھی واقعہ اے ضلع اجد دی لشن نوں آیاں جے

[1] وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ پارہ دوم رکوع ۲۴ سورۃ البقرہ۔ اور لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی مت کرو۔ تحقیق اللہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

[2] ان احکامات الہٰی کے آنے پر مسلمانوں کو یقین کامل ہو گیا اب دشمن ضرور حملہ آور ہوگا۔ اس لئے احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں اور آس پاس کے قبیلوں سے معاہدات ہوئے بعض نے غیر جانب دار رہنے کی راہ اختیار کی یہ تمام کوششیں حفاظت خود اختیاری کی تدابیر تھیں اور ساتھ ہی رسول کریم ایک دور اندیش جرنیل کی طرح دشمن کی نقل و حرکت کی خبر رکھتے تھے۔ دراں حالیکہ قریش کے جیتے تمام عرب میں آگ بھڑکاتے پھرتے تھے ایک امر یہ بھی تھا کہ مکہ کی تجارت شام کا رستہ مدینہ کے پاس سے تھا قریش کو یہ خطرہ تھا کہ ہماری تجارت میں رکاوٹ پڑ جائے گی +

چھیواں ماہ اخیر سن دو ہجری گلاں نبیؐ نے چند لکھائیاں جے
عبداللہ جحش دے پت نوں اوہ دیکے باتاں آپ نے ایہہ سمجھائیاں جے

کجھ آدمی لے تے جا ایتھوں مکے دل ہی کریناں دھائیاں جے
دو دن پچھوں پڑھ کے عمل کرنا ئل لینیاں نہیں ستائیاں جے

کر کے سفر دو روز تے عبداللہ گلاں ساریاں اوہ پڑھوائیاں جے
نخلہ پہنچ قریش دی جا دیکھو لکھیا ہویا ایسی کارروائیاں جے

نخلہ پہنچ کے ویکھیا اوس اک دن بندیاں کجھ قریش دکھائیاں جے
لیکے مال جو شام تھیں آوندے سی اگاں مکے نوں اونہاں اٹھائیاں جے

حدوں ٹپ گئے دوہاں نے وچہ آپے کینی جوش دینال چڑھائیاں جے
عبداللہ حضرمی دا پت قتل ہویا لٹاں مومناں خوب مچائیاں جے

نبی سن کے آکھدے کارنامہ گلاں میریاں تساں بھلائیاں جے
کس حکم و تا لٹ مار والا ایویں ستیاں کلاں جگائیاں جے

مال لیا نہ اوہ رسول اللہ خبراں مکے ایہہ ساریاں آئیاں جے
سرگرد قریش سی جنگ اگے پر دل اونہاں نے نہیں ٹھہرائیاں جے

منقولہ شاعر

ایہو جیہے نت عرب وچ قتل ہوندے نہیں سی جنگ دا ایہہ اسباب کوئی
غلطی نال اتفاق تھیں قتل ہویا اس تھیں کھل نہیں سکدا باب کوئی

بڑی بات سی خون بہا لیندے نویں گل سی وچہ اعراب کوئی
حیلہ سرورا ایہہ قریش دا سی کیتے کول نہیں جدھا جواب کوئی

عہ ان احتیاطی تدابیر کا وہ واقعہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمادی الثانی ۲ ہجری کے اخیر میں عبداللہ ابن جحش کو کچھ آدمیوں کے ساتھ بھیجا۔ اور ایک خط لکھ کر دیا جس کے متعلق یہ ہدایت فرمائی کہ یہ دو دن کے بعد کھولا جائے چنانچہ جب دو روز کے بعد خط کھولا گیا تو اس میں تحریر تھا کہ نخلہ پہنچ کر قریش کی نقل و حرکت کی خبر لیں۔ اس کے مطابق جب نخلہ پہنچے تو چند آدمی قریش کے نظر آئے جو شام سے مال تجارت لے کر مکہ کو جا رہے تھے۔ ان سے مڈ بھیڑ ہونے پر باتوں باتوں میں نوبت جنگ کی پہنچی جس میں عبداللہ بن حضرمی قریش کا ایک آدمی مارا گیا۔ اور دو کو گرفتار کر کے معہ مال بارگاہ نبوی میں پیش کیا گیا اور رسول کریمؐ اس واقعہ سے عبداللہ بن جحش پر ناراض ہوئے اور صحابہ نے بھی کہا کہ تم نے وہ کام کیا جس کی تمہیں اجازت نہ تھی مال غنیمت مع قیدیوں کے واپس کیا گیا۔ مگر قریش مکہ کو ایک بہانہ ابن حضرمی کی موت کا مل گیا۔ چنانچہ ابوجہل نے قسم کھائی کہ میں داہنے ہاتھ سے کھانا نہ کھاؤں گا جب تک ابن حضرمی کا بدلہ نہ لے لوں اور اس نے مدینہ کی چراگاہ تک پہنچ کر دو آدمیوں کو قتل کر دیا اور کچھ اونٹ پکڑ کر بھاگ آیا۔ عہ ۲ ایسے قتل عرب میں روزانہ غلطی سے ہوا کرتے تھے اور ان میں خون بہا لینے کا قاعدہ تھا۔ یہ کوئی ایسی وجہ نہیں کہ جنگ کا باعث ہو سکے۔

Marfat.com

قافلہ تجارتی ابوسفیان روشنی فرقان مجید میں

ایہنیں دنیں اک قافلہ[1] مکیاں دا نال ابوسفیان دے آوندا اسی
ہے سی خوف کجھ ابوسفیان تائیں مکے قاصداں نوں دوڑاندا اسی
کرے جو اعتراض لیے اونہاں تائیں غور دا واقعہ ایہہ جھٹلاوندا اسی
عرصہ ہویا سی حضرمی قتل ہویاں بن ایس نوں نہیں کوئی کھاوندا اسی
اونہاں سوچیا رجب شعبان اگوں نیڑے ماہ رمضان دا آنوندا اسی
ماراں گے بھکھیاں مومناں نوں ابوجہل تجویز بتلانوندا اسی
ایہہ ویکھئے جدوں قرآن تائیں رب آپے ہی کجھ فرماوندا اسی

شاموں مال تجارتی لد کے تے مکے ول اوہ لنگداجاوندا اسی
نالے چھڈ مدینے دا راہ سدھا وچے پاسیوں مال لنگھاوندا اسی
ٹھنڈے دلے نھیں کمرے بے فکر کوئی تاں تے واقعہ ایہہ دکھلاوندا اسی
اصل وچہ قریش تیار ہے سن ابوجہل نت خوب بھڑکانوندا اسی
روندے ہون گے مومناں اوس ویلے وقت سخت ایہہ اونہاں تے آوندا اسی
لٹن واسطے قافلہ مومناں دا سیر والیاں لکھیا جاوندا اسی
سورۃ وچہ انفال[2] دے پاک اللہ خود روشنی ایس تے پاوندا اسی

[1] ابوسفیان کا قافلہ جو شام سے واپس آرہا تھا اس نے چلنے سے پہلے قاصد دوڑایا کہ میری حفاظت کا سامان کریں اور آپ احتیاطاً سمندر کے کنارے روانہ ہو گیا۔ اس واقعہ میں بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو گئیں یہاں تک کہ کچھ ارباب سیر بھی اس طرف گئے ہیں کہ مسلمان قافلہ لوٹنے کے لئے نکلے تھے مگر ان تمام امور کا فیصلہ قرآن مجید کرتا ہے۔ [2] سورۃ انفال پارہ ۹ رکوع اول كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝ يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ترجمہ جس طرح تیرے رب نے تجھے تیرے گھر سے حق کے ساتھ نکالا۔ حالانکہ مومنوں میں سے ایک گروہ قطعاً خوش نہ تھا تیرے ساتھ حق کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں اس کے بعد ان کے لئے حق واضح ہو گیا گویا وہ موت کی جانب ہانکے جاتے ہیں اس حال میں کہ وہ دیکھتا ہے اور جب اللہ تمہارے ساتھ دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کرتا تھا کہ وہ تمہارے لئے ہے اور تم چاہتے تھے کہ جس کے پاس ہتھیار نہیں وہ تمہارے لئے ہو اور اللہ ارادہ کرتا تھا کہ پیشین گوئیوں کے ذریعہ سے حق کو حق کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ سے شہادت ملتی ہے۔ ظاہر ہے کہ بیت مدینہ ہی تھا اور حق کے ساتھ نکلنا خدا فرماتا ہے حق قافلہ لوٹنا نہیں ہوتا پھر صاف الفاظ میں موجود ہے کہ ایک گروہ مسلمانوں کا قطعاً ناخوش تھا اور پھر دوسری جگہ اجازت جنگ میں ہے قَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ جنگ کرو ان کے ساتھ جو جنگ کرتے ہیں تم سے قافلے نے جنگ نہیں کی تھی۔ پھر اگلی آیت میں فرماتا ہے کہ تم چاہتے تھے کہ وہ گروہ ملے جس کے پاس ہتھیار نہیں یعنی قافلہ اور خدا چاہتا تھا کہ کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ اپنی پیشین گوئیوں کو پورا کرے اور وہی پیشین گوئیاں تھیں جن کا ذکر ابواب ماسبق میں آچکا ہے پھر کانما یساقون الی الموت گویا کہ موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں قافلہ پر حملہ کرنے کے لئے نکلنے کو کون موت کے منہ میں جانا کہہ سکتا ہے ہاں وہ طاقت ور لشکر جو مدینہ پر حملہ آور ہو رہا تھا اس سے مقابلہ کرنے کے لئے نکلنا واقعی موت کے منہ میں جانا تھا۔

Marfat.com

نال حق دے کڈھیا نبیؐ تائیں گھروں رب ایہہ آپ بتلاوندا اسی — حق قافلہ لٹنا نہیں ہوندا اللہ ایہہ خیال جھٹلاوندا اسی
نالے کہے گروہ اک مومناں دا خوف جان تھیں پیا گھبراوندا اسی — لٹ مار وچہ خوف کی جان دا الا خوف موت کیوں دلاں نے چھاوندا اسی
بھاری ایہہ ثبوت قرآن دا نبی حق دے نال ای آوندا اسی — باطل کفر دا جوش غلام سرور عاجز مومناں نوں دکھلاوندا اسی

قریشیاں مکہ کی جنگی تیاریاں اور چاہ بدر پہ پہنچنا افواج مکہ کا

ٹھاٹھاں ماریاں جوش کفار دے نے بڑے نال سامان تیار ہوئے — بڑے بڑے جوان قریش والے نالے ہور وی کچھ اسوار ہوئے
زرہ پوش ہتھیار بند ایہہ سارے گنتی وچہ جو اک ہزار ہوئے — اوٹھ ست سو رسد دا انت ناہیں گھوڑے سو جو سبک رفتار ہوئے
مٹکے اوڑکاں لین شراب والے ہور عیش دے نال انبار ہوئے — گاون والیاں عورتاں خوبصورت سوہنے نال معشوق دلدار ہوئے
اکٹھے ہوئے ایہہ حرم دے وچہ ہبلوں گلے کبر غرور دے ہار ہوئے — کردے ہبل تے لات نوں اوہ سجدے ابوجہل سی فوج سردار ہوئے
وارو جان اوہ آکھدا ایاں اُدپر تسیں جگ اندر منصب دار ہوئے — کعبہ اسا ندی ملک عرب اندر رب بُت جے باجھ شمار ہوئے
کی جیہڑنے اک خدا والے اسیں عرب اندر عزت دار ہوئے — دشمن ہوئے جو تانئے ہین مسلم تساں دیکھنا ایہہ خوار ہوئے
بنی ہاشم وی نیچے نہ جوش ہتھوں اوہ بھی لڑن نوں نال تیار ہوئے — چاچے سہن رسولؐ دے نال اونہاں عباس جیہڑے علمدار ہوئے
ابوجہل پھڑ کے استار کعبہ کہندا حرم دے اسیں سردار ہوئے — راکھی کرن گے ہبل تے لات ساڈی وی جیہڑے خدا سدا ای یار ہوئے
حق واسطے اسیں ہاں لڑن چلے ساڈے سراں تے تاں دے بھار ہوئے — نعرہ مار کے ہبل تے لات دا الا نال جوش دے کُد اسوار ہوئے
آدن منزل و منزلی عیش کردے جھومن مست شراب خمار ہوئے — پہنچے آن کے بدر[1] دے کھوہ اوپر اتھے آن سر فوجیے دار ہوئے

[1] بدر کا مقام مکہ سے آٹھ نو منزل پر ہے اور مدینہ سے کل تین منزل پر واقع ہے لشکر قریش کا آٹھ نو منزل طے کر کے پہنچنا اور مسلمانوں کا تین منزل طے کر کے آنا بتلاتا ہے کہ ابتدا حملہ کی قریش کی جانب سے ہوئی جو رفتہ رفتہ مدینہ پر چڑھائی کے لیے جا رہا تھا۔ مسلمان خبر پا کر باہر نکل آئے تھے در اصل حکمتِ الٰہی یہ تھی کہ مدینہ کا وہ سہارا جو قلعوں اور برجوں کی پناہ تھی وہ بھی نہ رہے اور کوئی غیر مسلم امدادی نہ ہو ایسی بے سروسامان گروہ ہو اور کفار کا پورا جوش مع دنیا کی طاقتوں کا ہو اور حق و باطل کا فیصلہ ہو ابوسفیان کا قافلہ سمندر کے راستے ان کے بدر پہنچنے سے پہلے نکل چکا تھا۔ حکیم ابن حزام جیسے جو لشکر کفار قریش میں موجود تھے انہوں نے ابوجہل سے کہا کہ مسلمانوں کی تعداد قلیل ہے اور ان مٹھی بھر مسلمانوں کی جماعت سے مقابلہ کرنا ہماری نالائقی کا باعث ہے بہتر یہ ہے کہ واپس روانہ ہو جائیں مگر ابوجہل نے جنگ سے منہ نہ موڑا ؂

Marfat.com

حضور رسالتمآب علیہ الف الف صلواۃ کا خبر پاکر مسلمانوں سے خطاب

سنیاں نبی اس فوج دا آوناں جاں کہندے آپ تحقیق ایہہ خوب کر کے
کھیتی کم ہے گو انصاریاں دا لڑے نہیں اوہ جنگ محبوب کر کے
باطل زور وکھاں نوں آوندا اے حق رکھنا خوب مرغوب کر کے
چلو چھڈ کے آسرے جگ والے رضا رب دی خاص مطلوب کر کے
رسد نہیں جے پاس سامان کوئی چلو صبر نوں وانگ ایوب کر کے
باطل کفر دی جنگ ہن سامنے جے ثابت قدم رہو صبر یعقوب کر کے

تساں حق تے سراں نوں واراں ایں دین پاک اسلام محبوب کر کے
نصرت نال اسلام ہے مومناں نوں رب چھڈے گا نہیں مغلوب کر کے
حالت گو کمزور تساڈڑی اے دشمن بھیجی رب مغضوب کر کے
جذبے وسنے جان قربان کرنی نہیں رکھنا دین محجوب کر کے
طاقتور ہے بڑا خدا ساڈا رکھو آسرا قلب مجذوب کر کے
کہندے نبی کریم رسول اللہ سرور رکھنا حق محبوب کر کے

جواب رحمۃ اللعالمینؐ سے مہاجرین اور انصار کا جنگ کیلئے

سن کے حکم رسول خدا والا کیہا مہاجراں اتے انصاریاں نے
جیہیں حکم خدا رسول ہووے تویں ساڈیاں کل تیاریاں نے
مٹھاں لچیاں وی دسدے تن ساڈے سر تے ہو رہیاں مصیبتاں بھاریاں نے

ساڈا نہیں وجود ایہہ نبی اللہ اساں آپ اتوں جاناں واریاں نے
واقف حرب گو نہیں انصار بھائی ساڈے کول وی نہیں اسواریاں نے
رسد نہیں بھاری نہ پاس کوئی دکھاں نال بھاویں سدا یاریاں نے

(۱) مسلمانوں کی حالت جیسا کہ ابواب ماسبق میں بیان کیا گیا نہایت نازک تھی۔ انصار مدینہ چونکہ کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے اس لئے نہ تو آیم آلات حرب ان کے پاس تھے نہ فنون حرب سے واقف۔ زیادہ گروہ ان لوگوں کا فقاجو اصحاب صفہ کہلاتے تھے۔ کھانے پینے سے بھی محتاج تھے اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ٥ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ٥ اور جب تم اپنے رب سے دعائیں مانگتے تھے سو اس نے تم کو جواب دیا کہ میں ایک ہزار آگے چلنے والے کے ساتھ تمہاری مدد کرنے والا ہوں اور اللہ نے اس کو ایک خوشخبری ٹھیرایا اور تاکہ اس کے ساتھ تمہارے دلوں کو اطمینان ہو اور مدد تو اللہ کی طرف سے ہے ہی۔ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے ہی ٥ اللہ کے وعدے تھے جن پر غریب اور کمزور مسلمانوں کو کامل یقین تھا ایک ہزار فرشتوں کا وعدہ یہی تھا کہ لحہ کفار کی جمعیت ایک ہزار پر مشتمل تھی جس نے ان کے دلوں پر رعب ڈال رہا تھا۔ جیسا کہ قرآن میں ہے سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ۔ انفال رکوع ۲ میں ان کے دلوں میں جو کافر ہوئے رعب ڈال دوں گا۔

Marfat.com

اے پر دلاں وچ ترتیب بنی اللہ گلاں جن نے کل سنواریاں نے
ویکھ لئے گا کفر ایمان ساڈے جسم حق دی بنے انگیاریاں نے
اسیں ہاں تیار حبیب اللہ ساڈے پاس کل عجز لاچاریاں نے

ثابت قدم مضبوط ایمان ساڈے جاناں نبی تھیں ہین پیاریاں نے
نصرت اللہ دی نال رسول اللہ کتھے ٹھہرنا ایہناں ناریاں نے
وعدے ہین[1] خدا دے سچ سرور گلاں جن نہیں کدی وسیاریاں نے

مسلمانوں کی غریب فوج کی تعداد اور سامان جنگ کا نقشہ

نکلے باہر مدینیوں جنگ کارن نال رب دے پاک حبیب ہے سی
پاٹے ہوئے لباس سی جسم اُوپر چھوٹا بڑا المسال ادیب ہے سی
گھوڑے دو تے اُٹھ سی کل ستر نبی پاک دا رب رقیب ہے سی
تیغاں چھ میاں سی ٹاکیاں دے۔ ڈھالاں فضل تے کرم مجیب ہے سی
چھانٹے گئے ضعیف تے بہت بچے تاں وی سدی فوج عجیب ہے سی
چنگا کرن والے روگ نفس والے ایہو ہوئے تیار طبیب ہے سی

خالی کل سامان اسواریاں تھیں جذبہ شوق دا بڑا عجیب ہے سی
ستو کجھ کھجوریں رسد فوجی ونڈنے دا رتے جنگ ترتیب ہے سی
لاغر جسم ہتھیار نہ پاس کوئی فوج کل دی کل غریب ہے سی
بچے بڈھڑے جوش نے کڈھ آندے دتی وار جان پاک نقیب ہے سی
تناں ۳ سیاں تھیں ودھ سی کل تیراں ۱۳ جاگے جہان دے اج نصیب ہے سی
اج سرور اگے جہان والی چلے سدھڑی کرن تہذیب ہے سی

روانگی مومنوں کی جنگ کے لئے اور پہنچنا بدر کے کنوئیں پر

جذبہ وچہ قلوب توحید والا شوق نہیں حکمرانیاں دا
سفر جنگ دا ریت دا اپنا اوکھا لمبا سلسلہ جدی طولانیاں دا

بیکسی منڈلاوندی سراں اُوپر سایہ رب والی مہربانیاں دا
تھوڑے نفس تے آسرا رب والا نہیں جوش نے کوئی جوانیاں دا

[1] خدا کے وعدے حق ہیں اس پر اگر مسلمانوں کا کامل یقین نہ ہوتا تو یہ بے سروسامان جماعت کس طرح ایک جرار فوج کے مقابلے کے لئے نکل کھڑی ہوتی انصار نے علی الاعلان عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ ہم موسیٰ کی قوم نہیں ہیں۔ علاوہ یہ ایشیائی مبالغہ نہیں بلکہ روایات صحیحہ اور آیات قرآنی شاہد ہیں مسلمانوں کا یہ کمزور گروہ نہایت بے سروسامانی کی حالت میں مدینے سے نکلا جوش اسلام کا یہ جذبہ جس نے ضعیفوں اور بچوں کو لا کر بھی کھڑا کیا قابل دید نظارہ تھا۔ باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے بضد ہے کہ مجھے جانا چاہیئے۔ جب اس پر بھی فیصلہ نہ ہوا تو قرعہ اندازی کی گئی قرعہ بیٹے کے نام نکلا۔ ضعیف باپ نے بیٹے کو رخصت کیا عمیر بن ابی وقاص فوج میں پوشیدہ شامل ہو گئے جب موازنہ کے وقت آپ کو چھانٹا جانے لگا تو آپ زور سے چلا کر رو نے آپ کا اضطراب دیکھ کر اجازت دے دی گئی یہ بے سروسامان نحیف و کمزور ہستیاں بوڑھوں اور بچوں کے سمیت کل تین سو تیرہ آدمی تھے جن کے ساتھ سامان جنگ دو گھوڑے ستر اونٹ چھ تلواریں کپڑوں کے میانوں میں لپیٹی ہوئی تھیں ہاں خدا کی امداد کا یقین قلوب میں بھرا ہوا تھا۔

تن منزلاں چل کے آن پہنچے ڈیرہ بدر تے سی شیطانیاں دا — ہے سی بدر دے نام دا کھوہ ایتھے بنیا لبت صحرا دچہ پانیاں دا
خیمہ زن کفار سن ایس تھاویں شان نال سی اج ابرانیاں دا — ٹھہرے ایس تھاں آن غریب مسلم سر قد نال سی گل جہانیاں دا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی التجا درگاہ خداوندی میں

خیمہ نہیں سی نبی دا ٹھا یو نے چھوٹی جھونپڑی اک بنا کے تے — رحمت لبدی کمے دعا درد چشموں نیر وگا دگا کے تے
ڈگے پئے درگاہ خدا اندر کردے عرض سی عجز دکھا کے تے — ربا ایہہ کمزور نحیف مسلم رکھیں فضل نعیں آپ بچا کے تے
بیکس ایہہ غریب نی بہت تھوڑے بازی سراں دی آئے نے لا کے تے — جیکر ہوئے ہلاک ایہہ پاک بندے ہارے وچہ میدان دے جا کے تے
باقی رہیگا نہیں جہاں اندر تینوں رب جو سیس نوا کے تے — بھل جائیگی بہیر مخلوق مولا کرناں عرض ہیں درد وکھا کے تے
دیویں ایہناں نوں درد اسلام والا جھڑے آئے نے قہر چڑھا کے تے — میری لباں تے جان ہے ورد ایتھوں منگاں فضل ہیں ہتھ پھیلا کے تے
گذری رو ندیاں رات رسول تائیں نکلے صبح نماز پڑھا کے تے — پڑھی آیت ایہہ تد رسول اللہ جی نال آواز سنا کے تے
نازل ہوئی نوں مدتاں ہویاں سی معنے دسدے آپ سمجھا کے تے — ہار جان گے وقت مقابلے دے دشمن ویکھنا کنڈ وکھا کے تے
مل جان گے اج انعام سارے رب کرے گا مدد خود آ کے تے — باطل ٹھہر نہیں سکدا حق اگے رکھو آکھدے صبر وکھلا کے تے

حالات میدان جنگ اور نزول رحمت باری

ملیا تھاں نشیب سی مومناں نوں ملی تھاں کفار نے آ کے تے — قبضہ کھوہ تے اوہناں جمایا سی ڈیرے اوس دے کول لگا کے تے

ؔ۱ چونکہ قریش پہلے پہنچ چلے تھے اس لئے انہوں نے کنوئیں پر جو بدر کے نام سے مشہور تھا قبضہ کر لیا تھا ؔ۲ ایرانیوں کی شان و شوکت ان دنوں بہ تمام جہان میں مسلّم تھی۔ ؔ۳ مگر منزلیاں کعبہ کے ٹھاٹھ بھی آج کم تھے ؔ۴ کفار کے بڑے بڑے خیمے نصب تھے مسلمانوں کے پاس چھولداری بھی نہ تھی۔ اس لئے صحابہؓ نے ایک چھوٹی سی جھونپڑی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کی جس میں آنحضرت صلعم یہ دعا فرماتے تھے ؔ۵ اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِكْ ھٰذِہِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَھْلِ الْاِیْمَانِ الْیَوْمَ فَلَا تُعْبَدُ فِی الْاَرْضِ ھٰذَا۔ ترجمہ اے خدا اگر تو نے اس چھوٹی سی جماعت کو ہلاک کر دیا تو زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔ ؔ۶ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی کچھ غنودگی طاری ہوئی اس کے بعد آپ مسکراتے ہوئے جھونپڑی سے نکلے اور یہ آیت جو مدتوں پہلے نازل ہوئی تھی پڑھتے ہوئے میدان کی جانب تشریف لائے سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ سورۃ القمر پارہ ۲۷ رکوع ۳ جب وہ اکٹھے ہو کر آئیں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے ؔ۷ کفار نے اونچی اور سخت زمین پر قبضہ کر رکھا تھا۔ ریتلی اور نشیب زمین پر مسلمانوں نے ڈیرہ ڈالا قدرت الٰہی سے رات کو بارش ہوئی تمام پانی نشیب میں آ کر جمع ہو گیا اور ریتلی زمین سیل پا کر سخت ہو گئی روایت ہے کہ صبح پانی کھینچنے میں تکلیف ہوتی تھی اس لئے ■ بارش کے جمع شدہ پانی کی طرف آئے چند اصحاب نے روکنا چاہا مگر رسول کریمؐ نے منع فرمایا کہ پانی پینے سے مت روکو۔

Marfat.com

بچّی وہن نے سہن قریش قالف ریتا چھیڑ یا اوہناں ولّا کے تے
بارش رب کیتی راتیں اوس تھاویں خاص رحم تے فضل کما کے تے
ساری رات کفار شراب پیندے رہے بتاں تے خوب چڑھا کے تے

ایس واسطے پان تکلیف مومن کرن جنگ نہ پیر جما کے تے
ہویا طرف نشیب دے جمع پانی ریت سخت ہوئی تیل پلا کے تے
چڑھیا دن تے اُٹھے خمار اندر جھومن سر ودا ٹھوکراں کھا کے تے

تیاری مشرکوں کی میدان بدر میں

چڑھیا دن کفار اندھیر پایا موئے لجّ اوہ نبی دے سنگ کرکے
آموں سامنے ہویاں جدوں فوجاں لڑے جوش خروش دے ڈھنگ کرکے

باطل حق نوں اج للکار دا سی تیر اپنے تیر تفنگ کرکے
رشتے دار سی سامنے لڑن والے ماردین گے سر ودا جنگ کرگے

صف بستگی جانبین کی اور حمزہؓ۔ علیؓ اور عتبہ۔ شیبہ اور ولید کا مقابلہ

چڑھیا دن تے ڈیریاں شور پایا بڑے جوش وچہ قلب کفار دے نے
نیزے برچھیاں تیر کمان گرزاں سجے نال سپ ڈھال تلوار دے نے
اڈی مار چمکار دے گھوڑیاں نوں مرکب تیز ہر اک سوار دے نے
دوجی طرف لکڑ و غربت دکھنے کھلے سامنے نال سرکار دے نے
دیکھ فوج غنیم داز ور بھارا نبی جھونپڑی دل بسدا ر دے نے
پڑھدے دو رکعات نماز حضرت واصل ہوندے رب غفار دے نے
ستاراں ماہ رمضان سن دو ہجری گرم کم ہوتے کارزار دے نے
نکلے عتبہ تے شیبہ ربیع دے پت بڑے ایہہ جوان کفار دے نے
ڈبلے ہوئے سن لوہے دے وچہ سارے آکڑ نال پھیرے مار دے نے

ٹھاٹھاں مار دی فوج قریشیاں دی شان وکھرے سر سردار دے نے
زرہ جسم تے خود نے سراں اُتے شملے جنہاں تے بڑے دستار دے نے
پھرن جھومدے وچہ میدان آکے مست نال شراب خمار دے نے
کول جنہاں دے کوئی سامان نا ہیں دل نوں رب ہی آپ للکار دے نے
سجدے وچہ جا ڈگدے نبی اللہ اگے رب دے عرض گذار دے نے
ہوئی دعا قبول دی خوشی ہوئی ہونٹھ ہسدے پئے سرکار دے نے
دونویں طرف آراستہ لوک ہوئے حضرت نبی صفاں سنوار دے نے
تیجا اوہناں دے نال ولید آیا آکے وچہ میدان للکار دے نے
ڈنڈ پیلدے پھیر دے تیریاں نوں بدلن پینترے خوب تلوار دے نے

صبح جب نشے کے خمار میں بے سروساماں مسلمانوں کو مقابلے میں دیکھا تو ہتھیاروں کو تیز کرکے بجانے لگے جب دونوں فوجیں مقابلے میں آئیں تو مہابھارت کی جنگ کا نقشہ سامنے آگیا کسی کا بھائی کسی کا ماموں کسی کا باپ کسی کا کوئی اور قریبی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے کھڑے تھے کوروکشیتر کے میدان میں کرشن مہاراج کو اپدیش دے کر ارجن کو تیار کرنا پڑا۔ مگر یہ بے کس شوق شہادت میں آخری قربانی کرنے کے لیے جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر آکھڑے ہوئے تھے۔

Marfat.com

آوے کوئی مقابلے وچہ کہندے کھانے زخم جس ساڈڑے وار دے نے
عتبہ پچھیا تسیں او کون دسو اچے شان قریش سردار دے نے
کہندے تیری اسیں ایمان[1] والے خادم جو رسول مختار دے نے
مکے والڑے اج کیوں چھیڑے نے جاناں وچ تے کیوں نہیں وار دے نے
کیوں نہیں سامنے[2] آوندا اج احمدؐ اساں دیکھنے ہتھ تلوار دے نے
واپس نبیؐ بلان انصاریاں نوں ویکھن طرف قریش جرار دے نے
کہندے من لو نبیؐ رسول اللہ چنگے اجے وی ولیں پیار دے نے

سن کے ایہہ للکار کفار والی نکلے تن جوان انصار دے نے
عزت دار ہاں اسیں جہان اندر لڑن جوگ نہیں سردا اغیار دے نے
تساں نال نہیں غرض ہے کہے عتبہ آون اوہ جو ساڈے وقار دے نے
نکلن اج قریش میدان اندر کاہنوں ایہناں غریباں نوں مار دے نے
یاں تے بھیجے اوہناں قریشیاں نوں جہڑے اک خدا پکار دے نے
حمزہؓ علیؓ عبیدہؓ نے جوش کھادا نکلے سامنے آن کفار دے نے
رلکھا رب ہے سرورا عاجزاں دا اجاں نال جو اج نثار دے نے

کفار کے تینوں سرداروں کا ہلاک ہونا

عتبہ چھٹیا نال امیر حمزہؓ کردا وار حدقل قہروان ہو کے
حمزہؓ ہس سن وار بچاؤندے سن اوہیں چل گئی تیغ انجان ہو کے
حضرت علیؓ ول دوڑ دلیر آیا اوڈی خاک میدان طوفان ہو کے
عبیدہؓ شیبہ بھڑیں پئے سن بہت زخمی علی پہنچدے نے پریشان ہو کے
علیؓ لے عبیدہ نوں ہٹدے واپس ڈگے پئے سی لہولہان ہو کے

کھوتے شیر خدا کی مقابلہ اے خر اکڑے گا کی جوان ہو کے
عتبہ تڑپدا پیاسی خاک اندر حمزہ دیکھدے رہے حیران ہو کے
کیتی شیر خدا نے روک ایسی مرگیا ولید بے جان ہو گے
پہلوں شیبہ نوں دو زخمیں سٹیو نے ساتھی چلدے پھیر کمان ہو گے
مارے گئے جوان قریشیاں دے آئے سرورا جو قہران ہو کے

حملہ کفار جنگ دست بدستی اور فرار اہل مکہ کا بعد قتل ابوجہل

تنے موئے جوان قریش والے رنگ اوڈ دا دیکھ کفار دا اے
تیر تاں کے دوڑیا مومناں تے ٹولہ کل کفار سردار دا اے
بچ کے جان نہ دیلجے اج کوئی ابوجہل ایہہ کھلا پکار دا اے

مار و گھیر کے اک خدا لے ہویا جوش تھیں شور للکار دا اے
ٹہے بٹے بلوان دی اٹھ دوڑے بڑا جوش ہر اک سردار دا اے
ٹٹ پیا سی کفر اسلام اُتے جس نوں مان ساماں ہتھیار دا اے

۱؎ مَن اَنتُم۔ تم کون ہو (۲؎) رھطٌ من الانصار۔ اہل مدینہ (۳؎) یا محمدُ اخرج الینا اکفاءنا من قومنا اے
محمد ہمارے مقابلے کے لئے ہماری برادری کے لوگ بھیجو۔

سینے ساہنے سہن اسلامیاں دے مسکن رب دے پاک انوار دا اے
رحمت بدی جہاں دے نال ہووے اوہنوں خوف کی کفر کفار دا اے
ہو بیا بڑا گھمسان دی جنگ اندر بڑا جوش قریش سردار دا اے
نبی ویکھدے ایہہ قربانیاں سن کیہڑا دین اُتے جاناں واردا اے
ساری رات قریش شراب پیتی اثر رات دے اجے خمار دا اے
زخم لگدا کسے بیدین تائیں پیا ہال او ہال پکار دا اے
مارے گئے سردار قریشیاں دے جلوہ حق دی اج چمکار دا اے
معوذ عفرا دے پُت وی نال ہوئے دتّا زور وکھا ابرار دا اے
خالی پیر نوں ویکھ معاذ مارن اک جھٹکے ہتھ تلوار دا اے
پیا جھپٹ کے عکرمہ پُت اوہدا موقع ملگیا اوس نحس [illegible] دا اے
ہتھ لٹکدا رہیا تے رہے لڑدے پیا بوجھ جدا اوس دے بھار دا اے
اللہ اللہ بہادری ویکھ مسلم اج تدھ نوں شوق گفتار دا اے
کافر کننے پرتیا اوس ویلے عزرائیل جوان انصار دا اے
غش کھا کے ڈگدا اوہ ظالم بدلا مل گیا اج انکار دا اے
ستر سیدے موئے قریشیاں دے لیکھا سچ صحیح اخبار دا اے
نوّے نسدے پھڑ لئے مومناں نے لیا باقیاں راہ فرار دا اے

نیزے برچھیاں کرن کی کاٹ اتھے جتھے فضل سچے کردگار دا اے
کتھی ہوئی توحید مقابلے نوں لشکر ایہہ خدا دے یار دا اے
ہتھ دھولئے مومناں جان تے نوں خوف دلیں نہ تیر تلوار دا اے
پایا رعب ملائکہ کافراں تے دل کنبیا ہر اسوار دا اے
پھرن چھپدے جان بچان کارن لشاں ہر اک للکار دا اے
مومن بھل گئے جسم تے جان تائیں سر ودھ کے ہر اک وار دا اے
معاذ عمرو دے پُت دی ویکھ جرأت جدھ اوہ ڈھونڈدا لیّن پیا ردا اے
ابوجہل نوں ڈھونڈ کے کھبے ہوکے دِتّا لوہے وچ جسم مردار دا اے
بچے بھتی تیغ تھیں کیویں ظالم پیر کٹیا گیا سردار دا اے
باز وکٹیا گیا معاذ والا لطف ویکھنے جوگ جرار دا اے
وکے پیر بیٹھاں کھچ سٹ دے تا نہیں شام تک لڑن بھیں وار دا اے
تاک وچ معوذ دی نال اینسی اوسے وقت آ پہنچ للکار دا اے
وار پیا بھرپور معوذ والا ڈگن ڈگدا اوس بدکار دا اے
ابوجہل نوں ڈگدیاں ویکھ کے تے لشکر نسدا کل کفار دا اے
مسلم ہوئے شہید سن کل چوداں رحم جنہاں تے رب غفار دا اے
ہوئی فتح نصیب ایہہ مومناں نوں سر تے فضل سچے کردگار دا اے

ہ قرآن شاہد ہے اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ اور جب تم اپنے رب سے مدد مانگتے تھے سو اس نے تم کو جواب دیا کہ میں ایک ہزار آگے چلنے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کروں گا إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ جب تیرا رب فرشتوں کو وحی کرتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں جو ایمان لائے ان کو ثابت قدم رکھوں گا ان کے دلوں میں جو کافر ہوئے رعب ڈال دوں گا۔

ابوجہل کی حالت نزع میں حسرت کا بیان

ابوجہل دا پتہ لو نبی کہندے جد وں آپ دا قلب مسرور ہویا
کہندا اوس نوں ویکھ کے ظالم تیرا جام لبریز بھر پور ہویا
مومن جھٹ گئے اوہناں جواب دتا لشکر کفر دا ایتھوں دور ہویا
چھاتی اوس دی تے بیٹھے عبداللہ کٹن سر جو بہت مغرور ہویا
ودھیں مع تدھیوں دھون جوان میری کراں کی میں بہت مجبور ہویا
رسی جل گئی وٹ نہیں گیا اوہدا لگا مرن غرور نہیں دور ہویا
نبی پاکؐ جد ویکھیا سر اوہدا اطمینان وچہ قلب حضور ہویا

عبداللہ بن مسعود گئے ویکھنے نوں اوہناں زخمی ڈٹھا وڈا سورہویا
کہندا جنگ دا حال تے دس مینوں زخماں نال ہن ہاں ڈاڈھا چور ہویا
ابوجہل ایہہ سن کے آکھدا اے کیویں ہبل نوں ایہہ منظور ہویا
منیں گل میری ابوجہل آکھے میرا نہیں برباد شعور ہویا
اوچا سر سردار دا چاہیدا اے جگ وچہ ایہہ سدا دستور ہویا
اوہدے ایس ہنکار نہیں جھکن دتا جوش کبر تھیں اوہ رنجور ہویا
کامیاب ہوئے سرور بدر اندر اللہ پاک نوں ایہہ منظور ہویا

مصنف کی مجبوری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قیدیوں سے مہربانی

حال لکھن توں لکھیا جنگ دا میں اپر رنگ نہیں جنگ دے آوندے جے
زور بازو دا اندے ویلے نہیں ویکھے ابوبن لوک خیال دوڑانودے جے
تھوڑے بہت کمزور غریب مسلم تڑے زور کفار دکھلانودے جے
لو جتیا مومناں صادقاں دا کافر ہار کے نسد بھجاوندے جے
قیدی ہوئے حوالڑے مومناں دے سلے طرف مدینے دی آوندے جے
چاچے نبیؐ دے قیدیاں وچ ہے سن باہیں ودے نال کراوندے جے
چھڈو بہو عباس نوں اکھن ناہیں یاسپے پرندے دکھ اٹھانودے جے
نبی ہے بیتاب وچہ جت چاچے ڈھلے بنداوہ سب کرانودے جے
ایسا سبق سی ایہہ برابری دا جہنوں ویکھ کے ہوش اڈجاوندے جے
قیدی کرن بیان ایہہ مسلماں دے سانوں خلق اسلام دکھاوندے جے

ہین تے دیکھیا جنگ نہیں اج تیکر کیویں جان نوں لوگ گنواندے جے
ہویا کی اس ریتلے ملک اندر نہیں جاندے دل پر چانودے جے
ہار گئے اوہ ساز سامان والے اللہ پاک جد کرم کماوندے جے
نبی پاک رسول خدا دے سجدے شکر وچہ سیس جھکانودے جے
کرنا حسن سلوک ایہہ حکم ہویا نبی خلق اخلاق سکھلاوندے جے
نبی پاک نوں نیند نہیں آوندی اے نال درد بیتاب ہو جاوندے جے
ویکھ حال محبوب خدا والا ساتھی نبیؐ دے عقل دوڑاوندے جے
ہوئی بند آواز عباسؓ والی نبی پاک آرام فرمانودے جے
محسن چاچے سن تاں نبی اللہ مساوات دا طرز سکھلانودے جے
کھانے ستھرے سدا کھلان سانوں آپ ابو بن ابو نبی تنگھانودے جے

Marfat.com

فدیہ لے کے چھڈ دے قیدیاں نوں کوئی دُکھ نہ ذرا پہنچانودے جے
تسیں وی پڑھا لکھا مومن دس دس نوں اوہ پڑھانودے جے
ابو العاصؓ داماد رسولؐ دے وی قیدی ہو کے جنگ وچہ آنودے جے
زینبؓ بنت رسولؐ سن وچہ مکے ہار گلے دا اوہ بھجواندے جے
خدیجہؓ ماں نے دھی نوں دِتا سی فدیئے وچہ اوہ پیش کراندے جے
کہندے آپ صحابیاں ساریاں نوں منو تسیں تے اسیں ایہہ چاہندے جے
کیتی عرض انصار مہاجراں نے اسی خوشی ایہہ دلوں مناندے جے
ابو العاص نوں چھڈیا قید وچوں نالے ہار دی چا اڑانودے جے
گلاں کرنیاں سوکھیاں ہوندیاں نے عمل نیک محبوب بتانودے جے
جنگ نال بیگانیاں نہیں مشکل مومن نفس نوں مار گنوانودے جے

جیہڑے دے نہیں سکدے زر فدیہ نبیؐ اوہناں نوں ایہہ فرماندے جے
قیدی ہوئے آزاد پڑھا کے تے خوشی ہو کے گھراں نوں جانودے جے
فدیہ دین جوگے مالدار ہے سن گھروں مال اوہ کجھ منگوانودے جے
ایہہ ہار سی خاص دہیز والا جدنے لے الفتی سامنے آنودے جے
نہیں سی ہار نشانی سی حُب دی سی ویکھ نبیؐ دے اتھرو نکل آنودے جے
دھی کول نشان ہے ماں والا اپنا شوہرے نہیں چھڈوانودے جے
ماں مومناں دی بھی دین نہیں نہ اوہ اُہدی چیز نوں ہتھ لانودے جے
کوئی ہے جو نبیؐ دا طرز سیکھے قائم پڑے اصول کرانودے جے
دُنیا وچہ پیغام سلامتی دے نبی پاک رسولؐ پہنچانودے جے
نالے خلق اخلاق پیار کر کے سر دشمناں دے جھکاوندے جے

بیان احوال کچھ مسلمانوں کا اور مصنّف کی عاجزانہ گذارش دربار خداوندی میں اور عرض خدمت ناظرین میں

ملدے نہیں الفاظ جذبات والے سوہنا نقش اسلام دکھلاونے نوں
دین پاک اسلام خدا والا آیا جگ تے امن پھیلاونے نوں
استقلال کمال وچہ سختیاں دے مومن کُسدے صبر دکھلاونے نوں
جاناں کرن قربان اوہ اوس ویلے دشمن اُٹھدے جدوں مٹاونے نوں
ورچہ سب نوں دین برابری دے مساوات دا طرز سکھلاونے نوں
منن حکم خدا رسول ہر دم کرن کوششاں سُکھ ونڈاونے نوں
صدقے اوہناں دے بخشیں خداوندا آیا اج میں فیر بخشاونے نوں
چُنیا وڈھے عالماں ساریاں وا کیتے قصہ مضمون جیراونے نوں
دتا ساتھ خیال رسولؐ والے ڈُنگے سدھڑے جوڑ بہاونے نوں

ویکھو زندگی پاک رسولؐ والی ٹرے سبق جے عمل کماونے نوں
ور دشمناں دا رکھن قلب اندر کردے جنگ دی خلق چمکاونے نوں
اندر ور د مخلوق بیتاب ہندے راہ حق وچہ سیس کٹاونے نوں
جنگ وچہ اخلاق نہ جان ہتھوں لڑدے حسن لحسان جتلاونے نوں
رشتے داریاں روک نہیں سکدیاں نے ٹلے رہن اوہ حق پہنچاونے نوں
راضی رہن خدا دی رضا اندر رحمت بن اوہ ظلم مٹاونے نوں
نہیں جے شاعری دل خیال میرا نہ میں جاندا شعر بناونے نوں
تاں وی بنی نہ گل عجیب کوئی حب نبیؐ دی پاک جھلکاونے نوں
بڑیاں لغزشاں ہین کلام اندر بخشیں فضل تھیں کرم کماونے نوں

۱؎ ابو العاص کفار مکہ میں سے تھے ان کے ساتھ حضرت رسول اکرم ﷺ کی صاحبزادی زینبؓ کی

Marfat.com

جنگ بدر تک مر کے پہنچیا میں ہمت نہیں ہن قدم اٹھاونے نوں
دیئیں ہور دی کجھ توفیق مولا نبی پاک دا حال سناونے نوں
سدھے سادھے ہین مضمون میرے سادے شعر نے گل سمجھاونے نوں
سوہنا پاک ہے حال رسول والا پڑھیں سنیں مراد دے پاونے نوں
اُچے رکھ خیال نہ ڈگ بیٹھاں فقرے کس تہ بات وجاونے نوں
کرکے ٹھیک دیئے بھیج توں شعر میرے کریں کم ایہہ جرد پاونے نوں
گلاں ماڑیاں تھیں نیکاں نیک رکھے مطلب نیک خیال وڈراونے نوں

ربا زندگی دا اعتبار ناہیں وقت چاہیدا توڑ اپڑاونے نوں
حصہ دوسرا وی کراں پیش جلدی ہمت دیئیں تے شوق بناونے نوں
میری طرف نہ ویکھ توں پڑھن والے لوڑیں عیب اجہڑ وگاڑنے نوں
نفسی خواہشاں ایتھے گذر ناہیں مڑ ڈھونڈھ نہ لطف اٹھاونے نوں
چنگا نہیں جے طرزبیان میرا لائیں زور پر لطف بناونے نوں
کر ساں شکر کر دیج معقول سارے وچ جہاں گیا چھپاونے نوں
ایہہ نے ذکر حبیب خدا والے سرور لکھیا درد وکھلاونے نوں

ختم شد حصہ اوّل

اعلان ضروری

یہ حصہ ۱۹۳۷ء میں شایع ہوا اس وقت میری محروم النسل بیوی نواب بیگم بقیدِ حیات تھی میں نے اس کی دلبستگی کے لئے کہ اس کا نام باقی رہ جائے اس حصّہ کا حقِ تصنیف اس کو دے دیا جیسا کہ اس ایڈیشن کے آخری صفحہ پر شائع شدہ موجود ہے۔ اب میری وہ رفیقہ حیات چار ماہ محرم ۱۳۷۱ھ میں انتقال کر چکی ہے اس کی کوئی اولاد نہیں۔ اب اس حق تصنیف سے اس کو سوائے اس کے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ مالک مطبع جن کو اب دونوں حصّوں کا حق تصنیف دے دیا گیا ہے وہ بھی دعائے مغفرت مرحومہ کیلئے کریں اور ناظرین بھی مغفرت کی دعا فرمائیں۔ وہ محروم الاولاد ہی اس دنیا سے رخصت ہوئی۔ اس لئے ہر مسلم پر واجب ہے کہ محروم مرحومہ کے واسطے خدائے پاک سے بخشش طلب کریں۔

والسلام

احقر العباد ملک غلام سرور ککے زئی مصنف شاہنامہ اسلام پنجابی

Marfat.com

Marfat.com

شاہنامہ اسلام (پنجابی)

حصہ دوم

مُصنّف کی معذوری اور مجبوری کیلئے دُعا

عمر گذردی گذردی گذر گئی پھسے رہے خیال جنجال اندر
کم ہوردے ہور ہیں جھوہ بیٹھا آیا ہوش نہ ایس اچھال اندر
ٹُٹے آسرے جد دل جہان والے آئی ربدی یاد خیال اندر
کرناں عرض میں پاک ہے ذات تیری رباپوان نہ پھیر زوال اندر
اوچا بڑا رسولؐ دا مرتبہ ہے شوخی بڑی اے میرے سوال اندر
تینوں پتہ اے شوخیاں میریاں دا اُٹھے قصد نے بڑے خیال اندر
کوجھے عمل تے دل ناپاک میرا نیکی لکھ دے کوئی اعمال اندر
عشق نبیؐ دا نور کجھ بخش ایسا دسے نور جمال اقوال اندر
ہووں اثر تھیں لفظ معمور میرے پورے اُتّرن لکھاں کمال اندر
لکھناں ربا ہن حال رسولؐ دا میں جنہوں چھیڑیا سی کسے سال اندر

عملاں بھیڑیاں نے مینوں ڈوب دتا ڈونگھے حرص ہوا بے تال اندر
رہیا دُور دربار رسولؐ کولوں ایہہ کم نہ رہیا خیال اندر
فیر رب نے ایہہ توفیق دتی عشق نبیؐ رچیا وال وال اندر
تیری پاک جناب تھیں فضل منگاں کوئی فخر نہ ذرہ خیال اندر
بڑا چاہیدا زور ایمان والا عاجز میں لمز ور اعمال اندر
نہیں جاندے لوک جہان والے بڑیاں لغزشاں نیں میری چال اندر
تیرے کرم دا آسرا ہے مولا تیرے سامنے ہاں بھیڑے حال اندر
نور نبیؐ دا ہووے ظہور ایسا دسے بدر دی جھلک ہلال اندر
ایسے رنگ اندر مینوں رنگ مولا کوئی کمی نہیں تیرے جمال اندر
سرورؐ پاک دا حال جاں لکھے سرور دسنے حال جہڑا آوے حال اندر

عرب اور اُس کے ہمسایہ ممالک کا اُس وقت کا حال

ستویں صدی مسیحؑ نوں جدوں ہوئی ہیسن طور کجھ عجب جہان والے
شخصی کل حکومتاں جگ اندر بیٹھے مل کے تخت ترانؔ[1] والے
آکڑ نال گھمنڈ تھیں راج کردے حکم جنہاں دے فخر گمان والے
بہندے تخت تے وانگ خدا ہن کے سجدے جگ تھیں سلا کراؤ والے
شاہی قوم وچ ملک دے راج کردی بھاویں ہون اوہ ظلم کمان والے
قوماں دوجیاں دے مندے حال ہندے سُکھی ونہاں نوں رہن لالاں والے

دُکھاں تھپڑاں دے لگے ڈگدے سن جوہر عقل دے خاص انسان والے
من دے کوئی اصول نہ ضابط سن سوچن کدی نہ حکم چلان والے
دعویدار خدائی دے سدا دسدے زور اور وڈّے آن بان والے
عاجز کل مخلوق نوں جاندے سن اُٹھے عقل تھیں حکم چلان والے
پچھ پکڑ نہ اونہاں دی کدی ہوندی کردے جو چاہن خاندان والے
دادخواہ مظلوم نوں دسے ناہیں روندے رہن ایہہ دکھ اٹھان والے

[1] تران والے ۔ طاقتور

حکم اک انسان دی عقل کردی حاکم بن دے وڈھ کے کھان والے
وانگ کُتیاں گھوڑے لنگدے اوہ نہ سن آدمی دی قدر پان والے
ایسے طرح دے بادشاہ دو ہین اک روم تے اک ایران والے
جتھے بادشاہ کوئی نہ کوئی حاکم وکھو وکھ قبیلڑے شان والے
لڑدے آپے دے وچہ قبیلڑے سن بڑے شور تے ڈنڈ مچان والے
مارے جاندے سن گھوڑا اودھان والے پانی پچھیاں نال پلان والے
قیدی لین بنا کمزوراں نوں اندر دُکھاں غریب نوں پان والے
جنہاں وچہ اصول نہ زندگی دا کبر شان گمان دکھان والے
سدا وچہ پیے اتنیاں غرق رہندے اوپر عاجزاں زور آزمان والے
مکھ موڑ کے لنگھدے روم والے کدی تکدے نہ ایران والے
لکھاں حال کی جگ دا اوس ویلے چیلے بنے انسان شیطان والے[1]

من مانیاں کرن اوہ ملک اندر پیدا ہوئے نہ کدی سمجھان والے
حاکم وقت جیہڑا ال مار بیٹھے کہندے ایہیں ہاں جگ وسان والے
اونہاں وچہ سن بے آباد ٹکڑے ریگستان وڈے عربستان والے
ٹولے وسدے کجھ یہودیاں دے یاں کجھ بتاں نوں سیس جھکان والے
حاکم کوئی نہ کوئی قانون ورتن آکڑ باز سردار گمان والے
وسدے کل اوباش کل عرب اندر جُتی ماردے جُتیاں کھان والے
کوڑے مغز تے شوخ بدکار رجھے ریگستان دے اُٹھ چُنگان والے
جوئے باز شراب دے بڑے عادی اگے بتاں دے سیس جھکان والے
ایہناں دل خیال نہ شاہ کردے بھکاں وچہ سی عیش اڈان والے
اے پر آخر سی بڑا ایرانیاں دا کتنوں پھڑے خوف لے جان والے
سرورا من غریب نہ یاں کدے ملے اونہاں نوں دکھ جہان والے

خدائے پاک سے نور اسلام کا آنا

ایہو جیہے اندھیرے[2] دے وقت اندر امن لے کے نور اسلام آیا
سدھے سادڑے پاک اصول لیکے نبیؐ پاک پہنچان آرام آیا
اکو رب منوان جہان کولوں آپ نبیؐ علیہ السلام آیا
بشر کبر غرور تھیں دُور ہوئے نیڑے خُلق اخلاق دا بام آیا
بدل گئے سب طور جہان والے کفر شرک تے جدوں الزام آیا
بھائی بندیاں دے طور ویکھ کے تے کوئی صبح آیا کوئی شام آیا

ہمدرد غریب دے ہوئے پیدا سکھ ملن دا پاک پیغام آیا
ونڈے درد غلاماں تے بیکساں دے ہور شاہاں نوں کرن غلام آیا
لگے ڈرن انسان بیداد کولوں اتحاد دا وحدتی جام آیا
حقدار غریب یتیم ہوئے نبیؐ دُکھاں نوں کرن حرام آیا
سوہنے خُلق اخلاق نوں ویکھ کے تے سارا جگ ای ہون غلام آیا
جنہاں آن حضورؐ دے پیر پکڑے امن جگ دا کرن سلام آیا

[1] ظهر الفساد في البر والبحر - خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو چکا تھا۔

[2] إنا أنزلناه في ليلة القدر - یقیناً ہم نے (قرآن) کو قدر والی رات میں نازل کیا۔

Marfat.com

چوداں سال مصیبتاں دُکھ جھلے ہن امن اندر خاص و عام آیا ایسا ہویا ہلال تھیں بدر کامل جنگ بدر اندر اسلام دا نام آیا

سال پندرھویں چن ادہ چودھویں دا دنیا واسطے ماہ تمام آیا طرفدار غریباں تے بیکساں دا سرور جنگ تے خیر الانام آیا

جنگ بدر کے اثرات

جنگ بدر نے دُور اندھیر کیتا کیتی بدر کامل روشن رات ساری وعدے ہوئے خدا دے جدوں پورے آئی سمجھ اندر گل بات ساری

جِت لئے کمزور۔ ایمان والے بازی ہار گئے لات منات ساری زبردست نوں اہناں دا ہتھاں ہلیا دتی دین نبیؐ نے کرامات ساری

زنگ والاں دے وہم سب دُور ہوئے پوری چمک اُٹھی کائنات ساری لٹے دل اسلام دی خوبیاں نے ونڈی گئی وچ عرب نجات ساری

بدّل کرم دا عرب دے دیس وسیا ہوئی نور بھرپور برسات ساری سرور سرور دی نور نے پاک کیتی گندی بشر دی پاک حیات ساری

ملک عرب میں اثرات اسلام

فتح بدر دی مومناں صادقاں دے سینے نال ایمان بھرپور کیتے وعدے سچ خدا دے ہوئے پورے غم رنج سب دلاں تھیں دُور کیتے

ہویا سخت مقابلہ بدر اندر مومن اللہ دے کرم منصور کیتے ہوئے قدم مضبوط ایمان اندر سینے ہور بھی نور پُر نور کیتے

سارا عرب حیران سی دیکھ کے تے کافر مومناں کیویں مجبور کیتے بڑے ساز سامان تے زور والے تھوڑے جہیاں نے بکڑ حضور کیتے

لُٹے گئے کتنے کجھ بنے قیدی کجھ مارے تے چُور چُور کیتے طاقت کوئی سی ایہہ تے غیب والی دعویدار جس کل رنجور کیتے

زور دیکھ کے خاص ایمان والا پیدا غماں نے دلیں تھوڑ کیتے سڑے حسد تے رشک دی اگ اندر سینے دُکھاں دی اگ تنور کیتے

دلیں ویر پیا اللہ والیاں دا پیدا فتح نے نویں ناسور کیتے پھیر ان دو دھڑے عرب دے وچ سارے ایہناں دوہاں نے پُر فتور کیتے

پئے کل قبیلڑے سوچ اندر مل کے ساریاں طے امور کیتے کٹھے ہو کے دیہدے مسلم سبھناں فیصلے ایہہ منظور کیتے

اپر نیک نرحال نصرت دیکھ کے تے سچ شک دے کل عبور کیتے نالے خلق اخلاق تے مومناں دے دل نیک تے پاک مسرور کیتے

دھروں جنہاں دے بھاگ پئے جاگدے سن سچ گت لیے ایہی ادہ مخمور کیتے سوہنے پاک اصول اسلام والے اوہناں وینہدیاں سار منظور کیتے

نبیؐ پاک رسولؐ دے وچ قدماں ملی عاجزی دُور غرور کیتے
قسمت نیک تھیں بنے غلام سرور نبیؐ نال ایمان بھرپور کیتے

مکے دے قریشیوں کا واویلا اور جوش خروش

نسّے بھجے قریش جاں گئے مکے گھر و گھری پئے گیاں دہائیاں نے
رونے پئے گئے گھر اوچہ کافراندے اوہناں ماتمی صفاں وچھائیاں نے
رووݨ والیاں نے ایسے وین پائے قوماں جوش بھریں کل اکسائیاں نے
تیرے گئے بچان نوں اسیں سارے تد سے کل مصیبتاں آئیاں نے
مکے وچہ سردار نہیں کوئی بچیا جنہیں کرنیاں پھیر چڑھائیاں نے
کہندا ابوسفیان ہاں میں حاضر کیتا ظلم ہے اک خدائیاں نے
اساں جگ نوں کجھ وکھاوناں ایں ساڈے نام نوں بہت لیکاں لائیاں نے
چودان ورھے نہیں تساں دھیان کیتا تلے ایہہ مصیبتاں چھائیاں نے
کھانا ترس سی بھلا کیوں ہوونا اوہناں کیتیاں بہت برائیاں نے
عزت بتاں دی خس تے کر دسالے جنہاں قدرتاں ایہہ دکھائیاں نے
کیوں نہیں بھل توں جان قربان کردے تساں غیرتاں کل گوائیاں نے
ہویا جوش پیدا مکے شہر اندر گلاں سُتیاں اوس جگائیاں نے
پھرن جوش دلاوندے وچہ مکے قوماں ہوردی نال رلائیاں نے
کردے پھرن تیار قبیلیاں نوں گھر گھر تھر تھلیاں پائیاں نے

نال شرم دے پچھلے پھرن سارے جنہاں دوتاں کل نبھائیاں نے
مارے گئے سن بڑے سردار بھارے بڑیاں ایہہ مصیبتاں چھائیاں نے
کہندے جا کے ابوسفیان[1] تائیں جاناں تدھ تو گھول گھمائیاں نے
ہویا سخت مقابلہ اوس تھاویں جاناں دتیاں کل فدائیاں نے
تیرا فرض ہے چل کے لے بدلا کٹھے تدہ دے ویر قصائیاں نے
وچہ بدر اتفاق بھیں تسیں ہالے ہویاں کجھ نہ زور آزمائیاں نے
مددگار نے کعبے دے بت سارے جنہاں قدرتاں سدا دکھائیاں نے
تساں بتاں دا نہیں خیال کیتا اکھاں اوہناں نے کڈھ دکھائیاں نے
قہر دان ایہہ ایویں نہیں بت ہوئے جتھیں عزتاں تساں گوائیاں نے
اوہناں کڈھیا سی ایہناں مسلیاں نوں جا نال نس کے جنہاں بچائیاں نے
سارا مال ہناں میں کراں حاضر تساں کرنیاں پھیر چڑھائیاں نے
نام اوہناں دا لے لے دن ہر دم جاناں بدر وچہ جنہاں گوائیاں نے
لے سال بھر ساز سامان کردے گیاں پئے وچہ عرب دہائیاں نے
دھماں پے گیاں عرب دے وچہ سرداراں ظالماں تھیاں چائیاں نے

بیان اہل مکہ کا غور و فکر

مکے والیاں نور اسلام ڈٹھا نبی پاک دے ہوئے جمال ہیسن
جنہاں راہ ہدایت دا پا لیا سی مسلمان ہوئے قسمت نال ہیسن

[1] ابوسفیان مال تجارت لے کر شام سے واپس آرہا تھا کفار نے بہانہ یہ کیا تھا کہ ہم اس کی حفاظت کے لئے جارہے ہیں حالانکہ ابوسفیان رستہ چھوڑ کر خطرہ سے نکل چکا تھا مگر یہ بدر پر جا پہنچے اور اسلام کو مٹا دینے پر تل گئے تھے۔

Marfat.com

طور طرز سلوک اسلامیاں دے نالے ویکھدے عمل اعمال ہیسن
سمجھ دار تے غور کجھ کرن والے پے ویکھدے حال احوال ہیسن
تِن گُنے ایہہ ساز سامان والے رکھدے جگ تے کئی اقبال ہیسن
مارے گئے سردار قریشیاں دے مسلم جِت کے ہوئے نہال ہیسن
سوہنا دین اسلام دا نور دِسدا نور دِنور مسلم مالا مال ہے سن
پیڑاں کالجے اٹھیاں کافراں دے کئی طرح دے رنج ملال ہیسن
یہودا دے دے دین دے ہین دشمن ایہو پئے کردے قیل قال ہیسن
دل تے کوئی نہ اثر تہذیب دا سی لاپئے لٹن دے پیندے تال ہیسن
بھاویں مومناں نوں چنگا جاندے سن اوہ سی پر بدی تھیں بنے چنڈال ہیسن
ڈھولاں ڈھچاندی تال تے ریج کے تے پالدے پئے کمبخت فضال ہیسن

گلاں دلاں نوں لگدیاں چنگیاں سی ایپر بُتاں دے خاص رکھوال ہیسن
ہارے کیویں جوان قریش والے رکھدے بُتاں دا بڑا خیال ہے سن
تھوڑے جیہے غریب کمزور مسلم بھکھاں دے فاقیاں نال بیحال ہیسن
جتے ہوئے نہیں اوہ سلوک کر دے جیہڑے اوہناں دے قیدیاں نال ہیسن
چنگے دلاں تے اثر وی پے چنگے لگے کرن اوہ نیک خیال ہیسن
کہندے بُرے نے اِک خدا والے دونا لے موہناں تے رکھ دے نال ہیسن
ماری عقل سی بھیڑیاں وادیاں دی رکھدے بہت اِسی ہیر خیال ہیسن
وڈے اوہناں دے بڑے سن نیک بندے اُنگ پال تے دین دیال ہیسن
ایہو کہن مومن کتھوں ہوئے پیدا اجے کل ساڈے انگ پال ہیسن
بدلیں دا دلیں خیال سر درمنگدے بُتاں کولوں نیک فال ہیسن

کافروں کی جوش و خروش سے جنگ کی تیاری

اُٹھیا جوش طوفان دا وچہ مکے بڑے جنگ دے ساز سامان ہوئے
ڈیرے خیمیاں دا رہیا انت ناہیں جمع طبل تے بڑے نشان ہوئے
نیزے بازیاں دی ہوئی مشق جاری گھڑ دوڑ دے صاف میدان ہوئے
تیغاں تیر کماناں چلان ہر دم جنگی کرتباں دے امتحان ہوئے
تنبو لگ گئے کل قبیلیاں دے اوہے کل دے دُکھ نشان ہوئے
دُنبے بکرے اُٹھ سن گوشتاں نوں آٹے ستوآں دے ڈھیر آن ہوئے
وکھو وکھ نے ٹولڑے جوش اندر پیدا جنگ دے دلیں ارمان ہوئے

نیزے برچھیاں ڈھال تلوار گُرزاں کٹھے لکھاں ای تیر کمان ہوئے
گھوڑے گھلے تے اُٹھ قبیلیاں نے کٹھے عرب دے لے پہلوان ہوئے
کوئی پھیرے نہ کتے تلوار یا ہجھول دُور دُور تھیں جمع جوان ہوئے
ہوئے سامنے شغل لڑائیاں دے لوہے پتھر دے انگ انسان ہوئے
لگے ڈھیر اناج دے تھاں تھائیں جمع رسد دے کل سامان ہوئے
سیباں نال انگور کھجور والے وکھو وکھ انبار نے نان ہوئے
جذبے سامنے ہوئے بہادری دے بچے جوش تھیں بڈھے جوان ہوئے

سلہ مدینے آباد ہونے پر اجڑے ہوئے مسلمانوں پر تنگدستی سوار تھی اس لئے بڑی تنگی سے گذر ہوتی تھی جنگوں کے لئے برتنے رسد سامان کی ضروریات ہوتی تھیں۔ ظالم قومیں لوٹ مار کے ایسے موقعوں پر سامان جمع کرتی ہیں۔ مہذب حکومتیں بڑے ٹیکس لگاتی ہیں۔ یہ تو ایک جماعت تھی جس کی حکومت بھی نہ تھی۔

Marfat.com

ہویاں کسرتاں وچہ اکھاڑیاں دے ڈنڈ بیٹھکاں دے گھمسان ہوئے
ڈھڈے کشتیاں داؤ سکھان کارن ڈُونگے دھر کے زور تران ہوئے

کھیڈن کوڈیاں ووڈے مار چھالاں نبرداری دی طرف میلان ہوئے
چڑھ کے گھوڑیاں تے کیتیں گتکہ بھاندے بڑے داؤ تے پیچ روان ہوئے

کر دے پھرن تقریر سردار بھالے پیدا جوش دے بڑے طوفان ہوئے
شاعر عرب دے رجز سنان ہر دم بڈھے جہناں نوں سن جوان ہوئے

پنڈے اکھدے رب نے بت ساڈے جیہڑے ساں اوپر قہروان ہوئے
اگے اوہناں دے اک خدا کی اے اوہلے مٹن دے ہین سامان ہوئے

دتا شور مچا زنانیاں نے جھگے جہناں دے ہین ویران ہوئے
رو رو وین نت کریاں بدر والے ساتھی جہناں دے بہت شیطان ہوئے

ساڈا ویر ہے مسلیاں نال وڈا ساڈے دل جے لہو لہان ہوئے
اسیں رنڈیاں رندیاں لاڈیاں نوں جیہڑے کھیڑاں وچہ جوان ہوئے

اندر بدر دے اوہناں ہلاک کیتے ساڈے وچوں جیہڑے مسلمان ہوئے
کر دساڈیاں تسیں حمایتاں ہن دیکھو حال ساڈے پریشان ہوئے

چنچل ہاریاں پھرن سنگار کر کے مست جہناں نوں ویکھ جوان ہوئے
مٹک مٹک کے لٹک دکھان تھاں تھاں کدے کول نے نال زبان ہوئے

اکھیں مست سرمیلیاں مدھ بھریاں قہروان چشمے مہربان ہوئے
ہن نال جواناں دے لاڈ کر کے عاشق نخریاں وچہ غلطان ہوئے

چشماں شوخ آناد تلوار سرمہ تیر نظر دے دل نشان ہوئے
کدی رندیاں تے کدی ہسدیاں نے شان حسن دے نال گمان ہوئے

پھرن ٹولیاں بن کے وچہ فوجاں پیدا عشق دے دلیں ارمان ہوئے
ولے وصل دے کردیاں پھرن تھاں تھاں فتح مند جے وچہ میدان ہوئے

پئے ناز انداز دے اثر بھارے جاناں دین دے راہ آسان ہوئے
دتن آکڑاں شوخ زنانیاں نوں مائل بدی دے دل شیطان ہوئے

ہویا جوش خروش دا آن ریلا ناتواں سارے پہلوان ہوئے
اپنے کنگ نہ چڑھے سن کدی کدرے بدل فہر دے جمع انسان ہوئے

نیزے بازیاں وچہ دوڑاں گھوڑے مرکب تیز سارے بے عیب ڈان ہوئے
گتکا پھڑی تے ہور چلان گرزاں ڈھالاں خود والے امتحان ہوئے

کیتی گھٹ نہیں سنے متھے جوڑ کے تے ویری مومناں دے خاندان ہوئے
کہندے اساں اسلام مٹاونا اے ساڈے گھٹ نہیں شان بے شان ہوئے

اثر بتاندا دسدا وچہ ملکے بڑے پوجا دے ساز سامان ہوئے
لیا رنگ جما قریشیاں نے قصے بناندے نوک زبان ہوئے

سارے عرب دے وچہ اک جگہ اکٹھیا جمع جدوں سارے خاندان ہوئے
دسے کی غریب غلام سرور کٹھے کفر دے زور میدان ہوئے

کفار کی متفرق کوششیں

جذبے درد دے شعر دی وچہ بھر کے بڑے شاعراں شعر تیار کیتے
ٹوٹے ٹوٹے نوں اوہناں ڈنگار یاسی کر کے شان بیان سرشار کیتے

۱ کوڈی۔ کبڈی۔

Marfat.com

بنو بکر[1] توں کدی للکار دے سن کدی تغلبی[2] جوش اظہار کیتے
کدی بتاندے کرن بیان قصے ظاہر اوہناں دے لکھ اسرار کیتے
بھینٹ چاہڑدے بتاں دے تھان اوپر قتل اوہناں نے کئی ہزار کیتے
بیٹھن محفلاں لا کے حرم اندر پکے ساریاں قول اقرار کیتے
کوئی کسے قبیلے نوں سدواندے کسے کیتے روان اسوار کیتے
لشکر کوئی بنا کے دسداے کسے جمع نے بہت اسوار کیتے
اُٹھاں گھوڑیاں دا رہیا انت ناہیں جمع اوہناں نے کئی ہزار کیتے
بھرے کئی ہزار شراب مٹکے مُہراں لا کے تے استوار کیتے
نشے پی کے جھومدے وچہ مستی بھلیاں بھلیاں دُور بدکار کیتے
دیکھ ٹھاٹھ تے ساز سامان سارے اوچے اوہناں دے سر ہنکار کیتے
خالی ہتھ جے ہون جوان ساڈے ویری دیکھناں اساں مردار کیتے

کدی حزب بسوس[3] دی وار گاون کدی ذکر نے جنگ فجار[4] کیتے
کردے شان بیان قریشیاں دی جہناں بتاں تے دل نثار کیتے
کیاں بتاں نے کل پروار دے ذکر اوہناں نے وچہ اشعار کیتے
ڈینگاں ماردے زور تراں والے جہناں جوش تھیں سرخ رخسار کیتے
کوئی کسے نوں لے آوندا اے کسے یار اپنے حامی کار کیتے
آئی رسد تے ڈھیر اندے ڈھیر لگے کٹھے ہور میوے بے شمار کیتے
چُنے سب دلیر قبیلیاں تھیں کٹھے بڑے چالاک ہشیار کیتے
نچن والڑے طائفے بہت آئے جہناں نال نے بڑے پیار کیتے
اندر مجریاں بولیاں بولدے نے دامن شرم والے تار تار کیتے
کہندے نال غرور سردار سارے کاہنوں جمع نے تیر تلوار کیتے
کی چیز نے اوہ غریب مسلم جھگھاں سِر وِلا حال لے زار کیتے

جنگ کے لئے سردار کا انتخاب

بنی امیہ تے بیٹھے ہاشمی سب اندر حرم سردار بناونے نوں
نہیں سی ہاشمی کوئی دی نظر آیا جیہڑا ہوندا ایہہ بھارا اٹھاونے نوں
بنیا ابو سفیان سردار لشکر فوج نبیؐ دے اوپر چڑھاونے نوں
بنی امیہ چراں دے بعد ہوئے اندر حرم دے گل منوانے نوں
پُجے اوہناں جان قبیلیاں تھیں گھوڑے اُٹھ دی پُجنے دوڑاونے نوں
جذبے ویلے دے بھر دے دلاں اندر شان بتاں دی خود وَدھاونے نوں

لوڑ لشکراں وچہ سردار دی اے جیہڑا ہووندا حکم چلاونے نوں
چُنیا ابو سفیان نوں ساریاں نے فیر چاہیدا حکم کراونے نوں
دِتا اوس نے مال متال سارا سارے عرب نوں شان وکھاونے نوں
نال اوہناں دے ہاشمی ہوئے سارے اپنی نسل تے ظلم کماونے نوں
کیتی فوج تیار جرار بھاری جنگ بدر دی شرم مٹاونے نوں
نال اوہناں دے پنڈیاں گل میلی دا ڈلا کے دل پھساونے نوں

[1] بنو بکر ایک زبردست قبیلہ تھا۔ [2] بنی تغلب بھی ایک مشہور قبیلہ تھا۔ [3] حرب بسوس ایک جنگ میں بنی بکر اور بنی تغلب سنہ ۴۹۴ء سے ۵۳۵ء تک ۴۱ برس ہوتی رہی۔ [4] جنگ فجار مشہور لڑائی عرب کی جو عکاظ کے میلے میں چھیڑ چھاڑ سے شروع ہوئی تھی۔

Marfat.com

ہوئے مست وچہ عیش بدبخت سارے کٹھے ہوئے سی دُند مچاونے نوں
سو دے لونڈیاں دے کر دے حرم اندر ایہو شغل سی دل بہلاونے نوں

جوئے کھیڈ دے نچدے ہونگے اوپر بدی دے جگ لے جھاونے نوں
بدی ہوئی اکٹھڑی عرب والی سرور نبیؐ نوں رنگ دکھاونے نوں

لشکر کفار کی مدینۃ النبیؐ کی جانب روانگی

اوڈک ساز سامان دے نال ٹریا لشکر ایہہ جرار کفار والا
وکھو وکھرے ٹھاٹھ قبیلیاں دے شان وکھرا ہر سردار والا
اندر محملاں شوخ حسین رناں ترسے جہناں نوں نظر ہشیار والا
جے جے لات تے ہبل دی جے بولن نعرے مار دا ٹھیکے پکار والا
ٹرے منزلو منزلی ول یثرب اندر عیش نہ غم افکار والا
ناؤیں ماہ شوال سن تن ہجری لشکر پہنچدا ایہہ کفار والا
دو سو عرب سوار سن گھوڑیاں دے ہر اک سی بڑے بلکار والا
پیدل دو ہزار جوان بانکے جتھہ وکھ ہر اک جھتیدار والا
ہریاں پیلیاں دے وچہ اُٹھ چھڈے بچیا رکھ نہ کوئی گلزار والا
طور طرز ایہہ ظلم دا ویکھ کے تے دل کنبیا ہر ہشیار والا
مارے گئے بس ہن غریب مسلم پیا سوچدا سوچ وچار والا

ڈیرے خیمیاں دے لدے اُٹھ گھوڑے کوئی انت نہ تیر تلوار والا
کوئی اُٹھ شنگار تیار ہویا چڑھیا گھوڑے تے کوئی بلکار والا
ہس ہس کے کھاندیاں اوہ جھوکاں دل کھس دیاں ہر اسوار والا
دھرتی عرب دی کنب دی دسے ساری اٹھیا اک طوفان غبار والا
مست ہوندے منزلیں لا ڈیرے چڑھدا نشہ تے خوب خمار والا
نیڑے اُحد پہاڑ دے لان ڈیرے لشکر ایہہ سی تن ہزار والا
زرہ پوش جوان وی ست سو سن نیزے تیر تے ڈھال تلوار والا
ریگستان دی خاک اوڈان والے دیس ویکھیو نے سبزہ زار والا
جنگل جنگ دا گرم بازار کیتا رہیا نام نہ کِتے بہار والا
کہندے بڑا ہی جوش قریش دا اے اکو رب ہے نبی مختار والا
ایہہ سی فیصلہ سرور اعقل والا لشکر ہے جرار کفار والا

مشورہ کرنا صحابہ کرامؓ سے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

پہنچی خبر دربار رسولؐ اندر ہویا فکر پھر ایس چڑھائی دالے
حامی بتاندے آئے نے جوش کر کے رکھا بھادیں اوہ رب خدائی دالے
نبی پاک نے سد صحابیاں نوں کیتا مشورہ تدوں لڑائی دالے
اندر مجلسے خواب بیان کیتا چنگا حال نہ ایس چڑھائی دالے

لشکر پہنچیا سراں تے دشمناں دا فکر ہور یہود عیسائی دالے
لشکر فوج نہ کوئی اسلام دی اے دیلا مفت نہیں ہن گوائی دالے
نالے سد یا کل یہودیاں نوں پچھن ہن کی کرنا چاہیدا اے
ساڈی ہن لوڑ اے وچہ شہر رہ کے سوہنا طرز ایہہ ایس لڑائی دالے

چنگا ایہہ ہے شہر دے وچہ رہیئے ساہنوں آسرا زور خدائی دا اے
کہیا اک یہودی نے اُٹھ کے تے کلمہ آپؐ دا بڑا دانائی دا اے
کہیا تد دل انصار مہاجراں نے ساتھوں دُکھ نہ ایہہ اُٹھائی دا اے
اسیں مراں گے وچہ مقابلے دے ویلا ایہہ نہ صبر آزمائی دا اے
کثرت رائے حضورؐ منظور کیتی کیڈا قلب دے وچہ نور صفائی دا اے
نکلے باہر مدینیوں جمع ہو کے جہناں کول نہ درم کمائی دا اے
کیتا دغا منافقاں آ ایتھے آکھن سنگ نہ ایہہ نبھائی دا اے
عبداللہ بن اُبیّ دے نال ٹریا ساتھی جو جو اوس قصائی دا اے
جاناں دین والے تھوڑے رہے ایتھے آیا خیال نہ بے وفائی دا اے
بہتے اوہناں دے وچہ نہ لڑن جوگے جوش ویکھ کے نہیں ہٹائی دا اے

جیہڑا شہر تے کرے گا آن حملہ اساں وڑیاں نال ملائی دا اے
شہر وچہ لڑائی دا طور دو جا ایسے واسطے قلعہ بنائی دا اے
ساڈے کھیت اجاڑ دے میں ویری ہن ولاں نوں نہیں سمجھائی دا اے
تسی نال او یار رسولؐ اللہ نالے رب جو ساری خدائی دا اے
من لئی صلاح نے دستاں دی کثرت[1] لئے نوں انج دکھائی دا اے
کھلے سامنے آن بہادراں دے قصد ذرا نہ دلیں بریائی دا اے
اسیں گھراں نوں چل بچاونے ہاں ساہنوں چا نہ ایس لڑائی دا اے
رہیا ست سو وچہ میدان مسلم جے کر نام بنام گنائی دا اے
تنی اک اوس معین والی کہیا جانہ معجزہ کبریائی دا اے
بچے ۔ بڈھڑے بہت نحیف مسلم ٹر پے جہناں دے نال خدائی دا اے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فوج کا معائنہ کرنا ــــ بچوں اور بوڑھوں کے ارمانوں کا نظارا

لگے کرن معائنہ فوجیاں دا حضرت نبی کریمؐ میدان اندر
چھانٹن لگے حضورؐ جاں بچیاں نوں لڑن جوگ جو نہیں جوان اندر
اک ول سرکارؐ نے ویکھیا سی دو جیا اڈیاں چُک اُچان اندر
اس ہتھیں نکے نوں چھانٹیا نبیؐ اللہ اوہ ہشیار سی اپنی جان اندر
کشتی وچہ میں ایس نوں ڈھا لیناں چُک اڈیاں کھلا ہے مان اندر
پہلے بچے نوں ڈھالیا اوس نکے پورا اتریا زور وکھان اندر
اک بڈھے نوں آپؐ ہٹان لگے طاقت نہیں سی جس دی جان اندر
میں قربان جاواں ایہو شوق مینوں ہووان میں شہید میدان اندر

لشکر وچہ سوار دو نظر آئے زرہ پوش سی سو کمان اندر
ہتھ جوڑ کے اوہناں نے عرض کیتی کم آ وانگے اسی میدان اندر
اوہدی ادا رسولؐ دے من بھاتی ہویا حکم چل نال اس شان اندر
پہلے پچھے ول ویکھدا نظر بھر کے کیتی عرض پھر بڈھے ارمان اندر
اوسے وقت حضورؐ نے حکم دتا ویکھاں کون ہے دھتراں اندر
دو نویں جنگ دے وچہ پروان ہوئے پچھے ہور بھی گئے طوفان اندر
کیتی عرض اس یا حبیبؐ اللہ رہنا گھٹ ہے میں جہان اندر
خدمت وچہ اسلام دی ساہ لنگھن باقی ہین جیہڑے میری جان اندر

[1] اہم مشورہ ۔ ان کے کام باہمی مشوروں سے ہوتے ہیں ۔ حضورؐ نے کثرت رائے پر اپنی رائے ترک کر دی ۔

ایہو جیہے بہتیرے ہوئے شامل اے پر جوش سی بڑا ایمان اندر
ہور بہت نحیف پتے وسدے سن تیغاں جہناں دیاں نہیں میان اندر

کوئی سروں ننگے پیر چلے کوئی تیر دی نہیں کمان اندر
کھلے ہوئے نے جا مقابلے تے اللہ پاک نے صرف دھیان اندر

کوئی ساز سامان نہ جنگ والا خیمہ دسے نہ کوئی میدان اندر
ناہی رسد سامان غلام سرورؐ کامل ہیں پر سب ایمان اندر

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صفیں آراستہ کرنا

اللہ اللہ جاں نبیؐ نے نظر پھیری صفاں سدھیاں ہوگیاں ساریاں نے
رکھیا احد پہاڑ نوں کنڈ پچھے سبھے کھبے چا کجھ کھلاریاں نے

درہ اک پہاڑ سی احد اندر سوچاں نبیؐ نوں اس دیاں بھاریاں نے
اوتھے تیر انداز پنجاہ گھلے جہناں ہمتاں کدی نہ ہاریاں نے

دے کے حکم ایہہ نال تاکید کیتی سنو تساں اوپر ذمے واریاں نے
تساں ہلنا مول نہیں ایس تھاں تھیں بھاویں آون مصیبتاں بھاریاں نے

بھاویں نس[1] جاگے دشمن جنگ وچوں تساں کرنیاں نہیں طیاریاں نے
کیتا میر عبداللہ بن جبیرؓ دے نوں گلاں اوس نوں دسیاں ساریاں نے

ہٹن دئیں نہ ایہناں نوں ذرا اوتھوں تینوں دتیاں اج سرداریاں نے
ساڈے حکم بناں نہیں ہلنا جے جیکر نال ساڈے تساں یاریاں نے

اوسے[2] ہو درہ عبداللہ نوں سونپ کے تے پھیر کیتیاں ہور تیاریاں نے
صفاں ہور کھلوریاں نبیؐ اللہ عرضاں رب دے اگے گذاریاں نے

ربا تیرا ای آسرا ہے سانوں تیری قدرتاں نال ستاریاں نے
سرور نبیؐ دے نال اصحابؓ سارے جہناں آپ اتوں جاناں واریاں نے

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی تلوار حضرت ابودجانہؓ پہلوان عرب کو عطا کرنا

کیتی نبیؐ آراستہ فوج ساری رستے کل کفار دے بند ہوئے
جو جو آپؐ نے حکمتاں کیتیاں نے کئی دیکھ کے تے عقل مند ہوئے

لشکر دین اسلام دا ویکھ کے تے ملک فلک دے بڑے خورسند ہوئے
شان دین ایماندی ویکھ کے تے جیکر درج ضعفے تے سورج چند ہوئے

[1] اذ ہمت طائفتٰن منکم ان تفشلا واللہ ولیہما وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنین ۔ تبوی المؤمنین مقاعد للقتال واللہ سمیع علیم ۔
مومنوں کو لڑائی کے مورچوں پر بٹھاتا تھا اللہ سننے والا ہے جاننے والا ہے جب تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا کہ ہمت ہار دیں ۔ اور اللہ ان دونوں کا ولی تھا اور اللہ پر ہی مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہیئے ۔ (آل عمران ۱۲۳) ۔ [2] میر ۔ امیر ۔

[3] لا تبرحوا ان رایتمونا ظہرنا علیہم فلا تبرحوا وان رایتموہم ظہروا علینا فلا تعینونا (بخاری)
تم اپنی جگہ نہ چھوڑنا اگر تم دیکھو کہ ہم ان پر غالب آ گئے ہیں تو اپنی جگہ نہ چھوڑو اور اگر دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آ گئے تو تم ہماری مدد کے لئے نہ آؤ ۔

کڈھی نبیؐ نے تیغ میان وچوں دست پاک رسولؐ بلند ہوئے
چاہندا اہر اک فخر ایہہ ملے مینوں بے قرار بہتے دردمند ہوئے
تیغ نبیؐ دی شان جہان دی سی دُور کفر دے اوس تھیں گند ہوئے
ملے ابودُجانہؓ[1] نوں بھاگ سچے اج اوہناں دے بخت بلند ہوئے
پہلوان سن عرب دے اوہ بھالے نالے دین دے خاص فرزند ہوئے
آکڑ نال نہ چلو زمین اُتے ایہہ قرآن[2] اندر چند پند ہوئے
کہیا نبیؐ نے اج میدان اندر اللہ پاک نے آپ خورسند ہوئے

کہندے کون اج حق ادا کرسی ہتھ سامنے اچڑے چند ہوئے
جاگے ابودُجانہؓ دے بھاگ اس دم جہنوں ویکھ کے آپ خورسند ہوئے
اوہدی دھار سندھار اوہ رکھدی سی بہتے مشرکاں دے کھٹے دند ہوئے
ٹُرے بن کے وہال اوہ تیغ لے کے نال فخر دے بند بند ہوئے
چلے آکڑاں نال میدان اندر دلوں جنگ دا بہتے خواہشمند ہوئے
اللہ کے پسند نہیں ایہہ مینوں چلنے وچہ غرور دے پھند ہوئے
سرور ابودُجانہؓ دی چال والے اللہ میاں نوں طور پسند ہوئے

جنگ احد اور اُس کے حالات

ہویاں جدوں مقابلے وچہ فوجاں بڑے ٹھاٹھ قریش کفار دے سن
جھوم جھوم کے گوندیاں جوش اندر چالے مکر دے بڑے اسرار دے سن
تہلن والیاں اسی غالیچیاں تے شرمسار سب گل گلزار دے سن
پیر پچھیاں ہٹانا اج ناہیں نہیں تے دلیں پیار پکار دے سن
بیوی ابوسفیان دی نام ہندا ایہہ ڈھنگ سب اوس سرکار دے سن
نکلے کجھ جوان قریشیاں دے اندر آ میدان للکار دے سن
مارے گئے کفار اک وار اندر دعوے جہناں نوں بڑے تلوار دے سن
جھنڈا ڈگا قریش نے شور پایا ہلہ بولدے نال للکار دے سن
کیتا مومناں یاد خدا تائیں جہڑے لاڈلے رب دے یار دے سن

اگے فوج دے ہتھے زنانیاں دے ڈھول جہناں تے کنک گادے سن
گاون ای تولیاں بیلیاں دے ساڈے دلیں پیار دلدار دے سن
جیکر جتو گے ملو گے گلے ساڈے دعوے سچ ایہہ قول قرار دے سن
ہار گیو تے اساں نہیں فیر ملنا ایہہ رجز کفار پکار دے سن
اگے اگے سی ایہہ زنانیاں دے رجز جوش دے چلے اشعار دے سن
غازی سامنے ہوئے مقابلے نوں حمزہؓ نال جوان انصار دے سن
طلحہ علمبردار قریشیاں دا حمزہؓ اوس نوں پہنچ کے مار دے سن
ٹٹ پئے سی تن ہزار ظالم نیزے مار دے ہتھ تلوار دے سن
خطرہ تیر تلوار دا دلوں لاہ کے ڈھیر لاوندے پئے کفار دے سن

[1] حضرت ابودجانہؓ عرب کے مشہور پہلوان تھے۔ جو ایک ہزار آدمی پر بھاری تھے۔

[2] ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا۔ اور زمین پر اکڑتا ہوا نہ چل کیوں کہ تو زمین کو پھاڑ ڈالے گا اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچے گا۔ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۴

حضرت ابو دجانہؓ دے حملیاں تھیں جو مرد سیلے اج تلوار دے سن
ہٹو بچو دی پئی آواز آوے جھکڑ جھلدے گرد غبار دے سن
آئی ہیٹھ تلوار دے جدوں ہندہ ہتھ رک جاندے شاہسوار دے سن
ہنٹ بچ مردار نہیں ہیں قتل کردا جذبے پاک رسولؐ دے یار دے سن
حضرت حمزہؓ پئے صفاں نوں چیر دے سی اک ہتھ اندر دو دو مار دے سن
وحشی اک غلام سی تاک اندر حیلے اوس دے دور دے وار دے سن
نہیں ہوش سی کوئی امیرؓ تائیں گھیرے وچ چوطرف اغیار دے سن
ہے سن جوش وچہ رلے خاص بندے ویکھن لگ اج ہتھ تلوار دے سن
چک پاونچے دوڑیاں چھاتیاں نال گیت جہناں دے بڑے ابھار دے سن
کافر نسدے ہوئے پئے ویکھدے سی مومن پئے اندر لٹ مار دے سن
بڑی ہوئی ہے اساں دے نال یارو مسلم بڑے ای دھنی تلوار دے سن
خالد بن ولید جوان بانکے ساتھی اجے مردار کفار دے سن
نسے ہوئے پئے تاڑ دے لٹدیاں نوں اسے پر دور کھلے آہیں مار دے سن
اوہناں لٹدیاں ویکھیا مومناں نوں مال لٹدے جو کفار دے سن
رہیا ورک عبداللہ نہ سنی اوہناں دسے حکم رسولؐ مختار دے سن
رہے نال عبداللہ دے چھے ساتھی درہ چھڈ کے ہور سدھار دے سن
خالد تاڑیا درہ ہے ہویا خالی قائم ہوش اس بڑے ہشیار دے سن
او ملے او بلے پہاڑ دے اوہ آئے اوسے دریوں آن للکار دے سن

کہندے ایہہ تلوار سرکارؐ بخشی جوہر وکھرے اوہناں دے وار دے سن
اس دے حملیاں نوں بخشی شان اللہ ہوش اڈ دے ہر اسوار دے سن
کہندے ایہہ تلوار ہے نبیؐ والی تیر سے جیہے نہ ایہیں دے وار دے سن
چھڈن کدی اصول نہ ضابطے نوں جنگاں وچ وی نہیں وسار دے سن
پئی فوج کفار گھمسان اندر خون پل دے وانگ پھوہار دے سن
پھرے چھپدا تاڑدا اوہناں تائیں لالچ اوس نوں قیمتی ہار[1] دے سن
وحشی ماردا دور تھیں تاک نیزہ لگا پیٹ وچہ آپ سدھار دے سن
پیر اکھڑے کل کفار والے مڑ نے جھکنے اوہناں اسنکار دے سن
مومن اوہناں تو دور سن وار کر دے رناں ول او نظر نہ مار دے سن
ٹھہر گئے اوہ بھجدے نسدے ای کر کے ہوش بجا وچار دے سن
مومن ڈھونڈدے پئے سی ڈیریاں نوں کھلرے ہوئے جو کئی ہزار دے سن
مومن بھل گئے اوہناں نے سوچیا اے نظر طرف میدان دے مار دے سن
کھادی مومناں نے غلطی پھیر دوجی پہرے دار جو خاص سرکارؐ دے سن
خالی چھڈ گئے درے نوں اٹھ دوڑے حکم بھل گئے نبیؐ سردار دے سن
اے پر رکے نہ ذرا دی جوش اندر ویری نس گئے جیہڑے ہار دے سن
دتے ٹال فرمان رسولؐ والے[2] سچے حال ایہہ وچہ اخبار دے سن
ساتھی تن سو لے کے اٹھ ٹریا بڑے سورمے جو کفار دے سن
ہوئے صحابی شہید تے عبداللہ چھ۔ تن سو دے نہیں وار دے سن

[1] ہندہ نے وحشی سے اقرار کیا تھا کہ حمزہؓ کو مار دے گا تو آزاد ہو گا اور یہ گلے کا ہار انعام میں دوں گی۔

[2] حَتّٰی اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَعَصَیْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا اَرٰکُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ط یہاں تک کہ تم پھسل گئے اور حکم کے متعلق آپس میں جھگڑنے لگے۔ اور تم نے نافرمانی کی اس کے بعد جو کچھ تم پسند کرتے تھے تم کو دکھا دیا۔ آل عمران ۱۵۲

Marfat.com

کیتا خالد نے درّیوں نکل حملہ ۔ کافر منتظر ایسس پکار دے سن
دوہاں پاسیلوں وِیریاں آن گھیرے لدّے ہوئے جہیڑے لُٹ مال دے سن
مار گئے ایہہ اج غریب مسلم کنگ سامنے ہوئے افکار دے سن
یاں تے جان بچان نوں کھسک جاندے اپر آسرے پروردگار دے سن
نہ ای نسے تے نہ تلوار چکی نبیؐ پاک سچے کردگار دے سن
الیّ عباد اللہ انا رسولؐ اللہ بار بار پئے آپؐ للکار دے سن
ایسے نبیؐ دی واز مٹاونے نوں جتن کُل کفار مردار دے سن
پہنچن جدوں تک جتھے صحابیاں دے وار چل گئے کجھ کفار دے سن
لڑدے بھڑدیاں آئے سرکارؐ دے گھیرے ٹوٹ گئے اندر گھیر کفار دے سن
اندر ٹوئے دے ڈِگّے جاں نبیؐ اللہ آئے زخم وی بہت تلوار دے سن
کیتی جان دی کجھ پرواہ ناہیں نبیؐ پئے اگے کردگار دے سن
پہنچے جدوں اصحابؓ کجھ نبیؐ والے گھیر اکھت دے گرد سرکارؐ دے سن
ایہہ اوہ شمع سی دو جہان جس توں جلوے نور دا لے چمکاں مار دے سن
بھاجڑ وچ نہ تیر تلوار سچے سر رکھ دیندے ہیٹھ وار دے سن
پہنچ پہنچ کے لین بنا گھیرے بن دے لوہے دی وانگ دیوار دے سن
اگی ٹوئے وچہ نبی کریمؐ ڈِگّے ایہہ بھی رنگ سچے کردگار دے سن
آوے ہوش جد پاک رسولؐ تائیں دیکھن لگدے رنگ پیکار دے سن
کیتی طلحہ نے پٹھ جاں تیر رُکّے تیر کنڈ تے پئے سہار دے سن
نبیؐ ماریا گیا جاں پیا رولا ۔ طور بدل گئے کارزار دے سن
حضرت عمرؓ ہو دُگے تیغاں سٹ بیٹھے پئے نبیؐ دی شان وچار دے سن
اوہناں پچھیا جنگ کیوں چھڈ بیٹھوں عمرؓ آکھدے تے آہیں مار دے سن

پشاں پرت کے ٹٹ پئے مومناں تے ساتھی کھلر ہوئے سرکارؐ دے سن
کھنڈے پنڈیاں تے توجاں آن پیاں نبیؐ دیکھ ایہہ حال وچار دے سن
دو ای گلاں سن سامنے اوس ویلے ہور کوڑ پسار دے سن
یاں تے فوج نوں کٹھیاں فیر کردے دکھو دکھ جو سراں توں وار دے سن
بڑے حوصلے پاک رسولؐ والے اُچی نال آواز پکار دے سن
آؤ بندیو میں ہاں رسولؐ اللہ نعرے ایہو ای بڑے سرکارؐ دے سن
اوہ بھی ڈھونڈدے ایس آواز والا نالم وچ اس شور پکار دے سن
بھاجڑ وچ میدان سن کُل مومن نعرے نبیؐ دے حوصلے تار دے سن
زخمی تدوں تک ہوئے رسولؐ اللہ ہوئے دند شہید سرکارؐ دے سن
گیا ماریا نبیؐ خدا والا کافر زور دے نال پکار دے سن
کافراں تے ہبل دی جے کہندے دیکھو کم اے رب ستار دے سن
کافر ویکھ کے زور دے وچہ آئے جاناں نبیؐ توں پئے وار دے سن
دیکھن لوگ سی حال پروانیاں دا اُڈ اُڈ کے تے جاناں وار دے سن
لیندے پھڑ تلوار دا وار ہتھیں ہتھ وڈھی دے نال تلوار دے سن
وار فیر نہ نبیؐ تے پین دتا بنے ڈھال اوہ تیر تلوار دے سن
تھر تیر تلوار دے زخم اسّی زخم ہور وی باہجھ شمار دے سن
سینے سامنے یار رسولؐ کر دے تیر آوندے جدوں کفار دے سن
بن گئے گلدستہ سن نال تیراں جذبے ویکھنے لوگ پیار دے سن
چھکے چھٹ گئے مومناں صحابیاں دے جاناں تیک اوہ پئے وسار دے سن
کوئی لنگدیاں انسؓ بن نضر دیکھن عمرؓ پئے وچہ غم دلدار دے سن
کدے واسطے لڑاں جے نہیں احمدؐ کھیڈاں نال رسولؐ مختار دے سن

زندہ نبیؐ دا رب ہے انسؓ کہندے جلدے واسطے جنگ سرکارؐ دے سن
لڑیا نبیؐ سوہنا جس دے نام واہتے جلوے اوس سچے کردگار دے سن
جلِ شانہٗ کہہ کے عمرؓ چلے نہے ہوش نہ پھیر سنسار دے سن
پہنچے جا رسولؐ دے پاس گھیرے جتھے یار سب کھلے سرکارؐ دے سن
ڈھ بھڑ کے نبیؐ دے کول پہنچے سبھے جاں نثار سرکارؐ دے سن
تاب رہی نہ فیر مقابلے دی کافر چھٹ گئے وانگ غبار دے سن
نکاں کتاں دا ہندا نے ہار پایا کوجھے کم اس بد اطوار دے سن
کدھ کالجہ چبدی پھرے پاگل اٹھے جوش اس رن مردار دے سن
زخم نبیؐ دے دیکھ صحابیاں نے کہا کے غضب تے عرض گذار دے سن
اوس ویلے اوپر زبان نبویؐ سوہنے لفظ کی سنو پیار دے سن
دکھیں سدا اسلام نوں توں زندہ جذبے رحم دے ایہہ سرکارؐ دے سن
بخشیں ایہناں نوں میرے خداوندا سر دینوں جو اج پئے ماردے سن

رب جھنڈ ملیٹھوں عمرؓ ایس ویلے ایہو ڈھنگ کی قول اقرار دے سن
سن کے ایس کلام نوں عمرؓ اٹھدے نعرے جوش وچ نال پکاردے سن
نسے مکر کفار تلوار پھڑ کے جیہڑا مل گیا سیس اتار دے سن
جدوں نبیؐ دا پھیر دیدار پایا عمرؓ آگئے وچ قرار دے سن
کٹھے ہوئے تے مومناں مار نعرہ کیتے اچرے ہتھ تلوار دے سن
نک کن پیٹے وڈھ دے مردیاں دے بھیڑے اوہ نامرد منسار دے سن
بھی حضرت امیرؓ دی لاش اوہنوں کیتے وار اوس کئی تلوار دے سن
پستاں پر تلے اوس قریش ڈٹھے ہوش اُڈ گئے اوس ہر کار دے سن
ظالم ہون تباہ دعا منگو معشر جو سچے کردگار دے سن
ہوسی حال کی ربا اس قوم دا جیہڑے اللہ دے نبیؐ نوں مار دے سن
سدھے راہ تے پاویں ایہہ کمن سرفرد یا کی جے جھلکے مار دے سن
میری قوم نوں ربا توں راہ دسیں واقف نہیں ایہہ تیرے اسرار دے سن

مقولہ شاعر

سوکھا ہوندا ایہہ تعلیم دینا نال دشمناں سچا پیار کرنا
داد سراں تے ہون جدوں ویری باندے مشکل دل نوں ہے استوار کرنا
ایہہ تے فخر رسول کریمؐ نوں اے باقی جھوٹ ہے کجھ اظہار کرنا

اے پر عمل کرنا یارو بہت اوکھا خوف دلے اندر کردگار کرنا
جان لین والے ظالم بھیڑیاں نوں اوسے ویلے ای دلوں پیار کرنا
آیت رحم تے کرم دی پاک سرور ایہو ذکر لوکو بار بار کرنا

سوال جواب ابوسفیان کا مومنوں سے

محمدؐ تساں دچہ ہو منو ہے زندہ پچھے ابوسفیان خوش حال ہو کے
ابوبکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ تائیں پچھے علیؓ نوں پھیر اوہ لال ہو کے

کہیا نبیؐ نہ دیؤ جواب ایہنوں مسلم رہ گئے نے پر ملال ہو کے
کہندا ہویا مشہور ہے تہاں تائیں موئے جنگ دے وچہ نڈھال ہو کے

حضرت عمرؓ للکار جواب دتا ظالم پچھنا ایں کی بے حال ہو کے
ساڈا عزا تسا ڈڑا نہیں عزا کہندا ابوسفیان اگوال ہو کے
اللہ مولنا ولا مولا لکم کہندے عمر خطابؓ نے لال ہو کے
اپنی ذات دے واسطے روک دتا اُٹھے اللہ تھیں جوش کمال ہو کے
اسیں جیوندے ہاں تیرے مارنوں چھمبڑ گیا ہیں توں جھجال ہو کے
کہیا نبیؐ نے ایہنوں جواب دینا ہے ایہہ بد مست خیال ہو کے
اللہ مولا تسا ڈڑا نہیں مولا تسیں مر وگے بہت بے حال ہو کے
غیرت رب دے نام دی سلا ہندی سرد نبیؐ دے دِلے جلال ہو کے

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی الفت کا جوش نظارہ

بھا جڑ وچہ کجھ وکھرے ہوئے مسلم اوہناں گھراں نوں کریاں دھایاں نے
گھریں سُنی جاں خبر زنانیاں نے بڑیاں غیرتاں اوہناں نوں آیاں نے
نکل پیاں او گھراں تھیں جوش اندر آکھن کرنیاں اساں چڑھایاں نے
اک پچھدی حال رسولؐ والا جس دے نام توں سب وڈیایاں نے
آکھے پاک رسولؐ والا حال دسو بھایاں اج جوانیاں پایاں نے
باپ تیرا دی ہویا شہید بدھا تیغاں ویریاں خوب چلایاں نے
میں تے پچھدی حال رسولؐ والا تساں کیتیاں ہور صفایاں نے
اکھاں لال سن زرد وسار چہرہ نظراں غماں دے نال چکرایاں نے
چہرہ نور بھریا ایہو آکھدا سی ایہنوں آکھدے صبر ازمایاں نے
مکھ ویکھیا جدوں اوہ نور والا کل دولتاں اوس نے پایاں نے
نقشہ ایہہ سی حب رسولؐ والا جاناں جسے توں گھول گھمایاں نے
کہندے ہار گئے اسی ایمان والے کہیاں دکتاں ویریاں چایاں نے
سُٹی آوندیاں دے سر تے خاک اوہناں آکھن جیوندیاں کنڈ ادکھیاں نے
بیٹھو تسیں بن چوڑیاں پا تھیں اساں کرنیاں زور ازمایاں نے
ملیا اوس نوں ایہہ جواب اگوں جاناں دتیاں تیریاں بھایاں نے
خاوند تیرا دی اج شہید ہویا سُن کے کہے ایہہ خاص ودھایاں نے
کہندی اج لے گئے بہشت اندر تساں کرنیاں کی کمایاں نے
تر گیا اج کل قبیلڑا اے ہویاں وچہ درگاہ رسایاں نے
زندہ نبیؐ ہے ملیا جواب اوہنوں لباں سُن دیاں مسکایاں نے
جدوں مُکھ سنیوھڑا اوس سنیا کریاں پھر اوس نے دھایاں نے
بھُل گئی مصیبتاں ساریاں نوں اکھیں نال پیار بھر آیاں نے
سرور پاک رسولؐ سن حب والے جہناں الفتاں دلیں رچایاں نے

غور و فکر کرنا کافروں کا پھر میدان جنگ سے بھاگنا

خالی ہتھ قریش جاں پیشاں پر تے ڈیرہ اک تھاں تے جا لایو نے
لگے کرن اوہ غور تے فکر مل کے جدوں ہوش بجا کجھ آیو نے

لہ ہمارا مولا ہے اور تمہارا کوئی مولا نہیں ۔

Marfat.com

قیدی جنگ دا اک وی نال ناہیں مال سگوں کجھ آپ گوایو نے
حملہ کر نہیں سکدے فیر مڑ کے بڑا غم اے دلے نوں لایو نے
کہندے چلنے فیر ہاں دل یثرب ہمت دل نہ ذرا ٹھہرایو نے
گلاں ہیٹھیاں اُتلیاں سوچکے تے ایویں اپنا مغز کھپایو نے
جو کجھ ویکھیا چاہیا سو سمجھیو نے گلاں وچہ ای وقت لنگایو نے
نیندر ادہناں نوں مول نہ پئی اوڑکے خوف دل وچ بہت گھبرایو نے
نبی پاک نوں جدوں ایہہ خبر ہوئی مسلماناں نوں حکم سنایو نے
مسلم سُن کے حکم نوں اُٹھ دوڑے پتہ جدوں قریشیاں پایو نے
ایس حکم رسولؐ دے منّنے دا ذکر وچہ قرآنؑ دے آیو نے

کہندے رسد سامان وی چھڈ آئے ایہہ سوچ کے دل کچھتایو نے
چلنے گھر تے کول ہے کی ساڈے ایس سوچ وچ سر جھکایو نے
پہلوں ملی سی اساں نوں کامیابی کتنی وار ایہہ لفظ دہرایو نے
آپے آئے لڑائی تھیں نس کے تے آپے پھیر ڈیرہ چالایو نے
اج نہیں شراب سی پیو نے نوں زناں دل دھیان نہ آیو نے
راتوں رات ہی نس گئے دل لکے سر دردلاں تے خوف آچھایو نے
جلدی اوہناں دی خبر لو متاں مڑ تن ایہہ آکھ کے تے ازمایو نے
پیر سِراں تے رکھ کے اُٹھ دوڑے خوف دلاں دے وچہ سمایو نے
ایہہ تُسی بڑی بہادری مومناں دی سرور دل نہ مول گھبرایو نے

اہل عرب کا غور و فکر جنگ کے نتائج پر اور مختلف شرارتیں مومنوں کے ساتھ

جنگ اُحد تھیں عرب قبیلیاں نوں پیدا بہت خیال وچار ہوئے
آکھ گیا سرداری کا فراں دا پچھلے جنگ بھاویں بے شمار ہوئے
گلاں ہیریاں سُن لے عرب سارا مسلم ویکھ سُن کی اسرار ہوئے
واپس مکے توں جاوناں اج میں تے فیر ویکھنا جدوں اسوار ہوئے
عرباں جدوں ایہہ حال خراب سنیا بہتے پھیر سن کے طرفدار ہوئے
سارے عرب قبیلیاں ہار کھادی مل کے ساتھیاں نال عیار ہوئے
مسلم پے گئے وچہ مصیبتاں دے بھکاں دکھاں تھیں حال نے زار ہوئے

جاندے رہے اوہ اثر خراب سارے جنگ بدر تھیں جو اظہار ہوئے
اگلے سال میں دساں گا بدر اندر کیویں حال تساڈڑے زار ہوئے
دیساں نام نشان مٹا سارا ہن بُت ساڈے طرفدار ہوئے
مسلم جنگ توں میٹ کے رہوانگا میں ویں ہوروی جمع ہزار ہوئے
لگے پھیر شرارتاں کرن ظالم سارے عرب پھر نال کفار ہوئے
وچو وچ ہی گل یہودیاں دے نویں ہور ای طور اطوار ہوئے
سوچے کوئی تے ذرا خیال کر کے کیڈے ایہہ غریب لاچار ہوئے

ؑ اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَہُمُ الْقَرْحُ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْہُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝
وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسولؐ کی فرمانبرداری کی اس کے بعد جو انہوں نے زخم کھایا ان سے احسان کیا اور تقویٰ ان کے لئے بڑا اجر ہے۔ آل عمران ۱۷۲

Marfat.com

جگہ جگہ تے مجلساں مجدیاں سن سارے ظلم والے حامی کار ہوئے
ایدھر مومناں دا جگرا جاندا اے جو کجھ اوہناں دی جان تے بھار ہوئے
حاکم نہیں سن ملک دے وچ مسلم نہ ای عرضے سن سردار ہوئے
کتوں نہیں سی مال مناں ملدا سوکھے نہیں سن نال بیوپار ہوئے
دیوی سکھ دا ساہ نہ این دیندے چوا‌ں پاسیوں وار تے وار ہوئے
پیتے چلدے روز چڑھایاں دے ویلے ظلم تلے نمودار ہوئے
چنتا فکر ایسے دامنگیر ہو گئے اینج جاپدے گلے دے ہار ہوئے
راتاں جاگ کے سدا اوہ کٹدے سن بیٹھے رہن اکثر اسنوار ہوئے
پتہ شور پکار دا آن دسن جدوں تیک سب یار تیار ہوئے
کیتے آن بیکاریاں تنگ مسلم بھکھاں فاقیاں تھیں اوہ زار ہوئے
نبی پاکؐ بھی صبر تے صبر دسدے جدوں یار سارے اشکبار ہوئے
دسے آپؐ نے پیٹ تے دو پتھر اندر شرم اصحابؓ کبار ہوئے
نصرت اللہ دی کدوں تیک آ وسیؐ ایہہ پریشان سن نبیؐ دے یار ہوئے
ویکھ نت دی ایہناں مصیبتاں نوں خوشی بہت یہود مردار ہوئے
پتہ چلدا اک قبیلڑے دا ۔ ہن جنگ نوں اوہ تیار ہوئے
ہیندا زور جد مومناں صادقاں دا آپس وچ کجھ قول اقرار ہوئے
جھلیاں بہت مصیبتاں مومناں نے بہت فناں تکیہ ایہو کار ہوئے
صلح کاریاں امن دی ویکھ ریتاں وکھی بہت قریش کفار ہوئے

بڑیاں شوخ شرارتاں سجھیاں نے دکھ دین نوں سب تیار ہوئے
کتے نال آرام نہ بیٹھ سکدے آپس وچ ڈاہڈے بیقرار ہوئے
جنگ واسطے ہوندیاں بہت لوڑاں کی ہویا جے جان نثار ہوئے
نہ سی رسد سامان ای جنگ جوگا گھوڑے اٹھ نہ پاس ہتھیار ہوئے
محنت کرن نوں ملے نہ تھاں کوئی بھکھاں نال کمزور بیزار ہوئے
رہندے چاک چوبند ہر آن مسلم ستیاں پیاں وی بدھے ہتھیار ہوئے
اٹھے پہر سن فکر سوار رہندے بدل غماں دے نے دھند وکار ہوئے
خود نبیؐ کریم تیار رہندے کھٹکا ہویا تے آپ اسوار ہوئے
بڑے سخت سن دن ایہہ زندگی دے بیدا دکھ سر تے بے شمار ہوئے
کہندے سدا رسولؐ مقبول تائیں اسی بہت بے حال سرکار ہوئے
پتھر ڈھڈ تے بن دے بھکھ ہتھوں کریئے کی ہاں بہت لاچار ہوئے
رونا بچیاں دا لگن گھاہ سینے جیہڑے بہت کمزور نادار ہوئے
استقلال تے صبر دے اوس ویلے امتحان یا رو بار بار ہوئے
نبیؐ پاک نوں چین نہ دن راتیں بڑے دکھی سن رلدے یار ہوئے
جھٹ جھیڑے فوج کجھ نبیؐ اللہ جدھر جنگ دے شور پکار ہوئے
آس پاس دے کل قبیلڑے سب بناں جنگ دے نال سرکار ہوئے
جلوے خلق اخلاق تھیں نبیؐ والے دور جنگ دے بہت غبار ہوئے
لگے کرن شرارتاں فیر ظالم چالے قہر والے آشکار ہوئے

١ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ؕ سیقول رکوع ۲۷ ۔ ان کو سختی اور دکھ پہنچے اور سخت مصائب میں ڈالے گئے یہاں تک کہ رسولؐ اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ایمان لائے بول اٹھے کہ کب اللہ کی نصرت کب آئے گی سنو یقیناً اللہ کی نصرت قریب ہے ۔

چالاں دسیاں مل یہودیاں نے ہن مکر فریب دے وار ہوئے
ظاہر کرن قبول اسلام تائیں دلوں ویر تھیں سن بیزار ہوئے
بر موݨہ دے لوک وچ چار ہجری حاضر نبیؐ دے آن دربار ہوئے
ابو ذر سردار سی قافلے دا مسلم بن کے اوہ عرضدار ہوئے
کہیا پاک رسولؐ نے عامرے نوں نجدی کدی نہ کسے دے یار ہوئے
عامر آکھدا یا رسولؐ اللہ جان مال تھیں اسی نثار ہوئے
کر لیا اعتبار رسولؐ اللہ پکے جدوں ایہہ قول اقرار ہوئے
پہنچے بیر معونہ مل کے یار سارے بڑے فکر فریب تیار ہوئے
کیتے اوہناں شہید اوہ پاک بندے وار ظالماں دے وارو وار ہوئے
پہنچی خبر ایہہ جدوں رسولؐ تائیں ایس غم اندر اشکبار ہوئے
جہناں واسطے دکھ سب جھلدے سن جیہڑے نبیؐ دے لاڈلے یار ہوئے
ایسے طرح رجیع دے ٹولیاں دے ذکر وچ حدیث اخبار ہوئے
کر کے عرض تے لے گئے دس مومن گھریں پہنچ کے فیر کفار ہوئے
اک ابن حبیب تے زید دوجے حارث آل کے تے خریدار ہوئے
چھڈو اج وی اک خدا تائیں ساڈے بت نے باجھ شمار ہوئے
پڑھی مومناں خاص نماز اوتھے خوشی نال پھر صدق گفتار ہوئے
اساں جان اسلام توں وار دینی چلے جسم ساڈے تار تار ہوئے
ایسے طرح دے دکھاں تھیں غم کھا کے نبیؐ بہت بھارے دلفگار ہوئے
آکھے رب رسولؐ کریم تائیں جذبے نہیں چنگے آشکار ہوئے

ٹولے ٹولے نے لوک آ ملن لگے کہندے اسی تساڈڑے یار ہوئے
کہندے دیو قرآن سکھلان واہتے حافظ ہن جو کجھ تیار ہوئے
بنی عامر تے بنی سلیم سن ایہہ جو ہوازناں دے رشتے دار ہوئے
کہندے دیہو کجھ یا رسولؐ اللہ جیہڑے دین والے واقف کار ہوئے
سانوں نہیں اعتبار تساڈڑا اے ایس وجہ تھیں ہاں لاچار ہوئے
کرناں عہد اقرار محافظت دا۔ دھوکا کرن نوں نہیں تیار ہوئے
ستر قاری حضورؐ نے بھیج دتے جیہڑے سن اصحاب کبار ہوئے
قاصد بھیج دتے دور دور اوہناں کٹھے فوج بن کل کفار ہوئے
نیچے نس کے عمر امیہ دے پت جیہڑے بڑے مشہور عیار ہوئے
ایہو ٹولہ سی اک مبلغاں دا بڑیاں مشکلاں نال تیار ہوئے
بڑا رنج حضورؐ نوں پہنچیا اے اندر فکر رسولؐ مختار ہوئے
وچوں اوہناں دے آکھ بنے مسلم بڑے ظاہرا وہ سرشار ہوئے
اُٹھ ہوئے شہید سن جنگ کر کے دو قیدیاں ای گرفتار ہوئے
حارث حرم دی حد تھیں کڈھ باہر کہندا تسیں اللہ دے او دیندار ہوئے
ایہہ وقت اخیر جے زندگی دا نہیں تے ہنے تلوار دے وار ہوئے
کہندے غم نہ موت دا کجھ سانوں ساڈے سراں اوتے بھاویں وار ہوئے
اکو فضل دی نظر درکار سانوں ٹوٹے جسم دے بھاویں ہزار ہوئے
ہو یا وحی خدا دا جھٹ نازل بد دعا[1] نوں جدوں تیار ہوئے
تسیں رحمت او کل جہان اندر بڑے خلق عظیم دے بھار ہوئے

[1] لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

اس کام میں تیرا کچھ دخل نہیں خواہ وہ ان پر رحمت سے لوٹے یا ان کو عذاب دے بیشک وہ ظالم ہیں ۔

برا منگ نہ کسے دا یار میرے اسی بڑے ستار غفار ہوئے
ہوئے رحمۃ اللعالمین حضرتؐ رحمت رب دے سب اظہار ہوئے

رحم دلے وچہ ویریاں نال رکھو تسیں گل تھیں بڑے سردار ہوئے
سرور پاک حبیبؐ خدا والا رب پاک دے بڑا پیار ہوئے

غزوہ بنی مصطلق شعبان ۵ھ

بنی مصطلق قبیلڑا عرب والا نو منزلاں شہر تھیں دور ہے سی
حملہ شہر مدینے تے کرن خاطر اوہ تیار ہویا پُر غرور ہے سی
حملہ کرن دی خبر جد نبیؐ پائی دتا حکم ایہہ تدوں حضورؐ ہے سی
جدوں جا پہنچے اوتھے نبی اللہ حارث ہو گیا تدوں منفور ہیسی
مارے گئے کجھ قیدی وی ہوئے ظالم اللہ پاک نوں ایہہ منظور ہیسی
اُٹھ بکریاں مال غنیمتی سی ہارگیاں دا جو دستور ہے سی
حارث دھی چھڈان نوں لے فدیہ آیا نبیؐ دے خاص حضور ہیسی
اثر خلق عظیم دا پیا اس تے ہویا اوس دا قلب مسحور ہے سی
ایہو نبیؐ ہے بالا حق جانیں جس دا ذکر توریت زبور ہے سی
کلمہ پڑھ کے تے مسلمان ہوئی کیتی آپ آزاد حضورؐ ہے سی
جدوں اوہناں دے نال نکاح کیتا نبیؐ حق تھیں جنبی حور ہے سی
ایہہ ویکھ کے مومناں چھڈ دتے قیدی مال جو کجھ محصور ہے سی
ایسے خلق اخلاق تھیں مومناں دے ہر بشر ہو گیا مسحور ہے سی
نبیؐ دعوت ولیمہ دی کیویں کیتی ایہہ بھی دسناں ذرا ضرور ہیسی
اوتھے ستواں دا ڈھیر آن لگا نال ہو دی کجھ کھجور ہے سی
نہ کوئی اوٹھنی اُٹھ سی ذبح ہویا نہ کوئی کھیر نہ قورمہ بور ہے سی
منگ تنگ نہ کوئی مراسیاں دا نہ کوئی آدمی اینج مجبور ہے سی

حارث ابی زریر دا پُت اوتھے پایا اوس نے بڑا فتور ہے سی
ہے سی ایہہ سردار یہودیاں دا دشمن دین دا بڑا مشہور ہے سی
اوہنوں روک کو چل کے اوس تھاویں یثرب وچہ ایہہ قوم مغرور ہیسی
اے پر دوجے قبیلیاں جنگ کیتی طاقت زور نہ کوئی مقدور ہیسی
قیدی چھے سو مومناں ہتھ آئے غزوہ تھاں تھاں ایہہ مشہور ہے سی
بیٹی حارث دی نام جویریہ سی اوہ بھی قیدیاں وچہ محصور ہے سی
نبیؐ ویکھیا وچہ جویریہ دے پیا چمکدا حق دا نور ہے سی
کہندی باپ نوں رہن دے وچہ قدماں دل مینڈا کفر تھیں دور ہیسی
آ وسے اوہناں دے پکڑ دامن چہرہ انجشاں نال بھرپور ہیسی
پیش نبیؐ دے اوہناں نے جان کیتی ہویا اوہدا قبول شعور ہیسی
حارث سنے پروار ہو گیا مسلم شان ویکھ کے بڑا مسرور ہیسی
قیدی نبیؐ دے ساک نہیں ہو سکدے بھاویں جنگ دا ہود دستور ہیسی
ہویا پھیر ظہور اسلام والا اللہ پاک نوں ایہہ منظور ہے سی
جو کجھ کول جے دے دستو لے آؤ دتا حکم ایہہ نبی غفور ہے سی
ایہو رسد سامان سی فوجیاں دا کھا دا سب نے ہو مسرور ہے سی
نہ مٹھیائی حلوائی نہ کوئی نائی چلھا لوہ نہ کوئی تندور ہے سی
بیت المال نہ عام سی خرچ کوئی منگتا پیر نہ زول مزدور ہے سی

Marfat.com

تک ہے پچھے نہ دولتاں روہڑدے سن تے نہ کوئی تنگیوں بہت مچیہ رہیسی
جو کجھ ہو گیا ایہو سہاگ میوہ ہر اک دی نظر منظور ہے سی
طرز وارثی ہیر دے لکھنے دا لکھا ہر تھاں پیا مجبور ہے سی

جو کجھ مل گیا واہ سبحان اللہ و ہو برکتاں نال بھرپور ہے سی
تو ماں دس نہیں سکدیاں اوہ جلوے جو کجھ نبیؐ دے وقت ظہور ہیسی
نہیں تے لکھدا کجھ غلام ہر در نور نبیؐ دا نور دا نور ہے سی

واقعہ اِفک یعنی بہتان لگانا منافقوں کا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر

ایسے جنگ وچہ واقعہ افک ہویا جس دا ذکر حدیث وچہ آیا اے
جنگاں وچہ لے جاوندے بیویاں نوں نبیؐ آپ اصول بنایا اے
گئی میں تے جنگ جاں فتح ہوئی نبیؐ فوج نوں پچھاں پرتایا اے
سارے بن قطار پئے آوندے سن ڈیرہ وکھرا کسے نہ لایا اے
اُٹھاں والڑے تے قافلے ٹرن راتیں دنے اوہناں نت مہاں چکایا اے
مینوں جائے ضروری ہوئی حاجت باہر خیموں پیر چایا اے
محمل کس کے ڈیرے تے لے آئے ہوئے نال چا او تھے بٹھایا اے
تھوڑی دیر پچھوں دوجی طرف ڈیرہ پٹ بنھ کے بھار کرایا اے
چلیا قافلہ چلیا اوٹھ والا اوہنے اوٹھ بھی نال ٹرایا اے
جنگل وچہ مینوں کیویں دیر لگی اوہدا رب سبب بنایا اے
اٹھن لگیاں اڑ گیا نال گوڈے ٹٹا ہار نہ گیا بچایا اے
آئی پرت جاں ڈٹھا میدان خالی بڑا زور خیال دوڑایا اے
ڈیرے والڑے لدلا گئے سن کلّی کھلی ساں دل گھبرایا اے
ڈیرے آپنے دی تھاں دیں ہو بیٹھی دلے وچہ خیال ایہہ آیا اے
لیٹ گئی میں اوس زمین اُتے نیندر آن کے خوب دبایا اے
اک آدمی دا سدا کم ایہو نبیؐ پاک نے آپ ٹھہرایا اے

راوی عائشہؓ صادقہ ہین جس دے سچ اوہناں نے آپ فرمایا اے
قرعہ سٹ کے نام نکالدے سن میرا نام اس جنگ وچہ آیا اے
او تھے رہیا نہ کوئی جوان پچھے نال خوشی دے قدم اوٹھایا اے
چلے منزلو منزلی طرف یثرب قدرت رنگ عجیب وکھایا اے
ڈیرہ اک تھاں پاک رسولؐ کیتا راتیں کوچ دا حکم فرمایا اے
تھوڑی دور نویکلی جا بیٹھی کوئی نال نہ دوسرا آیا اے
آؤ ہو وو سوار اے ماں ساڈی ایہناں کہہ کے مکھ پھرایا اے
اوہناں اپنے نیک خیال اندر مینوں چا اسوار کرایا اے
راز پردے دا پردے دل وچہ رہیا خالی اٹھ دا بھیت نہ پایا اے
ہار بہن دا منگ کے آندا سی بھندے وقت میں دون بھلایا اے
ڈھونڈ بھال وچہ لگ گئی دیر مینوں موتی گنے تے ہوش کجھ آیا اے
کوئی پتہ نہ لگدا گئے کدھر بڑا فکر تے غم اچھایا اے
لگے پتہ نہ ریتلے دیش اندر کنیں کھڑک بھی ذرا نہ آیا اے
مینوں ڈولنا چاہیدا نہیں ایتھوں نکتہ ایہہ دماغ وچہ آیا اے
سوں گئی تے کھل گیا منہ میرا ویکھو رب نے کی وکھایا اے
ہووے روشنی تے ویکھ بھال کہے ڈیرا ایتھوں ہی کدی اٹھایا اے

Marfat.com

اج سی صفوان معطلے دا ذمے جس دے کم ایہہ لایا اے
اندر چن دے چانݨے اوس ڈٹھا ویکھ مُنہ نوں اوہ شرمایا اے
اِنَّا لِلّٰہِ پڑھیا موئی جان کے تے اس دی واز نے مینوں جگایا اے
کہندا موتھوں سوار ہو ماں میری گوڈا اُٹھ دے نال لگایا اے
چپ چاپ مہار توں اوہ پھڑ کے پیدل قدم چا اوس اٹھایا اے
ہویا دن روشن پہنچے وچ لشکر لوکاں ویکھیا کون ایہہ آیا اے
وچوں وچ ای بڑے منافقاں نے کجھ ہور دا ہور بنایا اے
گھر پہنچ کے میں بیمار ہوئی ڈاہڈا سخت اُدیرڑا آیا اے
گلاں بھیڑیاں گھر و گھر چل پیاں مینوں کسے نہ کجھ بتلایا اے
خبر لین نوں روز اوہ آوندے سن ہن کجھ آپؐ نے مکھ پھرایا اے
ماں پیو تھیں پچھدے حال میرا کدی درد نہ پھیر ونڈایا اے
گھٹی مرض تے صحت کجھ نظر آئی ٹرن پھرن نوں جی للچایا اے
گئی دور نہ اوہ مجبور ہو گئی ٹھیڈا اوہنوں نصیب نے لایا اے
کہندی مسطح دی شالا تباہ ہووے کہیا بھیڑے نے شور مچایا اے
بدر والیاں تھیں ہو یا رب راضی توں کیوں اوس نوں طعنہ لایا اے
ہوئی میں حیران کی کراں ربا ایہناں ظالماں ظلم کمایا اے
آئی سمجھ مینوں کیتی گھٹ ناہیں میری شان نوں ہتھ چا پایا اے
اوہدر نبیؐ سن وچہ اڈیک سر دم وحی حکم نہ کوئی لے آیا اے
نبیؐ مشورہ دوستاں نال کر دے نالے بیویاں تھیں پتہ لایا اے
عمرؓ پچھدے جا کے حفصہؓ کولوں اوس صاف ایہہ آکھ سنایا اے
اج عائشہؓ دے اُتے حرف دھریا دلوں اوس لا قرب گوایا اے
چھیڑھیا چن تے اوس نے تھاں تھائیں اُوٹھ اپنا لے بہایا اے
نکی ہوندی نوں اوس نے ویکھیا سی حیرت وچہ اوہ ویکھ کے آیا اے
منہ ڈھک کے اٹھ کے میں بیٹھی اوہنے اوٹھ چا کول بٹھایا اے
چڑھی گوڈے تے پیر رکھ اوٹھ اتے نہ میں بولی نہ اوس بلایا اے
نہیں تکیا اوس نے طرف میری بڑی شرم تے ادب وکھایا اے
اوتھے دوتیاں ظالماں بے درداں مینوں چا بہتان لگایا اے
گلاں کھلریاں آن پھر شہر اندر میرے کن آواز نہ آیا اے
ماں پیو وی تے مینوں ٹور دتا نبیؐ پاک نے آپ اپڑایا اے
نبیؐ پاک تک پہنچیاں جدوں گلاں غم قلب حضورؐ تے چھایا اے
ہوئے وچہ ہی آن کھلون آ کے مینوں فیر نہ مُنہ لگایا اے
میں بڑی حیران ساں یا اللہ مکھ نبیؐ نے کیوں پھرایا اے
نکلی شام نوں بڈھی اک نال لے کے ایہو جوڑ تقدیر ملایا اے
ڈگی زمین تے ہو بے حال بڈھی اوس اپنا آپ گنوایا اے
کہیا میں کیوں اوس نوں برا آکھیں اوس بدر وچہ خون وگایا اے
تدوں اوس نے دسیاں کل گلاں جو کجھ دوتیاں رنگ جمایا اے
لایاں جھوٹھیاں سچیاں جوڑ کے تے نبیؐ پاک نے مکھ بھوایا اے
اللہ میریا نے لاجاں ہتھ تیرے مینوں ویریاں داغ لگایا اے
مینوں آسرا رب دے فضل دا سی بھیڑا میں نہ کوئی کمایا اے
اوہناں ساریاں کتاں تے ہتھ دھر کے اساں عیب نہ اوس وچہ پایا اے
اساں عائشہؓ وچہ نہ عیب ڈٹھا ایویں ویریاں شور مچایا اے
بھلکے شان نبیؐ دسدی ہے ساتوں ایہہ نواں اک ظلم اُٹھایا اے

بیوی صادقہ تے جنہاں عیب لایا اوہنے نبیؐ دا قلب دُکھایا اے
کھوج کھاج تے ٹال ہٹول اندر اک دن نبیؐ نے آپ سجھایا اے
بدظنیاں والڑے سبق ملیون ویکھن نبیؐ کی آکھ سُنایا اے
کہندی عائشہؓ اک دن فضل ہویا مولا بندی نوں آپ وڈیایا اے
اللہ پاک دے میں قربان جاواں جبرائیل نوں ترت دوڑایا اے
میں نہیں جاندی ساں ایڈے بھاگ ہوسن اللہ پاک بہتان ہٹایا اے
سن کے آیتاں خوشی کمال ہوئی ماں باپ نے تدوں فرمایا اے
مُنہ پھیر کے تے پاسہ پرتیا میں۔ کہندی تساں کی آکھ سنایا اے
مجرم اینہاں بنایا سی انبڑیئے نی اینہاں کی احسان چڑھایا اے
مسطح ماسی دا پُت صدیقؓ دا سی ہجرت کر جو نال ای آیا اے
روٹی کپڑا اوس نوں دیوندے سن اوس کل احسان بھلایا اے
حکم رب دا تدوں ایہہ ہویا نازل جبرائیلؑ پیغام لے آیا اے

اوہ بھی آدمی ہین نے جگ اُتے ایس گل نوں جنہاں وِدھایا اے
ملزم ہیں جے عائشہؓ کر توبہ نہیں تے جان لے رب بچایا اے
کر کے بُرے خیال جو چھڈ ہندے نبیؐ اوہناں نوں سبق پڑھایا اے
بیٹھے نبیؐ ماں باپ دے کول ہے سن غم جنہاں بہت ہی چھایا اے
اٹھ آیتاں نبیؐ تے اتریاں نے مینوں رب نے بری کرایا اے
سورت نور وچہ آیتاں ہیں سبھے تیرا رحم تے کرم خدایا اے
دھی شکر کر نبی کریمؐ والا جد ھی شان تے شان بچایا اے
شکر کراں رحیم کریم دا میں جن کرم کر دوس ہٹایا اے
شکر رب دا کراں کی عمر ساری جس نے خوشی دا دن وکھایا اے
اوہ بھی دوتیاں نال شریک ہے سی ابوبکرؓ نوں اوس ستایا اے
بُری ہوئی جاں عائشہؓ صادقہ سی۔ ابوبکرؓ نے اوہنوں کڈھایا اے
بند روٹیاں دینیاں کرو ناہیں رازق تساں نوں بہن بنایا اے

۱۱ اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْ بِالْاِ ... عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا ... ثُمَّ اٰلَكُمْ تا اٰخر سورہ نور رکوع ۲

جو بہتان بنالائے تمہیں میں سے ایک گروہ ہے۔ اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے اچھا ہے ان میں سے ہر شخص کے لئے وہی ہے جو اس نے گناہ کرایا۔ اور ان میں سے جس نے اس کا بڑا بوجھ اپنے اوپر لیا اس کے لئے بڑا دکھ ہے جب تم نے سنا تھا کیوں نہ مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے لوگوں پر نیک ظن کیا اور کہا کہ یہ صریح جھوٹ ہے کیوں نہ اس پر چار گواہ لائے پس جب گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک یقیناً جھوٹے ہیں۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس بات کا تم نے چرچا کیا تھا اس کی وجہ سے تمہیں بھاری عذاب پہنچا ہوتا جب تم اپنی زبانوں سے اسے لیتے تھے اور اپنے خیال سے وہ بات کہتے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہ تھا۔ اور تم اسے آسان سمجھتے تھے اور اللہ کے نزدیک بڑی بھاری بات تھی۔ اور جب تم نے اسے سنا کیوں نہ تم نے کہا کہ ہمیں یہ مناسب نہیں کہ اس کے متعلق باتیں کریں۔ تو پاک ہے یہ بڑا بہتان ہے۔ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اس جیسی بات پھر نہ کرو اگر تم مومن ہو۔ اور اللہ تمہارے لئے آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے اللہ علم والا حکمت والا ہے ❊

۱۲ وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ ... اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اِلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اور تم میں سے بزرگی اور وسعت والے لوگ یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ عزیزوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہیں دیں گے اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ❊

Marfat.com

ابوبکر صدیقؓ نے حکم سُن کے سر نال تعظیم جھکایا اے
لگے کرن اوہ بخششاں پھیر مڑ کے کڈھے ہوئے نوں فرمایا اے

رب ہے اسلام دا ایہہ یار وجس نے دلاں نوں صاف کرایا اے
ایہو نبیؐ کریم دا فیصلہ اے تر بن ہر جگہ رب نوں بھایا اے

چنگے نال تے جگ تباہ کردا بھیڑے نال اسلام کرایا اے
بریاں نال نیکی سدا نبیؐ کیتی جاہل کدی نہ کوئی ستایا اے

سوچو مومنو ذرا تے سوچ کر کے کیوں تساں ایہہ رنگ وٹایا اے
سنت نبیؐ کریم دی رحم کرنا سر دار اوہنوں اجی تساں بھلایا اے

کفار عرب کی حملہ کے لئے تیاری

ایدھر ایہہ مصیبتاں مومناں تے ادھر مکے دے لوک صیاد بن گئے
جہناں دلاں تے ویر اسلام دا سی جوڑ توڑ کر اوہ استاد بن گئے

آکھن سدا قبیلیاں ساریاں نوں مسلم بڑے نے ہن جلاد بن گئے
پے گیا فتور وچہ عرب سارے مسلم ہو کجھ عرب آزاد بن گئے

تھوڑے دناں وچہ ایہہ حیرانگی اے دشمن بتاندے لاتعداد بن گئے
کٹھے ہو کے کردے ہن کم کوئی نہیں تے خیر نہیں تسی ناشاد بن گئے

ہوندی اوہناں دی ہر مراد حاصل تسیں سگوں اُلٹے نامراد بن گئے
کریئے ہن اسلام نوں اسی نیواں اوہ انسان تجے نہیں فولاد بن گئے

کئی سال دی شور پکار سن سُن ویر دلاں دے سنگ بنیاد بن گئے
کٹھے ہوئے اسلام ہٹاونے نوں اک اک تھیں اوہ ہفتاد بن گئے

ملے منزلو منزلی آن سارے لشکر بہت ای نال امداد بن گئے
چڑھیا قہر دا کلک قبیلیاں تے اوہ فرعون نمرود شداد بن گئے

بھیتے چودھڑا کو سبھے ہوئے کٹھے ایہہ شیطان سارے آدم زاد بن گئے
ٹریا چووی ہزار دا ایہہ لشکر ظالم ظلم دی بڈی روداد بن گئے

دھرتی عرب دی کنب گئی خوف کھا کے اسرافیل دے سنکھ تے ناد بن گئے
سردر سدا اسلام دا رب راکھا بھاویں جگ دے لوک نقاد بن گئے

تیاری جنگ احزاب اور خندق تیار کرنا گرد شہر مدینہ ذیقعد ۵ھ

لوے جدوں ایہہ عرب دے مل آئے نام ایس دا جنگ احزاب ہویا
دتا ایسدا پتہ ہے رب سچے ذکر وچہ قرآن کتابؐ ہویا

خبراں جدوں سرکارؐ دے کول آیاں سُن کے کون نہیں بھلا بیتاب ہویا
کریئے کیویں مقابلہ ظالماں دا پھیر مشورہ نال اصحاب ہویا

۱؎ یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْهَبُوْا وَاِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ یَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ یَسْاَلُوْنَ (سورۃ احزاب رکوع ۲)
وہ خیال کرتے ہیں کہ کفار کی جماعتیں نہیں گئیں اگر وہ جماعتیں پھر آجائیں تو آرزو کریں گے دیہاتیوں میں جا کر صحرا نشین

Marfat.com

کیتا ماندوں سلمانؓ ایہہ فارسی نے بڑی فوج اے کم خراب ہویا
تن پاسیوں شہر نوں نہیں خطرہ پاسہ اک اے جیہڑا بے حجاب ہویا
دس دس نوں ونڈ کے لا دتا ونڈن والا پاک جناب ہویا
ہور کسے دا ذکر کی کراں ایتھے شامل علیؓ یا عمرؓ خطابؓ ہویا
پڑھدے رجز تے ٹپدے جاں مٹی ذکر وچ حدیث کتاب ہویا
کریں رحم انصار مہاجراں تے اک اک جو دُر نایاب ہویا
پڑھدے رجز من جوش تھیں یار سارے جذبہ دین دا بے حجاب ہویا

کھائی پٹ کے کرن جے جنگ بھائی تاں تے جا تے نیک اسباب ہویا
کیتی نبیؐ صلاح منظور اُس دی جاری کم ایہہ بہت شتاب ہویا
مٹی پٹن نوں لگ پئے پاک بندے سرور نبیؐ دا جدوں خطاب ہویا
نبیؐ پاک خود پٹدے سن خندق چہرہ زمیں دا دیکھ بے آب ہویا
نبیؐ آکھدے خیر ہے آخرت دی مولا ایہہ تے کار ثواب ہویا
بھیجیں برکتاں رحمتاں خاص سایاں تیرا نام ودود وہاب ہویا
ربا رحم کر ڈھیڈیاں ساڈیاں تے سرور کہن ہے حال خراب ہویا

ایک پتھر کا خندق میں نمودار ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کدال سے اُس کا ریزہ ریزہ ہونا

پتھر پے گیا اک تھاں وچ خندق زور سب اصحابؓ لگاوندے جے
آپوں نبیؐ تشریف لے گئے اوتھے پتھر کے پھاوڑہ آپؐ چلاوندے جے
ایسی چوٹ رسولؐ کریم دی سی شعلے اوہدے نظر پئے آوندے جے
چمک دوسری چوٹ تھیں پھیر نکلی نعرے نال ای گونجدے جاوندے جے
محنت اج دی کیتی قبول مولا شعلے اج پئے شان دکھلاوندے جے
چمک پھاوڑے تیسری وار حضرتؐ نعرہ حق دا زور دکھاوندے جے
شعلہ تیسری وار پھر نظر آیا ٹکڑے ٹوٹے پتھر دے ہوندے جاوندے جے
طاقت نبیؐ دی یاراں نے اج ویکھی دیکھ دیکھ کے مست ہو جاوندے جے
نبیؐ پاک مزدوراں دا کم کر دے شان وکھ نہ کوئی دکھلاوندے جے
دس سکدا نہیں نظیر کوئی ایویں لوک پئے منہ چڑھاوندے جے
جدوں ملے ایہہ ملک سب مناں نوں اللہ پاک نوں سیس نواوندے جے

اوہ نہیں ٹٹدا یا رسول اللہ یار آن کے عرض سناوندے جے
نعرہ ماردے آپؐ تکبیر والا نعرہ کل اصحابؓ دھراوندے جے
کنجیاں فارس دیاں رب نے بخشیاں نے تدوں پاک رسولؐ فرماوندے جے
پتھر پاٹیا ہور کجھ ایس واری نبیؐ دیکھ کے ہونٹھ ہلاوندے جے
ملیاں کنجیاں قیصری ہین سانوں اللہ پاک پئے کرم کماوندے جے
نعرہ اللہ اکبر دا مار کے تے زور حق دا پئے ازماوندے جے
محل ڈھٹھے نے یمن دے نبیؐ کہندے قبضے وچ اسلام دے آوندے جے
نالے پیشگوئیاں سندے جاوندے سن بھلے بھلے نے داغ چکاوندے جے
بادشاہ جیہڑے دو جہان والے نال دوستاں مٹی پٹاوندے جے
ایہو جیہاں مصیبتاں وچ یارو جلوے فتح دے نبیؐ دکھلاوندے جے
کی لکھیں گا بھلا غلام سرور ڈھونگے راز عمیق اس تھاؤندے جے

احزاب کی لڑائی مومنوں اور مشرکوں کے حالات

خندق پڑیاں لگ گئے دن بہتے دشمن پہنچ گئے سرانہے آن اُتے
پار خندقوں کھڑے سن کل مومن ثابت قدم سن جو ایمان اُتے
تپھر مار دے رکھ کوہانیاں[1] تے تیر رکھ لئے اوہناں کمان اُتے
اک پاسیوں اک دن آن ڈہکے او تھے عمرؓ سن کھلے کمان اُتے
ایدھر حال عجیب سی مومناں دا بھکاں نال سی بن گئی جان اُتے
ایتھے بادشاہ نبیؐ خدا والا جس دی گُذ سی چھٹ اسمان اُتے
ہفتے لنگھ گئے کم نہ کوئی ملدا رہندا فکر دن رات گذران اُتے
پتھر پیٹ تے بنھ کے پھرن لڑدے کرن جان قربان ایمان اُتے
دیکھیو تاریخ انسان والی ایسے دُکھ نہ پیے انسان اُتے
دسدا حال ہے آپ اوہ پاک اللہ پاؤ نظر جے کدی قرآن اُتے[2]
گھبدی جان سی تساں نمانیاں دی دشمن تلے سی مار مکان اُتے
وعدے ربّ دے ہون گے کدوں پورے ساڈا ہے یقین فرمان اُتے

گھیر لیا مدینے نوں ظالماں نے گردہ اُڈ کے گیا اسمان اُتے
کسے پاسیوں وڑن نہ دین مسلم حاضر کھڑے سن ایسے جوان اُتے
ہمت نہیں سی کھائیوں پار ہو دن زور پا ولدے پھیر دے لان اُتے
مار مار کے عمرؓ نساد تے راکھا رب ہے سی نگہبان اُتے
ہے سی رسد سامان نہ پاس کوئی ایہہ بھار ہوندا حکمران اُتے
بیت المال وچہ اللہ دا نام ہے سی خرچ کرن کی کھان کھلان اُتے
رو ندے رہن کرلاوندے بال بچے مالے رہن نت چپ کران اُتے
اُلٹے دُکھ تے دہشت بہن مومناں نوں آ سکدے نہیں زبان اُتے
بندہ ترس کی کرے گا بندیاں دا۔ اثر پیا سی رب رحمان اُتے
کہندا منہ کلیجڑے آئے ہیسن پا یا دو تیاں زور گھبران اُتے
پچھدے پھردے رسول مقبولؐ کولوں بھا جڑ پئی سی پیر جوان اُتے
جے کر اوہ بچائے تے بچدے ہاں آئی ہوئی ہٹھاں تے نبیؐ جی جان اُتے[3]

[1] کوہانی۔ گلمن جس میں تپھر رکھ کر گھما کر مالا جاتا ہے۔

[2] اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ سورۃ احزاب رکوع ۲۔ ترجمہ
اور جب تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے تم پر آ گئے اور جب آنکھوں میں اندھیرا آگیا اور دل دہشت سے گلوں میں آ اٹکے اور تم اللہ پر مختلف قسم کے ظن کرنے لگے۔ وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت مصیبت میں ڈالے گئے۔

[3] يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو جب تم پر لشکر آ پہنچے سو ہم نے اُن پر ہوا کو اور ایسے لشکروں کو بھیجا جنہیں تم نہیں دیکھتے تھے اور اللہ اُسے جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے۔ احزاب رکوع ۲۔

Marfat.com

آخر کھیو نے کرے بن فضل مولا مردے دکھیسی کی اسمان اُتے
دتے بدل خیال سب مشرکاں دے چڑھیا فکر تے غور دھیان اُتے
گھیرا گھتیاں ہویا مہینہ ڈاہڈے پیندی نظر نہ کسے سامان اُتے
ایہناں سوچاں دے وچہ سن پئے ظالم اسی آگئے شان وکھان اُتے
جے ہبل تے لات وی بولدے نے کہندے رب کوئی اسمان اُتے
نبیؐ پاک دی شان بلند اس دم ظاہر ہو گئی زمین اسمان اُتے
دیکھن والیاں دیکھیا نور اللہ چھا گئے طوفان میدان اُتے
تیر مومناں دے پہنچن دور تائیں رکھ لین جو ذرا کمان اُتے
برتن چھلیاں ہتھیں ڈگے دور جا کے پیندے زور نہ اگ بجھان اُتے
کہندا رب ہے صاف قرآن اندر اساں فضل کیتا مسلمان اُتے
دتا جہناں نسا کل عرب سارا ہے سی مست جو شان گمان اُتے
کوئی نہیں رسول ہتھیں جت سکدا ایہا اثر سارے عربستان اُتے

کہندا رب پھر رحم دے وچہ امی آئے جھٹ پٹ ای آئے بچان اُتے
کہندے چوّی ہزار دی رسد مشکل بھا دیں لگا ہے عرب ایران اُتے
آندا لٹ سی پاسیوں کجھ غلہ بھکھے ٹکن گے کیہڑے میدان اُتے
کہندے جاندیاں زور اک لائیے پایا زور نے ڈنڈ مچان اُتے
بھکھاں نال سب اکٹھے کمر ودے ہے سی نہیں آسرا مان تران اُتے
مٹھی خاک دی سٹ کے آپ کہندے ایہو خاک ہے جے ایمان لیایا اُتے
اُٹھے جھکڑاں نال کل ہوئے دشمن تنبو اُڈ دے دسے اسمان اُتے
موئے کجھ کجھ خیمیاں ہیٹھ دبے ڈگے بھجدیاں دے پیہڑے آن اُتے
اُڈ پڈ گئے نال طوفان سارے صدقے جان نبیؐ دا دی شان اُتے
مدد واسطے گھلیاں [ا] اوہ فوجاں کسے ڈٹھیاں نہیں جہان اُتے
کرے دور مصیبتاں پلک اندر کرے کرم جے کدی انسان اُتے
ایڈا حوصلہ کدا سی پھیر مُڑ کے عرب اٹھدے زور ازمان اُتے

مدینۃ النبیؐ کے یہودیوں کے احوال

ایدوں پہلے وی لکھیا اے حال کدرے ایس قوم یہود مکار والا
امت موسیٰؑ دی ہین یہود سارے ہویا اوہناں تے قہر قہار والا
دشمن ہین عیسائیاں ساریاں دے ہوئے خواہ کوئی نیک کردار والا

ہن پھیر کجھ کراں بیان ایتھے ایس قوم بدبخت مردار والا
دیری ہین خدا دے بندیاں دے پتہ دے کلام ستار والا
سود خوار فساد پوان والے خطرناک سی جتھا کفار والا

[ا] ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ سورۃ توبہ۔ ترجمہ
تب اللہ نے اپنی تسکین اپنے رسولؐ پر اور مومنوں پر نازل کی اور وہ لشکر اتارے جن کو تم نہیں دیکھتے تھے اور ان کو جو کافر تھے عذاب دیا اور یہی کافروں کی سزا ہے۔

Marfat.com

صدیاں ننگیاں بادشاہ بنے ناہیں ویکھو ورق تاریخ ہزار والا
یثرب وچ ایہہ قوم آباد ہیسی کردے کم سودی کاروبار والا
بنو قینقاع بنو نضیر دوجے کن کندے بھلے ہشیار والا
بزدل ہووندے نے سود خوار سارے دیکھ لئے کوئی سوچ وچار والا
ہوش اڈ گئے ایہناں کمینیاں دے آیا نبی جدوں کردگار والا
بڑا ویر اسلام دے نال رکھن لشکر آوندا جدوں کفار والا
آپے وچ دی ایہناں دے ویر دہندے ویری رب دے دلیں سرکار والا
بنی قینقاع دے گندے منڈیاں نے پھڑیا ڈھنگ بدمعاش مکار والا
مسلمان سن عورتاں وچ پردے جیہا طور گندا ایہ دے وار والا
مومن اک شہید ہو گیا اوتھے ددھ گیا پھر شور للکار والا
گھیرے وچ سارے قلعہ بند ہوئے نشہ لتھا نے کل خمار والا
لڑن جوگ نہ ایہہ شرارتی سن منہ دیکھیا جدوں تلوار والا
آکھن چھڈ نے ہاں اسیں اج یثرب بھارا پیا اے بڑا دربار والا
گھیرے مومناں ساریاں دور کیتے کیتا نبی نے ترس غفار والا
بنی قینقاع شام وچ جا وسے جتھے کم سی سود دے کار والا
کردے رہن منصوبے برے دنے راتیں چوپٹ ہو یاسی کم روزگار والا
نال مکر دے تیغ نوں سدیا نے بھیس بدلیا نے خدمت گار والا
دغا بازیوں بچے رسول اللہ لگا داؤ نہ کسے اغیار والا
دھوکے بازیاں تھکیں نبی تنگ آئے رہیا ڈھنگ نہ کوئی اعتبار والا
کیتا بنو قریظیاں عہد نامہ بھاویں نہیں سی کوئی وقار والا
وعدہ مدد دا اوہناں دے نال ہیسی وتے ابی دے پت سردار والا

کسے تھاں دے اوہ نہ بنے مالک سچا قول ہے رب جبار والا
آہن پاس دی کجھ قبیلڑے سن خون چوس لیندے کاشتکار والا
تیجے بنو قریظیاں دوتیاں دا کوئی ڈھنگ نہ بھلے دی کار والا
ایہ مکر فریب دے بڑے چاتر لاندے داؤ چالاک مکار والا
سدا اینہ دلی نیتاں ہٹاوندی سی ظاہر عہد سی قول اقرار والا
وچوں سدا اکساوندے عربیاں نوں ایہو کم سی ہر اغیار والا
کسے طور آرام نہ کرن دیندے غضب ایہناں تے رب قہار والا
کیتی نال زنانیاں چھیڑ خانی بھکڑا پے گیا اک تکرار والا
دوہاں پاسیوں لئے حمایتی وی اک مر گیا بدکردار والا
نبی پاک تیاری دا حکم دیندے ٹولا گھیریا ایہہ کفار والا
ایسا کون سی بھلا مقابلے تے وار جھلدا جو دیندار والا
لگے کرن ایہہ عرض ہر عرض سارے کم بند ہویا کاروبار والا
سانوں جان بچا کے جان دیو سانوں مان نہ کوئی بلکار والا
جاؤ لے جاؤ نال مال اپنے ہویا حکم رسول مختار والا
باقی بنو نضیریاں دوجیاں نے کیتا کدی نہ پاس اقرار والا
کیتی اوہناں تجویز ہن کیویں کریئے کم ختم جناب سرکار والا
اتوں پتھر گران دا مشورہ سی وحی آ گیا ترت ستار والا
جنگ بدر تے احد وچ ظالماں نے دتا ساتھ کفار مردار والا
کیتا نبی نے ہن کرو پھر عہد نامہ اوہناں دسیا زور انکار والا
کھلے بنو نضیر آ لڑن کارن زعم اوہناں نوں بڑا بلکار والا
ہوئے لڑن نوں ایہہ تیار سبھے نبی حکم دیندے گھیر گھار والا

Marfat.com

کبھی مدد نہ اوہناں نوں کسے پاسوں جھوٹا قول سی اوہ کفار والا
آخر فیصلہ ہودیاں نال ہویا چھڈن شہر اوہ رب دے یار والا
اُٹھ لدلئے کئی ہزار اوہناں لکڑ کاٹھ دی سی گھر بار والا
اشرف کعب دا پُت سی بڑا شاعر فسور اوس دے فقرہ اشعار والا
اگے ذکر پڑھیا پچھے مومناں نے ڈُلے[1] ابی دے پُت ہزار والا
امن لین نہ دیوندے ایہہ بھیڑے ہر اک سی بد اطوار والا
پھر جاوندے من کے گل ساری چسکا خوب سے شوخ گفتار والا
پتہ لگ جاندا باہر والیاں دا حملہ کرن جے کوئی پیکار والا
سدا رہن بھڑکاوندے عرب تائیں جذبہ لیں نے سدا انکار والا
گئے دو قبیلڑے جدوں اتھوں پچھے رہیا اک شوخ گفتار والا
آخر تنگ آ نبیؐ صلاح کر دے اثر پیا نہ جدوں پیار والا
کریئے ایہناں دے نال پھر عہد نامہ خطرہ رہے نہ کوئی انکار والا
آکڑ گئے اوہ حکم رسولؐ سُن کے دِتا سگوں جواب ہنکار والا
ہوش اُڈ گئے ویکھ فریباں دے بدلہ ملے گا ہن کردار والا
آخر ہار ایہہ بھی قلعہ بند ہوئے سوچن لگے سن راہ فرار والا
لگے کرن پھر صلح دی اوہ کوشش کر کے ترک خیال تلوار والا
ثالث کرے جو فیصلہ اسی راضی جھگڑا طے ہووے کارزار والا
ہوگیا ایہہ عہد یہودیاں دا دیکھ بھال کے قول اقرار والا
جے کر من دے آپؐ نوں اوہ ثالث بیڑا پار ہوندا منجدھار والا
سعد اک انسان سی نبی نہیں سی اوہدا فیصلہ سی دنیادار والا

ہوئے جدوں لاچار محاصرے تھیں ہوش اڈیا ہر ہشیار والا
لد کھڑن اوہ کل سامان سارا ایہہ سی رحم کریم سرکارؐ والا
ٹولا رہ گیا بنو قریظیاں دا دشمن نبیؐ تے رب غفار والا
پھردا سدا رہندا سارے عرب اندر طرفدار بن کل کفار والا
اندر جنگ احزاب دے پھیر ایہناں دِتا ساتھ قریش مردار والا
خطرناک ایہہ قوم یہود ساری ویر کرن نوں بڑے اسرار والا
بندہ نیک نہ لبھدا قوم اندر ہر اک بدبخت سنسار والا
ایہہ ایہناں دا پتہ نہ مول لگدا کر دے چپ سامان تکرار والا
ہتھوں ایہناں دے کل مصیبتاں سن دیکھو ورق حدیث اخبار والا
چھڈدے جو شرارتاں مول ناہیں ٹولہ ایہہ سی اگئی ہزار والا
ایہناں بڑے فساد وچہ عرب پائے حال زار ہوندا دیندار والا
دِتا حکم رسولؐ خدا سچے کر وعدہ پھر قول اقرار والا
گھیر دا ایہناں نوں حکم رسولؐ ہویا ویلا آگیا ہن تلوار والا
آخر جنگ دی ٹھان لئی ظالماں نے بنیا شہر میدان پیکار والا
گھیر امومناں گھتیا خوب چوکس مٹ گیا نے زور بلکار والا
کیتا حکم سرکارؐ نے اوس ویلے ثالث چن تو تسی اعتبار والا
اوہناں آکھیا فیصلہ سعد کرسی جیہڑا پتر معاذ سردار والا
رحمت رب دی نبیؐ کریم ہے سن فضل کرم دے بے لکھ انبار والا
چھڈ آپؐ نوں سعد نوں کرن ثالث بھاگ سڑ گیا قوم بدکار والا
ہے سن ایہہ یہود کتاب والے نہیں سی ٹولڑا کوئی کفار والا

---

[1] عبداللہ بن اُبی

کیتا سعد نے اہل کتاب وانگوں ایہہ سی فیصلہ کم وہار والا
لکھیا وچہ توریت دے ہے دیکھو ویری صلح بھتیں ہووے فرار والا
کر دو قتل جو مرد نے وچہ اوہناں چلے سب تے ہتھ تلوار والا
استثنے وچ آئی ۲۱ تے اک ہے جی ایہو موسوی حکم قہار والا
سعد حکم توریت سنا کہندے ایہہ تے فیصلہ نہیں انکار والا
میرا فیصلہ ہے توریت والا نہیں فیصلہ اے طرفدار والا
بنی قینقاع بنو نضیر دوہاں پھڑیا پلڑا نبی ستار والا
اوتھوں رحم تے کرم ہی سدا ملدا جیہڑا طرز رسول مختار والا
مسلم میں سان فیصلہ کیویں کردا مشکل کم سی بڑے وچار والا
ایس فیصلے نوں ویکھن ہوش والے ہوندا حال کی اے اوگنہار والا
اوس ضابطے نوں بدلن واسطے ای آیا پاک قرآن ستار والا

دتا اوہناں توریت دا فیصلہ اے واقف کار سی خاص اسرار والا
گھیر اگھت کے کر دو جاں وچہ قبضے ہووے فضل جے رب غفار والا
باقی زناں تے بچیاں ہے مال تیرا ایہو حکم ہے جے کارزار والا
اج وی دیکھ لئو کھول توریت تائیں جے کر شک ہے کجھ اعتبار والا
موسے نبی دی ایہہ کتاب یارو ایہو حکم ہے رب جبار والا
رحمت رب دی پھیر لیو تساں چھڈی جیہڑا فضل سی کرد گار والا
گئے جان بچا کے مال لے کے کیڈا فضل سی رب غفار والا
اندر اپنے معاملے تساں یارو دیا فیصلہ مجھ لاچار والا
اوڑک لئی کتاب تسا ڈڑی میں کیتا فیصلہ ایس تکرار والا
دیکھو اوہدے مقابلے وچہ قرآن کیڈا رحم ہے رب غفار والا
سرور سرور دی نور نے لے آندا موسم خزاں بھتیں سدا بہار والا

گذرے ہوئے واقعات اور حادثات کے نتیجے

ٹٹے مان سب دوتیاں دشمناں دے جلوے ویکھ لئے رب قدیر دے نے
ہارے بدر تے اُحد وچہ اوہ ظالم چالے چلے نہ کسے تدبیر دے نے
نالے نال یہودیاں دوتیاں دے بھیڑے کم ہر اک شریر دے نے
ہوئے حوصلے پست سب عربیاں دے ہور گل یہود بے پیر دے نے
طاقت ایہناں دے نال ہے غیب والی خادم ایہہ نعیم نصیر دے نے
زور اوہناں دا زور سٹاں والا حامی کارغریب حقیر دے نے
شرف ایہہ اسلام تے مومناں نوں جلوے نبی بشیر نذیر دے نے
اک سال پچھوں جنگ اُحد اندر مسلم ست سو وچہ تحریر دے نے

حملے تن کیتے بنیاں خاک ناہیں مٹے تاں حریف بے پیر دے نے
دلیا جنگ احزاب وچہ عرب سارا شور پئے سارے دار وگیر دے نے
مُل اندروں باہروں لا تھکے ہارے دھروں جیہڑے دشمنی تیر دے نے
لیا ویکھ لے منکراں ساریاں نے مسلم نال سب کم تقدیر دے نے
ہارے اسی میدان وچ کئی واری چلے زور نہ تیغ تے تیر دے نے
دونے ہوندے جاوندے نت مسلم پھیڑے دھرم اُن بھلا نظیر دے نے
بدر وچہ سن تن سو نال تیراں ہوئے جہناں نے فضل قدیر دے نے
پنج سال دے تھوڑیاں دناں اندر ساتھی دو ہزار بشیر دے نے

Marfat.com

مُڈدے میٹیاں نہیں اے جنگ اندر لیکے آئے پیغام اخیر دے نے
سرور قدر اسلام دا رب جانے جلوے خاص سراج منیر دے نے

خواب دیکھنا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ہم حج کعبہ کر رہے ہیں اس اشارہ الٰہی پر حج کی تیاری کرنا

اک دن نبی کریم نے خواب ڈٹھا ہجری سن دے چھیویں سال اندر
دیکھن سر پئے اسی مناؤنے ہاں قینچی چلدی اے وال وال اندر

فرض سر مناؤنا حج والے آیا نبیؐ دے پاک خیال اندر
خواب جدوں اصحاب نے ایہہ سنیا آئے جوش ایمان دبال اندر

کہیا نبیؐ اشارہ ایہہ رب والے لکھیا حج ہے رب اعمال اندر
گھٹ گئی ہے دشمنی عرب دی وی کجھ ہے تھوڑی خیال خیال اندر

قوماں ہور دی حج نوں جاندیاں نے عمرہ اسی کریئے ایسے سال اندر
حج کراں گے دسیا خواب اندر۔ رب پاک دے ہینے ایسے سال اندر

چلو دوستو کرن نوں ہن عمرہ نبیؐ پاک دے ہے اقوال اندر
ہوئے بہت اصحاب تیار فوراً رہ گئے کجھ اہل عیال اندر

چوداں صد اصحاب سن وچہ گنتی ٹُرے کل احرام دے حال اندر
لیا کوئی سامان نہ جنگ والا نہ سی قصد ای کوئی خیال اندر

تیغاں رکھدے نال ہمیش عربی بھاویں ہوندے اوہ کیہڑے حال اندر
اوہنا نال صحابیاں گل ہے سن ایہو نظر آوے ڈیکھ بھال اندر

دیتا عرب دا دو صد میل ڈونگا حاجی بیندے سی ٹُٹے وبال اندر
ویری لوک وی آوندے سدا مکے چوداں پاسیوں ہاڑ سیال اندر

کوئی روک نہ سکدا کسے تائیں پیندا کوئی نہ کدی زوال اندر
ٹُر پئے مدینیوں نبیؐ اللہ رکھ خواب دا حکم خیال اندر

آئے منزلو منزل طرف مکے تور ر بدا سی سوہنی چال اندر
سُنیاں جدوں قریشیاں ایہہ سرور کہندے آیا شکار ہن جال اندر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خبر پانا کہ اہل مکہ لڑائی کیلئے تیار ہیں آپؐ کا مقام حدیبیہ پر قیام کرنا اور قاصد قریش مکہ کی طرف روانہ کرنا ہم عمرہ کرنے آئے ہیں جنگ کیلئے نہیں

ویکھ حوصلہ مومناں صادقاں دا مکے والیاں گلاں وچاریاں نے
کہندے خوف نہ اوہناں نوں رہیا کوئی اوہناں کیتیاں ہور تیاریاں نے

مکے لین کی آئے نے جمع ہو کے بُتاں نال نہ رکھدے یاریاں نے
ڈردے ایہہ نہیں ساڈے توں ہن ویری پیاں مشکلاں وی سدیاں بھاریاں نے

عمرہ کرن نوں ٹُرے احرام بنھ کے بھیجے دلوں کی اوہناں دھاریاں نے
چلو چل کے اوتھے ای روک دیئے ساڈے نال اینھے قوماں ساریاں نے

ایہہ دتا پکا تیار ہوئے گلاں ہور سب اوہناں وساریاں نے
ایہناں چاہڑنا نہیں کجھ بتاں اُپر ایویں ہوندیاں نہ خاطر داریاں نے

Marfat.com

لگا پتہ جاں پاک رسولؐ تائیں آیاں فیر سر تے ذمے واریاں نے
قاصد نام بندیل اک مرد مومن اوہنوں دتیاں نبیؐ سرداریاں نے
دلویں جا پیغام ایہہ مکیاں نوں تساں کیتیاں ایویں تیاریاں نے
عمرہ کرن نوں آئے ہاں اسی کعبے گلاں بھیڑیاں تساں وچاریاں نے
سنیا جدوں پیغام ایہہ نبیؐ سندا اوہناں مجلساں کیتیاں بھاریاں نے
عروہ پوہنچیا پاس رسولؐ جس دم اوہنے نصیحتاں بہت اسی ماریاں نے
رکھو یاد جے تساں نہ گل منی بھڑک پینیاں فیر انگیاریاں نے
اوڈ جاؤ گے دھوڑ دے وانگ سارے من لو جو عرض گذاریاں نے
لایاں ٹاکیاں اوس اسمان اوتے کدی لاہ کے پھیر اتاریاں نے
کہیا نبیؐ نے بہت حلیم ہو کے اوپر اساں دے وی ذمے واریاں نے
ملت ساڈڑی وی ابراہیمؑ دی لے ریتاں ہور ای تساں کھلاریاں نے
جا کے دے سمجھا قریشیاں نوں چڑھیاں جہناں نوں بہت خماریاں نے

ٹھہرے پہنچ مقام حدیبیہ تے سوچاں قلب حضورؐ وچ بھاریاں نے
اوہنوں بھیجدے طرف قریشیاں دے ہور دسیاں ایہہ گلاں ساریاں نے
اسی لڑن نہیں آئے ہاں دل رکھے ساڈوں جنگ نیتیں خاص بیزاریاں نے
کرو ہور خیال نہ مول کوئی ابراہیمؑ دی کنداں پیاریاں نے
عروہ آکھدا جا وناں ویکھنے نوں کی رنگ ہے کی وچاریاں نے
کہندا اوڑن نہ دیونا اساں مکتے گلاں پچھلیاں اساں وساریاں نے
گھیرے گا ویکھنا عرب سارا قوماں اساں نہیں ایہے ونگاریاں نے
گلاں کیتیاں چا ڈرنے نال عروے بڑیاں ماریاں اوس اوڈاریاں نے
نبیؐ پاک تے سن اصحابؓ سارے آیاں پھیر مصیبتاں بھاریاں نے
اساں کعبے دا حج ہے بند کرناں ابراہیمؑ دے نال جو یاریاں نے
اسی آئے طواف نوں ہاں کعبے کندھاں ساڈوں ہی ایہہ پیاریاں نے
ہر ورد آکھدے حاجیاں ساریاں دی اکثر تساں کرنی خاطر داریاں نے

قاصد کا جواب قریشیوں سے پھر قاصد بنا کر روانہ کرنا نبی کریم صلعم کا حضرت عثمانؓ کو مکہ کی طرف

عروے جا پیغام اسلام دتا سارا کھول کے حال بیان کیتا
بڑا اثر ہے نبیؐ دا ساتھیاں تے جی جان ہے اوہناں قربان کیتا
سنو دوستو گھٹ نہیں ہیں پھریا میں بھی سفر ہے روم ایران کیتا
ڈٹھے سورمے بڑے جوان بھائی جہناں نام ہے وچ جہان کیتا
خدمت وچ رسولؐ دی سب حاضر در رب نے مان تران کیتا
جدھر آپؐ نے ذرا بھی نظر کیتی اوسے گل تے اوہناں نشان کیتا
بیٹھے ڈٹھے نے بادشاہ تخت اتے میتوں زیر نہ کسے دے شان کیتا

کہندا رعب ایں بڑا جا یا اسی اپر اوہناں نہیں کوئی دھیان کیتا
الفت وچ رسولؐ دی مست ڈٹھے کسے کوئی نہ شان گمان کیتا
ویکھے رب دے شان ہیں شاہیاں دے طاقت جہناں تائیں حکمران کیتا
ویکھے جان نثار نہ میں ایسے نقشہ پیش ہے جو مسلمان کیتا
کی مجال کدھرے کسے گل اندر ہووے کسے نے وچ دھیان کیتا
کول سب دے اک ایمان ہے جے ہور اوہناں نے کل قربان کیتا
نبیؐ بیٹھا سی بیٹھ زمین اتے اوہدے رعب نے شان بے جان کیتا

اُٹھے وضو نوں آپ تے ویکھیا میں ہوہوں نبیؐ نے نہیں فرمان کیتا
چھٹا نبیؐ نے ماریا مُنہ اُتے میں سی عوْرد ے نال دھیان کیتا
جان نثار صادق مسلمان ایسے وکھا نبیؐ نے کم آسان کیتا
نہیں جنگ دا او تھے خیال کوئی عمرہ کرن دا سے سامان کیتا
گل عروے دی کسے نے نہ منی کھڑا مشرکاں ہور طوفان کیتا
ایدھر نبیؐ کریم صلاح کیتی بڑا ظالماں نے پریشان کیتا
ویر حاجیاں نال نہ کدی ہویا کدی ویر نہ کسے انسان کیتا
کہنوں گھلئے سوچدے نبی اللہ حضرت عمرؓ نوں کسے پروان کیتا
میرا کوئی عزیز نہیں شہر اندر غصہ تیز ہے جوش ایمان کیتا
ساک سین نے اوہناں دے وچہ مکے سدا جہناں ایہناں احسان کیتا
مکے والیاں دوتیاں ظالماں نے گھیرا گرد عثمانؓ دے آن کیتا
قید کرن اوہ پھیر عثمانؓ تائیں قاصد کسے نہ وچہ زندان کیتا
آئی خبر عثمانؓ شہید ہوئے ظاہر جھوٹھ ایہہ کسے بیان کیتا
آ دو جنگ تے بیعت ہن کرو سارے ذکر رب نے وچہ قرآن کیتا
اوپر ہتھ رسولؐ اقرار سچا ہیٹھ گگرے نال زبان کیتا

گھبرا گھتیا ساریاں اُٹھ کے تے تازہ اوہناں نے پھیر ایمان کیتا
قطرہ ڈگن نہ دتا صحابیاںؓ نے ایس گل نے مینوں حیران کیتا
جو کجھ حاضری اوہناں دی ویکھ آیا حقوحق نہ جائے بیان کیتا
کسے لفظ دا گل کلام اندر میرے نال نہ کوئی ودھان کیتا
قاصد پھیر دی آوے گا دیکھ لینا نبیؐ ہے رحیم رحمان کیتا
جائے فیر پیغام ہن کوئی لیکے پچھے ایہہ کی جے امتحان کیتا
آئے اسی طواف ہاں کرن کعبے جس نوں فرض ہے پھیر قرآن کیتا
فورا عمر خطابؓ نے ہو حاضر نال ادب دے صاف بیان کیتا
بھیجو تسی عثمانؓ نوں نبی اللہ جس دا رب سچے عالی شان کیتا
اوڑک نبیؐ کریم نے کرم کرکے مکے طرف روان عثمانؓ کیتا
کرن شوخ شرارتاں زور دسن یار نبیؐ والا پریشان کیتا
کیئں روز اوڈکیا نبیؐ اللہ پتہ لین دا پھیر سامان کیتا
کہیا نبیؐ نے مومناں صادقاں نوں جنگ فرض ہے ہن رحمان کیتا
اساں کنڈ دکھاونی نہیں ہرگز مرجان دا عہد پیمان کیتا
بیعت[۱] ایہنوں رضوان دی رب آکھے بڑا ایسدا رب نے شان کیتا

۱ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا۝ ترجمہ۔ وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے جو کوئی توڑتا ہے اپنی جان کے نقصان کے لئے ہی توڑتا ہے اور جو کوئی پورا کرتا ہے جس پر اس اللہ سے عہد کیا تو وہ اس کا بڑا اجر دے گا۔ سورہ الفتح رکوع ۱۔

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا۝ یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے سو اس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا بس ان پر تسکین نازل کی اور انہیں بدلے میں ایک قریب فتح دی۔

ہتھ اپنا اوس نوں رب آکھے جس تے تساں ہے عہد پیمان کیتا
لڑن مرن تے ہوئے تیار مسلم پیدا جوش ایمان طوفان کیتا
ہتھ نبیؐ تے عہد اصحاب کیتا رب پاک وی نال احسان کیتا

ہتھ نبیؐ دا ظاہرا اوہ ہے سی رب پاک نے ایہہ فرمان کیتا
ملیاں جدوں قریش نوں ایہہ خبراں پہلاں اوہناں آزاد عثمانؓ کیتا
صلح کرن نوں ہوئے تیار ظالم سرور اوہنوں ہن فکر دھیان کیتا

مشرکوں کے قاصد سہیل کا آنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور شرائط پیش کرنا

آیا قاصد سہیل جاں مشرکاں دا نبیؐ پاک دے نال گفتار کیتی
آؤ صلح دا عہد اقرار کریئے اساں گل ہے سوچ وچار کیتی
نام صلح دا سُن کے نبیؐ اللہ نظر اوس ول نال پیار کیتی
عملاں چنگیاں تے سامان ساڈا بڑی طرح ہے تساں بیزار کیتی
رحمت کرم تے فضل ہے کول ساڈے بخشش ایہہ ہے رب غفار کیتی
شرطاں دس کی کروگے نال ساڈے ایہہ تُو اساں ہے بند تلوار کیتی
اساں حج نہیں اینکی[1] کرن دیناں گل تساں گو لکھ ہزار کیتی
تناں دناں تھیں ودھ نہ رہو سکدے اہدی بڑی تاکید سردار کیتی
آوے مکیوں نس جے کدی کوئی ہووے وردے نال پکار کیتی
آوے نس کے تساں تھیں کدی کوئی ہووے اوس خواہ جنگ تکرار کیتی
شرطاں سخت سب منیاں نبیؐ اللہ کوئی گل نہ پاک سرکارؐ کیتی

کہندا چھڈدے جنگ قریش وی نے جیکر تساں میان تلوار کیتی
دس سال دا ہووے گا عہد نامہ ایہہ گل اس نے زور دار کیتی
سدا صلح وی جنگ تے جھکھ سانوں اساں کدی نہ کوئی تکرار کیتی
اساں نیکیاں ول دھیان ہر دم تساں نفس دی جنگ تیار کیتی
تساں ظلم کمائے نے جگ اُپر راکھی رب جبار قہار کیتی
شرطاں دسدا اگوں سہیل ایہہ جے اساں گل ایہہ ہو لاچار کیتی
دوجی گل جے حج نوں فیر آؤ شرطاں سُن لو اساں اظہار کیتی
تیجی شرط ہے سنو دھیان کر کے پیش اساں ہے وچ دربار کیتی
واپس کروگے تسی ضرور سانوں ایہہ گل اوہنے بار بار کیتی
واپس اسی نہیں کراں گے کدی ہرگز سخت شرط ایہہ پیش کفار کیتی
کہیا آپؐ نے سب منظور سانوں سرور نبیؐ نہ ہور گفتار کیتی

کفار کی شرائط پر صحابہؓ کا جوش خروش

شرطاں سخت سن ہو رہناں جوش کھادا کہندا مان نے بڑا کفار کر دے
اہدے وچہ ہے ظاہرا ہار ساڈی ظالم ذرا نہیں نرم گفتار کر دے

دکھ پہنچیا دوستاں سارایاں نوں شرطاں کیویں منظور سرکارؐ کر دے
اوکھن ہن کی چیز شریر مشرک گلاں ہن جو نال بلکار کر دے

[1] اینکی (پنجابی) اس دفعہ

Marfat.com

کسے طرح دبا نہیں سکدے نبھاویں لکھے نے کبر ہنکار کردے
آیا عمر خطابؓ نوں جوش بھارا جا کے کول صدیقؓ گفتار کردے
اسیں مندے رب رسولؐ سچا حق نال ہاں اسیں پیار کردے
ایڈا ہار کے منئے کیوں شرطاں شوخی نال رسولؐ مختار کردے
میں کون ہاں کراں کجھ سوچ کوئی پیالے نبیؐ جدمیں اقرار کردے
پہنچے پاس رسولِ خدا سچے نال دردے ایہہ اظہار کردے
مومن اسیں نہیں یا رسولؐ اللہ مومن تسیں اوحکم سرکارؐ کردے
دبیئے فیر کیوں اسیں رسولؐ اللہ مشرک حق دا ہین انکار کردے
کم تساں دے ہون گے بہت اُچے ایویں عقن نے ایہہ کفار کردے
اے بھی پتہ ہے تسی ہو حق اُتے اوہ نے حق تھیں دور تکرار کردے
ساڈی ہار نہ کدی فاروقؓ ہونی ایس گل تھیں ہاں خبردار کردے
عملاں چنگیاں تھیں بلندے اثر چنگے ایویں لوک نے جتن ہزار کردے
عقلی طاقتاں کم نہ دیندیاں نے جتھے فضل سچا کردگار کردے
آکھن اج گستاخیاں بہت ہویاں پیرے قول مینوں شرمسار کردے
من لیاں رسولؐ نے سخت شرطاں حکم لکھن دا آپ سرکارؐ کردے
قاصد لکھن نہ دے رسولؐ اللہ کہندا اسی ہے سدا انکار کردے
لکھو محمدؐ بن عبداللہؓ دا عہد نامہ اسی صاف ہاں گل اظہار کردے
کہندے علیؓ ایہہ اسیں تے من دے ہاں تُسی کیوں گلاں جلد وپار کردے
دسو کتھے ہے حرف رسولؐ لکھیا علیؓ دس دے سوچ وچار کردے
نہیں میٹیا علیؓ رسولؐ اللہ کیڈا زور ایمان اظہار کردے
صلح کرسے دشمن تسیں جھک جاؤ ایہہ حکم نے رب غفار کردے

بن بن ٹولیاں کرن سرگوشیاں سب ایہو ذکر رسولؐ دے یار کردے
کہندے دس کہاں یار ایہہ گل مینوں کیویں نبیؐ منظور نے ہار کردے
منکر ایہہ خدا رسولؐ دے نے کیوں نہیں اوہناں نوں دسر کارؐ کردے
ابوبکرؓ نے آکھیا سن بھائی نبیؐ پاک نے چنگا دہار کردے
بڑی گل صدیقؓ نے پیش کیتی اے پر عمرؓ ہتھوں حال نزار کردے
سچے تسیں نہیں کی رسولؐ اللہ سچے ہاں ایہہ نبیؐ اقرار کردے
کافر ایہہ نہیں یا حبیبؐ اللہ نبیؐ کہن ایہہ ہین انکار کردے
کہیا نبیؐ نے تسیں ہو خاص بندے ظاہر آپ خود نے کردگار کردے
ساڈوں پتہ ہے حق دا حق ہوسی مشرک حق دا ہین انکار کردے
ایسے صلح تھیں ساڈی جِت ہوسی پیدا جت دے وچہ تھیں ہار کردے
بازی خلق والی جیہڑا جت جاسے اوتھے اثر نہ تیر تلوار کردے
ایہو وعدے میں قانون سچے نیکاں بندیاں نوں زوردار کردے
بن گیا حلیم ایہہ عمرؓ سن کے پھر تے پچھتاں اوتھوں استغفار کردے
سو اوٹھ قربانی دا آن دتا شاید معاف اوہ رب غفار کردے
علی مرتضےٰؓ لکھن نوں آن بیٹھے۔ لکھیا محمدؐ رسولؐ اقرار کردے
جے کر من دے اسی رسولؐ اللہ پھیر کاس نوں جنگ پیکار کردے
کٹو حرف رسولؐ خدا والا نہیں تے اسی نہیں کوئی اقرار کردے
جھگڑا ہویا ایہہ علیؓ سہیل والا اوسے وقت فرمان سرکارؐ کردے
دتا میٹ رسولؐ۔ رسولؐ لکھیا علیؓ رہ گئے بڑا اصرار کردے
اللہ کہے محمد رسولؐ اللہ پھیر ایہہ کیوں شاہ ابرار کردے
جھکے ہوئے سی پاک رسولؐ اس دم حکم رب دا سی استوار کردے

محمدؐ بن عبداللہؓ رسولؐ اللہ ہے سُن دلوں ایہہ سب اقرار کردے
دھوکھا وچہ الفاظ دے لگداسی کافر ہے سن پئے وچار کردے

صلح کاریاں دے یار دھر زسو ہنے نبیؐ کم سارے شاندار کردے
اوسے وقت اک شور بلند ہویا سرور غور سباںؐ دے یار کردے

ابو جندل پسر سہیل کا واویلا مومنوں سے

آیا پسر سہیل پکار کردا اللہ واسطے مینوں بچاوناجے
میری حال پکار فریاد سُن کے میرے نال کجھ رحم کماوناجے

دیکھو مومنو حال خراب میڈا میرا جرم اسلام لے آوناجے
پیریں بیڑیاں کولڑے جسم اوپر مینوں ایہناں نے مار مکاوناجے

دہائی مومنوں اللہ رسولؐ دی اے مینوں رحم کرتساں بچاوناجے
نس بھج کے پہنچیا میں ایتھے مینوں رب دے نام چھڈاوناجے

ڈٹھا حال جد مومناں اوس والا ہویا شروع چوطرف کرلاوناجے
خون وگدا ویکھ کے سب تڑپے اوکھا بہت ایہہ ظلم اوٹھاوناجے

کہیا مومناں غم نہ کریں سجن اساں تیندڑا دُکھ ونڈاوناجے
ڈٹھا جا سہیل نے آپ اوہنوں اوہدا پیت ایہہ درد رنجاوناجے

ابو جندل سی نام سہیل دا پُت نت کم اس دُکھ اٹھاوناجے
سرور نبیؐ کریم نوں ترس آیا کہندے ایس نوں اساں بچاوناجے

سہیل کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایفائے عہد کے لئے عذر کرنا

سُن کے نبیؐ دا حکم سہیل آکھے کرو عہد دا ذرا خیال حضرتؐ
پوری کرو اقرار دی شرط اپنی کردو رد نہ میرا سوال حضرتؐ

پورا اجے نہ ہویا سی عہد نامہ کر چکے سہن قول اقوال حضرتؐ
پھرنا قول تھیں نبیؐ دی شان ناہیں ہوئے سُن کے تے پرملال حضرتؐ

ایہنوں چھڈ دے نہیں تکمیل ہوئی کہندے آپؐ لئے رد دیناں حضرتؐ
ہو چکا ہے عہد زبان والا ہن دیو نہ اوس نوں ٹال حضرتؐ

اوکھا کم سی اوہدا سپرد کرنا پئے گئے سن وچہ جھنجال حضرتؐ
حکم رب دا اکدی نہ عہد توڑو قائم کر گئے بڑی مثال حضرتؐ

ابو جندل دہائیاں کھلا دیندا دُکھی بہت ہوندے وال وال حضرتؐ
اے پر قول تھیں پھرن سی بڑا اوکھا اوڑک عہد نوں ہے سن پال حضرتؐ

ابو جندل نوں آکھدے وس ناہیں بنے عہد دے آپؐ رکھوال حضرتؐ
ہوئے نبیؐ دے یار بے تاب سارے رکھدے جہناں دا بڑا خیال حضرتؐ

اوہ چُپ سن بول نہ سکدے سن اوہناں سامنے سہن اقوال حضرتؐ
دِتا ابو جندل تاں پھر عہد ہویا لکھاں کی میں حال احوال حضرتؐ

دیکھن والیاں دیکھیا نبیؐ تائیں کیویں رکھیا قول سنبھال حضرتؐ
سرور نبیؐ رسولؐ دا شان سوہنا کردے نفس نوں پاک کمال حضرتؐ

Marfat.com

سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کا مدینہ کو بلا عمرہ کئے واپس ہونا

صلح کرکے پرتنا دل یثرب نبی پاک رسول خدا دا اے
نبیؐ پاک نوں ایہہ یقین ہے سی اثر لازمی خلق ہدلے دا اے
جت جان گے خلق اخلاق والے نور چمکنا خوب خدا دا اے
ہیر پھیر زمانے دے نہیں رہنے شان دِس پینا مصطفےٰؐ دا اے
رستے وچہ ایہہ رب نے خبر دتی کھلا فتح تھیں باب ہدلے دا اے
عمرؓ پچھدا اساں فرمایا سی حج کراں گے خانہ خدا دا اے
دیندے عمرؓ نوں ایہہ جواب حضرتؐ حکم ٹھیک اوہ رب علےٰ دا اے
حج کراں گے اسی ضرور جلدی جلوہ دیکھاں گے نور خدا دا اے

دیکھے کوئی اس حسن احسان تائیں پالن والڑا عہد وفا دا اے
عہد نامے تھیں کھُلن گے راہ لکھاں گھٹنا زور مٹ جو جفا دا اے
دیکھ لئے گا عرب جد نیک بندے پھیر ڈھنے تے حکم قضا دا اے
سینے صاف تے دِسن گے عہد پکے جیتھے کم نہ کوئی ریا دا اے
کھلی کھلی ایہہ فتح ہے نبیؐ اللہ ایہہ ہار نہ کم حیا دا اے
خالی پرت کے اسیں پئے جاونے ہاں ڈٹھا گھر ناہیں کبریا دا اے
پر نہ سال ایہہ سال سی حکم اندر حکم خواب کجھ ہور دا دا اے
رکھیں حوصلہ عمرؓ یقین کامل سرور آکھدا نبیؐ خدا دا اے

صلح حدیبیہ کے نتیجے

کیتا صلح حدیبیہ کی ظاہر ۔ ذرا سوچنا ۔ اوہدا بیان لوکو
جذبے پاک رسولؐ دے کوئی ویکھے اللہ دلوں ہیسی امتحان لوکو
حال ویکھے ابوجندل دا تسیں ہو نہیں کوئی انجان لوکو
مشکل دسے اسلام قبول کرنا کیتا نبیؐ جو عہد پیمان لوکو
عتبہ مکیوں نسیا دکھ پا کے آیا نبیؐ دے زیر دامان لوکو

ہوئی فتح سی مومناں صادقاں نوں ہے سی رب دا پاک فرمان لوکو
ویکھو زور تلوار دا ہے کدوں دسی نبیؐ نے وکھری شان لوکو
کیتی مرن تے بیعت سی مومناں نے سورہ فتح ہے وچہ قرآن لوکو
ہجرت کرن دے راہ وی بند ہوئے کیتا موذیاں بڑا حیران لوکو
پچھے دو قریش دے خاص بندے پہنچے نبیؐ دے کول نے آن لوکو

؎ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ فَتْحًا قَرِیْبًا۝ سورہ الفتح رکوع ۴ ۔ یقیناً اللہ نے اپنے رسولؐ کو خواب سچ دکھایا تم ضرور اگر اللہ نے چاہا تو مسجد حرام میں ان کے ساتھ داخل ہو گے اپنے سر منڈانے والے اور بال کترانے والے کچھ خوف نہ کرو گے سو وہ جانتا ہے جو تم نہیں جانتے پس اس سے پہلے ایک قریب فتح عطا کی ہے ؞

کہندا عتبہ حوالڑے کرو ساڈے آیا چھڈ جو نس مکان لوکو
عتبہ حکم رسولؐ دا من ٹردا لگا کرن اوہ جان قربان لوکو
ٹرے منزلو منزلی لے اس نوں نہیں کم سی ایہہ آسان لوکو
دو جا اُٹھ نٹھا اوہنوں چھڈ گئے تے ویکھ عتبہ دا زور تران لوکو
کہندا عہد میں پالیا نبیؐ والا ہن ہاں آزاد مکان لوکو
ایہہ عرض کر گیا رمیش عتبہ اوہ سی بڑا آزاد میدان لوکو
ہولی ہولی آباد ہو گئے اوس تھاویں دو تن سو جے مسلمان لوکو
روڑہ اٹکیا وچہ سوداگری دے ہوئی فکر ہن کیویں بچان لوکو
بدل کرم دے پاوندا آپ اللہ دیکھو اللہ دا پاک فرمان لوکو
نبیؐ پاک فرماوندے جا عتبے ساڈا ایہا ہے عہد پیمان لوکو
کردا عذر نہ پاک رسولؐ اگے مومن جہے سی زیر فرمان لوکو
اک رات اٹھ عتبہ نے قتل کیتا دوہاں وچوں اک جوان لوکو
عتبہ پرتیا ول دربار نبویؐ کیتا حال کل اوس بیان لوکو
جاؤ سنا میں رمیش اُتے نہیں دوہاں دے زیر فرمان لوکو
ایہہ سن کے مکیوں ہور ساتھی پہنچے جا رمیش جوان لوکو
رستے شام اندر ایہہ تھاں ہے سی اوہنے پھیر قریش پریشان لوکو
آخر چھڈ دے آپ اوہ شرط وڈی جدے اوپر سی بڑا گمان لوکو
سرورؐ صفت کی کرے رسولؐ والی جدی سب تھیں اچی شان لوکو

مقولہ شاعر

اوچا نبیؐ دا پاک مقام عالی حسن خلق وی بڑا سرکارؐ دا اے
دین واسطے صلح دی لوڑ ہوندی نیک نیکی دے کم سنوار دا اے
نفرت جنگ تھیں نبیؐ نوں سدا ہے سی نہ ای جوش کوئی کبر ہنکار دا اے
لڑن مرن تے سب تیار رہیں صدق بڑا اصحاب کبار دا اے
جذبے جنگ دے دلاں وچہ کافراں دے دیکھیں کیویں اوہ نور سرکارؐ دا اے
کوشش ایہو سی دیئے مٹا ہن کر دیئے خاتمہ نبیؐ سردار دا اے
دیکھن کدی نہ حال اوہ موہناں نہ ای ویکھدے حال سرکارؐ دا اے
صحبت وچہ رسولؐ دی جو رہندے چڑھیا نشہ توحید خمار دا اے
غور کرے نہ ویریاں وِل کوئی ایہو طرز ہر اک دنیا دار دا اے
ہوئی صلح تے مل کے بہن لگے میل جول جاں ہویا کفار دا اے
بخشش کرم تھیں دین اسلام ودھیا جذبہ کھچدا اسدا پیار دا اے
کدی شرط نہ صلح دی دل ہندی دل دب جاندا او گنہار دا اے
مسلم کدی مغلوب نہ کسے ڈٹھے موقعہ ہویا نہ کدی ای ہار دا اے
شرطاں ہار کے مندے نبیؐ اللہ ایہہ طرز نائیں زوردار دا اے
ویر موہناں دا دلیں کافراں دے سوچن دے نہ رنج غبار دا اے
آوے ہور نہ کوئی خیال دل وچہ ایہا غور سی سب کفار دا اے
کتنی پاک ہے زندگی نبیؐ والی کیسا خلق اخلاق دربار دا اے
پاک ہو گئے کل آلا آشاں تھیں خوشبو خوب ای رنگ گلزار دا اے
ڈبے رہن سب دل وچہ کمینیاں دے ہوش کم نہ دے ہشیار دا اے
اندر صحبتاں رنگ اسلام ڈٹھا سوہنا خلق اصحاب کبار دا اے

Marfat.com

بدلن لگ پئے کل خیال جھیڑے امن ویکھدے پئے سنسار دا اے   ویکھ زندگی پاک اسلامیاندی پئید دلیں ولنگڑا پیار دا اے

اکھن بڑے نے ایہہ عجیب بندے الویں تاپیا دکھ آزار دا اے   بن گئے نے سبھے غلام سرورؐ سوہنا طرز ہر نبیؐ دے یار دا اے

صلح حدیبیہ فتح مبین ذیقعد ۶ھ

صلح دل ہو ہے سارے کافراں نے سوہنی نبیؐ دی پاک تدبیر ہوگئی   دُور بدگمانیاں سب ہویاں مسلمان دی نیک تقدیر ہوگئی

بھاویں رک گئے راہ ترقیاندے ظلم کرن دی حد اخیر ہوگئی   ایہہ عجب اسلام دا طوق سوہنا خلقت کل ای جدی اسیر ہوگئی

دن دوگنا ودھن اسلام لگا ایہو صلح ای دام تدبیر ہوگئی   جھکن لگ پئے سر اسلام اگے خالد جہیاں دی کند شمشیر ہوگئی

پکے صلح دے عہد پیمان دیکھن نبیؐ پاک دی ویں توقیر ہوگئی   عمر عاص دے پت جہیے ہوئے مسلم ایڈی صلح دی طول زنجیر ہوگئی

ایہہ سی فتح مبین پئی صاف دسدی خلقت صلح تھیں کل تسخیر ہوگئی   چودہ سو دی ٹولڑی صلح کرکے دو برس وچہ فوج کثیر ہوگئی

دو برس اندر مکہ فتح ہویا فتح ایہہ ساری عالمگیر ہوگئی   بنے دس ہزار ادہ پاک مسلم رحمت ربدی نال نسیر ہوگئی

بھاری رک ہوندی نفرت جاگ اندر جدے واسطے صلح اکسیر ہوگئی   سرور سروری خلق اخلاق دی اے سدا خلق تھیں خلق تسخیر ہوگئی

صلح حدیبیہ فتح مبین

پہنچے جدوں حدیبیہ صلح کرکے رب آکھدا فتح مبین ہے سی   قول رب دا سچ ہن رسولؐ اللہ کامل اوہناندا بڑا یقین ہے سی

اللہ فتح مبین فرماوندا اے ایہہ قول رب العالمین ہے سی   خطبہ اک دن آپؐ نے ایہہ دتا سن لئے جو کوئی ادہین ہے سی

رحمت جگ تے لئے اسلام آیا رحمت رب اسلام دا دین ہیسی   ویلا آگیا جگ تے ونڈیئے ہن فضل رب دا دین متین ہے سی

کیتے اسی تبلیغ اسلام والی کفر جگ تے دیو لعین ہے سی   دعوت شاہاں نوں تدوں رسولؐ دتی جو کوئی وی شاہ قرین ہے سی

قیصر روم تے کسرے نوں بھیجیو نے قاصد مصر نوں نال یقین ہے سی   شاہ حبش نجاشی نوں گھلیو نے خط لے گئے مسلمین ہے سی

ہور عرب سردار سرحدیاں نوں جہناں وچہ نہ کوئی متین ہے سی   چھیڑ دتا حضورؐ نے ظالماں نوں کیتا آپؐ نے کم نوین ہے سی

حکم اللہ دا پہلوں سی ہویا نازل اندر پاک کتابؐ مبین ہے سی   اوہو لکھیا خطاں دے وچہ سرور نبی پاک رسولؐ امین ہے سی

ل قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون ترجمہ اشعار میں اگلے باب میں

ترجمہ خطوط شاہان زمانہ اور ان کے نتائج سنہ ۷ ہجری

آؤ اہل کتاب اس ول کلمے تساں اساں نے جہنوں وڈیایا اے
پالنہار نہ منیئے ہور کوئی ساڈے رب نے ایہہ منوایا اے
کہہ دیئو گواہ ہو تسی ساڈے اساں حکم خدا اپڑایا اے
ایس خط دی نقل ہے جے اج بھی شاہِ مصر نوں جو بھجوایا اے
تھنے کجھ بھیجے خط پڑھ اوہنے خچر اک وی نال اپڑایا اے
خچر اُتے سواری نبیؐ ہوندے نال ماریہ نکاح پڑھایا اے
اوہ بچپنے وچہ سی فوت ہوئے قبطی ماریہؓ نے جہنوں جایا اے
اوس خط دا عکس ہے اج چھپیا جہنوں اساں وی درج کرایا اے
دحیہ قلبی لے گیا سی خط نبویؐ قیصر روم نوں جو اپڑایا اے
اوتھے ابوسفیان سردار مکہ کدھروں قافلہ لے کے آیا اے
ہرقل پُچھیندا دس سردار مکہ کیہے خاندان نبیؐ نوں جایا اے
دین اوس دا ودھے یا گھٹدا اے اوہنوں ابوسفیان تبلایا اے
کدی جھوٹ وی اوس تھیں تساں سنیا اگوں ابوسفیان سمجھایا اے
عہد نامیاں وچہ کی طرز اوہدا ہرقل غور کر ایہہ پچھوایا اے
کوئی من کے اوس نوں چھڈدا اے ہرقل ایہہ سوال اٹھایا اے
اوہدی اصل تعلیم ہے کیہے ہرقل اگوں ابوسفیان تبلایا اے
پاک رہو تے پڑھو نماز ہر دم کدی کسے نوں نہیں ستایا اے
اوہنوں منیا بہت غریب لوکاں دولتمند نے مُنہ نہ لایا اے
سُن کے ابوسفیان تھیں ایہہ گلاں اوہدا سب تھیں دل بھر آیا اے

کریئے اک خدا دی ہل پوجا جس نے نہیں شریک بنایا اے
جیکر پھیر لو مُنہ نوں ایس گلوں ساڈے رب نے ایہہ فرمایا اے
منن والے ہاں اسیں تے حکم ربی اگے اوس دے سیس جھکایا اے
مقوقس بادشاہ نے اس خط تائیں ڈبے وچہ محفوظ کرایا اے
دو لونڈیاں ہور اس گھلیاں سن اکی ماریہ نام رکھایا اے
اس دے پیٹ تھیں اک فرزند ہویا ابراہیمؓ کہہ جہنوں بلایا اے
دوجی نال نکاح حسانؓ کیتا لونڈی رکھن دا حکم نہ آیا اے
محمد اوپر رسولؐ دے اوپر اللہ مہر وچہ ایہہ نبیؐ لکھوایا اے
ہرقل اعظم نوں خط اوہ جا ملیا اس نے منشیاں تھیں پڑھوایا اے
ہرقل کرے تحقیق رسولؐ والی اوس نے ابوسفیان بلوایا اے
گھر اجڑا اوہ قریش والے اگوں اوس جواب سُنایا اے
دن دن ہے ودھدا دین اوہدا بھاویں اساں وی زور لگایا اے
ساری عمر وچہ اساں نہیں جھوٹ سُنیا اوس سدا امین کہلایا اے
کہندا ابوسفیان نے عہد پکے کر کے قول نہ سر پھیرایا اے
آکھے ابوسفیان نہیں کسے چھڈیا بھاویں اساں دی مار کٹایا اے
پوجا اک خدا دی کرو کہندا اکو رب کریم منوایا اے
کرو سب دے نال احسان کہندا رشتے دار دا حق دلایا اے
لے پرساڈیاں لگاندا ہے ویری بھیڑا اوس نے ایہہ کمایا اے
اوس سدّ لئے پادری سب اوتھے بڑا اوہناں نوں اوس سمجھایا اے

عکس خط حضرت نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنام مقوقس شاہ مصر

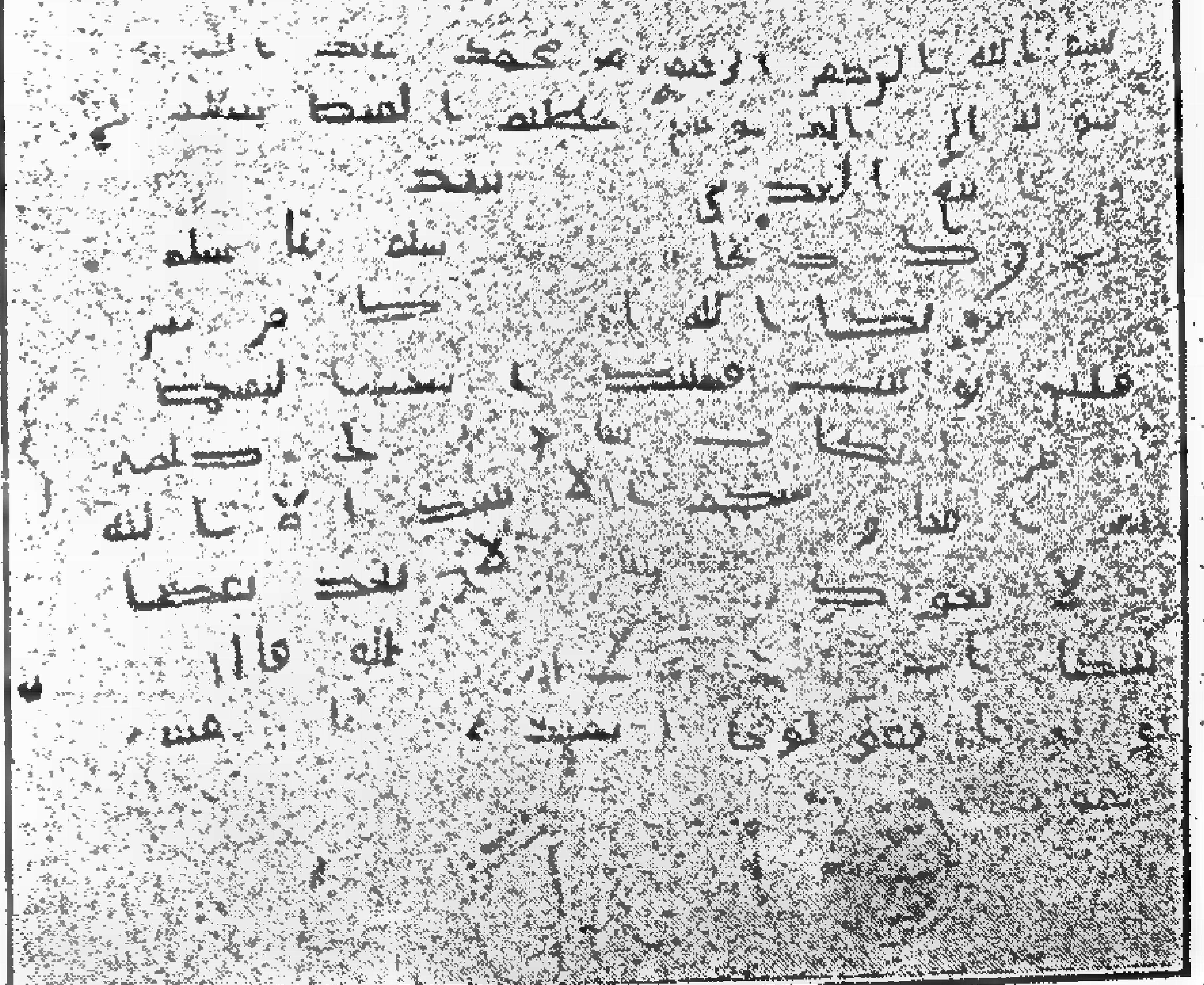

نقل

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ و رسولہ الی المقوقس عظیم القبط سلام علی من اتبع الھدیٰ اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فعلیک اثم القبط یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون

اللہ
رسول
محمد

ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے قوم قبط کے سردار مقوقس کی طرف

ہدایت کی پیروی کرنے والے پر سلام ہو۔ اما بعد میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ تو اسلام قبول کر لے تو محفوظ ہو جائے گا اور خدا تجھے دگنا اجر دے گا۔ اور اگر تو نے اعراض کیا تو قوم قبط کا گناہ بھی تیرے سر ہوگا۔ اے اہل کتاب آؤ ہم ایک ایسی بات پر اتفاق کر لیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ یہ کہ ہم صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور یہ کہ ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اپنا رب نہ بنائے اگر وہ اعراض کریں تو کہہ دو کہ اس بات پر گواہ رہنا کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں

اللہ
رسول
محمد

آکھے دین سچا میتوں جاپدا اے جدا ذکر انجیل وچہ آیا اے
ایہہ حال سی دشمناں ویریاں دا جہناں بڑا فساد مچایا اے
عبداللہ بن حذاف نے خط کھڑیا کسرے ول جو نبی بھجوایا اے
اللہ نبیؐ دا نام سی خط اوپر ھیٹھاں کسرے دا نام جو آیا اے
خط کر دتا ٹوٹے نبیؐ والا بڑا جوش خروش دکھایا اے
پھڑ کے بھیج دے ایس رسولؐ تائیں جس نے خط ایہہ بُرا اپڑایا اے
بڑا رعب سی شاہ ایران والا عرباں سر نہ کدی اٹھایا اے
پہنچے آ اوہ پاک رسولؐ اگے حکم شاہ دا آن سنایا اے
ہویا قتل ہے کسرے اج راتیں اوس نبیؐ نوں پکڑ منگوایا اے
ایہہ سُن کے اوہ حیران ہوئے واپس گئے تے پتہ ایہہ پایا اے
اوس منیا نبی رسولؐ سچا مین کسرے تھیں رب چھڈایا اے
شاہ حبش نجاشی نوں خط ملیا اوہ پڑھ اسلام لے آیا اے

وگڑ گئے اوہ سُن کے جدوں سارے ہرقل آکھدا ایں فرمایا اے
گلاں ابوسفیان نے دسیاں ایہہ جدوں اوہ اسلام تے آیا اے
اوہدا حال وی سُن لے پڑھن والے جویں واقعہ پیش ایہہ آیا اے
سٹر بھج کے اوہ کباب ہویا بیٹھاں نام جو اپنا پایا اے
حکم لکھدا یمن دے حاکمے نوں جس نے نام بازان دھرایا اے
دو آدمی اوس نے بھیج دتے حکم اوہ بجا لے آیا اے
کوئی بول نہ سکدا عرب والا شاہی دبدبہ اوہناں تے چھایا اے
نبیؐ پاک نے اوہناں نوں دسیا اے سانوں رب نے ایہہ بتلایا اے
ٹوٹے خط وانگوں ہوسی راج اوہدا جلوہ رب نے آپ وکھایا اے
پتر اوس دے نے کسری مار دتا ایہہ سُن بازان چکرایا اے
ٹکڑے ہو گیا اوس دا ملک سارا جویں نبیؐ دا خط کرایا اے
حضرت جعفر سہن سرور مقیم اوتھے جدوں واقعہ پیش ایہہ آیا اے

جنگ موتہ کے واقعات

ملک عرب دے ہر رئیس تائیں نبیؐ ایہہ پیغام پہنچایا اے
اوہدے کول نامہ حارث گئے لے کے اوس اوہناں نوں چا مروایا اے
چلے تن ہزار اصحاب مومن جہناں اوپر خدا دا سایہ اے
بڑے بڑے قریش مہاجراں نے سر حکم دے ہیٹھ جھکایا اے
ویکھے شان اسلام دی ذرا کوئی کیویں اپنا شان مٹایا اے
نہیں سی کدی قریشیاں جنگ اندر سر ہیٹھ غلام جھکایا اے
اک لکھ سی فوج شرجیل والی جدوں موتہ مقام تے آیا اے

اوہناں وچوں شرجیل پُت عمر دا سی جیہڑا شام دی حد تے چھایا اے
قتل قاصد دا ہوندا اے جنگ یارو نبیؐ جنگ دا حکم فرمایا اے
زید حارث دے پُت غلام تائیں نبیؐ پاک سردار بنایا اے
نالے ہور انصار سن شان والے قدم زید دے تخت اٹھایا اے
نکے وڈے سن اج برابری تے نبی پاک ایہہ سبق سکھایا اے
جاناں دین نوں چلے نے اج سارے دسدا نور ایمان سوایا اے
زید ہوئے شہید اس جنگ اندر رب اوہناں نوں کول بلایا اے

Marfat.com

حکم نبیؐ دا سی جعفر بنے افسر جے کر زید نے سیس کٹایا اے
عبداللہ بن رواح دا حکم ہے سی افسر تیسرا نبیؐ بنایا اے
یاراں مشورہ کر کے تد دِل او تھے خالدؓ بن ولید بنوایا اے
پڑھو واقعہ ایہہ تاریخ اندر خالدؓ جویں کمال دکھایا اے
تھوڑے بہیاں نے جو کمال کیتا ایسا جگ نے نہیں وکھایا اے

لڑدے کھا کے زخم شہید ہوئے بڑا جوش ایمان دکھایا اے
اوہ بھی لڑ کے ہوئے شہید او تھے ایتھوں تیک تے نبی فرمایا اے
جہناں فضل خدا دے نال یارو دشمن مار کے پچھاں ہٹایا اے
ہجری اٹھ وچہ ہوئی سی جنگ موتہ ذکر وچہ حدیث دے آیا اے
سرورِ نبی کریمؐ دے دوستاں تے سدا ربّ نے فضل کمایا اے

جنگ خیبر محرم ۸ سنہ ہجری

جلا وطن جاں بنو نضیر ہوئے بہتے وچہ خیبر ڈیرے لاوندے سے
جنہی سی سرداراس قوم اندر نال مومناں ویر کماوندے سے
جنہی جنگ احزاب وچہ پھیرے بھونداعربال اوہلے آوندے جاوندے سے
عبداللہ پت ابیؔ دے نال مل کے سدا ویر تھیں شور مچاوندے سے
کردے سدا سے مکر فریب سارے راہ ویر دے سدا کھلاوندے سے
طاقت نہیں سے مومناں وچہ کوئی بنا جج دے گھراں نوں آوندے سے
جدوں پاک رسولؐ نوں خبر ہوئی پہلوں آپ تصدیق کراوندے سے
سولہ سو اصحاب کماں اندر ڈیرے رجیع مقام تے لاوندے سے
ہویاں کجھ لڑائیاں ایسے تھاویں مسلم فتح پا خوشی مناوندے سے
قلعے فتح ہوئے کئی ہور ایتھے ویری قلعے قموص وچہ جاوندے سے
دیہہ روز محاصرہ نبیؐ کیتا تاں وی نہیں یہود گھبراوندے سے
درِ خیبری علیؓ اوکھیڑ دتا جھنڈا فتح دا علیؓ لہراوندے سے
فتح بعد یہود نے عرض کیتی سانوں دیہو زمین ایہہ چاہوندے سے
ہے سی بڑی شریر ایہہ قوم بھاویں نبیؐ اوہناں دی گل منوا ندے سے

ہے سن کل سردار یہودیاں دے جیہڑے چھڈ مدینے نوں آوندے سے
خیبر دو سو میل مدینیوں سی سدا لوکاں نوں اوہ اکساوندے سے
قبیلہ اک غطفان دا بڑا ہے سی اوہنوں نال یہود ملاوندے سے
نالے بنو قریظیاں ظالماں نوں رہے سدا ای ایہہ بھکاوندے سے
شرطاں نال قریش جد نرم سنیاں مسلم حج نہیں کرن نوں جاوندے سے
سازش رلی یہود غطفانیاں دی حملہ کرن دا متا پکاوندے سے
اس تھیں بعد اصحاب نوں نال لے کے کوچ خیبر دی ول فرماوندے سے
خیبر اتے غطفان وچہ تھاں سی ایہہ نبی روک وچہ دوہاں دے پاوندے سے
کر لین گے صلح ایہہ نبیؐ سوچن اپر نہیں یہود شرماوندے سے
ایہہ قلعہ مضبوط سی وچہ خیبر لشکر بہت جرار اس تھاوندے سے
جھنڈا علیؓ دے ہتھ رسولؐ دیندے فتح ہووے گی اج فرماوندے سے
علی مرتضےٰؓ کیتا کمال بھارا سجدہ شکر بجا لیاوندے سے
ادھ ونڈ کے دیاں گے عمر ساری نبیؐ پاک چا فیض کماوندے سے
کردے مشورہ رل شریر سارے زینب حارث دی دھی کول جاوندے سے

تیرا ماریا ایہناں نے ہے خاوند دعوت دے ور رکھ دلیں کراؤندے جے
اللہ لیا بچا رسولؐ اپنا لقمہ اک ہی آپؐ اٹھاؤندے جے
کردے رہے شرارتاں سدا ظالم مسلم نت رہے کرم کماؤندے جے
جلا وطن تاں عمرؓ کراؤندے نے ملک عرب نوں پاک کراؤندے جے
کیویں چھڈن شرارتاں کرنیاں ایہہ نبیؐ بہت ہی غور فرماؤندے جے
کیتی پھیر آزاد اوہ نیک بندی نکاح نبیؐ خود آپؐ پڑھواندے جے
پتہ لگدا اے اہدا ایس گلوں ولیمہ نبیؐ اسس جگہ کراؤندے جے
کھانا آپنو اپنا لے آؤ رل کے یار سب کھاؤندے جے
قیدی چھڈے تے مال وی موڑ دتا یار نبیؐ دے حب دکھلاؤندے جے
فلسطین وچہ اج وی ہین جھگڑے جتھے آن کے وسدے جاؤندے جے
کیتی مومناں سدا ای طرفداری امن ہیٹھ اسلام دے پاؤندے جے

دعوت من لئی نبی رسولؐ سچے زہر کھانے دے وچہ پاؤندے جے
بشیر براؔ دے پُت نے کھا لیا سی اوہ ترت ای جان گنواؤندے جے
حضرت عمرؓ دے وقت تک ٹکے نائیں پتر اوہناں دا اچھتوں کراؤندے جے
نبی پاکؐ نے کرم سی فیر کیتا زینب وچہ قصاص مرواؤندے جے
صفیہ دھی کنانہ سردار والی ایہنوں قید تھیں آپؐ چھڈاؤندے جے
فرضی قصے نے مال غنیمتاں دے الویں جھوٹ پئے لوک سناؤندے جے
کوئی چیز نہ پاس رسولؐ دے سی نبی پاکؐ ایہہ حکم فرماؤندے جے
ستو اتے کھجوراں سن خوان اُتے ذکر وچہ حدیث دے آؤندے جے
سدھرے نبیؐ دے قید ہن کیویں کریئے تے اوہناں دے پئے ودھاؤندے جے
عرب کل نے ایہناں تھیں دُکھی رہندے پئے اج یہود ستاؤندے جے
سرور بڑے بدبخت یہود ہے جے سدا جگ نوں ایہہ جھگڑ کاؤندے جے

اسلام کا عالمگیر پیغام الفت

ایہناں خطاں وچہ لکھیا گیا ہے سی حکم پاک خدا رحمان والا
دین دھرم سب جگ دے ذرا دیکھو ٹولہ ویکھ لو کوئی انسان والا
سبھے مذہب منوندے ہین اللہ جس دا نام ہے اچڑی شان والا
کوئی کہے پرماتما گاڈ کوئی کوئی کہے اکال جہان والا
سانجھا اوس دا نام ہے جگ اندر مالک ہے جو زمین اسمان والا
عرض کراں ہیں جگ دے عقلمندو دیکھو وقت ایہہ خط لکھوان والا
حملہ سال پہلوں کیتا دشمناں نے سچا رب سی جان بچان والا

صلح واسطے کل جہان اندر ایہو پاک اصول فرقان والا
خوب چھان کے دیکھو موداں سب نے لفظ ویکھدے کوئی ایمان والا
کوئی کہے خدا تے رب اس نوں ایشور آکھدا کوئی گیان والا
کوئی آتما کہے پرماتما نوں کوئی جپدا نام بھگوان والا
ایسے گل تے زور اسلام دتا گیا چمک ہے سب نور ایمان والا
جھکیا عرب نہ جے سی نبیؐ اگے ویلا نہیں سی نشان دکھان والا
چھپے چھپے تے دس دے سن دشمن سوچے غور تھیں کوئی دھیان والا

Marfat.com

مل دی کامیابی جیکر عرب اندر تاں تے جاندا فکر دوڑاں والا
ایسے حال وچہ شاہاں نوں خط ایسے لکھ سکدا کوئی تراں والا
ایپر نبیؐ دا دیکھے یقین کوئی کیڈا زور ہے ڈیلے ایمان والا
ایسا رب تے ایہہ یقین کامل دیندا ہوش بھلا انسان والا
اج ویکھ لئے ہوش تے عقل والا کوڈا باقی اے کیہڑا جہان والا
شاہی ہے اسلام دی اس تھاویں جتھے جتھے گیا قاصد شان والا
گلاں ایہہ نہیں جاندے اج مسلم نہ کوئی دسدا سبق پڑھان والا
قوماں ساریاں ول او نبیؐ سچے دعویٰ[1] ہے ایہہ خاص قرآن والا
دتا عیسےؑ جواب سی اوس تائیں کیتا جس سوال ایمان والا
ایتھے ہند وچہ وید دا حکم چل دا ہمن چاہیدا پڑھن پڑھان والا
ایپر نبی رسولؐ اسلام والے نہیں چھڈدے بشر جہان والا
آدے جو اسلام دے وچہ گھیرے چھوت چھات نہ ہووے کران والا
ایہہ خط لکھے اندر ست ہجری ایہو سال سی حج کران والا

سمجھ گئی اے دیکھ کے کامیابی کراں فکر پیغام پہنچان والا
جیہڑے دھرم نہیں ہوون ہیر اڈسالے ہوندا سب دے جوش بھڑکان والا
من لے گا کل جہان مینوں ایہہ ہے رب دا حکم اپڑان والا
لیا ویکھ سی جگ نے پھیر جلدی جلوہ رب دے پاک فرمان والا
کیہڑی قوم نہیں منیا نبیؐ اللہ کتھے گیا نہ نور قرآن والا
ایہہ قول خیال نہیں وہمیاں دے نہ ہی طور ہے کسے گمان والا
تسیں سب دے نبیؐ او رب آکھے ڈولہ وکھ نہیں کوئی جہان والا
عیسےؑ نبی نے وچہ انجیل کہندے اسرائیلی ہاں بھیڈاں جگان والا
کھانا کتیاں نوں دیواں بشر والا ایہہ کم نہیں مجھ نادان والا
دوجی قوماں نوں اوہ ملیچھ کہندے بن سکے نہ اوہ گیان والا
دیندے نور اسلام دا پاک سوہنا کر دیندے نے خاص ایمان والا
نکے وڈے دے رہن نہ کوئی گھیرے بھائی بھائی اسلام بنان والا
نبیؐ پاک دا ہوندا غلام سرور سارے جگ نوں سبق پڑھان والا

مکہ معظمہ کی فتح ۸ سنہ ہجری

تکیا حال ہے کجھ رسولؐ والا بڑا حوصلہ ایہہ گنہگار دا اے
اکی سال ستاوندے رہے مکی وار سدا ای سر تے تلوار دا اے
پایاں بہت مصیبتاں بھاریاں نے سہندا نبیؐ سچے کردگار دا اے

پڑھن والیاں نوں ملسی اجر ہووا ذکر پاک رسول مختار دا اے
دیس چھڈیاں وی اٹھ سال گذرے پچھا چھڈیا نہیں سرکارؐ دا اے
کردے رہے شرارتاں اج توڑی بھاواں پندھ دشوار گذار دا اے

[1] انی رسول اللہ علیکم یقیناً آپ سب کے رسولؐ ہیں۔

Marfat.com

پیاں میلاں تے امن نہ لین دیندے بڑا حوصلہ نبیؐ مختار دا اے
پھر دے چکدے کل قبیلیاں نوں چلے داؤ نہ کسے عیار دا اے
کھچے آوندے نفس سعید سارے اثر گھٹدا روز کفار دا اے
ساتھی صلح دے وقت خزاعہ والے ٹولہ بن گیا ملے یار دا اے
بنو بکر نے توڑ کے عہد نامہ کیتا خزاعہ تے وار تلوار دا اے
خزاعہ والڑے ہو مجبور نسے جیہڑا کم مجبور لاچار دا اے
بنو بکر نہیں حرم دا پاس کردے ہتھ روکیا نہیں تلوار دا اے
خزاعہ والیاں دا ٹولا اک نٹھا بوہا ملدا آن سرکارؐ دا اے
قاصد بھیجدے نبیؐ قریش والے شرطاں تن جو گوش گذار دا اے
بنو بکر دی چھڈو یاں طرفداری جیکر پاس کجھ کسے گفتار دا اے
ہویا عہد سی وچہ حدیبیہ ساتوں بڑا خیال اقرار دا اے
دتا ایہہ جواب مغرور ہو کے لے پر ابو سفیان وچار دا اے
پہنچا نبیؐ کریم دے کول یثرب حاضر ہو کے عرض گذار دا اے
چلی چال نہ کوئی رسولؐ اگے او تھے صدق تے نور انوار دا اے
ہن پالنا پیا اوہ عہد نامہ نبیؐ نال جو کل کفار دا اے
چلے اوہنوں چھڈاں مصیبتاں تھیں جیہڑا نبیؐ نوں آن پکار دا اے
کہندے چلو امداد غریب دی نوں عہد پالنا حکم غفار دا اے
ذرا کرن دھیان کجھ غور کر کے کدھر قصد سردار ابرار دا اے
میٹن واسطے جو اسلام تائیں دس دے سدا ہے زور تلوار دا اے
سدا لب ہے ابھار دے عرب تائیں ظلم کرن تھیں کوئی نہ ہار دا اے
جہناں سدا ہے دو سیاں مومناں نوں دتا دکھ تے دکھ آزار دا اے

صلح کیتیاں سال نہیں دو گذرے ایپر دلیں اندھیر غبار دا اے
ادھر دین اسلام دا نور سوہنا پاندا دلیں ولنگڑا پیار دا اے
سڑدے حسد وچہ پھرن قریش سارے وس چلدا نہیں اغیار دا اے
بنو بکر سن یار قریشیاں دے حق اوہناں نوں کوئی نہ وار دا اے
ساتھی اوہناں دے ہوئے قریش مکہ ساتھی خزاعہ رسولؐ سردار دا اے
ٹھہرے آن کے حرم دی حد اندر جتھے کوئی نہ کسے نوں مار دا اے
اوہنوں ہوڑدے مول قریش ناہیں ارض حرم وچہ وار تلوار دا اے
ویکھ دھاندلی ایہہ قریش والی نبی پاک رسولؐ وچار دا اے
دیو خون بہا جو تساں مارے جیہڑا طور سب عرب دیار دا اے
نہیں تے کرو اعلان اوہ ٹٹ گیا عہد نامہ جو نبیؐ سردار دا اے
دتا سن جواب قریشیاں نے ساڈا عہد تھیں رخ انکار دا اے
خطرے اوس نوں دسدے بڑے ہیں اوہ مکے نوں چھڈ سدھار دا اے
نواں عہد نامہ آ کے کر لیئے۔ چالاں کرن تھیں دلوں نہ ہار دا اے
پچھاں پرتیا ہونا کام ظالم ہویا چوڑ کم اوس سردار دا اے
ساتھ دیونا پیا خزاعہ دا جس تے ظلم کفار مردار دا اے
نال سدیا اوہناں قبیلیاں نوں ساتھی جو جوڑی سرکارؐ دا اے
ارض حرم ہے عرب وچہ جگہ ایسی جتھے امن فرمان ستار دا اے
آ کی سال ستاوندے رہے جیہڑے چڑھیا رہندا سی کنگ انکار دا اے
حملے کرن نوں سدا جو آوندے سن کنگ لے لے کئی ہزار دا اے
جہناں نیند تے چین حرام کیتا خوف دلیں رہندا کارزار دا اے
کیہڑا دکھ ہے جگ تے رہیا باقی مسلم جو نہیں جھل گذار دا اے

بدلے لین واسطے اوہناں ظالماں تھیں لشکر چلیا نبیؐ مختار دا اے
داغ دلاں وچہ بہت تے مومناں دے ویلا یاد سب نوں حال زار دا اے
اے پردوستو رب رحیم سچا جلوہ نبیؐ وچہ جسد دے انوار دا اے
دتا پتہ نہ ویریاں دوستیاں نوں ہووے کم ناہیں مارو مار دا اے
بدلے لین نوں اج قریشیاں تھیں ہر دل مسلم ٹھاٹھیں مار دا اے
ڈیرے گھت لو کل پہاڑیاں تے وکھو وکھرے حکم سرکار دا اے
گن لین قریش تعداد ساڈی ہووے حوصلہ پست پیکار دا اے
مکے والیاں ویکھیا اوس راتیں چھلا بلدا دس ہزار دا اے
پیا سوچ تھیں فکر وچہ ہر ظالم بدلہ ملے گا ہن کردار دا اے
اٹھن اوہو محمدؐ ہے اج آیا اکو رب جو سدا پکار دا اے
اوہو مکے دا اک یتیم نڈھا ساتھی نہیں کسے رشتے دار دا اے
مار مار کے جس نوں کڈھیا سی اوہو آن کے اج للکار دا اے
دکھ اساں سی دتڑے سدا جہالے کوئی دکھاں نوں نہیں وسار دا اے
سبے اس ہو کے مومن گئے تیر ب جتھے نس کے جھٹ گذار دا اے
گئے ہار کے اوہ حدیبیہ تھیں کل ہار دا طور اقرار دا اے
ساڈے نال نہ عرب ہن وسدا اے ساتھی ہر اک دس ہزار دا اے
کوئی سوچدا ایں ایہہ ظلم کیتا دکھ دین نوں پیا وچار دا اے
گذری غماں دی وچہ نے رات ساری صبح بانگ بلالؓ پکار دا اے
گھر و گھر وچہ بھاجڑاں آن پیاں ہر اک پیا آہیں مار دا اے
اوس ویکھیا کل پہاڑیاں تے لشکر نبی رسولؐ مختار دا اے
پہلے چہ نبیؐ دے ملے عباس اگوں نقشہ دیکھ کہندا گھبرار دا اے

فوجاں خلق عظیم دے نال لڑیاں سر جھکدا ہر اسوار دا اے
ساتھی ظالماں دا اج دسے ناہیں جیہڑا کفر تے جان نثار دا اے
رحمت کل جہان تے کرن والا دار دیکھنا کیویں سنوار دا اے
ٹرے چپ چپاتڑے طرف مکے لشکر آپ دا دس ہزار دا اے
مکے کول اک شام نوں جا پہنچے ہویا حکم ایہہ نبی ابرار دا اے
آپو اپنے چلھے بنان سارے شعلہ نکلے ہر چمکار دا اے
سارے جگ دے دکھ کماندراں تھیں طور دکھرا لگے یار دا اے
ہوش اڈ گئے ویریاں ساریاں دے دل ڈبیا ہر ہشیار دا اے
کریئے کی نہیں چلدا وس کوئی گھیرا اج ایہہ کئی ہزار دا اے
ساڈے رب نے کئی ہزار بھاویں اج اک خدا نہیں ہار دا اے
جہنوں تنگ کراسی بے حال کرکے جیہڑا حال ہوندا اودھے یار دا اے
دین اوسدا پھیلیا عرب اندر دھمی اوہ گفتار کردار دا اے
چھپ چھج کے نس گئے اوہ اتھوں پتہ رہیا نہیں گھر بار دا اے
چڑھ چڑھ کے جاوندے سبے اوتھے پایا وخت اساں بار بار دا اے
اج پہنچیا لیکے فوج مکے جیہڑا حال ساڈے کارو بار دا اے
نہیں سے پہنچا کدی نہ آن مکے اثر خلق تے اوہدی گفتار دا اے
کوئی آکھدا ایں کی کراں گا ہن بڑا ودے تے خوف آزار دا اے
مکے وچہ اج گونجیا نام اللہ نالے اللہ دے خاص دلدار دا اے
گھروں نکلیا ابو سفیان ویکھن غائب ہونی اج اوس سردار دا اے
ڈگے پیئے سن رب دی یاد اندر سجدہ شکر ہر اک گذار دا اے
بڑا بادشاہ تیرا بھتیجا اے کیڈا ٹھاٹھ اج ایس سردار دا اے

Marfat.com

دھوکا اکھیاں اوہدیاں فیر کھادا فکر اوس والا دنیادار دا اے
معافی اج میں چل دواں تینوں کرم ویکھ لے رب دے یار دا اے
حضرت عمرؓ نے ویکھیا اوہدیاں نوں جذبہ بھڑکیا اوس غمخوار دا اے
لگے آن سکھان اوہ نبی تائیں ویکھو حوصلہ ہوش ہشیار دا اے
اہدی دشمنی دانہیں جے انت کوئی ویری اللہ تے اللہ دے یار دا اے
رحمت رب دی ہس پئی گل سن کے نبی پاک ستار غفار دا اے
کیہا کجھ نہ آن کے ابوسفیان چھایا کرم تھیں ابر پیار دا اے
بہا بخشیا اساں قصور تیرا بخشش حق ہوندا شرمسار دا اے
تیرے گھر دے وچہ وڑے جو امن اوہنوں بوہا بند کرے گھربار دا اے
رہیا ابوسفیان حیران سن کے بڑا کرم کریم دے یار دا اے
اساں کوششاں کیتیاں لکھ بھاویں پانسہ بناندا پیا نت ہار دا اے
پیا خلق اخلاق دا اثر بھارا خالی ہتھ نہ گیا اوس وار دا اے
معافی لے کے پرتیا طرف مکے صادق دل تے نور ابصار دا اے
بخش دتے نے اوہناں قصور ساڈے جلوہ عجب رسول مختار دا اے
ابراہیمؑ دی ہوئی دعا پوری اج داج اوہدے برخوردار دا اے
اس تھیں بعد رسول خدا چلے کعبے طرف جو گھر غفار دا اے
اوپر ادشمنی نبی سوار ہے سن جھکیا سر اس بڑی سرکار دا اے
جھنڈا سعد عبادہ دے پت دے ہتھ شوخی نال اوہ ذرا للکار دا اے
نبی پاک ایہہ سن للکار کہندے چپ وقت نہ ایس گفتار دا اے
پہنچے اک مقام تے نبی اللہ اوچا تھاں جو ایس دیار دا اے
خالد بن ولید دا ایہہ دستہ سن لیا حضورؐ للکار دا اے

شاہی نہیں ایہہ ابن عباس کہندے رتبہ ایہہ رسول مختار دا اے
ٹریا نال عباس دے ابوسفیان سر جھک گیا شرمسار دا اے
دوڑ پہنچدے اوہناں تھیں اوہ پہلوں ڈیرہ جس تھاں بڑی سرکار دا اے
کہندے کدی نہ ایہنوں معاف کرنا ظالم حضرتؐ ایہہ بڑا منسلا دا اے
آئے بن عباس ہن نال لے کے ایہو بڑا سردار کفار دا اے
پہنچے اودیں عباس تے ابوسفیان جھکیا سر ڈھٹھا اوگنہگار دا اے
ہویا نبیؐ دا ایہہ ارشاد عالی معافی دیو ناں کم ابرار دا اے
لے جائیں پیغام توں امن والا جیہڑا کم ہر اک سردار دا اے
شوخی کرے نہ کوئی تے امن اوہنوں ساڈا کم نہ تیر تلوار دا اے
میرے جہیا ویری اوہنوں اج معافی کم ایہہ ناہیں دنیادار دا اے
ایس لئی بچاوندے بتاں تائیں ایس جت دا وچہ ہتھ ستار دا اے
آکھے سچے او یار رسول اللہ بیڑا پار ہویا شرمسار دا اے
دیندا آن پیغام پھر مکیاں نوں کہندا کرم ایہہ رب دے یار دا اے
شوخی اج نہ حرم وچہ کرے کوئی فضل آگیا جے کردگار دا اے
باطل بتاں دا پوجنا سب ہے سی سورج چمکدا اج انوار دا اے
ساتھ آپؐ دے دس ہزار مومن نور رب دا اٹھاٹھیں مار دا اے
مسجدے وچہ پیے جاندے نبی اللہ بیڑا غرق سب کہنہ کار دا اے
اج دن ہے جنگ دا ابوسفیان کہندے زور اوہ کفر کفار دا اے
اوہدے قیس فرزند نوں حکم ہویا جھنڈا لئیں ایس سردار دا اے
دتی آپؐ نوں جھک سی اک پاسے کسے چکیا ہتھ تلوار دا اے
بڑے جوش تھیں پچھدے نبی اللہ کارن کی اس شور پکار دا اے

Marfat.com

بڑی سخت تاکید سی اساں کیتی اج کم نہ کسے تے وار دا اے
ٹڈے عکرمہ دے مارے دو مسلم زور توڑنا پیا بلکار دا اے
فتح ہو گیا امن دے نال مکہ کعبے پہنچدا نبیؐ جبار دا اے
کردو پاک خدا دا گھر پہلوں۔ پہلا گھر ایہو کردگار دا اے
بُتاں والیاں گھر ناپاک کیتا اج زور اس رب قہار دا اے
بُت کعبہ تھیں باہر سی پئے موہندے جان کوئی نہ اوہناں تون وار دا اے
تدوں پڑھی نماز پھر حرم اندر جلوہ نظر آیا کردگار دا اے
حضرت علیؓ نوں بھیجدے سدنے نوں دتا اوہناں پیغام سرکارؐ دا اے
چک پٹکیا علیؓ نے اوس تائیں طور دیکھ گستاخ طرار دا اے
کہندے پاک رسولؐ سن علیؓ بھائی حق سدا ہوندا حقدار دا اے
واپس کنجیاں کر دتے لو معافی طور طرز اسلام دا پیار دا اے
واپس کنجیاں دیوندے علیؓ مولا نبیؐ حق کہندے حقدار دا اے
اجے وچہ اندھیرے عثمان ہے سی جلوہ خلق دا پیا چمکار دا اے
کلمہ پڑھ کے حاضری آن دیندا دل بھر آیا اشکبار دا اے
نبیؐ پاک پھر کنجیاں بخش دیندے دل مٹھڑا اوس غمخوار دا اے
اس تھیں بعد خطاب حضورؐ کیتا۔ دتا پتہ سچے کردگار دا اے
پیدا کیتے نے زمین آسمان جس نے ساتھ نہیں کسے مددگار دا اے
کر سکدے نہیں امداد کوئی اینویں ایہناں نوں بشر پکار دا اے
دوجی گل ایہہ سنو دھیان کر کے کیوں بشر نوں بشر پکار دا اے
نکے وڈے دا چھڈو خیال بھیڑا زور وراہی ایہہ وچار دا اے

خالد کہیا اے پاک رسولؐ اللہ تو لڑا اک پہلوں سانوں مار دا اے
وچہ سن معقول ناخوش ہوئے رنج دلے وچہ ایس تکرار دا اے
کھڑے ہو گئے پہنچ کے پاس کعبے ہویا حکم رسولؐ مختار دا اے
کسے نہیں بنایا سی بت خانہ ابراہیمؑ ایہہ کنداں اسار دا اے
تسیں اپنا گھر ہن پاک کر لو سلے جان ایہہ مال کفار دا اے
ڈھونگ بُتاں والا ہویا برباد سارا واقف ہویا ہر اک اسرار دا اے
فیر سددے اوس عثمان تائیں پُت طلحہ والے کنجی دار دا اے
پہلوں پائے عثمان ولنگڑے نے دیندا پھیر جواب انکار دا اے
لیاں کنجیاں کھوہ تے ہوئے واپس حال دسیا آن گفتار دا اے
کر کے زور تے کھتا ہے حق اوہدا ایہہ کم نا ہیں منصب دے ار دا اے
اوکھا کم سی بڑا اے ذرا سوچ کر دے علیؓ کی حکم سرکارؐ دا اے
سختی میری نوں کریں معاف سجن ایہو حکم رسولؐ مختار دا اے
کہندا سچا خدا اے نبیؐ سچا راگ نکلیا دلے دی تار دا اے
کردا عرض ایہہ کنجیاں ہین حاضر بخش دیو قصور انکار دا اے
اوہدی نسل وچہ اج تک کنجیاں جے دیکھ لو ایہہ کرم سرکارؐ دا اے
لوکو سن لو ہے خدا واحد پالنہار جو کل سنسار دا اے
ایہہ بت نہیں رب جہان والے گھڑیا جگ والے استاکار دا اے
دیکھو ڈگیاں اج نمانیاں نوں کھل گیا سب راز اسرار دا اے
اکو جیہی مخلوق ہاں اسی سارے وڈا نام اک رب غفار دا اے
درجہ سب نوں دیو برابری دا کوڑا ڈھونگ ایہہ کبر ہنکار دا اے

وڈی ذات نہیں وڈیاں کرن والی وڈا اکم ای ذات سنواردا اے
اس تھیں بعد رسولؐ نگاہ کیتی جس تھیں وسدا ابر پیار دا اے
گالی دین والے ایہناں وچہ ہے سن رکھیا شرم نہ جہناں سرکارؐ دا اے
کنڈے راہ وچہ کجھ وچھان والے نکھ سامنے ای طعنے وار دا اے
اوہ وی سن جو پہنچدے نت یثرب لشکر لے کے کئی ہزار دا اے
تسیں کی امید اج رکھدے او باقی حوصلہ کوئی آزار دا اے
دیکھ لیو تاریخ انسان والی پرچہ پڑھ لو کسے اخبار دا اے
ایسے ظالماں تے فتح پان والا لیندا سر کٹا سردار دا اے
جیل خانیاں نوں بھر دے نال اوہناں کیتا قصد جس کسے پکار دا اے
اٹھن جوگ نہ چھڈدے اوہناں تائیں نقشہ اج وی سامنے وار دا اے
جرمن اتے جاپان نے ظلم کیتا بدلہ بھوگنے کی کردار دا اے
اٹھن جوگ نہ چھڈیا اوہناں تائیں جیہڑا پہل کر کے پھوں ہار دا اے
حضرت نوحؑ ڈوبیا ویریاں نوں بچیا کوئی نہ اوس دیار دا اے
موسےؑ غرق کرا فرعونیاں نوں پار لنگ کے شکر گذار دا اے
سری کرشن مروائے سی آپ ویری ارجن نہیں جہناں نوں ماردا اے
زور بدھ دا توڑیا راجپوتاں نہیں اج تک سر ابھار دا اے
ہند ونڈیا گیا تے دیکھیا جے کیویں چلیا وار تلوار دا اے
پاکستان آئے ستر لکھ مسلم پتہ جہناں دے نہیں گھر بار دا اے
بڈھے بڑھے جوان شہید ہوئے کھوج لبھدا نہیں عصمت دار دا اے

تیرے رب دے وڈا اوہ ہے جے جیہڑا خوف رکھے کردگار دا اے[1]
کتھے اج سہن سامنے کل مجرم ٹولہ ایہہ وی کئی ہزار دا اے
نیزے برچھیاں نال جو ونڈے سن کیتا کسے سی وار تلوار دا اے
پیاسے نبیؐ دے خون دے کھلے ہیسن کم جہناں دا نت تکرار دا اے
دکھ دین والا اک اک ہے سی ہویا حکم ایہہ تدوں سرکارؐ دا اے
پڑھن والیو ذرا خیال کرنا بدلہ کی ہر اک ستمگار دا اے
ایسے ظالماں نوں ملدا کی بدلہ کیہڑا طور اج تک دنیا دار دا اے
کیتے جاوندے قتل کجھ اخیر والے ویندا نام مٹا گھر بار دا اے
طاقت توڑ مروڑ کے رکھ دیندا زور کچل دیندا زور دار دا اے
بڑے بڑے نے لوک تہذیب والے ایہو فیصلہ ہر سرکار دا اے
پھانسی ملے تے قتل سردار ہوئے مال لٹ لیا گھر بار دا اے
بدلہ لین والا جذبہ فطرتی ہے نقشہ جنگ والے کارزار دا اے
عادا تے ثمود تباہ ہوئے دشمن نبیؐ دے رب ای ماردا اے
رام لنکا نوں ساڑ کے خاک کردا لادن جدوں آ اوس تے یلغار دا اے
بدھ مت نے وید کی بہمناں تے رکھ دتا ہتھ تلوار دا اے
اٹھ سکی نہیں قوم جہان والی انگلش راج تھیں جو جو ہار دا اے
سکیاں وار کیتے جیہڑے ظلم والے مسلم اوہناں نوں جھل گذار دا اے
بچے عورتاں بہت ہلاک ہویاں پتہ کوئی نہیں ویہہ ہزار دا اے
امرتسر تھیں دلی تک کوئی مسلم دسدا نہیں اذان پکار دا اے

---

[1] ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم۔ اللہ کے نزدیک قابلِ اکرام وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔

Marfat.com

نکے وڈیاں نوں دتا کڈھ اوتھوں مال لٹ لیا گھر بار دا اے
جرم اوہناں دا سی مسلمان ہونا دوجا ظلم تھیں ہونا فرار دا اے
پاکستان وچہ ہوئے سن کجھ ہندو ٹولہ اوس تھاں نبیؐ مختار دا اے
نقشہ مکیاں دا دیکھو غور کر کے نہیں سراں تے وار تلوار دا اے
گل اک اچنبے دی دسدی اے نقشہ عجب ہر دل بدکار دا اے
جدوں اوہناں تھیں پچھیا نبیؐ اللہ جذبہ آگیا دلیں پیار دا اے
تسیں سخی تے سخی دے پُت سوہنے بیڑا پار اساڈڑی عار دا اے
بخشش منگھ تھیں کم تساڈڑا اے خلق اج وی پیا ونگار دا اے
ڈٹھی سدا کریمی دا کرم سوہنا ویلا ویکھیا اساں ادبار دا اے
ویکھن والیاں ویکھیا اوس ویلے فضل رب سچے کردگار دا اے
بحر کرم دا قلب رسولؐ والا کھا کے جوش پیا ٹھاٹھیں مار دا اے
عجب دل حبیبؐ خدا دا سی غم دیکھ نہ سکے غمخوار دا اے
سزا دبوفی رہ گئی اک پاسے رنگ وکھرا نبیؐ مختار دا اے
بھائی بند اساڈڑے تسیں سارے رنج فکر ہن سب بیکار دا اے
اج نہیں الزام ہے تساں اوپر مطلب ایہہ سا ڈے کردگار دا اے
جھوٹے بتاں نوں رب بنا کے تے در چھڈ دتا پالنہار دا اے
ہو گئے حیران گفتار سن کے ہوش اوڈیا ہر ہشیار دا اے
نبیؐ آکھیا لے ایمان آؤ بدلہ چھڈناں تاں الٰہی دار دا اے
دغا بازیاں ہے جو سدا کر دے اج اوہناں تے کرم سرکار دا اے

راہ چلدیاں سکھاں نوں مار دتا بیڑا ڈبیا سکھ سردار دا اے
ایڈے ظلم نہ ہوئے سن جگ اوپر پرچہ دیکھ لو کسے اخبار دا اے
بڈھا بچہ تے زن نہ کسے ماری ہندو سکھ گو سب نوں مار دا اے
ڈٹھی فتح پاکے کھلے سامنے نے ظالم ظلم ہر اک چتار دا اے
دیندے دل گواہیاں سب ہیسن ایسا خلق نہ ایس سرکار دا اے
دتا اک زبان جواب سبھناں سچا قول ایہہ ٹھیک اقرار دا اے
ڈٹھے ہوئے او تسیں حضور ساڈے بھلا ہویا نہیں حال سرکار دا اے
سانوں کرم دی صرف امید ہے جے بدلے طور کیویں بخشنہار دا اے
شاہی بدل نہیں سکدی خلق تیرے موسم ہن تے فصل بہار دا اے
کیتا نبیؐ سلوک ودھ اس کولوں چمک اٹھیا کرم غفار دا اے
لہر پاک سمندروں اک اٹھی ظلم ڈبیا کل کفار دا اے
بخشش دین دی ہے تلاش جس نوں جذبہ جس وچہ نت پیار دا اے
نہیں کوئی اولہڑا آپ دیندے سگوں لال نوں نبیؐ ابھار دا اے
کیتی تساں سی بتاں دی طرف داری کارن وڈڑا ایہہ تکرار دا اے
یوسفؑ نبی جو آکھیا بھائیاں نوں اوہا سخن اج ربدے یار دا اے
بھل جاؤ ہن ویر فساد سارے منو رب جو حکم سنوار دا اے
اسیں کراں گے نہیں شرارتاں وی لیا قول نہ ایس اقرار دا اے
غور کرن والے ذرا ویکھ لیندے نہیں خوف تلوار دے وار دا اے
قبضے اوہناں دے وچہ نے جائیداداں ہور کل اسباب گھر بار دا اے

لہ لا تثریب علیکم الیوم   آج کے دن تم پر کوئی طعنہ نہیں۔

Marfat.com

نال ہور سن کل مہاجراں دے حمزہؓ علیؓ رسولؐ مختار دا اے
نبیؐ آکھیا دستو چھڈ دیو حق کسے جو میڈے نیں یار دا اے
بھریاں ہویاں امنگاں سی دلاں اندر بدلہ ملیگا ظلم دے وار دا اے
دکھ دیاں لگے اسی وی اوہ سارے جیویں جیویں سانوں کوئی مار دا اے
مکھ پاک رسولؐ تھیں جدوں سنیا دل صاف ہو گیا ہر یار دا اے
وکھو وکھریاں فطرتاں ہوندیاں نے وکھو وکھرا راگ ہر تار دا اے
غصہ ور ہوندا کوئی صبر والا عادی ہوندا کوئی ہنکار دا اے
ساتھی نبیؐ دے بڑے انوکھڑے سن اثر نبیؐ دی عجیب گفتار دا اے
بخش وینڈے نے محل تے ماڑیاں وی کی ذکر ایتھے کاروبار دا اے
دکھ سہن دی پہلی نظیر ناہیں پڑھو حال تاریخ سنسار دا اے
بجلی اک سی چمکدی وچہ مکے نور اوس دی پاک چمکار دا اے
مُنھ گھرتے قلب کفار دا لے حملہ ہویا ایہہ خلق دے وار دا اے
ابوجہل دا عکرمہ پت اج وی نٹھا کر کے وار تلوار دا اے
نس گیا کرتوت کر چھڈ مکہ ہویا سامنا کیسے ذمے وار دا اے
مشکل کم سی کی کریم اگے بخشنہار جو کل سنسار دا اے
ہندہ ابوسفیان دی اوہ بیوی جس دا دل ظالم خونخوار دا اے
ایسی ڈائن نوں کر معاف دینا مشکل کم یارو دنیا دار دا اے
حبشی وحشی جس حمزہؓ شہید کیتے حاضر ہو کے عرض گذار دا اے
گھٹ سامنے دسیا توں ہوویں دکھ ہوندا اے تیری کار دا اے
ایسی معافی دی کوئی نظیر کدے دسے کوئی تے اشر سنسار دا اے
سوچو فیر تے کجھ دھیان کر کے کم ایہہ کیسے دنیا دار دا اے

دوجے حق ہے سن دکھاں والیاں دے حق ہور اصحاب کبار دا اے
دھن شابا رسولؐ دے ساتھیاں نوں ہر اک جو جان نثار دا اے
دیتاں تتیاں تے رگڑے دیاں گئے ہن حق ساڈا وی دل ابھار دا اے
بدلا لینا نہ ظلم کہاوندا اے ایہہ تے عدل انصاف سنسار دا اے
چھڈ دتے نے سب حقوق اوہناں دکھ درد دیاں گھر بار دا اے
کوئی حوصلہ رکھدا بڑا بھالا کوئی جوش تھیں پیا للکار دا اے
دکھاں نال سی چھڈیا دیس جنہاں ظلم ہر اک تے رشتہ دار دا اے
دتے چھڈ نے حق حقوق سارے ہر اک چا حق وسار دا اے
بدلے چھڈ دے دکھاں دے کل سارے درجہ بڑا اصحاب کبار دا اے
ساتھی پاک رسولؐ جیہے پاک سوہنے دسے تولہ نہ کوئی اغیار دا اے
ویری مومناں دے ہو کے مست جھولے جھولا آ گیا نبیؐ دے پیار دا اے
ہوئے جنگ وچہ بہت معاملے نے اوچا تھاں رسولؐ مختار دا اے
مسلم اوس سہن دو شہید کیتے نالے پت شریر سردار دا اے
عورت اوس دی دکھی ہو پیش ہوئی بھریا روپ اس نے عرضدار دا اے
دتا حکم بلائے معاف کیتا ساتھی بھاویں اوہ ساڈڑے مار دا اے
جیہڑی کالجہ چبدی ڈھٹری سی بھلا حال نہ احد دے ہار دا اے
رحمت جگ دی نوں یارو کی مشکل سوکھا کم اوہ بخشنہار دا اے
مافی دے فرمایا اوس تائیں آوے یاد سانوں جذبہ پیار دا اے
تیرے ویکھیاں چاچے دی یاد آوے شہرہ جگ وچہ جدی تلوار دا اے
دس سکدا نہیں مثال کوئی ڈھونڈ بھال دا فکر ہکیار دا اے
حسن سیرت وچہ کوئی حسین ناہیں جلوہ نبیؐ دے پاک نوار دا اے

Marfat.com

جگ والڑے جد نہیں دس سکدے ایہو جہیا سلوک پیار دا اے
ہادی جگ جہان تے بہت گذرے دتا پتہ جہناں کردگار دا اے
بڑی نرم تعلیم انجیل والی عیسےؑ نبی پریم پکار دا اے
بخشش کرن دا ایساں ظالماں تے ہویا بخت نہ کسے غمخوار دا اے
شاہی ملی پر طبع نہ مول بدلی بخشش کرم سب ہو سرکار دا اے
ایس حسن محبوب نے جگ ہویا خالی گیا نہ وار پیار دا اے
فکر غم مخلوق دا ہر ویلے ڈبے ہویاں نوں سدا ابھار دا اے
مدد سدا کمزوراں نوں دین والا سوہنا طرز محبوب دلدار دا اے
بدلا لین دا جو نہ خیال ناہیں سگوں فکر رہے نت سدھار دا اے
خالق نال کمال وصال ایسا جگ وچہ نہیں دلدار دا اے
سارے جگ نوں نعمتاں دین والا مہربان ہر دکھی بیمار دا اے
اثر خلق عظیم دا پیا ایسا مکہ بن گیا رشک گلزار دا اے
ٹولے ٹولے نے آن کے بیعت کیتی دل لٹیا ہر سردار دا اے
مرداں بعد پھر عورتاں بیعت کیتی جلوہ نبیؐ دے نور انصار دا اے
پھیل گیا اسلام تلوار تھیں اے ایہہ قول کسے نابکار دا اے
ویری ہویا[1] جہیا اسلام والا قائل دل تھیں ایس اقرار دا اے
مکہ شہر سی کل مطیع ہویا نہ کوئی چلیا وار تلوار دا اے
سختی آپؐ نہیں کرنی چاہوندے سن ایہہ کم اس نبیؐ ہشیار دا اے

پھیر پاک رسولؐ نوں منّنے دا پہلو ملے نہ کوئی انکار دا اے
خالی رہیا نہ ملک تے دیس کوئی قوم قوم نوں رب سنوار دا اے
پرم دھرم آہنسا سی بدھ کہیا ملیا وقت نہ او ہنوں ملہار دا اے
ملیا حسن ایہہ نبی کریم تائیں جس نوں رب خود آپ شنگار دا اے
ظلم سہن دی سہجنو حد ہوئی بخشش کرم وچہ ابر بہار دا اے
چشماں نال پریم مخمور ہے سن گوڑھا الفتی وا گفتار دا اے
بھکارے تے رہے او پاک بندے پیٹ بھر دیندا انکسار دا اے
غصہ آیا نہ جہناں نوں عمر ساری بھاویں جگ سدا پیا مار دا اے
دستگیر یتیم مسکین والا مہربان شفیق دکھ دار دا اے
ہمدرد مخلوق دا خاص بیلی بخشنہار بھیڑے گنہگار دا اے
سوہنا طرز تے ہر ادا بانکی مجمع نبیؐ کل نور انوار دا اے
جھکے دل اسلام دی خوبیاں تے دل صاف ہو گیا کفار دا اے
کثرت نال اسلام قبول کردے ٹولا رہ گیا کجھ اغیار دا اے
کیتا جبر نہ کسے دباؤ پایا خلق اسّن دا پیا سدھار دا اے
اس تھیں ودھ کی وقت سی جیلیا ندا عقل مندا ای کجھ وچار دا اے
لکھدا اوہ ہے نبیؐ دے حال اندر ویکھ لئو ایہہ قول اغیار دا اے
دین سب نے نہیں قبول کیتا نہ ای جبر دا حکم سرکار دا اے
یثرب والڑی طرز تے آپ چلے طرز نرم سبھال پیار دا اے

سچی گل جو ویری بھی من لیوے ہور کی ثبوت اظہار دا اے
مکہ ہو گیا آخر غلام سرور شہرہ ہر پاسے شاہ ابرار دا اے

[1] میور - یورپ کا ایک مصنف ہے جس نے لائف آف محمد معاندانہ رنگ میں لکھی۔

حنین[۱] یعنی ہوازن کی لڑائی سنہ ۸ ہجری

خالی بُتاں تھیں ہو گیا جدوں کعبہ سارے عرب دی نیک تقدیر ہوئی
کافر سوچدے بُت تباہ ہوئے بہت بُری ہے ایہہ تشہیر ہوئی
بُہتے من گئے اللہ رسولؐ تائیں دُکھی کجھ دی جان ظہیر ہوئی
ٹولے ساہن ہوازنی زور والے بڑی اوہناں اندر دارو گیر ہوئی
زور ساجے نہیں کجھ اسلامیاں دا بھاویں قوم قریش اسیر ہوئی
مکے والڑے کجھ تے دم لیندے ایہو ایہناں تھیں بڑی تقصیر ہوئی
ہوئے کٹھے ہوازنی جوش اندر ساری قوم تیار بے پیر ہوئی
بھیجے پھیر تصدیق نوں پاک بندے جدوں آن تصدیق اخیر ہوئی
سُن کے دوستاں ایہہ جواب فی تا بھیڑی اوہناں دی ہُن تقدیر ہوئی
رستہ ڈوکے کرن نہ آن حملہ ایہو جنگ دی بڑی تدبیر ہوئی
چلیا بارہ ہزار دا ایہہ لشکر ٹولی مکیاں دی شکر شیر ہوئی
اللہ پاک قرآن وچہ آپ کہندا جدوں جمع ایہہ فوج کثیر ہوئی
پڑھو ذکر حنین دا وچہ توبہ[۲] ظاہر اوس تھاں شان قدیر ہوئی

جلوہ پاک خدا دا نظر آیا جدوں بُتاں دی ایہہ تحقیر ہوئی
پانسہ پلٹیا وہم گمان والے کارگر نہ کوئی تدبیر ہوئی
روندے دکھاں تھیں آکھدے کی کریئے پیو دادے ایہو لکیر ہوئی
کہندے بُرا قریش نے بہت کیتا سانگ پار کلیجے نوں چیر ہوئی
چلو چلیئے ہتھ کجھ دسے ہُن ساڈی دھاک یارو عالمگیر ہوئی
کعبہ اسیں تباہ نہ ہون دیندے بڑی جان ایہہ سُن ادھیر ہوئی
لگا پاک رسولؐ نوں پتہ پورا کٹھی قوم ہے ایہہ کثیر ہوئی
کہیا نبیؐ نے ہوش کجھ کر دیا دو فیر سامنے نویں شمشیر ہوئی
اج گھٹ نہیں اسی وی نبیؐ اللہ فتح ہے ساڈے دامنگیر ہوئی
ٹُرے دو ہزار سہن اہل مکہ طلقت نال ایہہ جمع غفیر ہوئی
آگیو نے دلیں گھمنڈ اس دم اگے رب دے اج تقصیر ہوئی
ہویا کثرت تے اوہناں نوں ناز وڈا غلطی ایہہ سی بڑی کبیر ہوئی
ڈریں کبر ہنکار تھیں سدا سرور چنگی ایہہ نہ کدی تدبیر ہوئی

ل حنین مکہ اور طائف کے درمیان وادی ہے مکہ سے صرف چند میل پر ہے۔ ٢ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ ۝ ثُمَّ أَنزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ سورہ توبہ رکوع ۴۔ ترجمہ: یقیناً اللہ نے تمہیں بہت سے میدانوں میں مدد دی اور حنین کے دن جب تمہاری کثرت تمہیں اچھی معلوم ہوئی پھر وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور تم پر زمین باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی تب تم پیٹھ دیئے ہوئے پھر گئے۔ تب اللہ نے اپنی تسکین اپنے رسولؐ پر اور مومنوں پر نازل کی اور لشکر اتارے جن کو تم نہیں دیکھتے تھے۔ اور ان کو جو کافر تھے عذاب دیا اور یہی کافروں کی سزا ہے۔

Marfat.com

بنی ثقیف اور ہوازنوں کی تیر اندازیوں سے مسلمانوں کا منتشر ہونا

ہوازن نال ثقیف دے رلے ڈٹے کوئی مکیوں ایہہ ہنیں دوسرے سن
لُٹے ہور ایہہ ہوئے عرب والے کامیابیاں دیکھ رنجور رہے سن
لیاں عورتاں ساتھ تے بال بچے غیرت عرب دے جو دستور رہے سن
ادھر مومناں دی بھاری فوج چلی اج اٹے دے نال غرور رہے سن
کیتا اوہناں گھمنڈ ہے رب کہندا اور کثرت اوہ مغرور رہے سن
قدرت والڑی شان عجیب ربا مسلم کر دتے چکنا چور رہے سن
فوج چار ہزار سی کافراں دی اسے پر جنگ تھیں باشعور رہے سن
تیر انداز جوان مشاق بھلے چھپے تاک وچ بادستور رہے سن
اگے فوج ہے سی مکے والیاں دی اجے اوہ اسلام تھیں دور رہے سن
ہوئی تیر اندی جدوں بوچھاڑ اکدم مکی ہو گئے سب مجبور رہے سن
کثرت کم نہ آئی کجھ اوس ویلے ہو گئے دماغ مسحور رہے سن
دیری جٹ سکے ودھے کھدیڑنے نوں نبی اللہ دے پاک معمور رہے سن
تیزی نال چلے طرف ویریاں دے خچر اوپر سوار حضور رہے سن
نعرہ مار کے آپ للکاردے نے سندے پتے کفار مغرور رہے سن
عبد المطلب دا پُت ہاں میں یارو جیہڑے قصاں دیچہ مشہور رہے سن
دیکھ لیا ایہہ کل جہان سارے نبی پاک اک ربّ دے نور رہے سن

بڑے پہلوان جوش خروش والے جنگی کرتباں وچہ مشہور رہے سن
بڑے کئی ہزار جوان بانکے بڑے سادتے اوہ مغرور رہے سن
تیر انداز غیور ہوازناں دے سارے عرب دے وچہ مشہور رہے سن
بھاوے کبر ہنکار نہ رب تائیں کر دے اج پیتے اوہ قصور رہے سن
سوڑی ہو گئی تدوں زمین کھلی کنڈاں دیکے نسدے دور رہے سن
پیدا ہوئے سامان کی اوس ویلے مومن ہو گئے سب مجبور رہے سن
دکھو دکھریاں گھاٹیاں کل بیٹھے مسلم جدھروں کراں عبور رہے سن
آئے تیراں دی زد وچہ جدوں مسلم وار تیر اندے ہوئے بھرپور رہے سن
خالد بن ولید کمان افسر کل عرب دے وچہ مشہور رہے سن
کنڈاں دے کے نس پئے ایہہ سارے ہوئے بارہ ہزار معدود رہے سن
واگاں چکیاں کل مہاجراں نٹھے کل انصار مجبور رہے سن
فوج نسدی آپ ہنیں ڈولدے نے استقلال دے آپ ظہور رہے سن
اگاں کلیاں ودھ للکاردے نے ہمت نال حضور بھرپور رہے سن
محمد ہاں میں ربدا نبی سچا پائے ظالماں قساں فتور رہے سن
ودھے جاوندے آکھدے ایہہ کلمے دلوں آکھدے یا غفور رہے سن
ہوئی ختم بہادری نبی اوپر سر در رحمتاں نال معمور رہے سن

جمع ہونا مومنوں کا آواز حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر اور شکست کھانا کافروں کا

صرف اک عباس رکاب اندر دیکھو نبی والا استقلال سارے
ڈر خوف ہنیں وسیاں دشمناں دا کر دے غور دے نال خیال سارے

Marfat.com

اوس وقت عباسؓ للکاردے نے ویکھو مومنو اپنا حال سارے
کرن والی بیعت درخت ہیٹھاں گذرے اجے نہیں نے دو سال سارے
کنیں پئی جد گرج عباسؓ والی لگے کرن اودہ دی ڈھونڈ بھال سارے
پہنچے نبی کریمؐ دے کول سارے ویکھن نبیؐ دا اوج جمال سارے
تھوڑی دیر اندر ظالم اٹھ نسے چھڈ گئے سب مال تے نال سارے
بھیڈاں بکریاں اٹھ تے سونا چاندی مل گئے غنیمتی مال سارے
نس گئے کجھ قلعہ اوطاس ولے مومن پہنچدے نال اقبال سارے
گھیر گھتیا مومناں صادقاں نے ایہہ سن نبی دے پاک جمال سارے
کیتا نبی نے مشورہ اوس تھاویں ویکھ چاکھ کے حال احوال سارے
وڑ گئی اے لومڑی کھڈ اندر ہن جائیگی دکھڑے جھال سارے
دکھ دیو ناساڈڑا کم تائیں دیر رکھدے نے ساڈے نال سارے
گھیر اچیک لئو نبی فرماوندے نے ویکھو دشمناں نوں خوشحال سارے
رحمت رب دی سن فرمایا اے ایہہ کم نے بڑے محال سارے
ربا رحم کریں طائف والیاں تے آئے ایہہ نے وچ زوال سارے
بھیڑی عقل والے نہیں سوچدے نے کتنے پاک لے کل خیال سارے
نہیں آپ اسلام منواوندے نے چھڈن نوں دے کل خیال سارے

پر تو پیشاں انصار مہاجر دین ویکھو نبی دا اوج کمال سارے
کدھر نسدے جاوندے سجنوں او دیکھو آمنہ بی بی دا سوہنا لال سارے
پچھے تے پیشاں رسول دی طرف سبھے ملگئے سب قدم سنبھال سارے
حملہ کرن نوں ہوگئے شیر وانگوں تے نسے کافراں دے بھیڑے حال سارے
پھڑ لئے کجھ نسدے مسلماناں پئے گئے وچہ سخت وبال سارے
قیدی چھ سو مومناں ہتھ لگے ہو بہت سن اہل عیال سارے
نسے اوتھوں دی پہنچدے جا طائف قلعہ بند ہو گئے رکھوال سارے
رسد بہت سامان سی قلعہ اندر اوتھے لگ جاندے کئی سال سارے
کہندا یاد دی اک لئے یا حضرت ہوئے ایہہ نے مست خیال سارے
چھڈ دیو تے دکھ نہیں دین گے سن لیا جے میری مثال سارے
نبی کہن فساد ای رد کنے ہاں چھڈو جنگ دا قسیں خیال سارے
کسے عرض کیتی بد دعا کریئے حضرت ایہناں دے ہین جنجال سارے
پھیر ہتھ اٹھا دعا منگی ویکھو حُب رسول کمال سارے
لیکے آویں توں ایہناں نوں کول میرے منو رب جی میرے سوال سارے
زور اور تے فتح دی آس تائیں ویکھو کوئی نے عقل سنبھال سارے
سرور سرور دی رحم عجیب سوہنا پئے نبی دے دسن جمال سارے

تقسیم مال غنیمت اور گلہ کرنا انصاری جوانوں کا

لگے مال غنیمتی جدوں ونڈن حضرت پاک رسولؐ حساب کر کے
اے پر کجھ جوان انصاریاں نے گلاں کیتیاں کجھ حجاب کر کے
دکھاں وچہ انصار مہاجراں نے جاناں دتیاں روح بیتاب کر کے

حصہ ودھ دیندے مکے والیاں نوں لے گئے احباب خیال کر کے
کہندے ویکھو ایہہ طرز رسول والے کی کریگا کوئی جواب کر کے
رہے کس دے بکریاں ڈنگ سارے مارے دیریاں سد کباب کر کے

Marfat.com

اسیں رہے نت جان نثار کردے رشتے مال تے گھر خراب کر کے
یاد آئے رسول نوں ساک سارے اسیں رہ گئے ادب آداب کر کے
اوہلے بیٹھ کے کیتیاں ایہہ گلاں اکدوجے دے نال خطاب کر کے

اج مال جے نبی دے ہتھ آیا نہیں ونڈیا کوئی حساب کر کے
ساڈے صدق بھلاوندی طرفداری حب وطن نے اج بیتاب کر کے
سرور پاک رسول نے جدوں سنیاں رہے چپ نہ آں جناب کر کے

خطاب رسول کریم مہاجرین اور انصار سے

اوسے دم حضور صلواۃ اللہ منبر نصب چا ترت کرا ندے نے
بعد حمد دے کہندے رسول اللہ نال درد پیار فرماوندے نے
بیت المال تھیں مال جو اساں دتا اوہ ودھ قریش لیجاوندے نے
طاقت ساڈڑی نال مطیع ہوئے اجے ہنیں اسلام لے آوندے نے
دیوو ایہہ جواب انصار میرے لوک سچ اے خبر پہنچاوندے نے
سچی خبر ہے ایہہ رسول اللہ عرض ایہہ انصار سناوندے نے
کہیا نبی نے اے انصار اللہ ویلے وقت پئے روز دہاوندے نے
جاہل سیں مدینے دیوچہ آہے نقشہ نبی اوہ کچھ دکھاوندے نے
کیتا رب نے فضل تے کرم بھارا یثرب اساں لئی چا اپڑاوندے نے
چھٹ گئے گناہ مصیبتاں تھیں راضی رب ہوری ہو جاوندے نے
سچ آکھدے او سیں نبی اللہ ایہو آکھ کے سر جھکاوندے نے
کہہ سکدے سیں لہو ہو ایہہ بھی نال حب رسول مناوندے نے
کیتی تدوں امداد سی تسیں آکھو چلا وطن جد لوک کراوندے نے
گھر بار سب ونڈ کے اساں دتے جدوں دکھڑے یار سناوندے نے
اس تھیں ودھ وی کہو تے جھوٹ ناہیں نبی پاک رسول فرماوندے نے
خوش تسیں نہیں دسو اسیں گلے بھیڈاں بکریاں لوک لیجاوندے نے

چڑھ کے منبر تے پڑھدے حمد ربی دور سب اصحاب آ جاوندے نے
سنیا اساں ہے ساڈے انصار بھائی کجھ ہو خیال دوڑاوندے نے
تساں کہیا قریش نت رہے ویری سدا ویر دے تیر چلاوندے نے
لائق نہیں انعام سہن اوہ ظالم کافر اج وی جو کہلاوندے نے
یا مکہ کسے بنا کے گل کیتی بہتیرے سنیاں گلاں جگاوندے نے
گلاں وچہ اساڈے ایہہ ہویاں ہنیں لوک بہتان لگاوندے نے
کر دیا داوہ ویلڑا ذرا یارو اللہ پاک جو کرم کماوندے نے
قوماں دوجیاں دے لستی رہے بھارو ظالم تساں نوں بہت ستاوندے نے
دتا گنج ایمان دا بہت بھارا دل سب دے صاف کراوندے نے
اللہ پاک دا ایہہ انعام ہے سی اس تھیں ودھ انصار کی چاہوندے نے
اے پر نبی نے کہیا انصار ٹھہرو سنو نبی کی پھیر فرماوندے نے
لٹے اجڑے آئے سا ہو کول ساڈے دشمن نت پئے روز ستاوندے نے
اساں منیا تدوں رسول تائیں جدوں آپ نوں لوک جھٹلاوندے نے
تسے آئے تے اساں پناہ دتی لوکی زور پئے جدوں دکھاوندے نے
اے پر سو کھاں ذرا دھیان کر کے نبی گل اک ہور سناوندے نے
لجہ مال لیجان گے نال اپنے ایسے واسطے نال اوہ آوندے نے

تسیں کھڑ گئے نال رسول اللہ رضا ربدی ہو بلاوندے نے
سن کے ایہہ فرمان حضور دا اہنوں کل انصار وگاوندے نے
کہیا پھیر رسول مقبول سچے جنہوں سن انصار شرماوندے نے
دوجی طرف نے ٹرے انصار میرے اوہ راہ پئے دلے نوں بھاوندے نے
دیکھو ایس تقریر تیں کی وسدا نبی سبق کجھ ہور پڑھاوندے نے
ڈھائیں مار انصار سب رووندے سن جدوں دا ز رسول سمجھاوندے نے
ڈھنگ سکھ لین دلاں نوں جتنے دا اوہیں فکر پئے نت دوڑاوندے نے
نائب الیں رسول دا بن اوکھا اوہیں ڈھیاں پئے لوک بناوندے نے

فضل کرم خدا دا الیا کیں نے حب پاک رسول جھلکاوندے نے
رو رو کے داہڑیاں بھیج گیاں الفت نبی رسول دکھلاوندے نے
مالک جان دا رب ہے قسم اسدی دکھیاں لوک اکطرف ہیئے جاوندے نے
ہیں ٹرا نگا نال انصار یاندے کیڈا حب دا جوش دکھاوندے نے
ہیچ مال ہے کل جہان والا اوہیں لوک پئے دل بھرماوندے نے
دکھیں طرز رسول کریم والا لیڈر جگدے جو کہلاوندے نے
اج لبھدیاں جگ وڈیائیاں نے لوک اس طرح سیس جھکاوندے نے
ربا الیں رسول دے سر صدقہ سرور جیہے دی آس لگاوندے نے

مقولہ شاعر

لکھیا حال ہے میں کجھ رسول والا مالک ہے جو کل وڈیائیاں دا
پاک ڈلاں وچہ حب رسول ہوندی مخزن دل ہے میرا بریائیاں دا
ڈھونڈھ بھال کے لدھرے کجھ خوشے کھیتر ہیسی رحمتاں چھائیاں دا
ڈھیر لگے سن سیکڑے بڑے وڈے منظر جیہا ندی خوب اچیائیاں دا
تکن لوک کی بھوڑیاں دانیاں نوں وڈا دھڑ تھ سی اوہ اچھیائیاں دا
سچی جھگھ وچہ وک گئی جنس میری بدلہ مل گیا مینوں کمائیاں دا
میرے جیہا ندی جنس نوں لے کے تے پورا ابھر گیا جدوں عطا نیاں دا
بچیا جو کجھ لین غریب تھندے مل دا جنہاں نوں مال سکائیاں دا
اوہیں گذر دی جاوندی عمر میری شاہد جگ ہے میری گواہیاں دا

دھند چھائی اے میرے خیال اُتے دالی اے ہے بہت صفائیاں دا
وڈ جیندا پہراں میں اڈ جھولی ہسا لبھدا بھراں سچیائیاں دا
کٹ کٹ بازار وچ لے آیا جھنے لگا سی دھڑت ڈیڑ وائیاں دا
وکھو وکھریاں سوہنیاں سن جنساں پھل نکاندی نیک کمائیاں دا
اک پا سڑے دسے غریب بیٹوں سودا لین جو ٹکر گدائیاں دا
جنہاں لئی منہ موڑدے رہے اوہ دی کیتا شکر ادا میں بھائیاں دا
لے گئے اوہ دھڑت تے جاوندا ملیا ڈھیر جیہ مال گناہیاں دا
ٹپ گیا اوہ جھٹ نمانیاں دا بھکاں فطرتی والڑی چھائیاں دا
کوشش میری بھیں کجھ غریب رحمن شان ربدی بے پرواہیاں دا

لیکھا کریں نہ نبی دا واسطہ ای میرے اوگناں اتے پریائیاں دا
کر دئیں تو ربا غلام سرور رتبہ ایہہ میری شاہنشاہیاں دا

مسلماناں دا تمام قیدیاں نوں آزاد کرنا

قیدی جدوں ہوازنی پیش ہوئے نظر اوہناں نوں نبی خدا کردے
چادر لاہ وچھاندے نال عزت خاطر بی بی دودھ ہرا کردے
شیما چل مدینڑے نال ساڈے رحمت اوس تے نبی خدا کردے
ویرا رہن دے قوم دیوچہ ملیوں بھادیں بہت سپنے خطا کردے
تحفے دیوندے پھیر حبیب اللہ اوہنوں نال پیار جدا کردے
کہندی میرا بھرا کریم سوہنا تسیں بھادیں او بڑی خطا کردے
ہویا حوصلہ ٹرپئے کجھ بندے جا کر عرض سارے شرم کھا کردے
کدی دودھ پلایا سی پالنے نوں اج لڑن نوں اسیں بلا کردے
فاتح جگ دے کی سلوک کردے پڑھن والڑے سوچ ذرا کردے
سنکے عرض بیان اس منڈلی دا نبی اوہناں دل چشم حیا کردے
چھڈ دیو تے ہووے سلوک بھاڑا عرض ہولا چاونے آ کردے
ہن ہار وچہ پیاں مصیبتاں جے زور دسدے لبھے دغا کردے
قوماں اج دی کہندیاں ہاریاں نوں اسیں نہیں سلوک بجا کردے
اے پر قلب رسول دی لہر سوہنی بخشش نال ای لبھے بلا کردے
ڈھک لیوندی کرم دی لہر اسنوں فتح دل محبوب خدا کردے
حصے میرے تے میرے قبیلڑے دے اسیں چھڈ کے حق ادا کردے
ظہر وقت نماز دے پچھ سب یار ہوسن اوتھے ہون گے یاد خدا کردے
دیکے مشورہ اوہناں نوں ٹور دتا کیڈی گل اے حق رسا کردے
مساوات دے پاک اصول والی بڑی پاسداری مجتبےٰ کردے

شیما دودھ دی بھین دی ویکھیو نے عزت اسدی نے مصطفےٰ کردے
الفت نال بٹھلا کے اوس تائیں وڈی بھین اگے التجا کردے
تیرا بڑا پیار ہے قلب اندر بھین تینوں نہیں اسی جدا کردے
نبی زور نہ دیوندے پھیر اگوں ہتھ چک کے پھیر دعا کردے
شیما گئی ول قوم دے نال عزت سن ساک سب جان فدا کردے
جاؤ منگ لو قیدیاں ساریاں نوں دیکھو رہن سنے اوہ عطا کردے
چھڈ دے اے سخی توں قیدیاں نوں رہے اسی ہاں بھادیں جفا کردے
ساڈی آئی بہادری کم تائیں ساڈی مدد نہ ساڈے خدا کردے
دیندے ایہو جواب ایہہ اوہناں تائیں رہے تنگ تسیں بڑا کردے
قیدی ماں حلیمہ دے ساک سارے اج آ کے نے التجا کردے
جتن والڑے آکھدے ہاریاں نوں تسیں رہے او سدا خطا کردے
تسیں جت جاندے بھیڑا حال کردے اسیں کدی ناہیں ایتھا کردے
دیکھ لئو اج حال ہے پا نیاندا جیہڑے پہل سی جنگ اٹھا کردے
سوہنے رنگ دی لہر تے لہر اٹھی آون اوہ جو سے جفا کردے
قیدی ونڈے گئے آکھیا نبی اللہ تسیں دیر کر کے التجا کردے
اے پر دیئے ہن ہو صلاح چنگی بڑا کرم اسدے مصطفےٰ کردے
اسے ویلڑے آن سوال کرنا سوہنا ڈھنگ نے نور خدا کردے
حق سب نوں آپنے مال دا اے قدر آپ اصول بنا کردے
ظہر ویلڑے آ گئے پھیر سائل اوہا آ کے تے التجا کردے

کہیا نبی نے حق جو ساڈڑا اے چھڈ دینے ہاں تسیں صدا کردے
ہیں دی آکھناں دیو چا قیدیاں نوں رحم تساں تے پاک خدا کردے
چھٹے اکدم چھ ہزار قیدی بخشش یار نے حکم سن چا کردے
کدھرے دسن عیسائی نظیر ایسی بخشش عیسی تے نور خدا کردے
عاجز ہین نظیر اوہ دسنے تھیں نال ویریاں جیویں وفا کردے
اک ہتھ تلوار قرآن دوجے شکل بحث وچہ جدل دکھا کردے
رب اینہاں نوں نور دے اکھیاندا ایہو نبی نے پھیر دعا کردے
تیرے کرم تھیں کم سب ہون سلجھے حالت بری نہ کوئی ابتلا کردے

باقی چھڈن دا حق اصحاب دا اے ظاہر گل ادہو مصطفے کردے
شفاعت رب دی منے گا نبی والی یار جان دی ہین فدا کردے
ہو گئے آزاد سن اوہ بھاویں اے پر کرم نے دلا توجہ چا کردے
دھندلی عینک ہے آریاں سایاندی گلاں جو نے شرم گوا کردے
ایسے رحم تے کرم دی دیکھ سیرت ظالم ذرا نے شرم حیا کردے
انھے ویکھ نہ سکدے اکھیاں تھیں شپر کدڑے نہ پاک خدا کردے
رحمت کل جہان تے نبی اللہ سوہنی نجب محبوب ادا کردے
بابا بخشدے نور کجہ دلے اندر پوری مرڈے دی التجا کردے

متفرق واقعات اور حالات ملک عرب

ہجری اٹھ ذوالحج دے ماہ اندر ہنی طائفوں پرتے جہان والا
عمرہ کر مدینے دیول پرتے یثرب شہر سی پاک سلطان والا
عرب دیس وچہ شاہ نہ کوئی ہیسی ٹولہ ٹولہ سی شان دکھان والا
کردے کعبے دی ایہہ تعظیم سارے ایہو تھاں سی سیس جھکان والا
کچھے آوندے لوک چو طرف ولوں مال لیکے نذر چڑھان والا
کجھ دناں تھیں دیکھدے سن بندہ دکھرا وکھری شان والا
اوہ تے کل خداواں نوں کہے جھوٹا اکو دسدا رب جہان والا
مٹ جائیگا آپ اوہ سوچدے سن نقشہ ایہہ سی وہم گمان والا
رہے دیکھدے کل تماشڑے اوہ گھٹیا زور سب اوہنوں مٹان والا
اساں ملیاں بت نہیں خوش ساتھوں نذر پا دتا مسلمان والا
ہندے پئے خدا سب عرب دالے کوئی رہیا نہ پکڑ اٹھان والا

عمرہ کرن نوں آوندے دل سکھے کعبہ اللہ دا گھر سی شان والا
دھماں پے گیاں عربدے ملک اندر مرکز فتح ہویا عربستان والا
دکھو وکھ سردار قبیلیاندے ہر اک سی حکم چلان والا
اثر عرب تے بڑا قریش داسی ادہو جاندے ڈھنگ بھیان والا
طاقت سب خداواں دی ہے ایتھے کوئی جمیا نہیں ہران والا
محمد نام قبیلڑے ہاشمی دا دیری ہے سارے خاندان والا
طاقت بہت خداواں دی منے بڑا دل ہے اوس جوان والا
مٹیا اوہ نہ گئے مٹان اسنوں کٹھا زور ہویا عربستان والا
آخر مکہ دی اوس نے فتح کیتا کوئی رہیا نہ زور دکھان والا
اے پراساں ایہہ گل عجیب دیکھی ہے ایہہ کعبیوں بت کڈھان والا
طاقت نہیں ایہہ لشکر اکلڑے دی اودھے نال ہے نور دکھان والا

Marfat.com

دسی اوسدے رب نے بڑی طاقت سچا رب ہے اوہدا جہان والا
ایہو اک خیال ہر شخص دا سی قول ایہو سی ہر انسان والا
من لئے نے جنہیں اصول اوہدے چھڈ گیا اوہ راہ شیطان والا
منندی گل نہ اوہناں دے وچہ دیکھی جیہڑا ہے پابند قرآن والا
کردے پھرن غریباں دی طرفداری مال ڈھوندے گھر مکان والا
سوہنے عجب انوکھڑے طور سارے نور چمکیا پیا ایمان والا
یار دا ایہناں خیالاں نے روک چھڈی اللہ پاک سی دین دھان والا
ناویں سال دے شروع وچہ نبی اللہ بندوبست کیتا مسلمان والا
دیو لستیں زکوٰۃ اوہ ٹیکس ربی جیہڑا رکن ہے خاص ایمان والا
بیت المال دے وچہ ایہہ رقم آوے حکم خاص ہے پاک رحمان والا
کرن گئے زکوٰۃ وصول عامل ٹولہ اک سی مان گمان والا
اوہناں عاملاں نے کیتا چا حملہ کر دتو نے ڈھنگ لسان والا
نہیں سن بنی تمیم اسلام اندر شرف اجے سی عہد پیمان والا
شاعر اوہناں دے بڑے خطیب ہیسن ہر اک سی زور دکھان والا
جیت گئے تے اسیں آزاد ہوئے ایہہ حق ہے ساڈڑی شان والا
پہنچے نبی دے جدوں دربار اندر ڈٹھا اوہناں نے نبی جہان والا
اک دے وچہ دی عزتاں کرن والے نقشہ ہو رہا ڈٹھا انسان والا
بنیے اوس تھاں اوہناں حلیم ڈٹھے ڈٹھا کوئی نہ شوخ زبان والا
اوڑک آن مقابلے وچہ ہوئے سوہنا طرز سی شعر سنان والا
اوہناں وچہ تعلیاں جوش بھارے راز دسدے زمین اسمان والا
کدی فلسفہ موت حیات دسدے کدی چنگ رباب وجان والا

جیکر کسے خدا وچہ زور ہوندا امٹ جاوندا اوہنوں مٹان والا
ویہہ سال لنگے ہاری سوچ ساری ڈٹھا اساں اوہ نیک بہان والا
غارت قتل ڈکیتیاں چھٹ گیاں بن گیا ہمدرد انسان والا
اوہناں محل بنائے نہ ماڑیاں ای نہ کوئی دبدبہ شان دکھان والا
بخشش دشمناں نال اوہ نت کردے جذبہ رکھن نہ ویر کمان والا
من گئے اسلام نے سب مکی تھاں تھاں نال ریگستان والا
ناویں دسویں ہجری سال اندر منیا دین کل عرب قرآن والا
عامل بھیجدے طرف قبیلیاں دے مطلب خاص سی پاک فرمان والا
حصہ چالیاں مال دا عشر کھیتی کردا فرض ہے رب جہان والا
ایہہ مال کمزوراں نوں زور دیندا طرہ ایہہ ہے سچے مسلمان والا
وسدا بنی تمیم قبیلڑا سی شاعر بڑے خطاب بیان والا
اے پر منیئے اک سر دا اٹھیا ٹولا پھڑ لیا اوس دڑان والا
پھڑے گئے تے کرن صلاح لگے کیہڑا ورتیئے طرز چھڈان والا
گجہ چن لئے اوہناں نے خاص بندے جن اثر اوہ خوب بیان والا
ہار گئے تے منان گئے اسیں یار وسچا دین ہے سچے سلطان والا
سادہ زندگی تے سادے طرز سارے نہیں ٹھاٹھ لباس مکان والا
شیخی فخر غرور دا نام ناہیں عاجز ہر اک سیں جھکان والا
اثر پے اخلاق دے دلاں اوپر لسے پر فخر سی شعر بیان والا
نازک بہت بلیغ کلام پڑھدے طرز شعر دماغ چکران والا
جذبے فطرتی اوہناں سنگار دسے نقشہ جب تھیں مست کران والا
کدی عشق تے شوق دے بھید کھولن دس حسن دا اندر الجھان والا

ذکوٰۃ چالیسواں حصہ مال عشر یعنی دسواں حصہ کھیتی کا

ڈُبن والاں دی وچہ گہر اُپاندے موتی کڈھدے وکھری آن والا
کی بشر تے کی خیال اسدے سر ڈولیا نہ مسلمان والا
معنے دار الفاظ دے سلسلے وچہ لفظ لفظ ہیسی کھُب جان والا
اُچے نظریئے طرز ادا بانکی کھچی کھڑے تیال سمجھان والا
اوہناں سمجھیا جت گئے اسیں بازی منہ بند کیتا مسلمان والا
داری آئی جد رب دے بندیاں دی نور جیہا ندے کول رحمان والا
کی ہے بشر فصیح بلیغ بندا اوہدے فضل بھتیں ہویا زبان والا
اثر اوہدے جلال جمال والے راز فطرتی کل سبحان والا
اثر دائمی اوس کلام والے واہ واہ وقت دی نہیں کران والا
سنیا جدوں کلام خدا اوہناں اثر اوڈیا شان گمان والا
کھالے سی خلق نے ول پہلوں نور چمکیا ہن قرآن والا
جملہ اک زبان بھتیں نکلیا نے کامل ہے کلام قرآن والا
اینیں دنیں رسول نوں خبر لگی بنی طے ہے فند مچان والا
دو سو سوارے نال جاؤ ہووے کم نہ کوئی ودھان والا
قیدی پھڑے گئے اوہناں دے جھنگ اندر مٹ گیا اوہ قہو طوفان والا
کنا نہ آئی ہے قید وچہ نبی سُنیاں دل نرم ہو گیا سلطان والا
کڑی سخی دی قید نہیں ہوسکدی چھڈ دینا ایں کم انسان والا
میتوں قید آزادیوں ہے چنگی کیتا حوصلہ پیش اس دان والا
اوہدا حوصلہ دیکھ کے حکم دتا نبی پاک سی کرم کمان والا
بیٹی سخی دی قوم لے ٹری ساری لٹیا خلق نے دل نادان والا
ملکے پتہ جا دتا رسول والا نال اللہ رحیم رحمان والا

کدی فکر دریا دی وچہ لہراں بہا ٹا دسے جوش طوفان والا
کھلے پھیر خطیب یتیم والے اثر پان نوں خاص بیان والا
چک کھڑن دماغ نوں چرخ اُدتے ہوندا جائے حیران دھیان والا
منہ تکدے رہن انسان منکے اثر عقل حیران کران والا
کون اج مقابلے وچہ ہوسی ساڈے وانگ ای مست بنان والا
جنہاں کول کلام خدا دا سی خالق ہے جو کل جہان والا
موہنے پاک اصول اٹل اودے لبھے کیویں دماغ انسان والا
دسدا تیر زباں روک کمال اپنے گھیر اگھت لسان بیان والا
دل فکر دماغ سب مست ہندے سن لئے جو راز قرآن والا
ملدے پاک کلام تے فتح پائی جیہڑا پاک کلام یزدان والا
دل دکھری لذتوں مست ہوئے کھل گیا نے باب پہچان والا
سچے فتیں اوہ پاک رسول اللہ آگیا اے مزا ایمان والا
حضرت علیؓ نوں آپ نے حکم دتا کرو ڈھنگ فساد مکان والا
گیا ہار قبیلڑا طے والا جت گیا سی شیر یزدان والا
پیش نبی کریم دے ہوتے قیدی علی مرتضیٰ حال سنان والا
حاتم طائی دی دھی ہے نبی کہندے بڑا سخی سی اوہ جہان والا
عزت نال آزاد جد کرن لگے اثر ڈٹھا نے حاتمی شان والا
قوم قید ہووے میں آزاد ہوواں ایہہ طرز نہ ملیندڑی آن والا
چھڈ دیو سب ایس دی قوم ساری ایہدا باپ سی بڑے احسان والا
لبھن گئی بھراؤں شام ولے عدی نام سی اوس جوان والا
آئی نال بھرا ایہہ پاس حضرت کلمہ پڑھن سچے مسلمان والا

Marfat.com

کیتا کرم حضورؐ نے ہوڑ ایہہ دی بخش دتا نے فیض جہان والا
بخشش واسطے راستے نبی سوچن کوئی نہ بچے نہ خیر لوں پان والا
شاعر کعب زہیر دا پت ہے سی دیری بڑا ہے سی مسلمان والا
لکھی نبی دی شان وچہ نظم اس نے جیہڑا کم سی وڈڑی شان والا
کس کس دا کراں بیان وکھرا ہو جائے نہ طول بیان والا
آیا آمڈا اسلام ول عرب سارا باقی رہیا نہ کوئی گمان والا
کتنے ہوئے سی جنگاں دے وچہ مسلم جدوں طور سی زور وکھان والا
مذہب ہووے آزاد تے امن ہووے اثر دسداندوں قرآن والا

کیتا قوم دا اوہ سردار مڑ کے فضل خاص ہے سی مہربان والا
ایہہ تے نبی دا کرم پئے دیکھدے او خالق بڑا کریم جہان والا
شعراں وچہ مخالفت پھرے کردا ایہنیں دین ہو گیا ایمان والا
بردا نام قصیدڑے اوس دا اے جیہڑا اوہنوں ہے زندہ رکھان والا
ہر شخص دی ایتھے ادا وکھری ایہہ ذکر سارے عربستان والا
کوئی غور کر سوچدا ظالم جیہڑا گلاں ہے مفت بنان والا
لج ہو جاندا سا عرب مسلم دور ایہہ سی امن امان والا
سرفر لور اسلام دا پھیلدا اے ہووے کوئی جے نور دکھان والا

اہل طائف کے حالات،

لکھاں ہوون سلام رسول اُتے کرم کرن جو سدا مسرور ہو کے
قلعہ طائفی جدوں ثقیف ملیا نبی دتا سی چھڈ معذور ہو کے
جدوں پرتیا مین تھیں پتہ لگا مدوں پہنچیا پاس رنجور ہو کے
رخصت لئی پھر قوم دل آون نے دی کیتی عرض اس بہت مسرور ہو کے
عروہ عرض کیتی میرے پاک سائیں لہیا اوہناں وچہ نہیں محبوب ہو کے
میرے نال نہیں ظلم کمان لگے گل رہے گی ایہو ضرور ہو کے
گلاں سُن کے حبیب حیران ہوئے دلوں گئے اوہ بہت رنجور ہو کے
عروہ صبح اذان پکارنے نوں کھلا آن جاں با دستور ہو کے
ایس موت تھیں مومناں صادقاں دا دل بھر گیا دا نگ تندور ہو کے
اوڑک ٹٹ گئے طائفی نور سارے ملیا رب نے آپ غفور ہو کے
کیتا اوہناں قبول اسلام سو ہنا رہ گئے سن اوہ مجبور ہو کے

بخش دیوندے شوخیاں ساریاں نوں کدی لہے نہ آپ مجبور ہو کے
یمن وچہ سی تدوں سردار عروہ کر سکیا کجھ نہ دور ہو کے
کیتا اوس اسلام قبول سچا حاضر وچہ دربار حضور ہو کے
کہیا پاک رسول نہ جا طائف سنگدل اوہ بنے مغرور ہو کے
ودھ جان دے دھیان کناریاں تھیں رہیا اکھیاں دا سدا نور ہو کے
رخصت لے کے آیا اوہ طرف طائف کیتا اوس آ وعظ مخمور ہو کے
راتیں مشورہ جوش دھیان کر دے اٹھے قہر دے نال بھر پور ہو کے
کیتی تیراں دی اوہناں نے سخت بارش عروہ ہویا شہید مستور ہو کے
ٹھان لئی ہوا زناں جنگ پہلوں رہ گئے ثقیف معذور ہو کے
گئے نبی دی وچہ درگاہ عالی پہنچے جا اوہ پر قصور ہو کے
دیوی ہبل دی آکھدے سے اوتھے کھلی رہی گی لاں تھیں دور ہو کے

کہیا نبی معبود تساڈڑی سی لتیں چھڈ دے او مسرور ہو کے
گھل دِتا مخبرہ نوں نبی اللہ دی ٹٹ گئی اے چکنا چور ہو کے
لبھی لج حافی اوہناں ظالماں نوں زخمی گئے سی جیہڑوں حضور ہو کے

اسیں توڑ دیئے عورتاں ساڈیاں دے اُوڈ جان گئے ہوش کافور ہو کے
خون معاف کیتا عروہ والڑا بھی کیتی پچھ نہ نبی غفور ہو کے
ظالم بہت ای رہا غلام سرور بخش نبی دا رب غفور ہو کے

وفدوں کی صورت میں لوٹے لوٹے کی حاضری دربار رسالت میں

سوہنے دین اسلام دی خوبیاں نے تندوں مُتھرا ظلم دے عادیاں نوں
دکھو دکھرے کل قبیلیاں نے ڈنگے دل جا دے شہزادیاں نوں
ٹولہ بنی حنیف علیسا ئیاندا منن والا سی جگدے ہادیاں نوں
اوہناں وچ مسیلمہ نام دا سی چھڈ سکیا نہ بھیڑی وادیاں نوں
اوس سمجھیا سی من لین گے سب سُن سُن میری گلاں بادیاں نوں
نام اوسدا رہیا کذاب ہو کے دکھو بنی دے بڑے عنادیاں نوں

کال بدر رسول دے نور سوہنے روشن کردتا عربی وادیاں نوں
نال رگڑیاں اوہ صفا ہوئے کہندے واہ سبحان استادیاں نوں
نالے سہن یمامہ دے نصرانی من لیا جنہاں طرزاں ساویاں نوں
مسلم ہو کے نبی اوہ بن بیٹھا دکھو اوس دی ذرا کذابیاں نوں
ہویا قتل اوہ عہدِ صدیق اندر سزا ملی سی کل فسادیاں نوں
سرور پاک رسول حبیب اللہ مسلم کردتا قوماں ڈاہڈیاں نوں

بنی تغلب کے وفد کا آنا،

بنی تغلبی ہور علیسا ئیاندی آکے قوم اسلام قبول کردی
کردی عرض نہ اسی رسول منئے ترک قوم نہیں کوئی اصول کردی
دتا حکم رسول خدا سچے جیکر نہیں قبول رسول کردی
مذہبی بہت آزادیاں ہین ایتھے جزیہ خوشی ہتھیں دین قبول کردی

رہے کُجھ انجیل دے اوپر گلاں نہیں سی بہت فضول کردی،
ساٹوں دیو گے حق یا تسیں ناہیں قوم رہے جے عمل معقول کردی
ساٹوں وِیر نہیں اوسدے نال کوئی جیکر حکم نہیں ہور عدول کردی
جزیہ ہے حفاظتی ٹیکس سرور لج گلاں اوہ قوم فضول کردی

وفد نجران کا آنا اور اظہارِ خیال مصنّف حالات زمانہ پر،

آیا وفد اک بڑا نصرانیاندا رہن والے جو سن نجران والے
وفد ٹھہر دے ہو صحابیاندے ایہو سن مقام ٹھہران والے

راہب پادری ہور درویش عالم سینے نال صلیب لٹکان والے
ستر آدمی ٹولڑا بڑا بھاری ہو دن فرض نہ ادا مہان والے

Marfat.com

نبی پاک ٹھہراندے وچہ مسجد جلوے نبی دی ویکھ لے شان والے
لئے وچہ مسیت ٹھہرا حضرت ملک ہین گواہ اسمان والے
بحث کرن دا جاندے دل ہتیگا ڈہنگ لا کے حال پچھان والے
کئی دن اوہ ٹھہرے مسیت اندر موتی چُننے نہ کجہ قرآن والے
پڑھنے اسیں نماز ہن لج کہتے ہین تھاں سارے مسلمان والے
پڑھ لئو نماز مسیت اندر عیسیٰ نبی دے لتسیں ایمان والے
گرجا لئی بنا مسیت نبوی کیتے کم صلیب لٹکان والے
اے پرلج کی سامنے ہے ساڈے گھیرے وکھ ہے تے مسلمان والے
منے اللہ رسول قرآن تائیں کرے فرض ادا ایمان والے
حداں لج نہیں مگدا بابی الیس تھاویں رحمے تویں اصول بنان والے
پڑھدا ہے الحمد امام پچھے اہدے کم نے سب شیطان والے
آکھن پیر تے ولی نہیں ہوندے تے دولت مال تے پت دوان والے
کوئی کہن مقلدی غیر کوئی نویں وزن نے اج میزان والے
ایہہ وڈے مسیت پلید ہوندی پٹ دیوندے فرش دالان والے
مسلم الیس نوں آکھنا کفر وڈا ٹٹ جان نکاح پیمان والے
نسل اوسدی ہوندے حرامزادی ایہہ جے بنے اصول فرقان والے
ربّا بخش لے میتوں تے ہوا دہتاں جہیڑے ہین ایہہ سبق پڑھان والے
پڑھ لئی نماز عیسائیاں نے بھر کے جوش ناہیں مسلمان والے
اج ایہتاں غریباں نوں وحی ہوئی ایہہ تے لوان قران بنان والے
گل لکل گئی حب رسول اندر بخش دین نماز پڑھان والے
بحث ختم نہ ہوئی عیسائیاں دی آئے حکم رحیم رحمان والے

خاطر کرن رسول خود آپ بیٹھیں سبق ہین سچے مسلمان والے
علم رکھدے سن انجیل والا کچے پیدڑ نے سخت دھیان والے
نبی نال مناظرہ رہے کردے ڈردے تے آپنے طور سمجھان والے
آیا دن ایتوار دا جدوں اتھے ہو گئے حیران عجران والے
جدوں نبی حیرانیاں ویکھیاں نے دیندے حکم رسول قرآن والے
ٹنگے ہوئے حیران اوہ سب بندے طور طرز دے دکھری شان والے
پڑھی پھیر نماز عیسائیاں نے تے دسے نبی اصول ایمان والے
مسلم وڈ نہیں سکدا وچہ مسجد بھاویں منے اصول قرآن والے
حاجی بنے تے دیوے زکوٰۃ بھاویں روزے رکھے مجاہدے جان والے
کہندے ایہہ آمین بلند آکھے طور رکھدا رفع یدان والے
ہتھ بنھدا ناف یا ہک اتے عقدے کھولدا نویں قرآن والے
کرڑے ہے وڈا برا ایہہ سنی شافی حنبلی کئی بیان والے
لکھاں نام مذموم خطاب دیندے دکھ نام رکھن مسلمان والے
کافر ہے منافقی بڑا بھاری کافراں نوں نال رلان والے
توبہ کرے نہ کوئی جے ایس گلوں ہندے سدا حرام اوہ کھان والے
توبہ توبہ ہے لکھ ہزار توبہ لکھاں ہین نے ایس بیان والے
یارو نہیں اصول ایہہ دین والے ایہو ہین فساد کران والے
آیا حکم نہ کوئی رسول تائیں اوہ سن دن نزول قرآن والے
پھڈ دین تفریق جے ایہہ ہونڈی جلوے تکدے نیر ایمان والے
مفتی یں نہیں دین ڈاکی یا وہ فتویٰ دین نہ کفر ونڈان والے
کہندے پاک جیہے ہن آجاو حکم آئے نے گل مکان والے

آئے فیصلہ منگنے رب کولوں سچے فیصلے رب جہان والے
کھلے آن میدان وچہ نبی اللہ آدن سامنے ہن نجران والے
عبدالحارث تے عبدالمسیح سن ایہہ ہوش اُڈ گئے چتر زبان والے
عہدنامہ وی ویکھ لئو نبی والا جلوے ہین اسلام دی شان والے
ذمہ دار بچاں دے ہین مومن جزیہ ہون جے اداکران والے
جزیہ دین نوں خود نہ ہون حاضر لین جان دی مٹھی زبان والے
زمیں اپنی دے رہن آپ مالک ٹیکس لگن گے ہنیں لگان والے
برطرف نہیں پادری اساں کرنے بجاویں ہون نہ اوہ ایمان والے
نوجاں لنگھن نہ اینہاندی کھیتیاں تھیں ایہہ لفظ نے عہد پیمان والے
ویکھن معترض ذرا تے شرم کھاکے ایہو عہد نے زور وکھان والے
تینوں راز حقیقتاں دسنے لوں بڑے رنگ نی لوک جہان والے
گل دہاندی ٹھیک ہے یار میرے سچے نبی ہن راز قرآن والے
فقہ صرف تے نحو دے درس کھلے اس تھیں دہ حدیث پڑھان والے
بہتے منطقی فلسفی باب کھلے بڑے بڑے استاد سکھلان والے
نوبت عمل آوندی کدی ناہیں سرگردان نے سدا گردان والے
نہ ای یاد رہندے اینہاں محنتاں وچہ سگوں کھلدے باب ہیجان والے
عمل ویکھیں رسول دے توں سوہنے ایہو حکم نے خاص قرآن والے
سیرت پاک ہے کل حدیث اندر کی کریں گا فکر دوڑان والے
اک لکھ رجال دا نام آیا جیہڑے ہین حدیث اپڑان والے
منی گل ہے عالماں ساریاں نے گذرے بہت حدیث بنان والے
ہلدی ایتھے دی گل ہے اک بیتوں دساں تینوں میں یار ایمان والے

لیا حسنؓ حسینؓ تے فاطمہؓ نوں ہو نال اصحاب سب شان والے
ایتھے فیصلہ ربدی ذات کرسی کنب گئے کمزور ایمان والے
اوڑک عہدنامہ کیتا ظالماں نے ہیٹھے قسمتاں دے خالی مان والے
نوجی خدمتاں دین نہ کدی ہرگز نہ ای لین دیگار ایمان والے
جہر دین وچہ اینہاں تے نہ ہوسی مسلم ہون نہ زور دکھان والے
مال جاندی فرض حفاظتاں نے جیہڑے قافلے ہون نجران والے
قبضے وچہ ملکیتاں سدا رہسن ٹیکس لاں گے نہ مسلمان والے
نہ ای توڑاں گے بت صلیب کوئی مسلم ہنیں نقصان پہچان والے
پڑھیں غور تھیں ذرا توں مسلماں نقطے سمجھ لے بھید ایمان والے
سوچ تیں دی مومنو رب دا اتے لیڈر ہوندے سنے جوش دلان والے
کہندے ہین قرآن نہ سمجھ آوے مرگئے نے ہن سمجھان والے
اوہناں رازاں دے رنگ نے اج لکھاں گذرے بہت تفسیر بیان والے
کوئی سہے غزوات دے سبق دیندا بہت ہین معراج سنان والے
اتنے علم تے دین دا اج سجن پڑھن والے نوں مارمکان والے
حاصل علم نہ ہوندے عمر ساری بھاویں کرے کوئی جتن جہان والے
آؤ مومنو دیاں میں بھیت پورا کتھوں سمجھئے راز قرآن والے
سیرت دیکھ توں چھڈ دے ہور گلاں ایتھے سبق نی یار ایمان والے
نیکاں کیتیاں بہت ای محنتاں نے کیتے وضع قانون میزان والے
کیتی اوہناں نے سچدی کھوج بھاری بڑے معرکے ہین گھمسان والے
بڑے علم تے کوششاں بہت ہویاں ہوتے اک نہ کدی جہان والے
قول پاک رسول دا ہے سچا من دے کل نے سبق سکھلان والے

Marfat.com

کہیا پاک رسول خدا سچے میرے قول نے حکم قرآن والے
اِکو ہون تے من لیئں قول میرا نہیں تے ہین اوہ آپ بنان والے
کہیا عائشہ صادقہ ہے ساڈوں خلق نبی دے ہین قرآن والے
بحر فکر اندر غوطے سدا مادیں موتی ملن گے بڑے عرفان والے
چھڈ دیئں برکتاں ساریاں نوں نالے حاشیئے بہت سمجھان والے
سیرت اتے اقوال خدا والے پردہ بھید تھیں ہین اٹھان والے
میری ایہہ دعا ہے رب میرے ہون لفظ نہ کدی بہکان والے
ایہو تڑپ دے دلے وچہ یا اللہ جذبے بخش توں اک بنان والے

کوئی قول تینوں ایسا نظر آوے دیکھیں حکم توں پاک یزدان والے
سُنت میری نوں چھڈناں کدی ناہین بھاویں لکھاں ای ہون بہکان والے
بھید لبھنا ایں جیکر دین والا پڑھیں ترجمے سمجھ قرآن والے
ہن تے ترجمے بہت نے ہند اندر کجھ ہین برکتاں لان والے
پڑھ سمجھ تے سمجھ کے پڑھ اسنوں اوہا قلب نوں ہین بربان والے
عمل کریں پھر نبی دی وانگ سُنت عامل ہین مراد نوں پان والے
بخشیں کوئی جے حرف خلاف لکھیا کوتاہ ہین نے فہم انسان والے
سبھے راہ تے رکھیں غلام سرور اوکھے راہ نے بہت سمجھان والے

آنا وفد یمن والوں کا،

بھارا وفد اک یمن تھیں ہو آیا آکے منیا اوہناں نے دین تائیں
مندر ذو الخلصہ اوہناں دا ڈاسی گڈ دتو نے اوہدے مکین تائیں
اوہناں آپ بنایا او بُت سوہنا آپے توڑ دے اوس حسین تائیں
مومن جگ نوں امن ہے دین والا رکھدا اوہ آباد زمین تائیں
روا داریاں دے سوہنے باب کھولے جبر بھیدا نہیں امین تائیں

بُت اپنا وی اوہنوں توڑ دتا پکا کر ایمان یقین تائیں
کعبہ یمن والا ایہہ مشہور ہے سی کوئی ویکھدا اوسدے سین تائیں
مسلم کسے دا بُت نہیں توڑ دا اے ایہہ پچھ لئو کسے متین تائیں
راکھا جگ دے کل ہے معبداں دا صرف ماردا اے شیاطین تائیں
لوکاں وچہ سلامتی وںڈنے دا دِتا سبق سرور مسلمین تائیں

باذل اور اشعیا کا حضرت موت سے آنا

حضرت موت تھیں باذل تے اشعیا اُتے آ اوہ قبول اسلام کردے
پاتے اوہناں نے ریشمی کپڑے سی نبی پاک ایہہ پاک کلام کردے
لاہ دیو لباس ایہہ شوخیاں دے اونیں دور او سب تمام کردے
نبی پاک پھڑا ؤندے دادیاں نوں پورا سادگی دا اہتمام کردے

نال اوہناں دے منڈلی بڑی ہے سی نظر اوہناں تول نبی اک عام کردے
جیکر آئے او ساڈوں رسول متن مرداں واسطے ریشم حرام کردے
اس تھیں بعد پڑھاوندے نبی کلمہ پیش خاص توحید دا جام کردے
سرور سبق دیندے مساوات والے نبی سب دا نیک انجام کردے

Marfat.com

عامر اور اربد کا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کے لئے آنا

سارے عرب نے مِلیا دین سچا وکھو وکھریاں ٹولیاں آیاں نے
ایہو جیہے وی ڈیرے وچہ عرباں دِلیں بہت کدورتاں چھائیاں نے
عامر اربدے نال صلاح کیتی بڑیاں رکناں اوہناں نے چائیاں نے
چلو چلئے گل مکا دیتے ایہہ نہیں وڈیاں کوئی کمائیاں نے
وار کریں توں سجناں ویکھ غافل گلاں اوہناں نے خوب پکائیاں نے
عامر نبی دے نال کلام کیتی اربد ہمتاں خوب ودھائیاں نے
رہے جدوں ناکام بے پیر ظالم گلاں اوہناں نے پھیر بنائیاں نے
کہیا نبی کریم نے راز کی اے اجے ہویاں نہ کوئی صفائیاں نے
گل تاں نویکلی سناں گے من ایہو سانوں اشتاماں آئیاں نے
عامر آکھیا تدوں غرور سیتی میوں جگ وچہ بہت وڈیائیاں نے
چڑھ آونگا فوج دا کٹک بھارا ہن شاماں جان لوآئیاں نے
جیوے رب لکھیا جسدا آپ بارو کی کرنیاں کسے چترائیاں نے
اوڑک مٹ گئے نبی دے کل ویری اوپر عرب دے دشمناں چھائیاں نے

اے پرادہناندے مرتبے بہن اُچے جنداں جنہاں نے کھول گھمایاں نے
ڈیری اج وی بہت رسول والے دلیں جنہاں دے بہت برائیاں نے
کر سکیا عرب نہیں قتل اسنوں اوہدے وچہ نہ کوئی بڑائیاں نے
گلاں وچہ پھساں گا تیں تائیں بڑیاں کیتیاں اوہناں چترائیاں نے
آکے پہنچدے کول رسول اللہ بڑیاں کیتیاں اوہناں صفائیاں نے
اے پر حوصلہ اوسدا پیا ناہیں آیاں کم نہ کوئی وڈیائیاں نے
کہندے ذرا نویکلے گل سن لو اساں پکیاں کجھ پکائیاں نے
میوں پہلوں خداؤں پھیر میوں گلاں سچیاں اساں سنائیاں نے
لگا دا نہ موذیاں ظالماں دا واگاں گھراں نوں اوہناں نے پائیاں نے
اپنی فوج میں جا ہڑلے آوسا لگا میرے ساتھیاں نے دھماں پائیاں نے
بڑیاں قوماں دا ایہہ سردار ہے سی اکھیں لال تاں اوس دکھائیاں نے
راہے وچہ مویا گھر پہنچیا نہ سچے رب نوں سب وڈیائیاں نے
مرد پاک دا عرب مطیع ہویا ملیاں عرب نوں کل بھلیائیاں نے

شاعر دا قول

نبی پاک نوں نور دا تخت ملیا سر تے تاج اسلام دا جھلدا اے
دیکھن آوندا باغ اسلام والا سوہنا جتھے نظارڑا پھلدا اے

من دا جاوندا عرب تمام اسنوں اثر دلاں تے ختم رسُل دا اے
بیکس ادہا یتیم غریب دُکھیا بڑا بادشاہ عرب دے وچہ کل دا اے

جادوگر تے کہن مجنون جس نوں اس تے راز توحید سب کھلدا اے
مرد پاک رسول دے پاک جلوے دیکھ وہم انسان دا جھلدا اے

Marfat.com

دوسرا مقولا

دیکھو کل تاریخ انسان والی جلوہ نبی دا بڑا عجیب دِسدا
ہویاں بند لڑائیاں نظر آیا سارے جگ نوں عرب نجیب دسدا
بُت پوجنے تھیں بلکہ مُڑ سارے نہ کوئی پوجدا اوتھے صلیب دِسدا
جمع ہون سب جلسی آواز اُتے ایسا کوئی نہ سوہنا نقیب دِسدا

دشمن عرب وِچہ جدوں جے سی تدوں بڑا اسلام غریب دِسدا
ایہہ نہیں صرف اسلام قبول کر دے بدتہذیب ہر اک باتہذیب دِسدا
گئے بدل اخلاق اطوار سارے دین نبی دا بڑا حبیب دِسدا
ایسے علم عرفان تھیں ہوئے واقف صاحب ادب ہر فرد ہر ادیب دِسدا

حضرت ابوبکر رضی اللہ کا نویں سال کے آخیر میں حج کرنا

نانویں سال ہجری دے آخیر تیکر جتے کتے سے ہیسن مشرکین عربی
عمرہ رہے کردے نبی پاکؐ پچھے نال آپ دے اہلِ یقین عربی
ابوبکرؓ نوں حج دے دناں اندر بھیجن حج نور نبی امین عربی
کردے جا طواف صدیق کعبے امن وچہ سی کل زمین عربی
دراصل سی ایہہ اک پیشگوئی جھکی ہوئی سی ہر جبین عربی

چھپ لک شرارتاں پئے کردے راہ روکدے رہے بے دین عربی
حج نہیں سی وچہ لکھ ہویا نہیں حج وچہ نور مبین عربی
حج کرن تے پتہ اوہنیں جا کے کیہڑے لکھدے ویر لعین عربی
کسے چھیڑیا نہیں صدیق تائیں مشرک ویکھدے رہے کمین عربی
دسویں سال وچہ سرور ہوئے سارے نبی پاک دے زیرِ نگین عربی

شاہانِ زمانہ کو تبلیغی خطوط

پہنچے جدوں حدیبیہ صلح کر کے رب آکھدا فتح مبین ہے سی
اللہ فتح مبین فرماوندا اے ایہہ قول سچا رب العالمین ہے سی
رحمت جگ تے لے اسلام آیا رحمت رب والی ساڈا دین ہے سی
کریئے اسی تبلیغ اسلام والی کفر جگ تے دلو لعین ہے سی
قیصر روم تے کسریٰ نوں بھیجو نے عزیز مصری کول زین ہے سی
ہور عرب سردار سرحدیاں نوں جنہاں وچہ نہ کوئی مسکین ہے سی

قول رب دا سمجھدے نبی اللہ کامل انہوں بڑا یقین ہے سی
خطبہ آپ نے اک دن ایہہ دتا سنیا اوس وی جو ذہین ہے سی
ویلا آ گیا جگ تے ونڈ لیے فضل ربدا دین متین ہے سی
دعوت شاہاں نوں آپنے مذہب دی جو کوئی وی شاہ قرین ہے سی
شاہ حبش نجاشی نوں گھلیو نے خط لے جاندے مسلمین ہے سی
چھیڑ دتا حضور نے ظالموں نوں کیتا آپ نے کم نوین ہے سی

Marfat.com

بسم اللہ دا پہلوں سی ہویا نازل اندر پاک کتاب مبین ہے سی ۔ ادہو لکھیا خطاں دے وچہ سرور نبی پاک رسولِ امین ہے سی

صلح سے منافقت کا دور ہونا

اُچا نبی دا پاک مقام وڈا حسنِ خلق سی بڑا سرکار والا ۔ بخشش کرم تھیں دین اسلام ودھیا جذبہ کھچ پا سدا پیار والا

صلح ہے اسلام پھیلان والی اسے پرکھم ہوندا نیکو کار والا ۔ کڑی شرط نہ صلح دی دل کھچے ایہہ طور ہے بڑے مکار والا

نفرت جنگ تھیں نبی نوں سدا ہے سی طرز نہیں سی کبر ہنکار والا ۔ مسلم کدی مغلوب نہ کسے ڈٹھے آیا وقت نہ کدی وی ہار والا

لڑن مرن نوں سب تیار ہے سن جوش بڑا اصحاب کبار والا ۔ شرطاں ہار دی من دے نبی اللہ ایہہ طور ناہیں زوردار والا

جذبے جنگ دے دلاں وچہ ٹھاٹھ مارن پھیلے کیوں اسلام انوار والا ۔ دلیں کافراں دے ویر مومناں دا سوچن دے نہ رنج غبار والا

ایہہ جوش سی ویسے مرنا مسلم کریئے خاتمہ نبی سردار والا ۔ ہور کوئی خیال نہ جوش اندر نہ کوئی غور تے فکر وچار والا

کوئی دیکھدا حال نہ مومناں دا نہ کوئی دیکھدا خلق سرکار والا ۔ کیسی پاک ہے زندگی نبی والی ویکھن لور نہ پاک دربار والا

جنہاں پھڑیا سی پلہ رسول والا پھڑھیا اوہناں تے نشہ خمار والا ۔ پاک ہو گئے کل آلائشاں تھیں تکن ویہی نہ زنگ گلزار والا

غور دیریاں تے کردا نہیں کوئی ایہہ بھید نہیں کوئی اسرار والا ۔ ڈیگے رہن قلوب وچہ دشمنی دے ہوش اوڈدا ہر ہشیار والا

ہوئی صلح تے مل کے بہن لگے میل جول جاں ہویا کنار والا ۔ گلاں سُن اسلام دا پتہ لگا سوہنا خلق اصحاب کبار والا

بدلن لگے خیال ناپاک بھیڑے امن ویکھدے سپنے پیار والا ۔ دیکھ زندگی پاک اسلامیاں دی دل مست ہوندا نیکو کار والا

آکھن بڑے نے ایہہ نجیب بندے الویں دُکھ پیا ڈاڈا آزار والا ۔ بن گئے اوہ سب غلام سرور بلند اچا ہوندا اثر سرکار والا

جنگِ تبوک

اُٹھ پیا اسلام دا عرب اندر من گئے پیاں قوماں ساریاں نے ۔ ڈرے عرب دے جمع سب نبی کیتے ہویاں طاقتاں کھٹیاں ساریاں نے

قیصر کسریٰ دے دلیاں غور کیتا گلاں سوچ کراوہناں وچاریاں نے ۔ خطرے پے گئے اوہناں دے دلاں اندر سوچ سمجھ کر دے اٹّے کاریاں نے

اُتر شام تے پیا ہے مومناں دا قیصر روم تائیں سوچاں بھاریاں نے ۔ میری ہے تلوار دا زور بھارا میری دھاک نوں سب سرداریاں نے

کُھل دیاں اسلام دی میں طاقت ایہدے وچہ نہ کوئی دشواریاں نے ۔ واہدا کل اسلام دا دک جاسی سوچ لیا صلیب پجاریاں نے

اندر عرب دے پہنچیاں جدوں خبراں قیصر کیتیاں خوب تیاریاں نے
کٹھی ہوئی اے فوج جرار بھاری بڑیاں فنیخیاں وسیاں ماریاں نے

ساتھی اوہناں دے عرب دے نصرانی پایا شور قوماں او گنہاریاں نے
خطرہ ہور سی بڑا غسانیاں دا قوماں ہور وی جنہاں ابھاریاں نے

اینہاں خبراں نوں سن رسول اللہ کہندے سن مصیبتاں بھاریاں نے
مسلم قوم نوں پھیر بچاں واہتے سچے رب اگے کیتی زاریاں نے

پھیر سد دے عرب قبیلیاں نوں گلاں ہور سمجھا پائیاں ساریاں نے
ویلا ہے سرحد تے روک دیئے نہیں تے بیتیاں بہت دشواریاں نے

موسم گرم تے سفر ہے بہت لمبا فصلاں رب پکا سند گاریاں نے
بڑا سخت مقابلہ فوج دا اے سچے رب نوں قدرتاں ساریاں نے

حالاتِ جنگِ تبوک

عذر کر لئے کل منافقاں نے عذر نہیں ایہہ سہل انگاریاں نے
من لیندے سی عذر رسول اللہ پھر یاں جا بیٹھیں حصاتاں ساریاں نے

کول بھتیاں دے نہیں سی مال کوئی سفر دور نہ کول دشواریاں نے
روندے پیندے اوہ مجبور ہو کے ایہہ رب نوں گلاں پیاریاں نے

دتا آٹھ ہزار عثمانؓ نے وی ہور مال دی بہت بیوپاریاں نے
ہویا تیس ہزار دا جمع لشکر گھٹ جہاندے کول اسواریاں نے

ٹریاں بیڑیاں شام دی طرف فوجاں اللہ پاک نوں جو پیاریاں نے
الفت نال رسول دے نظر آوے جاناں نبی نوں وار شاریاں نے

جیٹھا باغ وچ اک سی یار سوہنا ملیاں نعمتاں جس نوں ساریاں نے
ڈھاڈھی دھوپ وچ جاندیاں نبی تائیں ہویاں حب دی زور داریاں نے

چھڈ چھاں آرام دی اٹھ بیٹھاں بن لیاں اسوار ہو تاریاں نے
میتھاں میں آرام نہیں نبی دھپے ایہہ سکھ نہ اگ انگیاریاں نے

چوداں منزلاں طرف دمشق چلے حال عرب دی ویکھیاں ساریاں نے
نبی پہنچ تبوک مقام کر دے ڈیرے لائے نے سب انصاریاں نے

دسیا کوئی مقابلے وچہ ناہیں ویری ہمتاں ساریاں ہاریاں نے
ویہہ روز اڈیک وچہ رہے حضرتؐ تاں وی ریاں چھپ گذاریاں نے

ملک گیری نہ جبر دی ہوس کوئی نہ ای قیصری زور تیاریاں نے
ویلا چنگا سی جنگ بہانڑے دا سگوں دلے اندر خاطر داریاں نے

واپس ہون دا حکم رسول ہویا کیڈی دین اندر پاسداریاں نے
ایہہ بزرگیاں نال حکومتاں دے کرن عہد اوہ نہیں وساریاں نے

اطمینان ہویا دوہاں پاسیاں تھیں کنداں لفتاں نال اسناریاں نے
جگ ہو گیا سارا غلام سرور قوماں ہور وی حب وچ ساریاں نے

حجۃ الوداع کا خطبہ

دسویں سال وچہ شرک تے کفر سارا ملک عرب تھیں کل ہی دور ہویا
مشرک رہے نہ حج نوں کرن والے اللہ پاک نوں ایہہ منظور ہویا

حج کرن نوں چلے رسول اللہ جیویں حج دا خاص دستور ہویا
اِک لکھ تے چودی ہزار مسلم ساتھ نبی دا رب غفور ہویا

شرک عرب وچہ وسدا کتے ناہیں نورینی تھیں بیت معمور ہویا
ایہو کعبہ سی جس تھاں نبی اللہ وعظ کرن تھیں کدی مجبور ہویا

ویری کل اسلام دے وسدے سن پیدا تدوں سی بڑا فتور ہویا
اج عظمتاں مومناں ڈٹھیاں نے شاں رب دا پورا ظہور ہویا

عرباں ویکھیا۔ ویکھیا مومناں نے مکہ اج سارا نورو نور ہویا
کامیابیاں مل گیاں نبی تائیں شک شبہ فتور سب دور ہویا

کامل ہو گیا دین خدا والا کامل نبی دا پاک دستور ہویا
مک گیا جے کم رسول والا حاضر اج دربار غفور ہویا

ملیا ایہہ کمال نہ انبیاں نوں سوچو دوستو جے نہیں شعور ہویا
رہی لوڑ نہ نبی دے آونے دی کامل اج اسلام دا نور ہویا

مجمع ایہہ سی رب دے ہی یاد اندر الفت نال توحید بھرپور ہویا
رضا ربدی وچہ سرشار سارے اوہنی جنہاں تھیں رب غفور ہویا

مساوات دا بے نظیر عالم جس ویکھیا سی پُر سرور ہویا
بیت اللہ دا کرن طواف سارے آکھن شاد کونین منصور ہویا

ایسے حج دے وچہ نبی دا پاک خطبہ سوہنا جگ دے وچہ مشہور ہویا
آپ جبل عرفات تے اوٹھنی تے خطبہ پڑھن جیہو اج پڑھن دستور ہویا

اندر منا میدان دے اُس پل سے مسلماناں دا کھلریا نور ہویا
سنو کی فرماندا اے نبی سرور ایدا سمجھنا بہت ضرور ہویا

تاکیدِ اوّل

لوکو سُن لینا گلاں میریاں نوں یاد رکھنا سدا تقریر ساری
میں نہیں جاندا اج دے بعد پھر وی تسیں دیکھو گے ایہہ تنویر ساری

سمجھ لیا سی پاک رسول اللہ ہن تے ہو گئی عمر آخیر ساری
کامل دین دا ملگیا پتہ سارا دیکھو وچہ حدیث تحریر ساری

الیوم[۱] اکملت لکم دینکم کیتی حق نے آپ تشہیر ساری
ختم ہو گیاں نعمتاں نبی اوپر دیکھو وچہ قرآن تفسیر ساری

ہوئے ختم کمال نبوتاں دے نعمت بخشی اے رب قدیر ساری
حافظ آپ قرآن دا ہے اللہ دتی خبر بشیر نذیر ساری

لوڑ نبی دی رہی نہ آونے دی پوری ہو گئی اج تعمیر ساری
سرور آخری نبی رسول اللہ ایہو گل جے پُر تاثیر ساری

خُطبہ کا حصّہ پہلا

تُسیں جاندے او کیہڑا دن ہے ایہہ یوم النحر ہے دن قربانیاں دا
ایہہ شہر الحرام ہے ماہ حرمت سبھے رب دالی مہربانیاں دا

[۱] الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ترجمہ:۔ آج کے دن تمہارا دین کامل ہو گیا اور تمام ہو گئے آپ پر انعام الٰہی۔

پتہ دیوے تساں نوں مونہوں ہاں ویندا حکم ہے رب جہاناں دا
تساڈے خون تے مال تے عزتاں سب حرمت لوک ہے کل فرمایندا

عزت والڑے تھاں اتے ماہ اندر عزت ورا جیویں دن عرفانیاں دا
تویں مال تے عزتاں خون سارا عزت دار ہے جے مسلمانیاندا

ملن والڑے او تسیں رب تائیں لیکھا ہوونا اے نافرمانیاں دا
پچھ گچھ اعمال دی ہووئی جے پتہ لگ جاسی نفس رانیاندا

چھڈیا جاوندا اے اج سود سارا پہلوں چھڈدے ہاں ندانیاندا
عبد المطلب دے پت عباس والا سود معاف کردا حکم انیاندا

خطبہ کا حصہ دوسرا

سارے خون جہالت دے ہوئے جھیڑے لاؤ ہناں دا اج مٹاونے ہاں
سب توں پہلوں ربیع بن حرث والا بدلہ اوس دا لوں ہٹاونے ہاں

لوکو اج شیطان مایوس ہویا اوہدا اثر حُسن کل اُڈاونے ہاں
تسیں پُت نہ پوجو گے فیر ایتھے اوہدے نونوں ایس کھٹاونے ہاں

آکھے اوس دے کدی نہ لگنا جے رکھو یاد اے خوب سمجھاونے ہاں
عملاں بھیڑیاں تھیں ظالم خوش ہوندا نہیں بھلنا خوف جتاونے ہاں

بچ کے چلنا جے اپنے دین اندر اسی بڑی تاکید فرماونے ہاں
پھیر سنو لوکو ایہہ بھلنا نہ اسی شکھ دے سبق پڑھاونے ہاں

حق ہین تساڈڑے بیویاں تے اسی اوہناں نوں حق دلاونے ہاں
ایہہ رب دی پاک امانتاں نے حق تساں نوں ایہہ پہنچاونے ہاں

اوہناں نال سلوک نیک کرناں سختی اوہناں تھیں دور کراونے ہاں
رکھنا بہت خیال غلام والا حکم رب دے خاص سناونے ہاں

کھانا اوہ دیہو جیہڑا آپ کھاؤ فرق وچہ لباس نہیں پاونے ہاں
سُن لوکو گلاں ساڈیاں نوں سمجھ لیا جے اسیں سمجھاونے ہاں

مسلمان دا مسلم بھرا ہوندا اسی پڑھ قرآن جتلاونے ہاں
بھائی تسی برابری والڑے او ذمے داریاں سر چکاونے ہاں

بھائی بندیاں دا سچا سلسلہ اے جوڑ بھائیچاندے اسی ملاونے ہاں
لینا نہیں بھرا تھیں کجھ جائز خوشی نال جے دے دلاونے ہاں

اُچی نال آواز پھر نبی پچھن دسو اسیں پیغام پہنچاونے ہاں
شود گو نجیا تساں پہنچا دتا اسی حکم بجا لے آونے ہاں

کامل ایہہ پیغام خدا والا اسیں سن کے سیس جھکاونے ہاں
تساں کیتا کمال پہنچاونے دا سرور جگ وچہ اسی رچاونے ہاں

گذارش مصنف

ذرا پڑھو خدا دے واسطے پھر خطبہ ایہہ جناب رسول دا اے
پھیر پڑھو تے ایس نوں یاد رکھو مخزن ایہہ اک بڑے اصول دا اے

ا۔ وعاشروھن بالمعروف۔ ان سے بہترین سلوک معاشرت کرو۔ ۲۔ کُلّ مومن اِخوۃ۔ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

مساوات دی ایہہ تعلیم کامل سوہنا وعظ رسول مقبول والے — تھوڑا جیہا مضمون حضور والا قصہ ایہہ ناہیں کسے طول والے
اج منا میدان دے بھاگ جاگے رتبہ ودھ گیا اوس مقبول والے — خطبہ ایہہ ہمدردیاں نال بھریا جیہڑا اس دا پیا قبول والے
یاد رکھنا مومنو بھلنا نہ جرم بڑا اے اس حکم عدول والے — کامیابیاں دے گلے ہار سن ایہہ تے جھنڈا اسلام دا جھولدا اے

وفات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

لکھ چکا ہاں حالی کجھ نبی والا کیویں ہوئی وفات حضور دی سی — بنا ایس دے نہیں تکمیل ہوندی شوخی میری اے بڑے قصور دی سی
نیکاں بندیاں دی گلاں ساریاں تھیں مستی لبھ گئی کسے مخمور دی سی — شامت نال گناہاں دی ڈولے والی جیہڑی اپنی رگ ناسور دی سی
حجۃ الوداع تھیں آپ جاں ہوئے واپس کامل ہوئی کتاب دستور دی سی — ہجری یاراں ماہ صفر اخیر اندر طبع ہوئی ناساز حضور دی سی
دتا حکم سی فوج تیار ہووے جائے شام نوں ترپ مامور دی سی — جھنڈا آپ اسامہ دے ہتھ دیندے عزت بڑی ایہہ نیک دستور دی سی
بھاویں طبع حضور علیل ہے سی اے پر گل ایہہ بڑے دستور دی سی — ابوبکرؓ تے عمرؓ کمان اندر مرضی ایہو ای رب غفور دی سی
مساوات دا آخری سبق سی ایہہ شوکت شان نہ کسے مغرور دی سی — ڈیرے باہر مدینیوں فوج لائے حالت اسے ناندی اک معذور دی سی
حکم اجے نہیں ہویا سی کوچ والا ساعت آگئی کوچ حضور دی سی — حالت نبی دی ہوئی تشویش والی رگ گئی زندگی دور دی سی
جمع کیتیاں بیویاں نبی اللہ حالت نبی دی کجھ مجبور دی سی — رہیئے گھر حضرت عائشہ صادقہ دے خواہش دلوں ایہہ حضور دی سی
اے پر حق سی سب دی واری واری چل نہ سکے دستور دی سی — خوشی نال اوہ واریاں آپ دیون گل نبی دے ایہہ منظور دی سی
سوہنا لگدا سی بڑا رسول والا سوہنی نبی والی صورت نور دی سی — اسامہ نہیں زید دا سپہ سالار ہویا قبر شام وچہ اوس مشہور دی سی

تیمار داری

حضرت عائشہ کرن تیمار داری جیہڑے نال قرآن مُن پیار کردے — نبی پاک نوں ملے تسکین وافر اوہ خوب سی نال غمخوار کردے
کدی ٹھیک ہوندی حالت بدل جاندی ظاہر سی نہ کوئی اسرار کردے — بیماری وچہ وی آپ امام بندے کم دین دا الاشاہ ابرار کردے
گلاں بہت نہ کرن رسول اللہ بہے نال اصحاب دے پیار کردے — بانی اک دن سر تے پان بہتا سر بن کے آپ ایہہ کار کردے
نکلے حجریوں باہر رسول اللہ مسجد وچہ اوہ ٹیک سن یار کردے — پہلوں نبی نماز پڑھاوندے نے پھیر وعظ ایہہ خوش گفتار کردے

Marfat.com

اک بندے نوں آکھدا رب اوہدا نبی گل ایہہ نال پیار کردے
یاں تے چن لیں اے آن کے پاس میرے ایہو میش و لویں یار پیار کردے
نبی کیتا اشارہ وفات والی سوچ بہت رسول دے یار کردے
در مسجد دے کرو ہن بند سارے کھڑکی نال صدیق ہاں پیار کردے
سُن لین مہاجر ایہہ گل میری نیکی سدا ہو نال انصار کردے
اک دن ہوئے حضور کمزور بیٹھے ویلا ہویا بلال ؓ پکار کردے
ابوبکر ؓ نوں آکھو امام ہووے ایہہ حکم کجھ سوچ وچار کردے
حکم ہوندیاں ویکھ رسول اللہ عرض اسی ہاں رب دے یار کردے
کہندی عائشہ آکھیا میں اوہا حکم فیر اوہ نبی سردار کردے
آیا نبی نوں فرا آرام اک دن ذکر ایہہ نے وچہ اخبار کردے
ہوئی خوشی کمال رسول تائیں شکر رب دا آپ سرکار کردے
کامیابی دا ویکھ کمال نقشہ سرسبز دربار غفار کردے
دن ایہہ سوموار دا یاد کندے اسیں پڑھ حدیث اظہار کردے
ہتھ کسے دے آپ مسواک ویکھن خواہش اپنی ہتھ پسار کردے
منہ آپ مسواک تھیں صاف کر کے طرف رب دی نظر پیار کردے
اللھم فی الرفیق الاعلیٰ آئی آواز تینوں کوچ جگ نفس نبی ذات کردے
عمر آپ دی سال تریٹھ سن جدوں کوچ نے نبی مختار کردے
ہوش اُڈ گئے مومناں صادقاں دے سبھے سوچ وچ جان نزار کردے
آکھن نبی وفات نہیں پا سکدے اوہ لوک نے سوچ وچار کردے
نبی فوت ہوئے جیکر کوئی آکھے سر وڈھانگا عمر ؓ للکار کردے
آئے اپنی ای وچہ صدیق اکبر ویکھن شور نے نبی دے یار کردے

تکھ زندگی دے لئے رب بھاویں اسی دین دا ہاں اقرار کردے
یا سہ رب دا الحجنیا اوس بندے ابوبکر ؓ سن کے حال زار کردے
اس دے بعد فرماندے نبی اللہ اسی راز اک ہاں آشکار کردے
کھڑکی رہ گئی کھلی صدیق والی پھیر حکم نے نبی سردار کردے
آپس وچ نیت نیک سوکے رکھو عادت بُری نہ کوئی اظہار کردے
وضو واسطے اٹھ نہ آپ سکے تدوں حکم ایہہ شاہ ابرار کردے
کہندی عائشہ نرم اوہ دل رکھن قرأت وچہ نے حال اوہ زار کردے
ابوبکر ؓ ہی ہون امام آکھن حکم نبی اللہ زوردار کردے
حکم تیسری وار وی نبی دتا اسی چپ ہو نہیں تکرار کردے
حجرہ کھول مسیت وچہ پیر دھریا ویکھن ادا نماز نے یار کردے
ویکھ لیا سی نبی رسول سچے عجز عاجزی ہین نے یار کردے
دتا نہیں گھلون کمزوریاں نے پیشاں پرت آئے استغفار کردے
وچ روز کمزور ہو گئے بہتے تکیہ عائشہ ؓ نال سہار کردے
جُتن ہوئی نہ دیوندے عائشہ نوں اوہنوں جچتے استوار کردے
اس دے بعد کہندی حضرت عائشہ اے بھار اپنا مجھ تے یار کردے
ساتھ مک گیا اج بندیاں دا عمل نال سچے کردگار کردے
اللہ پاک صلوٰۃ تے سدا بھیجیں نالے برکتاں خوب انبار کردے
مسجد وچہ اصحاب رسول والے اندر غم دے سوچ وچار کردے
حضرت عمر ؓ وی آ موجود ہوئے اوہ بھی پہنچ ایہہ للکار کردے
سنلے یار پئے عمر نوں ویکھدے سن عمر نہیں میان تلوار کردے
حجرے عائشہ دے اندر ہوئے داخل پردہ رخ تھیں چک دیدار کردے

دیکھن فوت ہو گئے رسول اللہ ؐ متھا نبی دا چم گنفار کردے
مسجد وچہ آ کے چڑھ کے منبرے تے پھیر ایہہ صدیق اظہار کردے
جدا رب معبود ہے اوہ زندہ اسیں اوس نوں ہاں ہشیار کردے
کتنی عاشق سی قوم توحید والی پھیر مول نہ شور پکار کردے
محمدؐ اک رسول ہے سنو لوکو ہوئیں گئے سب نبی وہار کردے
سنیا جدوں فاروقؓ تے سب یاراں ورد ایس والا بار بار کردے

موتاں وہنیں آدیہاں آپ اُتے مُنہ ڈھک پھر نظر پیار کردے
سن لئے جو نبی نوں پوجدا سی نبی پاکؐ نے کوچ سدھار کردے
کیڈے جری دلیر صدیقؓ ہے سن ڈردے نہیں مت عمرؓ کوئی وار کردے
پھیر پڑھی صدیقؓ نے اوہ آیت رب پاک نے آپ اظہار کردے
جیکر فوت ہووے یاں کے قتل ہووے پھر جاوگے اڈیاں بھار کردے
کہندے موت رسولؐ قرآن وچہ اے سر در الویں سال اسی تکرار کردے

غسل جسد پاک اور ساعدہ بنی سقیفہ کا شور (ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل انا)

اور منتخب ہونا خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حجرے عائشہؓ وچہ نہلان لگے ابوبکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ سارے
جانشین ہن نبی دا کون ہوئیے دسے اوس دے کون نشان سارے
لوگ کہن قریش ہے حق ساڈا مسلم ہین ساڈے خاندان سارے
کہیا سن کے ایہہ مہاجراں نے اسیں سن کے ہوئے حیران سارے
حق ساڈڑا سب تھیں وڈڑا اے الویں گل نہ ہیئے ودھان سارے
اہل بیت نہ دوہ کہا آکھن ساڈے حق نے وچہ قرآن سارے
تو تو میں میں تھیں ودھی للکار ہوئی پھیر دند طوفان مچان سارے
اک نس کے پہنچیا پاس حجرے کیتے اوس نے آن بیان سارے
حضرت فاطمہؓ کول سہن علیؓ مولا از صبر دے پیئے سمجھان سارے
ہتھ ٹکا کیتے وچ ٹولیا ندے کوئی منے نہ کرن دھیان سارے

ادھر ساعدہ بنی سقیفہ اندر گلاں کرن لگے مسلمان سارے
کہندے جنہاں قربانیاں کیتیاں نے اسیں سب نہیں کوئی انجان سارے
اسیں ہاشمی نبی دی ہاشمی ہی سن لیا جے ہور بیان سارے
مال جان سب اساں نے سدا "اپورے ہوندے سے ارکان سارے
کہیا سن انصاریاں ساریاں نے ساڈے دلیں وی ہین ارمان سارے
آکھو اپنے جتھے دے نال رلکے گلاں ٹل لا کران کران سارے
نیزے تیغ تے برچھیاں آ گیاں پھر فکر مند ہوئے مسلمان سارے
غسل دیندیاں چھڈ کے اُٹھ نٹھے ابوبکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ سارے
پہنچے ساعدہ جدوں اوہ یار حضرت دیکھن شور تے دند مچان سارے
شور غوغیوں کن پیئے پاٹدے سن اندر جوش سن پیر جوان سارے

رنگ ویکھ بے رنگ فاروقِ اعظمؓ کر دیوندے لوک حیران سارے
ایہہ ویکھ عثمانؓ وی بیعت کر دے رک گئے سب جوش طوفان سارے
علیؓ اوس تھاں نہیں موجود ہے سن کر دیوندے نہیں پہچان سارے
آئے پرت کے غسل رسول ہویا حجرے وچ ای ملے فنان سارے
وارو واری جنازہ سب پڑھن جا کے وچ چہہ ای ویکھ سامکان سارے
حجرہ عائشہ صادقہ والڑا سی وڑ سکن نہ کدی انسان سارے
انشاء اللہ میرا وہناں دا حال یکساں قائم رہے ہے ہوش نشان سارے
دُنیا وچ اس بڈھے نوں بخش دیویں چھڈ دیئں لینا امتحان سارے
راضی ہوویں رسول دے سر صدقہ جھیڑے عمل نے وچ جہان سارے
توں ای جوڑنا ایں آپے توڑنا ایں اسیں آکڑاں کرن انسان سارے

ہتھ پکڑ صدیق دا بیعت کر دے شور گھٹے ادھے اک آن سارے
اصلی بیعت خاموش ہو گئے سارے دلیں رہ گئے سب ارمان سارے
جمع ہو گئے ٹولڑے اک پاسے اصل بیعت لئے وچہ خلجان سارے
جنازہ نبیؐ دا پڑھن اصحاب لگے دو دو لوں ڈل گھلوان سارے
پوچھے نبیؐ دی قبر نہ جا کوئی کر دیوندے ختم امکان سارے
خلیفے نبیؐ دے ہوئے صدیق اکبر مندے جنہاں نوں نے مسلمان سارے
مولا دیئں تسکین آرام مینوں صدقے نبیؐ دے ہون ارمان سارے
وچہ آخرت سایہ رسول منگاں یا نبیؐ دے نال ہی چھڈاں سارے
اکرم ایہہ نیک قبول کر لے پڑھن والڑے پڑھ سنان سارے
تیرے فضل تے کرم احسان ہیٹھاں پورے سر کر دے ہوں ایمان سارے

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا نکاح خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ سے

پنجی سال دی عمر رسولؐ والی شادی ہوئی جاں پہلی حضور دی سی
ابراہیم توں سوا اولاد ساری پیٹوں اوہناں دے ہی رب نور دی سی
پنجی سال گزار دے نال اوہناں بڑی زندگی ایہہ سرور دی سی
عرب بہت نکاح سی ست کر دے چال فخر تے بڑے دستور دی سی
خدیجہ نبیؐ دی اک سی بڑی طاقت سمجھ جنہاں نوں پاک امور دی سی

خدیجۃ الکبریٰ دے نال نکاح ہویا چالی سال دی عمر اس حور دی سی
پہلے ہجر توں سال ترن فوت ہوئی ساتھی نبیؐ دے خاص ظہور دی سی
عمر نبیؐ دی تدوں پنجاہ ہے سی جدا ہوئی جدوں صورت نور دی سی
کیتا کوئی نکاح نہ نبی سوہنے گل ایہو ای پاک شعور دی سی
سرور اوہناں دے مرن دا دکھ ہویا سا ڈھن بڈھڑی اوہ حضور دی سی

نکاح دوسرا عائشہ صادقہ سے

جدوں حضرت خدیجہؓ وفات پائی عمر نبیؐ دی پنجاہ سال ہے سی
ابوبکر صدیق کجھ دناں پچھوں کیتی ایہہ تجویز کمال ہے سی

تک گئے اوہ سکھ سب ٹلے گی دے گھڑی دکھ دی بڑی محال ہے سی
بیٹی اپنی دتی نکاح اندر اجے نکڑی عمر اوہ بال ہے سی

Marfat.com

حُب نبی دا ایہہ ظہور سارا اوتھے لوڑ دوڑی دیکھ بھال ہے سی
سال اک جاں ہجرتوں بعد ہویا یثرب وچہ نبی محرم حال ہے سی

گھر رہی صدیق دے عائشہ تاں سمجھ دار گو نیک خصال ہے سی
بھیناں وچہ کنواری ایہہ صادقہ سی سرورِ نبی والی انگ پال ہے سی

تیسرا النکاح حضرت سودہؓ سے

حضرت عائشہ نال جد ہوئی نسبت سانجھن جوگ نہ سی گھر بار تائیں
سودہ لئے تے سکران دا پاک جوڑا گیا حبشہ سی چھڈ دیار تائیں
تنگی وچہ سی گذر اوقات ہوندی ساتھی ملے نہ کوئی غمخوار تائیں
حضرت سودہؓ دی عمر دی وڈڑی سی مشکل نہیں سی یار غفار تائیں
شامل ہوئی ازواج دے وچہ سودا مالدار کیتا سوگوار تائیں

مکے وچ ای بن رسول اللہ بڑا فکر سی تدوں سرکار تائیں
اوتھوں پرتے تے راہ وچ موئے سکران سودہ ڈھونڈی دِلی قرار تائیں
اوہناں عرض کیتی نبیؐ پاک اگے سانجھ لئو مینوں اوگنہار تائیں
کیتا آپ نے نال نکاح اوہناں خالی چھڈیا نہ عرضدار تائیں
پہلی بیوہ نوں سرور سوہاگ ملیا درجہ ہور نہ ڈنیا دار تائیں

چوتھا نکاح حضرت حفصہ بنت عمرؓ سے

ہجرت بعد مدینہ دے وچہ آئے ہویا سلسلہ شروع لڑائیاں دا
حفصہ عمرؓ دی دھی ہوگئی بیوہ گیا آسرا اٹھ کمائیاں دا
پہلوں عمر نے کول صدیق جاندے کر دے ذکر مصیبتاں چھائیاں دا
کر لین نکاح کوئی نال اوہدے حکم ہے جے آیتاں آئیاں دا
کھلا بھید تے نبی کریمؐ آکھوں دنا مرتبہ اساوڑی مائیاں دا

پہلے بدر دی جنگ دے وچہ ہویا جدوں سامنے بڑے نفسائیاں دا
خنیس بن حذیفہ شہید ہوئے ٹولہ گھٹ سی مومناں بھائیاں دا
پھیر عرض جا کران عثمان اگے فکر ہوندا اے وڈا جائیاں دا
کسے وجہ تھیں دوہاں انکار کیتا کھلا باب نہ کوئی صفائیاں دا
ہجری تن وچہ ایہہ نکاح ہویا سرور رو کیا ہڑ تبائیاں دا

پانچواں نکاح حضرت زینب بنت خزیمہ سے

عبداللہ اُحد دی جنگ شہید ہوئے پھر جحش دے پت جوان ہے سن
والی کوئی نہ زینب دا رہیا باقی لوگ بہت تھوڑے مسلمان ہے سن
بیوہ اتے یتیم دی پرورش دے آئے حکم سب وچہ قرآن ہے سن

بیوی اوہناں دی زینب سی ہوئی بیوہ ٹٹ گئے سب ارمان ترانے سن
اندر غماں مصیبتاں رہن سارے کر دے دکھاں وچہ پئے گذران ہے سن
اوہناں نال نکاح نے نبی کر دے سرور اللہ دے جیویں فرمان ہے سن

Marfat.com

چھیواں نکاح زینبؓ نواسی عبدالمطلبؓ سے

عبدالمطلبؓ دی دہی دی دہی زینب بیٹی پھوپھی دی خاص رسولؐ دی سی
خاندان سردار قریش والا عزت شان نت جہاں جھولدی سی
زید حارث دا پُت غلام ہے سی شان عرباں دی نہیں قبول دی سی
اوہدے نال ای اوہدا نکاح ہووے خواہش ایہہ رسولؐ مقبول دی سی
بھائی زینبؓ دا اوہ نہ آپ راضی ایہہ گل اک بڑے ای طول دی سی
آئی وحی تے پھیر نہ عذر ہویا کوئی وجہ نہ غیر معقول دی سی
زینبؓ نے زید دی جدوں نہ نبھی آخر زید دتی طلاق فضول دی سی
عدت گذری تے نبی نکاح کیتا زینبؓ عرشاں دے وچ پئی جھولدی سی
سن پنج ہجری دا ایہہ واقعہ ہے مہربانڑی پاک رسول دی سی
چھڈی ہوئی وی بن گئی ماں سرورؔ ایہہ بات اک نویں اصول دی سی

ساتواں نکاح حضرت جویریہ بنت حارث سے

غزوہ مصطلق والیے سال ہویا بہتے عورتوں مرد اسیر ہوئے
حارث عرب دا اک سردار ہے سی قیدی اوسدے لوک کثیر ہوئے
بیٹی اوس دی نام جویریہ دے پیر قیدی دی وچہ زنجیر ہوئے
حارث قوم دا بڑا سردار ہے سی فدیہ دین نوں با تدبیر ہوئے
ہوئے پیش جاں پاک رسول اگے خلق گلے والے گلوگیر ہوئے
سُنے پتراں دے مسلمان ہویا نبی پاکؐ تے خاص بشیر ہوئے
بیوہ دہی دے وی اگوں بھاگ جاگے نبی اوسدے نے دستگیر ہوئے
حارث سونپدا نیک سی اوہ بیٹی نبی پاک والے دامن گیر ہوئے
فدیہ نبی خود دے آزاد کیتی پھیر پڑھا نکاح نصیر ہوئے
ایہہ دیکھ کے مومناں صادقاں دے جذبے میل والے تنگ شیر ہوئے
قیدی چھڈ دتے اوہناں دی قوم والے خوشی کل جوان تے پیر ہوئے
سوہرے نبی دے قید نہیں ہو سکدے سرورؔ کل آزاد اسیر ہوئے

آٹھواں نکاح ام حبیبہ بنت ابوسفیانؓ سردار مکہ سے

بیٹی ابوسفیان سردار والی ہے سی ام حبیبہ نام اوہدا
ہجرت کر کے حبش وچ گئی ہے سی خطرے وچ پے گیا اسلام اوہدا
خاوند اوہدا عبیداللہ بھی نال ہے سی ہو گیا جد کم تمام اوہدا
ہے سی حبش وچ اجے مقیم بیوی آیا یثرب وچہ جدوں پیغام اوہدا
نبی لین نکاح پڑھا اوتھے شاہ حبش دتا مہر تمام اوہدا
سن ست وچ آئی سی وچہ یثرب سرورؔ ہو گیا اُچا مقام اوہدا

ناںواں نکاح صفیہؓ بنت حیئی سے

سن ست وچ خیبر دی جنگ ہوئی مرگیا اک حیئی سردار ہے سی ۔ لڑکی اوس دی صفیہ دے نام والی اندر قید اوہ دکھی لاچار ہے سی

کردے سد ایہو وشرا رتاں سی کیتی نبیؐ کجھ سوچ وچار ہے سی ۔ رشتہ زوج دا جوڑیئے نال ایہناں پاک نبی دا ایہہ پیار ہے سی

صفیہؓ محرم راز رسول کردے بیوی بن ہوئی عزت دار ہے سی ۔ دتی ماں بنا سب مومناں دی سرورِ نبی دا عجب اسرار ہے سی

نکاح دسواں حضرت ماریہ قبطیہؓ سے

ایسے سال وچ ماریہ قبطیہ نوں تحفے نال شاہ مصر بھجوایا اے ۔ داخل حرم وچ نبی کریم کردے رب اوس تے فضل کمایا اے

ابراہیم فرزند رسول والا اوسے ماریہ نے ڈھڈوں جایا اے ۔ نبی کوئی غلام نہ کدی رکھدے آیا جو آزاد کرایا اے

اندر ہے حدیث ارشاد ہوئی جس لونڈی نوں کجھ سکھایا اے ۔ پھیر کرے آزاد جے کوئی بندہ چنگا اوہ جس زوج بنایا اے

دونا اوس نوں اجر رب دیسی نبی پاکؐ نے آپ فرمایا اے ۔ صفیہ اتے جویریہ لونڈیاں نوں پہلوں نبیؐ آزاد کرایا اے

پھیر اوہناں دے نال نکاح کیتے خود ہی اے عمل کمایا اے ۔ بھلا ماریہ نوں آکھن کیویں لونڈی پردہ نبی نے آپ کرایا اے

ملاالفقہ سی نبی دے بعد اوہا پھیر اہوراں نوں سدا دوایا اے ۔ ایہناں گلاں بھیں جاپدا ہے سرورؐ داخل نبی دیہ زوج کرایا اے

گیارھواں نکاح میمونہ رضی اللہ عنہا سے

ایسے سال میمونہ جو بھین بیوہ اوہناں نبی اگے عرض آن کیتی ۔ نبی پاکؐ نے من لئی عرض اوہدی نال بیویاں زیر فرمان کیتی

ایہہ غیر قریش سن عرب والے نبی پاک نے وڈی شان کیتی ۔ بھین اوہناں دی گھر عباس دے سی ہی حارث دی پاک سلطان کیتی

حضرت خدیجہ تے زینب جنہے پہلدی نے عمر نبی دے جہان بیان کیتی ۔ دس بھین موجود وفات ویلے جہناں سرورؐ ہی پاک زبان کیتی

مقولہ شاعر

ہوئے جگ تے بہت نبی بڑے بندے نال بہت اہمی بیویاں کیتیاں نے ۔ ہوندا طور نہ برا ایہہ جگ اندر الویں ویراں نے بھنگاں بیتیاں نے

ابراہیم تائیں سارا جگ منّے اوہناں اک بھئیں وہای کیتیاں نے
حضرت عیسےٰ دا ہویا نکاح ناہیں ایہہ دسیا اوہدے مسیتاں نے

موسیٰ اتے یعقوب داؤد والی بہت بیویاں جگ وچ پتیاں نے
سرور دا ایہہ نہ کوئی الزام ہونا اگلاں کیتیاں جگ پلیتیاں نے

حضرت رسول کریمؐ کی زندگی کے غور طلب امور

کیوں اینیاں بیویاں نبی کر دے پہلو دوسرا ایہہ سوال دا اے
سوہنے حسن نوں کو سمجھیاں کہے جھیڑا بد بخت بھیڑا بھیڑے حال دا اے
پاک زندگی دے حصے تن ہے جے پہلا وقت جھیڑا پنجی سال دا اے
حصہ تیسرا بیویاں جدوں وسن ایہہ تے ہوندا وقت زوال دا اے
سبھے جاندے نے لوگ جگ والے ہوندا وقت شباب دے بال دا اے
ایس عمر تھیں پنجیں سال تیکر غلبہ ہوندا جوش اُبال دا اے
ساری عمر کوں کر تباہ دیندا اھڑ رُوڑ دیندا بھیڑی چال دا اے
تندرست جوانڑی نبی والی سارا ملک جتھے بھیڑے حال دا اے
کہندے آپ نوں الامین سارے شہرہ نیکیاں وچہ کمال دا اے
حصہ دوسرا نبیؐ دی عمر والا بعد پہنچیوں ۲۵ ای پنجی سال دا اے
ورھے پندراں وڈڑی اوہ بیوی پیا فرق نہ کدی زوال دا اے
الفت ایسی سی اوہناں دے نال لوکو کوئی بشر نہ کرو کھال دا اے
حصہ عمر دا ایہہ وہی دسدا اے نور چمک دا پیا جمال دا اے

وہم اوہناں دا بڑا پلید دسدا جذبہ شہوتی بُرے خیال دا اے
پھیر دساں گا حال نکاح دا میں پہلوں وہم دا فکر کمال دا اے
حصہ دوجا اے پہلے نکاح والا نبی جدوں شباب سنبھال دا اے
حصہ آخری عمر دا ایہہ ہے سی نبی پاک جد دساں نوں پالدا اے
گرم ملک وچ وقت شباب والا ہو جاندا اے سوا سال دا اے
غلبہ وانگ حیوان دے تدوں ہوندا طور بدلدا بڑا خیال دا اے
اسے بر نبی دی شان نوں کلی اے کوئی بشر نہ جدی مثال دا اے
اوتھے ڈولیا پاک رسولؐ ناہیں سوہنے پاک اخلاق وکھال دا اے
آکھ پٹ ویکھیا کسے وَتّے ڈھیر ہر تھاں حسن جمال دا اے
اِکی بیوہ دے نال نکاح کر دے سال پالیاں جدا زوال دا اے
سوہنی زندگی اوہناں دے نال گذری ہیٹھ سال وی نبی سنبھالدا اے
جدوں بہت جوان سن گھریں آیاں ذکر ہوندا خیر سگال دا اے
آیا کدی خیال ناپاک ناہیں سرور نبی سب رکھ وکھال دا اے

ناپاک خیال معترضوں کو جواب

پنجاہ سال دی عمر زوال والا ویلا آ جاوندا ماردو مار کر کے
پنجی سال مجرّدی وچ لنگھے پنجی مڈھڑی نال پیار کر کے

زور طاقت اندے سارے گھٹ جاندے سوچ لے انسان وچار کر کے
ایڈا پیار ڈاڈا روپ وی ہے کدرے دسے کوئی شعور بیدار کر کے

ڈرے بھیڑیاں آکھیا شہوتی نے بھیڑ دسیا قول مردار کر کے
نہیں عقل تھیں سوچیا ظالماں نے مر گئے نے جگ بیزار کر کے

ذرا زندگی ویکھدے نبی والی ہوش عقل تائیں استوار کر کے
اِک اِک واقعہ پیا بھٹلاوندا اے جو کجھ آکھدے منہ کھلار کر کے

قیدی اتے داروغہ نے جیل اندر کم کران پئے خوب سنوار کر کے
بندی ہوندا وچہ مصیبتاں دے سرور من دے لوک سردار کر کے

نبیؐ پاک ﷺ کی خواہشات کی قربانیاں

اِک بات پئی ہور ایہہ دسدی اے تالو وچہ کل خواہشاں ساریاں نے
دکھو دکھرے حالدے وچ ایہناں گھڑیاں خوشی دے نال گذاریاں نے

رہندے آپ کو جگ دے وچ ہے سن چیزاں دنوی نہیں پیاریاں نے
بڑی بیکسی وچ یتیم ہونا بھل جاندیاں تیز طراریاں نے

بادشاہی جاں ملے تے بڑی طاقت آ جاندیاں سکھ دی واریاں نے
بادشاہ یتیم تھیں آپ ہوئے طرزاں بدلیاں نہیں سنواریاں نے

کھان پین لباس نہیں بدلیا اے نہ ای بدلیاں کوئی اسواریاں نے
اوہو سادگی سب گھر بار والی کوئی وکھری نہیں سرداریاں نے

سگوں بادشاہ ہو کے نبی اللہ کل خواہشاں ولوں وساریاں نے
ساتھی ہوئے سن سگوں غریب والے سارے جگ والی ہنماطرداریاں نے

شاہی چھڈ کے ہو فقیر جانا اوہدے وچہ نہ کوئی دشواریاں نے
شاہی کردیاں وانگ فقیر رہنا اندر ایس دے بڑی تواریاں نے

دولت مال دی کر سخاوتاں جو۔ لوڑ دیوندے سب نوں ساریاں نے
اے پر آپنا بھٹ لنگھیان واہتے گلاں ایہہ نہ کدی پیاریاں نے

اکھیں سامنے ہولدیاں اوہ چیزاں بھکاں فطرتی جنہاں ابھاریاں نے
لالچ کدی نہ اوہناں وا کجھ ہویا نقد ملدیاں نہیں لا دہاریاں نے

شاہی جدوں مہینے دے وچ ملدی گھراں وچ نہ زینتاں ساریاں نے
بھوڑی منجی سی بسترا ایہی والا چیزاں ہور نہ کوئی کھلاریاں نے

گھڑا پانی دا اِک سامان بدلے راتاں جگیاں سدا گذاریاں نے
گھریں نبیؐ دے اگ سی کدی بلدی ستو نال کھجور دے یاریاں نے

خواہش سکھ دی ہوندی جے نبی تائیں ایہہ نہیں کوئی مشکلاں بھاریاں نے
بیت المال سی آپ دے وچہ قبضے بھلا دسو کھاں کوئی دشواریاں نے

حاضر ہر شے سب اصحاب کردے جانان جنہاں نے نبیؐ توں واریاں نے
اچی نظر سی پاک رسولؐ والی نہیں خواہشاں کدی سنگاریاں نے

غالب ہوئے نبی جے کدی وی کوئی خواہش سارے سکھاں اُتے تاں ماریاں نے
سکھاں دکھاں وچہ لنگ گئی عمر ساری کی خواہشاں بھلا وچاریاں نے

جیویں چھڈیاں خواہشاں اوس ویلے جدوں کل قریش ابھاریاں نے
تیویں اج جدے ریت نے بخشیاں نے نہیں کیتیاں کدی پیاریاں نے

ایہناں گلاں تھیں پتہ ایہہ لگدا اے عجب نبیؐ والی منصب داریاں نے
نسبت اوہناں دی کی ہے نبیؐ اگے جو خواہشاں رکھدے بھاریاں نے

مال دھن دی غرض نہ دسے اندر نہ ای حسن والی خاطرداریاں نے
سیرت پاک رسولؐ دی عجب سوہنی سروں نال خدا دی یاریاں نے

زنانِ بیویاں خواہشاتِ نفسانی سے نہ تھیں

گل تیسری فیصلہ کرن والی آیا جس دا ذکر قرآن اندر
حالت مومناں دی جدوں ہوئی اچھی دولت آگئی ہر مکان اندر

سکھی ہو گئے نال غنیمتاں دے نالے سودے وی مکے دکان اندر
نہیں نبی دی زندگی ذرا بدلی رنگ بدلیا نہیں ارمان اندر

پاک بیویاں نوں خواہش ہوئی پیدا رلکے بیٹھ صلاح پکان اندر
فیر پہنچیاں پاک رسولؐ اگے وڈی بارگاہ شاہ سلطان اندر

عرض کر دیاں سب اکٹھیاں نے اسیں نبی جی نہیں ہیان اندر
دولت مال ہوندے سب تائیں فرق دسدا نہ مسلمان اندر

مسلمان حال اسی وی نبی اللہ دکھاں وچہ ہاں اسیں جہان اندر
حصہ مال غنیمتی ملے سانوں واد ہا کر دین کجھ سامان اندر

نہیں اجے جواب سی نبیؐ دتا بھیجی اللہ نے وحی قرآن اندر
آکھو انہاں نوں اے حبیب میرے لغزش آئی جے کجھ ایمان اندر

جیکر تھکلہ کجھ ساز سامان دی اے زینت چاہندیاں وی جیکر جان اندر
آؤ دیاں لین ساز سامان سارے لے پر رکھو نگاہیں مکان اندر

سوہنی طرح میں کراں گا سب رخصت ایہو حکم ہے پاک قرآن اندر[1]
جاؤ جگ دے تسیں سنگار لیکے رہ جائے نہ کسر ارمان اندر

الفت نبی نوں بیویاں نال جیسی جیہڑی ڈٹھی نہ کسے انسان اندر
کہندے آپ نیک ہے اوہ بندہ نیکی کرے جیہڑا خاندان اندر

حق منگدیاں جدوں اوہ بیویاں نے پے جاندیاں تے امتحان اندر
ایہہ گل کی گدڑ دا اوہ موہوں شہوت ہوندی اے جدے دھیان اندر

خواہش مند سب جگ دے مرد ہوندے ویکھن بیوی نوں اپنی شان اندر
ایتھے حکم ہوندا کرو گھر خالی جیکر چاہے کوئی گمان اندر

خواہش نفس دا کوئی خیال ناہیں ایتھے ہور ہے کجھ فرمان اندر
مطلب ہور ہے اوہناں دے رکھنے دا اوہ وی ہے موجود قرآن اندر[1]

جے کر اللہ رسول دی غرض ہے جے روز آخر جے ہے ایمان اندر
تاں پھر ویکھ لینا نیکی دا لیا ندا بدلہ ملے گا بڑا میزان اندر

کرو یاد سب رب دی آئیاں تائیں گلاں حکمتی دھن دھیان اندر
پڑھو یاد رکھو گلاں ساریاں نوں جو کجھ نبی دے ملے فرمان اندر[1]

غرض اللہ تے ایہہ رسول دی اے آؤ رب دی تدول مان اندر
دس دتڑی غرض ہے رب سچے صاف گل ہے ایہہ[2] بیان اندر

---

[1] یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ○ اے نبیؐ بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو۔ تو آؤ میں تمہیں سامان دوں اور تمہیں اچھی طرح رخصت کر دوں۔

[2] وَاذْكُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِكُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ

Marfat.com

دوجی گل نہیں کوئی رسول والی جیہڑی ہوندی اے کسے انسان اندر
سکھو سکیو لِی کرو تبلیغ ہردم رہو لگیاں دین سکھلان اندر
بیوی خاوند دی غرض ملاپ والی نہیں غرض کوئی بڑی جہان اندر
سوہنے خلق اخلاق زنانیاں دے پیاں جگ نوں اوہ پہچان اندر
جا پچھ لے بیویاں میرباں تھیں تینوں دس کے اوہ سمجھان اندر
حضرت عائشہؓ تھیں بہتا دین ملیا ہور دوجیاں تھیں قرآن اندر
ادھا حصّہ اے جگ وچہ عورتاں دا اثر جہاندے بڑے جہان اندر
کرناں نبی نے ایہہ سدھار ہے سی جتھوں نیک سی ایہہ امکان اندر
نبی شہوتوں روک دے بندیاں نوں خواہش دسے نہ اوہناندی جان اندر
نبی پاک دی خانگی زندگی وشو ہنا نقش سی سدا ایمان اندر
خوشی گھراں وچ لبھدی تاں بار دیوی نیک جے ہووے مکان اندر

غلط راہ تھیں روکیا پاک اللہ پھس جاؤ نہ ساز سامان اندر
ایہو کم جے نبی دے گھراں اندر حکم رہیا ہے قرآن اندر
اے پر نبی دی غرض سی بہت اوچی معلمات ای پئے بنان اندر
مسئلہ پچھدی کدی جے کوئی عورت نبی اوس نوں جا اپڑان اندر
بیوی خاوند دے ہور اخلاق سارے پہنچے اوہناں تھیں سارے جہان اندر
وکھو وکھریاں ہون طبعتاں جے وکھو وکھرے ہون پہچان اندر
کدی ہوئی نہ نبی ہے کوئی عورت رہندی مرد کچھ ہے فرمان اندر
بیوی اک نہیں ایہہ سنبھال سکدی بڑی لوڑ سی دین سکھلان اندر
پھیر آخری نبی لوں لوڑ بہتی رہنے خلق نے جدے جہان اندر
جیکر اینیاں بیویاں ہوندیاں نہ کسر رہ جاندی مسلمان اندر
نبی عورتاں دا سچا نبی یارو نور و نور سی نوع انسان اندر

اخلاقِ نبویؐ پر تبصرہ

سنت نبی دی لوک پکاردے نے اے پر سنت دا نہیں خیال کوئی
پنجی سال گذارے تجردی دے عفت وچ گذارے سال کوئی
سنت ایہہ سی رکھنے اک بیوی آوے شہوتی نہیں اوبال کوئی
انے جے اصل قانون اسلام والا رکھے اکی نوں سدا خوشحال کوئی
جائز ہے اولاد دے واسطے اوہ دوجی بیوی جے کرے خیال کوئی

عالمگیر اسلام دا دین سچا سوچ سمجھ کرے استعمال کوئی
پنجاہ سال تک نال اک بڈھڑی دے وسے خوب پیار سنبھال کوئی
بڈھے ہوندیاں تک نہ ہوش آوے کھچے کدی نہ حسن جمال کوئی
جیکر لوڑ پیندی کسے خاص تائیں ہووے بانجھ دا کدی رکھوال کوئی
لوڑاں قوم دیاں جدوں پیندیاں نے جنگ وچ ہو جائے نڈھال کوئی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۸) کانَ لطیفًا خبیرًا۵ اور اسے یاد رکھو تو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتوں اور حکمت سے پڑھا جاتا ہے - اللہ باریک بین
کا جاننے والا خبردار ہے -

Marfat.com

مر گھٹ جاندے نال ودھ جاون رہ جان یتیم بے حال کوئی
بھیڑے جذبیاں وچ پے جان دلا جھوکے کھاوندا وچہ جنجال کوئی
اج یورپی ملک دے بندیاں نوں پئے تھوڑے نہیں ہن وبال کوئی
پھیل جاندیاں بہت بدکاریاں نے ویکھے اوہناں والے ملکے حال کوئی
ماں پیو دے جہناں دا پتہ ناہیں نہ ای دسدا کدی رکھوال کوئی
نال خواہشاں تنلیاں وچہ جہناں چلی کدی نہ سدھڑی چال کوئی
اے پر بھٹک جاندے دوں بیویاں تے سوچے فلسفی کی مجال کوئی
ہر امر نوں رکھیا مرتبے تے سمجھو نہیں قرآن محال کوئی
دودھ بیویاں کر دیے لوڑ ہووے رہ جائے نہ کدی بے حال کوئی
منہ چاہڑے دے لبھے دوا دلوں کیتا کدی نہ کسے خیال کوئی
سدا لبھے رسول کریم بچدے خواہش ڈھٹی نہ کسے زوال کوئی
راہ عمل دا دسیا جگت تائیں سوچے غور کر کل احوال کوئی

اوس وقت زنانیاں سانبھنے دا کرے حبس جے اوہناں دیاں کوئی
اے پر حکمتاں والڑا نیک بندہ نہیں بھلا اے اعتدال کوئی
کر دے قوم دا نہیں علاج بھیڑے بھاویں نت ای کھڑے اودھال کوئی
لنڈن وچہ ہزار حرام زادے ہوندے وچہ ہفتے ایہہ ہے حال کوئی
پالن واسطے اوہناں وچار باندے دیکھے بڑے وڈے بدا کے ہال کوئی
پیشہ کر دیاں پھرن حرام کاری کڑھدا دل نہ رنج دے نال کوئی
بھیڑے بھاگ نے اوس بیمار والے کرے دوا نہ جیہا استعمال کوئی
زنا کاری دے دو علاج دسے نسخے دوجے رکھے سنبھال کوئی
کسے بیوی تھیں نہ نباہ ہووے ولیہے نال طلاق نکال کوئی
آخر سوچن گے کدی تے عقل والے پیدا ہو دیگا جدوں سوال کوئی
بڈھے دیڑھے ویکھدے عورتاں او جدی نہیں موجود مثال کوئی
سنت نبی تے چلنا بڑا اوکھا سرور دسے تے بھلا وکھال کوئی

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر ایک نظر

سوہنی شان محبوب خدا دالی شانی پاک جو سارے جہاندے نے
گذرے آپ دے کلیاں سال پنجی پنجی بڈھی دیناں احساندے نے
نفرت جنگ تھیں سدا سی آپ تائیں کدی پئے نہ وچہ گھمساندے نے
جنگ سدا ای سامنے نت رہندے چالیس برس پُر امن گذراندے نے
پئی دین نوں لوڑ جہد لڑن والی جوہر نظر آئے وڈی شان دے نے
نسے بارہ ہزار حنین اندر منہ پھیرے ہر اک پہلوان دے نے
پہلی زندگی نے دسیا ایہہ سانوں نہیں جنگ تائیں جنگا جہان دے نے

وکھو وکھ نمونیاں وچہ سوہنے ہادی کل ای نوع انساندے نے
نیکی وچہ مشہور سن عرب اندر جھکے کدی نہ طرف میداندے نے
جتھے شغل سن سدا لڑائیاں دے لڑدے لوک سدا عرب تاندے نے
کدی جنگ دے وچہ بھئے نہ آپ شامل کردے صلح دے کم احساندے نے
بڑے بڑے بہادراں شرم کھادی ہوش اڈ گئے ویکھ انسان دے نے
کلے ویریاں ول وہندے جاوندے سن نعرے ماردے وچہ میداندے نے
پچھلے واقعہ نے اظہار کیتا بڑے آپ شجاع جہان دے نے

کیسا عجب سی پاک شباب نبوی چہرہ ڈاڈھڑی نال گذاں دے نے
دس بیویاں رکھ کے دس دتا طاقت ور اوہ نبی رحمٰن دے نے
نیکی قدر والی ہمت والیاں دی ایہہ سب لوک جہاندے جان دے نے
جواں مرد نے طاقتاں والڑے نے عفت دار جو پہرہ پاسبان دے نے
دوہاں رنگاں وچہ آپؐ نے مرد کامل نہیں آپؐ کمزور تراں دے نے

قوجی لور جد سامنے آن ہوئی ویلے بجادیں نہ زور تراں دے نے
نہیں آپ نامرد یا کم طاقت قدر دان ای قدر پہچان دے نے
قابل قدر تلوار نہ چلکنا لے جد دیں زور ہوندے پہلوان دے نے
آپؐ نہیں غلام جے شہوتاں دے تابع نہیں خیال شیطان دے نے
نہ ای آپؐ غلام نے خواہشاں دے سرورِ پاک رسولؐ سبحان دے نے

عورتوں کی شان بلند کرنا

برا حال سی جگ وچہ عورتاں دا ساتھی کوئی نہ بہت لاچاریاں نے
بیوہ ہون تے کوئی نہ تہد بیلی ہو جاندیاں جگ نکاریاں نے
ملے کسے نوں کدی طلاق جیکر ساری ٹٹ جاندی رشتے داریاں نے
وارث بنن نہ عورتاں جگ اندر کردے مرد سب تیز طراریاں نے
ایہناں نفرتاں وچہ بے حال ہو دن پھرن لاندیاں سدا ای یاریاں نے
عزت سب دی کرن رسولؐ قائم کر دتیاں بہت پیاریاں نے
عمل کر کے نبیؐ دکھا دیندے تاں وی دیکھ لو بہت بیزاریاں نے
کردے نبیؐ آزاد نے لونڈیاں نوں پھیر کر نکاح سنواریاں نے
جے کر پاک رسولؐ نہ عمل کردے کیویں بچدیاں ایہہ بیچاریاں نے
بیوہ تے مطلقہ پاک ہویاں سچے نبیؐ دالی استاکاریاں نے
حق مہر لائے ذمے خاونداں دے وارث کر کے سب کھلاریاں نے

بھیڈاں بکریاں وانگ زنانیاں دا مُل کوئی ناہیں اوگنہاریاں نے
دوجی ذات دی نوں کوئی نہ پچھے رہن رونیدیاں سدا کنواریاں نے
لونڈی ہو کے کوئی جے ہتھ آوے کسے کوئی ناہیں خاطر داریاں نے
دھیاں جمدیاں نوں دبن آپ تھیں اندر کھچھڑے نہیں ہلاریاں نے
درجے اوہناں نوں دین رسولؐ سچے جیہڑی ہو گئ جہان سیاں نیاں نے
رہی کوئی نہ غماں تھیں چوڑا تیھے ہویاں دور سب جگہ بیماریاں نے
بیوہ بیکساں پھیر سہاگ پائے لیاں سراں تے پھیر پھلکاریاں نے
ام المومنینؓ بنی طلاق والی درجے پالئے اوہناں نکاریاں نے
نفرت آپؐ دے عمل نے دور کیتی ماناں بن گیاں اوگنہاریاں نے
دتا نبیؐ بچا سب لڑکیاں نوں بن گیاں اوہ بہت پیاریاں نے
کڈھ دتیاں کل ذلتاں تھیں دھو دھل کے کل نکھاریاں نے

عورت ذات والی عزت ہوئی قائم پھیر نہیں کسے دھیاں ماریاں نے
سرور نبیؐ نے کر کے مہربانی نال مرد کیتی حصے داریاں نے

Marfat.com

عورتوں کے راہنما حضرت محمد رسول اللہ صلعم

قوماں دوجیاں من اسلام تائیں بھائی بندیاں دی حقدار ہویاں
گھیرے رسم رواج دے وچہ قوماں ویکھ جنہاں نوں سب سرشار ہویاں
بندی کیویں برادری مسلمانی قوماں دسدیاں بے مہار ہویاں
دتا پاک رسولؐ نے بڑا درجہ اندر جگ ایہہ پھیر سردار ہویاں
اک ماریہؓ اک جویریہؓ بھی بیوہ ہو کے بھی عزت دار ہویاں
درجے مل گئے سب برابری دے داخل نبیؐ دی وچہ گھر بار ہویاں
ایہہ کم سن بڑے کمال والے قوماں ساریاں گلے دا ہار ہویاں

مرد خوشی دے نال نہال ہوئے نالے عورتاں سب نثار ہویاں
ملدی کیویں برابری عورتاں نوں جو بری رسم تھیں بہت بیزار ہویاں
عورت ذات دے ہتھ سی سہن جھگڑے دکھاں نال اسن ایہہ لاچار ہویاں
یہودی اتے عیسائی زنانیاں دی نبیؐ پاک دے عمل تھیں پار ہویاں
شامل نبیؐ ازواج وچہ کیتیاں نے رسماں کل ای سب بیکار ہویاں
ایسی عورتاں دی عزت نبیؐ کیتی جگ وچہ سی زیر ادبار ہویاں
سرور پاک رسولؐ دے کم سوہنے رحم ہیٹھ سپے کردگار ہویاں

عادات و اخلاق نبوی صلے اللہ علیہ وسلم

خلق عادتاں نبیؐ دی سوہنیاندی کھچی عائشہؓ بڑی تصویر سوہنی
جویں ہے قرآن کل زندگی دی دیندے سب تھیں بڑی تدبیر سوہنی
علمی رنگ تعلیم قرآن والے عملی زندگی پاک بشیر سوہنی
سوہنے خلق اخلاق تے کم سوہنے اندر جگ ہے جدی توقیر سوہنی

عمل نبیؐ دے ہین قرآن والے کیتی صادقہ ایہہ تفسیر سوہنی
عملی زندگی تویں رسولؐ والی جس تھیں ودھ نہ کوئی تصویر سوہنی
مسلمان دی زندگی واسطے جے ایہو زندگی بدر منیر سوہنی
سرور سوہنیاں دے سردار سرور رنگ رنگ دی پاک تنویر سوہنی

نبی کریمؐ کے ہر کام میں سادگی

عادت خلق اندر روح سادگی دی الفت نال مخلوق حضورؐ دی سی
ہر طرح دے کم خود آپؐ کردے عادت سدا ای ایہہ دستور دی سی
چوندے بکریاں موچڑے گنڈھ لیندے یاراں نال سب طرح مزدور دی سی
آپ نبیؐ دی سہن تے بادشاہ دی عادت ہر اک پاک ظہور دی سی

نیکی فطرتی ہور اخلاق سوہنے الفت نال دسدی صورت نور دی سی
مدد دیوندے گھراں وچہ بیویاں نوں ہوندی نظر نہ کدی غرور دی سی
سودا آپؐ خرید لے آوندے سن کردے سدا ای مدد مجبور دی سی
پیشہ نہیں ذلیل ہے آپؐ کہندے عزت گھٹدی نہیں مزدور دی سی

موچی درزی تے اک مزدور ہوندا وانگ غنی دے نظر حضورؐ دی سی
عزت پیشے دی کرن مقبول سرورؐ رحمت بڑی ایہہ نبیؐ غفور دی سی

بے تکلفی

تکلف آپؐ دے کسے نہ کم اندر پچھے بیٹھ جاوندے جدوں سوار ہوندے
قیس سعد دے پُت بیان کیتا مالک جانوراں دے حقدار ہوندے

کسے مجلس دے وچہ جاں پہنچدے آپؐ کھڑے دیکھ اصحابؓ بیکار ہوندے
کردے نبیؐ پسند ایہہ طرز ناہیں کہندے عجمیاں دے اطوار ہوندے

میں تے بندیاں وانگ ہاں اک بندہ کھاناں بشر دے جیویں آہار ہوندے
اسیں بندیاں وانگ ای بیٹھنے ہاں ہی جھک تھیں ہاں لاچار ہوندے

ہتھ چمنے نوں کوئی اگاں ہویا ایہہ دیکھ کے آپؐ بیزار ہوندے
ہتھ پشاں ہٹا فرماوندے نے عجمی شاہاں دے ایہہ وقار ہوندے

دعوت کدی غلام وی دے جیکر بڑے شوق تھیں آپؐ تیار ہوندے
بہندے نال غلام دے کھان کھانا اندر دل نہ سوچ وچار ہوندے

گلاں بہت نہ مجلساں وچہ کردے گل کم دی تھیں سرشار ہوندے
اگے پچھے وچہ دوستاں رل ٹردے اگاں ودھ نہ تیز رفتار ہوندے

مل جل کے وچہ اصحابؓ بیٹھن کسے شان دے نہیں اظہار ہوندے
کسے اوپرے نوں پچھاں پوے اکثر کیہڑے ایہن رسولؐ مختار ہوندے

گوڈا آپؐ دا ودھے نہ دوستاں تھیں بیٹھے جس تھاں آپؐ دے یار ہوندے
گل آپؐ نہ کسے دی ٹکدے سی سُن دے غور تھیں نال پیار ہوندے

ہسدے لوگ تے آپؐ مسکا دیندے وانگ موتیاں دند اظہار ہوندے
ٹھہر ٹھہر کے آپؐ کلام کردے ہر وقت سی نرم گفتار ہوندے

تیز ٹرن وی آپؐ دی سدا عادت دوڑ دوڑ کے سنگ اصحاب یار ہوندے
سرورؐ پاک حبیبؐ خدا والے اندر سادگی جگ سردار ہوندے

کھانے پینے کے عادات

کھانا کھان وچہ آپؐ دے سادگی سی سوہنا طرز سی پاک حبیبؐ والا
کھادا آپؐ نے جس خوراک تائیں اوہو کھانا سی بڑے نصیب والا

کھالیندے سی سامنے جو آوے سادا طرز سی اک غریب والا
ہوندا نقص تے کھاوندے نہ اوہنوں جیسا طرز سی اک طبیب والا

ایہہ نقص نہ کڈھدے کھانیاں دا ایہہ ادب سی پاک ادیب والا
گوشت دودھ کھجور تے جوں ستو نبیؐ کھاوندا پاک نصیب والا

چنگی چیز کوئی سامنے رکھ دیندا یار نبیؐ دا کوئی قریب والا
کھالیوندے بے تکلفی تھیں سوہنا طرز سی پاک حبیبؐ والا

کھانا اکوائی کھان دی سی عادت ایہہ راز سی خاص طبیب والا
چنگا سب نوں دین کھلا سرورؐ ایہہ سبق سی بڑا ترغیب والا

خوراک کی سادگی

چنگی چیز حضورؐ پسند کر دے چنگا جاندے نہ کدی گندیاں نوں
شہد بڑا مرغوب جناب نوں سی کیتا رب عطا سی بندیاں نوں
مونہوں بو آوے جیڑے کھانے تھیں پکے تھوم تے کھان نہ گنڈیاں نوں
دعوت ہوندی کسے گھر آپؐ والی لوگ ٹرپیندے کھان منڈیاں نوں
اتنے دعوتی ہین بھرا تیرے لے آئے ہاں ہن پسندیاں نوں

سڑی ہوئی تے چیز بد بو والی منہ لاوندے نہ کدی مندیاں نوں
کدو سبزیاں وچ پسند ہے سی پاندے گلے نہ بہتیاں چھلیاں نوں
ٹیک لا کے کھان نہ کدی کھانا کھول دیو لے دلاندے جیلیاں نوں
میزبان نوں آپؐ فرمادیندے لیئں دیکھ توں سا ایاں نیاں نوں
لینے ودھ نے آ گئے آپ ہلے دیکھ لیئں توں چنگیاں نیاں نوں

پہلوں کھائیوں ہتھ منہ دھولینہ سے چنگا جانڈے نہ ہتھاں گندیاں نوں
صفائی بڑی پسند سی نبیؐ تائیں سرور پاک کر دے پہلوں گندیاں نوں

لباس کی سادگی

بڑی سادگی وچ لباس نبویؐ ٹاکی لگا دی کپڑا پالیندے
مرداں واسطے ریشمی لیڑیاں نوں کر دے منع سی نظر ہٹالیندے
سادے ستھرے تے رکھدے صاف لیڑے گوڈیاں تھیں ٹُچے جسم ڈھکالیندے

چنگا لبھا تے میں سُٹدے سن لیکے اوہنوں وی گلے لگالیندے
لاہ سُٹ دے میلیاں کپڑیاں نوں یاراں نوں جھٹ دھوالیندے
کالی کملی وی بڑی پیارڑی سی سرور اوس وچ نور چمکالیندے

صفائی اور سادگی

حادتاں ستھریاں سادگی تھیں بہت چمکیاں جگ جہان اندر
اک منجڑی تے گھڑا پانیئے دا ایہو دسدی چیز ایوان اندر
حضرت صفیہؓ دے نال نکاح ہویا فتح خیبروں بعد سی شان اندر
کہندے نبیؐ اصحاب کیا رتائیں بڑی سادگی دسے فرمان اندر
نالے کجھ کھجوراں دی جمع ہویاں رل کھادیاں سب نے مان اندر

کچی اٹ تے گارے دے سن حجرے بڑی سادگی ہور سامان اندر
دو مٹھیاں جوں دی دسدے سی بھاتی پائے جے کوئی مکان اندر
کیتی دعوت ولیمہ دی نبی اللہ پڑھو خبر حدیث بیان اندر
جو کجھ ہے لیاؤ ہن رل کھائیے ستو ہوئے اکٹھے خوان اندر
ایہہ دعوت ولیمہ سی نبیؐ والی سوہنی عجب سی اپنی شان اندر

Marfat.com

گھر وچ نبیؐ دے اگ سی گھٹ بلدی ان ڈنڈے نبیؐ جہان اندر
کھا کے ستو کھجور ای گذر کردے چپکا نہیں سی کوئی زبان اندر

دنیا اک سراں ای جاندے سن ایہو رکھدے سدا دھیان اندر
تھکا ہویا لے جیویں آرام کردا ٹھہر جاوندا جویں تھکان اندر

نہیں سی سکھ آرام تھیں کوئی الفت رہندے سکھی سی بلا رمضان اندر
نت بھکیاں دا دلے فکر رہندا ثانی کوئی نہ آپؐ دا دان اندر

کردے سدا مسواک حضورؐ عالی ایہہ خاص سی بات ارکان اندر
اج پتہ لگا سارے جگ تائیں وند صاف تھیں صحت انسان اندر

رکھدے جسم نوں بہت صفا حضرتؐ ہوندا کسل نہ دھون دھوان اندر
کنگھی داڑھی تے سر نوں سدا کردے خوشبو لان دی رہندے دھیان اندر

کول بہن والے کہندے سنے لوکاں آئی بو نہ کدی گمان اندر
مڑھکے وچہ خوشبو حضورؐ دے سی ہوندی کسے نہ کدی انسان اندر

مٹی پانیوں جسم نوں پاک کردے بعد حاجتوں سدا مکان اندر
باطن پاک وچہ مکھی دے نور سر زد کامل سادگی نبیؐ دی جان اندر

دوستوں سے الفت

الفت جگ تھیں ودھ حضورؐ والی نال دوستاں بڑا پیار کردے
ملے کوئی مصافحہ کرن اول پہلوں چھڈن نہیں ہتھ سی عار کردے

ہسدے مکھڑے نال سی سدا ملدے ایہہ نے طرز بیان انصار کردے
کہندے ہین جریرؓ جد ویکھیا میں مسکران دا سدا بیوہار کردے

مٹھا بہت مذاق سی نال یاراں۔ ول پا نہ کدی گفتار کردے
سادھن چپ نہ بیرن وچہ محفل کدی گل نہ پُر اسرار کردے

وسدا کبر غرور نہ وچہ گلاں مرضی نال ای گل اظہار کردے
بچے دوستاں دے کچھڑ نبیؐ لیندے ہک نال دی لان پیار کردے

موتر دین جے بال انجان کوئی کدی رنج نہ نبیؐ سردار کردے
بدی یاد دی کہہ ورنہ آپؐ کہندے ایہہ طور نے دل بیزار کردے

پہلوں سدا سلام خود نبیؐ کردے۔ باہجہ پہلوں ہی ہتھ پسار کردے
عزت نال بلاوندے دوستاں نوں گلاں بہت ای نال پیار کردے

یار بن گیا جیہڑا نبیؐ والا قدر اوس دی سدا سردار کردے
قدر اوس دے دلے وچہ سدا رہندی چلے نال پیار اک وار کردے

ابوبکر صدیقؓ اوہ یار صادق قدر سدا ای نبیؐ مختار کردے
ساتھ سدا خدیجہؓ دا یاد رکھن دل حب تھیں سدا سرشار کردے

زید اک غلام آزاد ہے سی اوہ لئے باپ آ عرض دربار کردے
قدماں وچہ ای رہن دے پیو میرے زید آکھدا کیوں انکار کردے

کسے یار تھیں کدی خطا ہوندی اوہدا کدی نہ آپؐ اظہار کردے
کدی کہن نہ وچہ اشاریاں دی عام طور سمجھا گفتار کردے

؎ مصافحہ پنجابی باچھ ہے

نفرت جھوٹھ تھیں سدا رسول نوں سی جھوٹھے آپ نوں بہت بیزار کردے
جنگ اُحد وِچہ جیہڑے قصور کر کے پیلا عہد توڑ کے لکھ انبار کردے
طعنہ تک نہ دیوندے نبی اللہ جدوں پرت دے سگوں پیار کردے

اپر کدی قصور نہ آپ پھڑ دے معافی دین دا سدا دیدار کردے
زخمی آپ ہوئے یار بہت مرے قیدی کسے نوں نہیں سرکار کردے
دُور نکل گئے تسیں سی بہت یار دسر در نبی اے بس گفتار کردے

بدی کے بدلے نیکی

جان لین والے ظالم دشمناں دا جیکر تھمدا نہیں او بال کردے
دنیا وِچ کریم دا رحم والا ڈٹھا کسے نہ سوہنا جمال کردے
جنگاں وِچہ وی ہون آزاد قیدی رہندا کوئی نہ کدی بیحال کردے
دسدی عائشہ صادقہ رضی ہے سالوں بدلا لین نہ کدی زوال کردے
بخشش نبی دی نے جگ گھیر یا سی ڈٹھا کسے نہ کدی نہ وال کردے

بخشش ویریاں دیاں سدا کر دی اُہدی لبھدی نہیں مثال کردے
مکے والیاں بھیڑیاں ویریاں دی بخشش ڈٹھی نہ ایسی کمال کردے
معافی معافی دا شور سی جگ اندر کوئی گل نہ ہوئی محال کردے
کردے عفو تھیں سدا سدھا حضرت آیا سزا دا نہیں خیال کردے
بخشش اج دی جگ وِچ آپ دی اے سدا فخر اجیہڑا کمال کردے

عدل وانصاف نبوی صلعم

اندر عدل انصاف مثال ناہیں بڑے پاک اصول جناب دے سن
پہلوں نبی بنو توں بڑے منصف امن والڑے سبق انصاف دے سن
سُنے ہوئے یہود تے مشرکاں دے حاکم آپ ای کل احباب دے سن
مسلمان سی قیمتی اک ساتھی ویر بڑے اس قوم خراب دے سن
کہیا سیدہ فاطمہ رضی دھی تائیں جملے نبی دے ایہہ خطاب دے سن
کہیا فاطمہ رضی دھی جے کرے چوری ہتھ وڈھنے نال حساب دے سن
پہلوں کہیا وفات تھیں نبی اللہ قرضے لو جو کسے احباب دے سن
سرور نبی دے پاک اخلاق سوہنے ایہہ طرز نہ کسے جواب دے سن

بٹے ویریاں تے ڈاہڈے دوستاں وِچ کوئی فرق نہ اک حساب دے سن
جھگڑے آپ چکاوندے جگ والے در کھول دتے ایں باب دے سن
مسلم لئے یہود دو جھگڑ دے نے ہوئے پیش اندر اضطراب دے سن
کیتا حق یہود وِچ فیصلہ سی آئے ذکر ایہہ وِچ کتاب دے سن
تیرے عمل ای اون گے کم تیرے لفظ الفتی بڑے جناب دے سن
عملاں چنگیاں تھیں بیڑے پار ہو دن ایہہ حکم ای کار ثواب دے سن
جہنوں مجھ تھیں کوئی تکلیف پہنچی بدلے لین جو کسے حساب دے سن
مالک خلق عظیم[1] دا رب آکھے بدل کرم دے آپ سحاب دے سن

---

[1] انک لعلی خلق عظیم ۔ یقیناً ہم نے تجھے بڑے خلق عظیم پر بنایا ۔

ادائیگی قرض اور دوستوں سے مساوات

لین دین دے وچہ معاملے دے طور لوکاں واجب دستور دا اے
لیناں اک یہودی سی کجھ قرضہ کوئی منگن دا طور مغرور دا اے
کہندا آسیں او ہاشمی بڑے بھیڑے لین دا لڑا ای نت جھور دا اے
ایہہ واقعہ ہے مدینڑے دا شاہی وقت اوہ خاص حضورؐ دا اے
نبیؐ تدوں فرماوندے عمرؓ بیلی کم ساڈا وی ایہہ قصور دا اے
قرض خواہ نوں چاہیدا کرے نرمی چنگا طرز نہ طلب غرور دا اے
پھیر قرضیوں ودھ کے رقم وِتی پیا اثر تاں نبیؐ منصور دا اے
جنگل وچہ اک وار سن نال یاراں کم سب نوں اک مزدور دا اے
نال نوکراں سدا سلوک رہندا پلا پھڑن نہ کدی قصور دا اے
کدی نبیؐ نہ جھڑکیا خواب اندر سکوں ونڈدے دان سرور دا اے
کیتے کل آزاد غلام حضرتؐ اُدپر نوکراں وی سایہ نور دا اے
کدی کسے بڑائی دا رنگ یار وڈھا کسے نہ کدی حضورؐ دا اے
سختی نال اس آن کلام کیتی نالے اکھیاں کڈھ کے گھور دا اے
دین وچہ نہ آوندے کدی لے کے قول اوس دا ایہہ غرور دا اے
حضرت عمرؓ نوں اوس تے دٹ چڑھیا سُر ڈھدے اوس مخمور دا اے
واجب ایہہ سی دوہاں نوں تسیں کہندے ایہہ کم نہ کوئی دستور دا اے
قرضداراں دی واجب ہوندا اے نیکی نالدے حق مقدور دا اے
کلمہ پڑھ کے اوس اسلام آندا ڈھٹا خلق تھیں قلعہ غرور دا اے
چنن لکڑیاں پاک رسولؐ جاندے ایہہ خلق دا وار بھرپور دا اے
حضرت انسؓ نے آکھدے دس وریہیاں ڈٹھا کرم میں نبیؐ غفور دا اے
وگڑے کم تے کدی نہ برا آکھن پیار نبیؐ نوں ہر مجبور دا اے
سرور کدی نہ کسے نوں آپؐ مارن رکھن سدا خیال معذور دا اے

سخاوت و حلم نبوی صلعم

سخی جگ جہان تھیں نبیؐ بھالے خالی سائل نوں کدی نہ جان دیندے
جدوں آجاندا کجھ کسے پاسوں اوہنوں مٹھڑی نال زبان دیندے
الفت نال غریب دے فطرتی سی اوپر سدا یتیم دے جان دیندے
بڈھے اتے غریب دی کرن خاطر کمزور نوں زور تران دیندے
ہوندا کول جے نبیؐ دے کجھ نائیں اوہنوں ٹھہرن دا آپؐ فرمان دیندے
دیندے راہ خدا وچہ جو ہوندا مشکل سب دی کر آسان دیندے
بیوہ بیکساں دے دستگیر حضرتؐ اُجڑ گیاں نوں بھال ٹھکان دیندے
انا وکافل الیتیم[1] کہا تیں والا سدا نبی کریمؐ بیان دیندے

[1] جو یتیم سے ہمدردی کرے گا وہ قیامت کے روز میرے ساتھ اس طرح ہوگا جیسے دو انگلیاں ساتھ ہوتی ہیں اور حضورؐ نے دونوں انگلیاں جوڑ کر دکھائیں (حدیث) ۔

وَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ[۱] حکم رب نے وچہ قرآن دیندے
اوہو ہین نے دین جھٹلان والے جیہڑے نہیں غریب کھلان دیندے
سہہ لیوندے دکھ جو آپ اپندے کدی کسے نوں نہیں نقصان دیندے
کردے حق قائم دکھی عورتاں دے مرد نہیں سی شکھہ ہنڈان دیندے
ہوئے حق محکوم دے حاکماں تے حق خادماں دے حکمران دیندے
دل پاک ہمدرد مخلوق دا سی جس نوں الفتی جوش سجان دیندے

جیہڑے نہ مسکین نوں دین کھانا نہی کدی ترغیب دوان دیندے
بھریاں ہویاں قرآن وچہ ایہہ گلاں جدھر نظر نہ لوک نادان دیندے
دکھ ویکھ نہ سکدے کسے دا لا دکھی غمی نہ ہون حیران دیندے
عزت نبیؐ کراوندے چاکراں دی نہیں آقاں نوں ظلم کمان دیندے
سوہنا عجب سی قلب رسولؐ والا جس تے لوک کر جان قربان دیندے
نال بچیاں سدا پیار کردے عزت کرن دا ہور فرمان دیندے

پچھدے ویکھدے جا کے روگیاں نوں دیندے حوصلہ نہیں گھبران دیندے
سرور نال جنازیاں جاوندے سن بخشوان دے دل دھیان دیندے

حیوانوں کے ساتھ ہمدردی

نہیں بندیاں نال ای ہمدردی خیال نبیؐ نوں ہر اک جان دا دی
اوپر جانوراں ظلم سن عرب اندر بھیڑا حال سی بڑا انسان دا دی
نفرت اگی زنانی تھئیں نبیؐ کیتی پتہ دسیا دوزخیں جان دا دی
کدی جانور تساں لڑاونے نہ چھڈو طرز ایہہ دکھ پہنچان دا دی
دتا حکم جا دکھ آ دس تھاویں ایہہ کم نہیں کسے نادان دا دی
لسا ویکھدے جانوراں روگیاں نوں کہندے رکھو خیال اس جان دا دی

دکھ درد چرند پرند دا سی جتھے درد سی سارے جہان دا دی
کیتے نبیؐ نے ظلم موقوف سارے چارہ ہور کیتا بخشوان دا دی
بنھ رکھدی بلی نوں بھکیاں اوہ نالے طور سی ظلم کمان دا دی
کسے چکیا آنڈڑا آلنے تھیں کیتا حکم اس دکھ اڑان دا دی
کوئی جھاڑیوں بچڑے پھڑ لیندا دیندے حکم اوہ پھیر رکھوان دا دی
درود رب تھئیں سدا غلام سرور حکم نبیؐ دا ہے رحمان دا دی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی

کردے نبیؐ مہمان دی بہت داری حق رکھدے بڑا مہمان والا
ہوندی جتنی گنجائش سی گھراں اندر جتنا ہووند کھان کھلان والا

جتھیں خدمتاں کرن رسولؐ سچے جوہر ہے جو بڑا انسان والا
اتنے آپ مہمان حضورؐ رکھن باقی کرن خیال ونڈان والا

[۱] اور یتیم کو دھتکارو نہیں۔

Marfat.com

رنگے ہوئے اصحابؓ سن خلق نبوی سوہنا پاک رسولؐ سکھلان والا
جیکر گھٹ ہوندا گھریں کھان جوگا کر دے فکر مہمان کھلان والا
اک دن بڑے مہمان حضورؐ وندے بچ گیا اک ہور ارمان والا
طلحہ اک غریب نادار ڈکھیا بندہ کھلا سی اک ایمان والا
یار نبیؐ دا لے گیا نال اوہنوں لیا پتہ جا گھر سامان والا
دو روٹیاں بچیاں واسطے نے ہور نہیں کجھ کھان کھلان والا
کر فکر نہ بچیاں میریاں دا کراں ایہناں دا جتن سُلان والا
کھاندے عرب مہمان دے نال کھانا ایہہ بھی طرز ہے سی بستان والا
بیٹھے کھان تے رکھیا خوان اگے پلّا ماریا ہوا اُڈان والا
کھاندے آپ نے بھُکھا مہمان رہندا ایہہ ڈھنگ سی اوہدے کھلان والا
طلحہ صبح نوں آئے نماز واہتے بیٹھا نبیؐ سی او چڑھی شان والا
ماں باپ فدا رسولؐ اتوں ہویا کی سبب مسکان والا
دیکھ رات نوں سجناں طرز تیرا ہاسا نکلیا پاک رحمان والا
دتا پتہ ایہہ سانوں رسول اللہؐ کیویں خوش ہوندا لامکان والا
راضی رب نوں نت رسولؐ کردے مالک ہے جو سارے جہان والا

لے جاوندے گھریں کھلان واہتے جیویں طور ہوندا میزبان والا
سنے بچیاں بھُکیاں سوں جاندے ایہہ طور ہے سی مسلمان والا
نبیؐ ویکھیا پھیر اصحاب ولے کوئی دسے نہ ہور کھلان والا
کہندے لے جاایں نوں توں طلحہ کریں فکر توں ایس دے کھان والا
بیوی آکھدی کجھ نہیں گھرے اندر ٹکڑا نہیں ہے جھٹ لنگھان والا
گھلیا ایہہ مہمان رسول اللہ جیہڑا پاک ہے نبیؐ سبحان والا
بچے اوس بہلا سُلا دتے اک وخت سی ہور مہمان والا
کہندی کھان گے سجناں نال دونویں ڈھنگ کراں چراغ بجھان والا
دتا دیوا بجھا نہیں آپ کھاندے واز آوندا منہ ہلان والا
دیندے دونویں رجا مہمان تائیں فکر پُترندا نہیں سی بھان والا
دیکھ اوس نوں نبیؐ مسکاوندے نے پچھدا آندوں اوہ یار ایمان والا
کہیا نبیؐ نے نال پیار اُس نوں راتیں تدا اسرز کھلان والا
کس دسیاں نبیؐ نوں ایہہ گلاں سوچے کوئی تے عقل حیران والا
راضی رب نوں نت کر مسلمانا قطرہ ہے جے کوئی ایمان والا
سرورِ پاک رسولؐ دی پاک سنت کرے عمل ایہہ نیک گمان والا

حضور صلعم کی نرمی اور خطاپوشی

خالی کدی نہ کسے نوں جان دیندے کسے نال نہ سخت کلام کردے
سدا سخت کلامیوں نبیؐ روکن سختی منع سی خیر الانامؐ کردے
کہندے السام علیکم[1] سی نال جلدی بددعا والا التزام کردے

نرمی نال سمجھاوندے نال الفت دل لٹنے دا انتظام کردے
ہے سن بہت یہود بدبخت بھالے نال دنگے دے آن سلام کردے
مطلب ایہہ کہ آپؐ نوں موت آوے بھیڑے عمل یہود عوام کردے

[1] یعنی موت آوے تم پر۔

Marfat.com

جدوں عائشہ صادقہؓ ایہہ سُنیا بد دعا نے نمک حرام کردے
کہیا نبیؐ نے عائشہ صادقہؓ نوں اسیں ایہہ اعلان ہاں عام کردے

کہیا اوہناں نے تسیں ہلاک ہوندے موت تسانوں کم تمام کردے
کوڑی گل پسند نہ کرے مولا سرور نبیؐ بیان امام کردے

صادق و امین رسول کریم صلعم

صادق اتے امین رسولؐ اللہ سارے عرب دے وچہ مشہور دسدے
نصر حرث دے پُت اعلان کردے لوکو ایہہ کی بُرے دستور دسدے
بڈھا ہوئے تے لے پیغام آئے سوہنے پاک کلام نے نور دسدے
سچا وچہ جہان دے آپؐ جیسا نہیں کوئی وی جیسے حضورؐ دسدے
عہد نبیؐ نے کدی نہ توڑیا سی ہوندے دکھاں تھیں خواہ رنجور دسدے

ابوجہل وی ایہہ اقرار کردا جھوٹے آپ نہ کدی حضورؐ دسدے
محمدؐ تساں وچہ بچے سی بہت چنگے چنگی عادتاں نال بھرپور دسدے
ساحر آکھدے او تسیں یاد رکھو آپؐ ساحری تھیں بہت دور دسدے
جھوٹا کدی نہ آپؐ نوں کوئی آکھے کافر ہن تھیں سدا مجبور دسدے
کامل خلق اخلاق رسولؐ اللہ سرور اللہ دی نظر منظور دسدے

بخشش و عفو نبوی صلعم

بخشش والیاں دے خلق بڑے اُچے نہیں وسدی جدی نظیر حضرتؐ
قطع رحمی جو کردا اے نال سوہنے صلہ رحمی کردے دستگیر حضرتؐ
جیہڑا ظلم کماوندا آپؐ اُتے معافی نال ای کرن اسیر حضرتؐ
جنگ احد وچہ بن گئی جان اُوپر یار آکھدے کر تدبیر حضرتؐ
دیکھو کی جواب حضورؐ دیندے سچے رب دے پاک نذیر حضرتؐ
میری قوم نوں ربا توں راہ دسیں نہیں جاندے شان قدیر حضرتؐ
منگی بخشش ای ویریاں ظالماندی کر دے اس طرح دل تسخیر حضرتؐ
چادر گلے وچہ پا کے کھچدا اے گویا اوس دے سن نخچیر حضرت
بدلہ بدی دا بد نہیں تسیں دیندے سگوں نیک ای کر تدبیر حضرت

خذ العفوؐ[1] دا حکم خدا دیندا عمل آپؐ دے اوہدی تفسیر حضرتؐ
جیہڑا آپؐ نوں کدی محروم کردا کر دے مال دے اوہنوں امیر حضرتؐ
دیندے سی تعلیم نت معافیاں دی نیکاں واسطے سن بشیر حضرتؐ
ہو جان برباد عامنگو ویری ساڈڑے این بے پیر حضرت
سانوں کرن تباہ نہیں بھیجیا اے داعی خیر دے اسی بشیر حضرت
کیڈا رحمتی جوش ہے قلب اندر صرف اتنی نہیں تفسیر حضرت
اک دفعہ سی اک اعراب آیا غصے نال ہویا گلوگیر حضرت
بدلہ لواں گے آپ فرماوندے نے کہندا آپ نوں اگوں شریر حضرتؐ
فتح مکہ کمال سی معافیاں دا ظالم ہوئے سی کل اسیر حضرت

[1] خذ العفو معافی دو

نبیؐ دشمناں نال بے انت ورتی دیندے بدل نے کل تقدیر حضرتؐ
پچھہ پکڑ نہ ظلم دی کجھ کردے منھوں بخشدے سب تقصیر حضرتؐ

دشمن دین دا ابوسفیان ظالم اوہدے بن گئے نے آپ بشیر حضرتؐ
کردے اوہنوں سردار کل معافیاں نال سرور نبیؐ سن بدر منیر حضرتؐ

صفت حیائی صلے اللہ علیہ وسلم

حیائیؐ دی پاک اصحاب آکھن ودھ ہے سی دھیاں کنواریاں تھیں
ذکر ایسدا آپ خدا کردا دکھ پہنچدا سے[1] حیا داریاں تھیں

عیب کرن بیان نہ نام لیکے صدقے جائیے عادتاں پیاریاں تھیں
کہندے اوہناں دا حال کی ہووسی گا گھرے رہن جو گلاں نکاریاں تھیں

رنگ دیکھیا کسے دے لیڑیاں تے کہندے سوچکے بہت لاچاریاں تھیں
کوئی ایس نوں آکھدے دھو چھڈے شرم رکھدے یار دلی یاریاں تھیں

حیا شاخ ہے بڑی ایمان والی نبیؐ پاکؐ دی دیکھ سرداریاں تھیں
غیرت دین وچہ بہت غیور حضرتؐ روکدے ہوندے سی گلاں بھاریاں تھیں

ابراہیمؑ فرزند جد فوت ہوئے سورج گہن لگا اینی واریاں تھیں
گلاں کیتیاں دوستاں ایہہ مل کے لگا گرہن ہے نبیؐ دی زاریاں تھیں

اللہ پاک دی ایہہ نشانیاں نے جڑھ ودھدے وہم دی آریاں تھیں
سرور جان قربان رسولؐ اتوں نالے نبیؐ والی امتاں کاریاں تھیں

شفقت و رحمت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شفقت رحمت دا ایڈا کمال ہے سی نہیں لبھدے لفظ بیان دے نے
دیندا آپ گواہی ہے پاک اللہ شاہد لفظ ایہہ پاک قرآن دے نے

رحمۃ اللعالمین[2] دیتے ہوئے خطاب[3] اوہناں دے رؤف رحیم وی جاندے نے
سدا امت دا آپؐ خیال رکھدے الفت وچہ سرشار انسان دے نے

پایا نہیں ہدایتی بھار کوئی خامی نفس والی آپؐ جاندے نے
امت واسطے بہت دعا کیتی شاہد چن سورج اسمان دے نے

اگوں آون والا سارا حال دسیا نقشے کھچدے نال نشاندے نے
ایڈا درد سی دلے بیگانیاں دا رب پاک نوں فکر اس[4] جان دے نے

الفت نال جو دوستاں کوئی کردا یا کہ ہیٹھ اوہ کسے احسان دے نے
نبیؐ کدی بھلاوندے نہیں اوہنوں رکھدے سرا اتے احسان دے نے

[1] کان یؤذی النبی فیستحی واللہ لایستحی من الحق۔ وہ تم سے حیا کرتا ہے اللہ حق بات سے شرم نہیں کرتا۔

[2] وما ارسلنٰک الا رحمۃ اللعٰلمین۔ اور ہم نے آپ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا ہے۔

[3] رؤف الرحیم۔ نہایت رحم والے۔

[4] لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ کیا تو اپنی جان کو ہلاک کرلیگا کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

Marfat.com

حضرت خدیجہؓ دی جو سہیلیاں سن تحفے سدا رہے گھر اپڑان دے نے
رہیا آخری عمر تک طرز ایہو نقشے نبیؐ دی اُچی شان دے نے

شاہ حبش نے وفد جو گھلیا سی ہتھیں کم پئے کرن مہمان دے نے
خدمت کرن گو سب اصحاب کہندے کم پاک رسولؐ رحمان دے نے

کیتی ایہناں اصحاب دی خاطراں سی سنیئے عجیب ایہہ طرز سکھان دے نے
مینوں دل چاہندا اکراں ہیں خدمت بدلے تاں ملدے مہربان دے نے

آئی حاتم دی دھی وچہ قید یا ملدے جدوں پاک رسولؐ ایہہ جاندے نے
دیندے ایہہ فرمان رسول اللہ ایہدے باپ دے کم احسان دے نے

ایسے سخی دی دھی نہ رہے قیدی سنیئے طور محبوب چھڈان دے نے
اوہدی خاطرے کل آزاد کیتے سرور نبیؐ جو کل جہان دے نے

ترک خواہشات زندگانی

شاہی چھڈ کے ہو فقیر جاناں اہدے وچہ نہ کوئی وشواریاں سن
شاہی کردیاں وانگ فقیر رہنا اندر ایس دے بڑی خواریاں سن

دولت مال دی کریں خواتاں جو ونڈ دیوندے جگ نوں ساریاں سن
ایہہ اپنا جھٹ لنگان واتے گلاں ایہہ نہ ذرا پیاریاں سن

اکھیں رہ ساہمنے ہوندیاں سب چیزاں بھکاں فطرتی جہناں بھاریاں سن
لالچ کدی نہ زادہ مال دا جو ہو یا نقد ملدیاں نہیں ادھاریاں سن

شاہی جدوں ملینے دیوچہ ہے سی گھراں وچہ نہ زینتاں ساریاں سن
پھوڑی منجی تے بستر آنی والا چیزاں ہور نہ کوئی کھلاریاں سن

گھڑا پانی دا اک سامان بدلے راتاں جھکیاں سدا گذاریاں سن
اگ کدی نہ بلدی گھر میں نبیؐ والے ستو نال کھجوراں دے یاریاں سن

خواہش سکھ دی ہووندی نبیؐ تائیں ایہہ تے نہیں کوئی مشکلاں بھاریاں سن
بیت المال نہیں ہوندے جو چاہے بھلا دسو کہاں کوئی وشواریاں سن

حاضر ہر شے کل اصحابؓ کردے جاناں نبیؐ اُتوں جہناں واریاں سن
اُچی نظر سی پاک رسولؐ والی نہیں خواہشاں کدی سنگاریاں سن

غالب آئی نہ کدی وی کوئی خواہش سارے سکھاں اور لتاں ماریاں سن
سکھاں دکھاں وچہ لنگ گئی عمر ساری کی خواہشاں بھلا وچاریاں سن

جیہویں چھڈیاں خواہشاں اوس ویلے جدوں آن قریش کھلاریاں سن
تیویں اج جو رب نے بخشیاں نے نہیں کیتیاں کدی پیاریاں سن

ایہناں گلاں نہیں تہ ایہہ لگدا اے سوہنی نبیؐ والی منصبداریاں سن
نسبت اوہناں دی کی ہے نبیؐ اگے جو کہ خواہشاں کھلے بھاریاں سن

مال دھن دی غرض نہ دلے اندر نہ ای حسن تے صورتاں پیاریاں سن
سیرت پاک رسولؐ دی عجب سوہنی سرور نال خدا دی یاریاں سن

نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا چھوٹے بڑے کی عزت کرنا

نکے وڈے دی عزتاں کرن والا نبی پاک نے سبق پڑھایا اے
دودھ ماں تے بھین دی کر عزت عمل کل نوں کر دکھایا اے

Marfat.com

عزت دھیاں دی کرن خود نبیؐ اللہ عزت کرن نوں وحی فرمایا اے ۔ ماں باپ اولاد دی کرن عزت ایسا نبیؐ نے راہ دکھلایا اے

عزت ماں دی بڑی ہے رب کہندا بہت اوس نے دکھ اٹھایا اے ۔ پیراں ہیٹھ ہے ماں دے کہن جنت دو سال جس دودھ پلایا اے

نالے کرو سلوک قریبیاں تے جو کوئی وی ساک کہلایا اے ۔ عزت کرو اولاد دی نبیؐ کہندے سوہنے پاک رسولؐ سکھلایا اے

عزت کرو گے کرے اولاد عزت وضعدار جے تساں بنایا اے ۔ قدر ماں دا اینا بلند کیتا قدم ماں دے وچ بہشت فرمایا اے

ہر اک تھیں نیک سلوک کرنا کرم آپؐ دا جگ تے چھایا اے ۔ سرور پاک محبوبؐ خدا دے نے خلقت اکھاں تے جھنوں بٹھایا اے

استقلال ہمت اور بہادری

استقلال کمال تھیں نبی اللہ صبر شکر تھیں وقت لنگھاوندے نے ۔ خوف کدی نہ دل دے وچ دھریا ندا ہمت نت ای آپؐ دکھلاوندے نے

مکے وچ منصوبڑے قتل والے جدوں لوک پئے سدا کراوندے نے ۔ دنے رات آزاد سن آپؐ پھردے ذرا خوف نہ دل تے لاوندے نے

ٹور دیوندے یار سب کرن ہجرت کلے آپ اوتھے رہ جاوندے نے ۔ استقلال دے کم نے صبر والے ہمت والیاں تھیں بن آوندے نے

غار ثور وچ تھاں نہیں نسنے دی ویری کھوج کر سراں تے آوندے نے ۔ دیکھ حال مجبوریاں سب پاسے ابوبکرؓ وی جدوں گھبراوندے نے

استقلال کمال سی نبیؐ دا ہمت دیکھنا کی فرماوندے نے ۔ ڈریں یار نہ رب ہے نال ساڈے اللہ پاک ہی ایہہ بچاوندے نے

احد وچ کمال بہادری دا نبی پاک رسولؐ دکھلاوندے نے ۔ نٹھے بارہ ہزار حنین اندر نبیؐ خچر نوں اگاں ودھاوندے نے

خطرہ وچ مدینے جے کدی ہوندا کلے نبیؐ اودھر پہنچ جاوندے نے ۔ دیکھ سدا بہادری یار سارے حیرت نال ای مست ہو جاوندے نے

اک سفر وچ کسے درخت ہیٹھاں کلے نبیؐ اللہ سوں جاوندے نے ۔ ویری تاڑ کے پہنچ للکاردا اے نبیؐ جاگ کے نظر اٹھاوندے نے

وار چلیا اوس تلوار دا اے کہندا کون ہن آن بچاوندے نے ۔ نبیؐ رعب تھیں آکھیا پاک اللہ ہتھ اوس دے کنب [illegible]ندے

ڈگ پئی تلوار زمین اتے نبیؐ اوہو ای پکڑ اٹھاوندے نے ۔ کہندے ہن بچائے گا کون تینوں کہندا آپؐ نت کرم کماوندے نے

چھڈ دیوندے لین نہ آپؐ بدلا۔ وار خلق دا آپؐ چلاوندے نے ۔ دیکھ خلق کمال بہادری دا لوکی پٹے اسلام لے آوندے نے

دکھاں وچ مصیبتاں بھاریاں دے استقلال جو نبیؐ دکھلاوندے نے ۔ ویری ویکھ کے ہو حیران جاندے دل دشمناں دے فتح ہو جاوندے نے

---

۱ اکرموا اولادکم ۔ اولاد کی عزت کرو۔

۲ لا تحزن ان اللہ معنا ۔ مت خوف کر خدا ہمارے ساتھ ہے۔

Marfat.com

ناامیدیاں کول نہ کدی بھٹکن اک دم نہ کدی گھبراوندے نے
ریلے بڑے مصیبتاں بھاریاں دے ذرہ بھر دی نہیں ہلاوندے نے
مکے طائف تے اُحد میدان اندر ریلے دکھاں دے بہت جھل آوندے نے

کامیابیاں اور یقین کامل نبی دا وانگ پہاڑ بن جاوندے نے
لیندے کم سامان تھیں آپ ہر دم پھل اللہ تے چھڈ دکھاوندے نے
دیکھے کدی نراس نہ کسے سرور کامیاب خود رب کراوندے نے

عرض مصنف اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں

لکھدا کیویں بیان اخلاق نبوی واقف خلق تھیں نہیں شعور میرا
کھولاں کس طرح راز حقیقتاں دے بڈھا ہاں تے پندھ ہے دور میرا
اے پر اتنی عرض میں کراں ایتھے ایہہ وی ہے اک بڑا قصور میرا
جو کجھ لکھیا ویریاں دشمناں نے دل بن گیا اک ناسور میرا
اے پر خلق تے حرف نہ کوئی ڈٹھا ہویا دیکھ حیران شعور میرا
پاک نبی دی زندگی عیب کولوں رب کرے ایہہ بحر عبور میرا
ویکھاں باب شمائل جاں ترمذی دے ٹٹ جاوندا کل غرور میرا
گلاں لکھیاں وچ اشاریاں دے بخش دیسا اوہ رب غفور میرا

ساری زندگی خلق عظیم والی میں کمزور تے عزم مجبور میرا
ودھ جائیگی بڑی کتاب یارو جاپے حال ہے وانگ معذور میرا
چوداں سو دے سال دے ویریاں دا ویر ویکھنا رہیا دستور میرا
دھن دین اسلام تے عیب سالے جو کجھ بھیجدا رب غفور میرا
ملیا اوہناں نوں کوئی ثبوت ناہیں ایہہ ویکھ کے ودھے سرور میرا
خلق نبی دے کل قرآن والے ہوندا پڑھ کے دل مسرور میرا
اک اک نقش محبوب رسول والے دل ہو جاندا نور و نور میرا
عاجز بہت اے ربا غلام سرور بخش دیئں تو آپ قصور میرا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مصلحین عالم میں ممتاز کرنے والے امور

مصلح جگ جہان وچ آئے لکھاں ہر اک ملک تے ہر زبان اندر
سیرتاں کہ ڈٹھی لوکاں کامیابی رکھی دیاں جنہاں دھیان اندر
نبیاں وچ سوہنا کامیاب کامل افضل سب تھیں دین سکھلان اندر
سچی گل ہے ودھ سو گل ہتی سچے نبی آئے نے لکھاں جہان اندر
جس حال وچ نبی نوں عرب لبھا خوبی نہیں سی کسے انسان اندر
واقف نہیں تمدنی زندگی تھیں نہ معاشری طرز دھیان اندر

بڑیاں گلاں وچ نبی ممتاز ساڈے سوہنے رنگ نے آپ دی شان اندر
من لیا محققاں ساریاں نے ویکھو تسیں مضمون قرآن اندر
اینویں ایہہ اقرار نہیں لوک کردے بڑی بات ہے ایس بیان اندر
محمد جیہا نہ کوئی رسول ہویا جس دی قوم سی بہت نیواں اندر
سیاسی نہیں شعور سی وچ عرباں نہ ای مذہب تے دین پہچان اندر
نہ سی علم نہ روشنی عقل والی نہیں سی فرق انسان حیوان اندر

دکھ دسدے وسدے باہری جگ کولوں اتحاد نہ سی عربستان اندر
پاسے ایہناں دے سبھے سدھار جوگے بدست سن مشہور جہان اندر
لایا ٹل عیسائیاں کئی صدیاں آیا عرب نہ کدی ایمان اندر
نبی پاک دا جدوں ظہور ہویا نور کھلریا زمیں اسمان اندر
بت پوجنے تھیں خالی عرب ہویا وہم رہیا نہ کسے دے دھیان اندر
چمکی پہلوں نہ لبدا ای قوم کوئی چمکے نور توحید ہر جان اندر
دیس دیس وچ حق بلند کرنے اوچے دسدے عرب ایمان اندر
دنے کرن مجاہدے کوششاں اوہ راتیں رہن دربار رحمٰن اندر
دنیا وچ رہندے دنیا دار ناہیں لیندے لطف اوہ سدا عرفان اندر
گوشے بیٹھ کے جگ نہ ٹھگدے سن بھلا کرن اوہ حد امکان اندر
دسدے اوہ سن اوس مقام اتے فاتح ہو گئے ہر میدان اندر
نہیں فاتح ای کوئی اوہ جگ والے لگے رہن آرام پہنچان اندر
نور علم تھیں جگ چمکا دتا رہی کسر نہ کوئی چمکان اندر
دنیا ویکھ کے ایہہ حیران ہوندی نبیؐ پاک سن وکھری شان اندر
پیر بہت جو کرے مریض چنگے وڈا ہوندا اوہو جہان اندر
ہر دور پاک رسولؐ نے بہت کیتے لطف آوندے واہ سبحان اندر
وڈا کرن والی ایہو گل ہے جے عزت دار دا دربار رحمان اندر
فاتح آپ تے زہد دا انت ناہیں رحمت کرم ہے وکھری شان اندر

اک قوم دے وانگ نہ نظر آون جاہل حد نئیں وددھ جہان اندر
زور لایا یہودیاں بہت مدت نیکی آئی نہ کسے انسان اندر
مٹی دین حنیف دی روشنی سب پھیلے بت سارے ریگستان اندر
تھوڑے دناں اندر کایا پلٹ دتی ایسے جیہڑی نہیں سی وہم گمان اندر
اتنا کیتا بلند انسان تائیں اوچا ہویا نہ کدی جہان اندر
ہویا نور توحید دا جوش ایسا ہوئے مست توحید پھیلان اندر
راہب اتے درویش نہ نظر آون وددھ اوہناں تھیں دسدے شان اندر
سدا بھلا مخلوق دا منگنے نوں سجدے ریزیاں کرن ایقان اندر
علم معرفت دی اوچی چوٹیاں تے اوچے دسدے اوہ جہان اندر
ایہہ ایمان سی نبی دے رنگ والا پہنچے ہوئے سی شاہاں دی شان اندر
ڈگی جاندیاں سلطنتاں سنبھالیاں نے جیہویں ساہ نہ ہوون ہران اندر
کیتے نظم تے نسق حکومتاں نے آون جو نہ وہم گمان اندر
ویہہ سال اندر ہویا ایہہ سب کجھ وڈا معجزہ جگ جہان اندر
وڈا اوہ طبیب نہیں کدی ہوندا دعوی کرے جیہڑا اپنے مان اندر
بڑا کرے سدھار جو بندیاں دا اوہو وڈا ہے زمین اسمان اندر
کوئی روگ نہ جگ دے وچ ایسا دارو جہدا نہیں پاک قرآن اندر
کیتی وددھ اصلاح پیغمبراں تھیں سرتاج نے دین پھیلان اندر
پایا ایہہ کمال نہ کسے ہادی سرور عاجز ہے ایس بیان اندر

اِنّی رسولُ اللہِ علیکم جمیعاً یقیناً میں تم سب کی طرف رسول ہوں

آئے نبی خدا ہر قوم اندر جہناں نور خدا چمکایا اے
اپنی قوم اندر اپنے ملک دے وچ اوہناں آن پیغام پہنچایا اے

Marfat.com

نفس پاک کیتے اوسے قوم والے جہناں وِل خدا بھجوایا اے
دتا نور ہدایتی رب ایسا جیہڑا نبی نہ کوئی لے آیا اے
دکھو دکھریاں قوماں تے ملک وسدے قوماں وِل رسولؐ ای آیا اے
آیاں فخر اندر قوماں ایس گلوں آکھن ساڈوں ای رب وڈیایا اے
قومی بھید نے جگ تباہ کیتا رب سلسلہ تدوں مکایا اے
گھر دگھرن جیویں بلدے ہون دیوے نبیاں تویں ای نور چمکایا اے
روشن نبیؐ کیتی کائنات ساری نور نبیؐ دا نت سوایا اے
نبیاں قوماں دا بڑا سدھار کیتا قوم قوم نے شان وکھایا اے
رکھی گئی بنیاد توحید والی نبیؐ کر اتحاد دکھایا اے

اے پر محمد رسولؐ نے جگ دا ہتے اللہ پاک نے آپ فرمایا
گھیرا آپؐ دا جگ نوں گھیردا اے رب آپ ایہہ شان ودھایا
ویلے وقت اندر اوہناں نور ربی دیس دیس دے وِچہ اپڑایا
سمجھن لگ پیاں نیچ اوہ دوجیاں نوں اوہناں کبر کر شور مچایا
ملک ملک دے ہتھیں وقفی ہون لگی قوم قوم نوں رب ملایا
رات مک گئی کل اندھیر والی آفتاب دا نور ہتھ آیا
رہندے جگ تائیں ہویا نور قائم روشن جگ نوں رب کرایا
آئے قوماں ملان نوں نبیؐ اللہ رب آپ ایہہ کرم کمایا
اک قوم بنان سی کم اوکھا جوڑن قوماں نوں کم سوایا

قومی کل تفریق مٹان والا نبیؐ آن کے سبق پڑھایا اے
نبیاں ساریاں تھیں ہے سی کم وڈا سرور بشر حیران کرایا اے

حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑائیوں کے نشان

ہر اک نبی آیا ملک قوم اندر اِکو فطرتی شاخ سدھارنے نوں
اِیہہ پاک رسولؐ نے کل شاخاں رکھیاں سامنے خوب سنوارنے نوں
خاص خلق تے عمل خود کر دسدے ویلا وقت سی جیہا نکھارنے نوں
کامل آپؐ نمونہ سن جگ اندر محل خلق دا ٹھیک اُسارنے نوں
موسیٰؑ وانگ ہمت نرمی وانگ ہارون سپہ گری داؤد للکارنے نوں
عیسےٰؑ نبی دا لبا جمال سوہنے موسےٰؑ جیہا جلال سر وارنے نوں
مست وحشیاں نوں کردے خلق اندر گھر بار وِچہ وقت گذارنے نوں

پہلو اک اخلاق دا ٹھیک کردے اِکو آوندے خلق ابھارنے نوں
خلق کل چمکاوندے بڑے سوہنے حاجت پھیر نہ رہی نکھارنے نوں
نبیؐ پاک مخلوق سنواردے سن طوق گلاں تھیں کل اتارنے نوں
سوہنا جگ دے کل نمونیاں تھیں کامل نبیؐ سی جگدے تارنے نوں
صبر وانگ ایوبؑ تے دم عیسےٰؑ شوکت یحییٰؑ دی دسدے سے ہارنے نوں
محمدؐ پاک جمال جلال رکھدے سب دلاں تھیں زنگ اتارنے نوں
خلق والیاں نوں میلن رب تائیں سرور گئے اوہ جان نثارنے نوں

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑائیوں کے نقشے

ے کماں تھیں ملن بلندیاں نے وڈا بنن نہیں کوئی آسان ہوندا
ی وڈا کہلاوندا ایس گلے اوہدا اُچڑا تاں ای شان ہوندا
یو پاک رسول مقبول تائیں جیں دے سامنے بیابان ہوندا
ے باہر نہ ملک تھیں کدی جیہڑے نہ سی علم تہذیب ایمان ہوندا
یا وچہ کیتا جہناں امن قائم روشن علم تھیں سارا جہان ہوندا
وڈا اے اتحاد جے کرن والا اوکھا کٹھڑی قوم کران ہوندا
ودادیاں دی خانہ جنگیاں تھیں وکھو وکھ سی ہر نادان ہوندا
ڑے ریت دے کھلرے نبی جوڑن ہوئے انج جیہوں سخت چٹان ہوندا
خطرناک جو جنگ دے حملیاں تھیں کسے پاسیوں نہیں ویران ہوندا
نام اچڑا رب دا کرن والا اندر جگ جے بڑا انسان ہوندا
اللہ اکبر دی صدائیں گونجدی اے پنج وار نت ذکر اذان ہوندا
وڈا خلق عظیم دا ہے مالک مشکل بڑا سب خلق سکھلان ہوندا
کھلی گئی شمیم اخلاق والی ذکر خلق دا وچہ قرآن ہوندا
فاتح کشور کشا جے بڑا ہوندا نام نبیؐ دا ورد زبان ہوندا
شاہنشاں نوں ہویا بنان والا اوچا جس دا بڑا بیان ہوندا
وڈا بیوہ یتیماں دی نوں پالنا اے دسو کون ایسا نگہبان ہوندا
وکن دا لڑکیاں مارنے تھیں ویکھو ایہہ نہیں اُچڑا شان ہوندا
جیہڑے غریب توں سود ظالم نبی کہن ناہیں مسلمان ہوندا

پہلو نبیؐ نہ چھڈن وڈیائیاں دے گلاں نال نہ جگ دلان ہوندا
کڈھے پستیوں اپنی قوم جیہڑا اوچا کرن دا جہنوں دھیان ہوندا
جاہل بڑے سن عرب جہان اندر جہناں وچہ نہ خلق احسان ہوندا
تھوڑے وقت اندر فاتح جگ ہو گئے دسلا علم تہذیب عرفان ہوندا
کرے اپنا بلند جو قوم تائیں وڈا اوہ ضرور انسان ہوندا
تاں پھر عرب جیہیاں کہنڈے پنڈ نوں سلجھناں وچہ جنگ طوفان ہوندا
سدا وچہ جلایاں مست رہندے گل کرے جے کوئی ودھان ہوندا
دتے اوہ بنا پہاڑ وانگن جس دا بڑا ای اچا نشان ہوندا
ایسا کرن والا وڈا جگ اندر نہیں کی عقل تے وچہ دھیان ہوندا
نبیؐ پاک نوں ایہہ وڈیائیاں نے سو کہا ایہہ نہیں کم کران ہوندا
بُت پوجنا چھڈیا بندیاں نے شرک جگ تھیں دور دفان ہوندا
مالک خُلق عظیم نہ جیہا کوئی جس تے حسن احسان قربان ہوندا
مست نال خوشبو اخلاق ہوندے سوہنا جیہا نہ کوئی سلطان ہوندا
پلیا وچہ یتیمی تے بے کسی دے نہیں سی در تے بھلے دربان ہوندا
قائم بادشاہی کیتی جس ایسی جہنوں اج تک نہیں نقصان ہوندا
دستگیر غریباں تے بے کساں دا نہیں نبیؐ جیہا مہربان ہوندا
دولت ہند دا مال ونڈان والا سچے رب دا سے زیر فرمان ہوندا
ایہہ جے بڑا نشان وڈیائیاں دا سود قرض دا بڑا تاوان ہوندا

ما انک لعلیٰ خلق عظیم یقیناً تو خلق عظیم پر ہے

صفت پاک امینؐ دی کراں کیویں جسنوں ویکھ قربان ایمان ہوندا
طاقت نام رسولؐ وچہ ہے ایسی کٹھا ہر اک جے مسلمان ہوندا
حق عورتاں دے قائم کرے جیہڑا امنڈ اجہنانلا سدا گذران ہوندا
نال بیویاں نیک سلوک کرنا ایہہ شان مسلم خاندان ہوندا
دتا نبیؐ منوا سب ہادیاں نوں قوم قوم وچہ جدا بیان ہوندا
گلاں ایہہ ممتاز کریندیاں نے قوم قوم تے ہے احسان ہوندا
موتی وچہ اندھیریاں کرے پیدا بشر نطفیوں پاک انسان ہوندا
کڈھے قدرت ای سخت اندھیریاں تھیں نبیؐ پاک جیہڑا مہربان ہوندا

سوہنا پاک محبوبؐ خدا والا پکا جہناں دا عہد پیمان ہوندا
دشمن نبیؐ دے نام تھیں سدا کہنن قائم اج دی اے پاکستان ہوندا
حق دار وچہ جگ دے کرے سوہنا آکھن ماں دا بڑا احسان ہوندا
لیا نبیؐ بچا سی بیٹیاں نوں ذکر اوہناں دا وچہ قرآن ہوندا
نبیؐ صلح دی رکھ بنیاد دتی صلح کل یار و مسلمان ہوندا
ہوئے دور اندھیر نے جگ اوتوں فضل رب دا جے مہمان ہوندا
بیج وچہ اندھیرے دے جمدا اے قدرت رب دی تھیں گلستان ہوندا
سرورِ نبیؐ دی گل نوں جو منے مشکل کم ہے سدا آسان ہوندا

نکتہ چین اصحاب سے گذارش

نکتہ چین صاحب سن لے عرض میری ہتھ بنھ جو میں سناونا ہاں
شاعر میں نہیں کوئی ادیب بھارا ایویں ٹرٹرے جوڑ بٹھاونا ہاں
نہ میں ماریاں کدی اوڈاریاں نے جوڑ ساہ گی نال مٹھاونا ہاں
چنگی نہیں بناوٹی گل ایتھے اصلی نور میں کجھ جھلکاونا ہاں
لوڑ پئی نہ مینوں مبالغے دی نال عاجزی دے لکھدا جاونا ہاں
میری دوڑ حدیث قرآن تائیں اس تھیں اگاں نہ قدم اٹھاونا ہاں
مطلب ہے سدھار انسان والا خالق ول مخلوق جھکاونا ہاں
توں وی ڈھونڈھ لے گل نجیب کوئی بھلی بات میں ایہہ جتلاونا ہاں

نقص کڈناں گل نہیں کوئی وڈی سمجھ لے میں راز سمجھاونا ہاں
سدھی بولڑی ہے پنجاب والی جلسے وچہ میں حال سناونا ہاں
ایہہ سی حال سب رب دے یار والا سوہنا حسن میں کجھ دکھلاونا ہاں
دنیا داراں دے حال کجھ ہور ہوندے اوہناں ول نہ نظر دوڑاونا ہاں
جوڑ توڑ بٹھاوندے ہین شاعر میں تے ڈر ڈر فکر دوڑاونا ہاں
ایتھے پاک جمال تے ادا ساری میں نہیں شاعری رنگ جماونا ہاں
نیکاں واسطے نیکیاں بہت ایتھے سچی گل میں آکھ سناونا ہاں
پاک رب ہے پاک رسول اللہؐ نور دوں نور ای پیا دکھلاونا ہاں

راضی رب کرے سجن ایس گلوں بار بار ایہہ عرض سناونا ہاں
بس روک لے قلم غلام سرورؔ ناگاں ودھن تھیں لے وکدا جاونا ہاں

ختم شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

یقیناً تمہاری زندگیوں کے لئے رسول کریم کی زندگی بہترین نمونہ ہے

261

شاہنامہ اسلام (پنجابی)

حصہ اوّل و دوئم

سوانح حیات سرکارِ دوجہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جس کو احقر العباد خادمِ قوم و ملت ملک غلام سرور خاں گگھے زئی مصنف جناب

ث شاہ

محمد رسول اللہ کا جیون چرتر، محمد صاحب کی جیونی بزبانِ ہندی ۔ نماز مسلم و مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ

بزبانِ اردو، ساکن کنجاہ ضلع گجرات پنجاب نے اہلِ پنجاب کے لئے بزبانِ پنجابی منظوم کیا۔

ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منزل بل روڈ لاہور

Marfat.com